

U0310







که بنظر انور علی جناب تقدس مآب شریعت انستاب الفقیه  
النبیه السید المستند العالم المعتمد المجد مولانا السید ابوالحسن  
المعروف بجناب سید ابوصاحب لبه دام ظلّه العالی که مشتم  
بفراش جناب حشمت مآب کهف المومنین غیاث المسلمین فی الحج  
والعمرة والصّوله جناب انتظام الدوله احمد علی خان بهاء

تختہ احمدیہ

وام اقبالہ و عم نوالہ و احسن اللہ حالہ و شرح بالہ  
در ماہ مبارک رمضان سنہ ۱۲۳۵ ہجری نبوی ص ۱۴

بجس سہی حاج حسن علی دمطبع حید رحیمہ پشید

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى  
 سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ  
 وَعَلَى أَفْضَلِ الْوَصِيِّينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مَهْدِ الْمُؤْمِنِينَ  
 وَعِزِّهِمَا الْأَطْيَبِينَ الْأَئِمَّةِ الطَّاهِرِينَ الَّذِينَ بَدَلُوا  
 جَهَنَّمَ فِي إِشَاعَةِ الدِّينِ وَإِذَاعَةِ الشَّرْعِ الْمَتِينِ  
 وَصَحْبِهِ الَّذِينَ اسْتَقَامُوا عَلَى نَهْجِ الْيَقِينِ \* أَمَّا بَعْدُ  
 بِسْ أضعف العباد وقل لا افراد الرأى عفو به الصمد احسن الاسد  
 المعروف بانظم اسم الدولة سبع الله عليه فضله وطوله كم مولد سكا

خطہ کشمیر اور موطن اوسکا بلدہ لکھنؤ اور مورد اور محل قیام اوسکا فی الحال  
شہر کلکتہ ہے الواح ارواح صافیہ و قلوب اکیہ پر مومنین کے  
نگارش کرتا ہے کہ بعد امتزاع سلطنت اودہ جب سی کہ حضرت سلطان  
فریدون حشم خاقان خدم ابوالنصور ناصر الدین سکندر جاہ  
محمد واجد علی شاہ بادشاہ اودہ اعاد اللہ ملکہ و سلطنتہ فی لکھنؤ  
عنان عزیمت اسطرف کو معطوف فرمائی نجیف ہی ہر کاب طفرات  
ہتا چونکہ بندگان دار اور بان نے اس شہر کو دار اقامت قرار دیا  
اور قصد عود وطن کو ترک کیا نجیف فی بھی اتباعا لمرضات الملک  
المذوح مفارقت کو مقدوح سمجھ کر بیان کا توطن خستیا کیا درینو لاحت  
بی شغلی مین فی مین آیا کہ اس دار غدار مین کچھ ذخیرہ آخرت ایسا  
حاصل کرنا چاہیے کہ وہ زاد راہ ہو ہمارا اور سائر مومنین و مومنات  
کا اور اس سرای بی ثبات مین بطور باقیات صالحات یادگار رہے  
چنانچہ قائد توفیق فی یہ راہ بری کی ایک ایسی کتاب کہ حاوی ہو  
اوپر احکام دین اور شرائع حضرت خیر المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ کی  
تالیف کیجاوے اور محمد و موسیٰ اور معین و شید اس امر کی ہو  
صفوۃ الفقہا و قدوۃ الاتقیاء و زبدۃ الاذکیاء علامۃ المہتممین و فاقہ  
والزمن مولانا السید ابوالحسن صاحب المعروف بجناب سید ابو صاحب

ایدہ اللہ تعالیٰ بنجل مطہر جناب علین مآب سید السآدۃ اجملہ مستور و الترمذی  
 والمملۃ المجتہد الوحید العلمامہ جناب آقا سید علی صاحب علی اللہ مقامہ  
 فی دار الکرامۃ اور انکی عنایت و اعانت سے یہ کتاب تالیف ہوئی  
 اور جناب مغفرت مآب مبرور و مغفور جناب میرزا محمد علی صاحب  
 قائمۃ الدین اسکنہ اللہ فی اعلیٰ علین مع الائمۃ الہدایۃ الراشدین کی  
 نظر انور سے گذری و اس جمع و تالیف کی مطالعہ سے نہایت  
 محفوظ ہوئے اب یہ واضح ہو کہ یہ سالہ محتوی ہے اصول عقائد  
 امامیہ و احکام شرعیہ و اجبات و مسنونات مثل صوم و صلوة و حج  
 و زکوۃ و خمس و نکاح و طلاق اور بعض ادعیہ و تعقیبات اور اون ضروریات  
 پر کہ اکثر اوقات طرف اونکے احتیاج واقع ہوتی ہے اور ماخذ ہں  
 کتاب کا کتب معتبرہ علمای امامیہ ہں جیسا کہ جا بجا حوالہ کتاب مرقوم  
 ہوا ہے اور مسائل اونکے بعبارت واضح نزدیک بفہم بلا تکلف لکھی  
 تا سائر مومنین عوام و خواص کو روانا صغیر و کبیر برنا و پیر ہں سالہ  
 سی نفع پاوین اور فائدہ مند ہووین اور ثواب سکاتام مومنین کو  
 عموماً اور ہں نجیف کو خصوصاً عائد ہوا و زام ہں سال کا تحفہ احمدیہ  
 رکھا گیا مومنین فخلصین سی کہ ساکان یقین و ناسجان منہاج شریعت  
 حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ الطاہرین اور موالی البیت

طاہرین علیہم السلام سے ہیں یہہ التماس ہے کہ اس رسالہ کو  
 از اول تا آخر بغیر و تعمق مطالعہ فرماویں اور اس حدیقہ بہتہ کی سیر  
 کریں اور ادعیہ و اعمال اسکی بجالاویں کہ باعث حصول مدارج علیا ہی  
 اور التماس ہے کہ بیچ اوقات ادعیہ و اعمال بجالائیکی بارگاہ ذوالجلال  
 میں اس عاصی کو بدعای خیر داریں مع اولاد و متعلقین و سائر سادات  
 و مؤمنین یاد فرماویں کہ خالی اجر جزیل و ثواب جمیل سے نہوگا اور یہ  
 کتاب مشتمل ہی اوپر دو جلد کے جلد اول عبادات میں اور جلد دوم  
 آداب و دعوات میں اور اس سلسلہ اور ترتیب سی اس کتاب کے مرتب  
 کیا تاہر مومن و مؤمنہ کو بادی توجہ ہر مقام سہل پڑے اور کوئی وقت  
 نہو باسانی سب ادعیہ و اعمال بلا تردد و تفکر ہاتھ آویں پس ابواب  
 اس کتاب کے باین تفصیل لکھے گئے مقدمہ فضیلت علم میں ہا  
 پہلا اصول دین میں یعنی توحید و عدل و نبوت و امامت و معاد  
 کا بیان ساتھ دلیلون کے ہے باب دوسرے اطہارت کی بنیان  
 اور شرح مطہرات و نجاسات اور وضو و غسل و تیمم و احکام اموات کی  
 باب تیسرا نماز کے بیان میں تفصیل اور تعقیبات نماز اور مسامحہ  
 میں باب چوتھا بیان صوم اور مفطرات صوم میں باب پانچواں  
 بیان میں زکوٰۃ و اقسام زکوٰۃ واجناس زکوٰۃ کے باب چھٹا

بیانِ خمسین باب سا تو ان بیانِ حج میں بابِ آٹھواں  
 بیانِ نکاح و متعہ میں اور فضائل میں اس کے بابِ نواں طلاق  
 میں و خلع و مہارات اور آدابِ زفاف و مہاشرت و ولادت و مولود و  
 عقیقہ و طہار و لعان وغیرہ میں بابِ دسواں کفارہ کی بیانیں  
 یعنی جس عمل میں کفارہ واجب ہوتا ہے اور مقدار کفارہ میں بابِ  
 گیارہواں گناہانِ کبیرہ کے بیانیں اور اس باب میں بیان ہے  
 اقسامِ گناہانِ کبیرہ و صغیرہ کا اور عذابِ سود کا و مذمتِ غیبت و سخن  
 چینی و احکامِ غضب و تلفِ حقوقِ مومن و غضبِ حقِ مزدور وغیرہ کا  
**فہرستِ ابواب جلد دوم باب پہلا**  
 بیان میں آدابِ شکار و تمام شکار کے اور تفصیلِ حلال و حرام  
 جانور ان کے یعنی کونسا جانور یا کول التیم حلال ہے اور کون چیز حرام  
 ہی اور احکام کہانے اور پینے کے اور لباس کے اور خواص و نوا  
 ہر انگشتی کا بابِ دوسرا آدابِ صحبت و آدابِ محفل و آدابِ سلام  
 و احکامِ بنای مکان و زراعت و درختہا سے میوہ دار و خواص ہر میوہ  
 کے بیان میں **باب تیسرا** بیان میں داڑھی رکھنے کے اور حجامت اور  
 کنگھی کرنے اور خضاب و وسنمہ کے اور خوشبو سونگھنے اور پھول سونگھنے  
 اور حمام کرنے اور نورہ لگانے اور سونے اور جاگنے کے **باب چوتھا**

بیان میں احکام بیماری کے اور ثواب بیماری کے اور عیادت کی  
 اور تنویدات تپا و در و سر و در و گوش و در و چشم و ضعف بصر و دیگر امراض کے  
 اور اعمال توبہ و اعمال رد و مظالم کی باب پانچواں بیان میں احکام  
 سفر اور تواریخ سعد و نحس اور قمر و عقرب و آداب دعیت  
 سفر خشکی و سفر دریا کے باب چھٹا بیان میں اعمال حاجت  
 روائی و ادعیہ و اسے قرض و طلب بق و دفع ہم و غم و شیاطین  
 جن و دفع سحر و احکام اوقات دعا و استجاب دعا باب ساتواں  
 بیان میں ثواب تلاوت قرآن اور خواص ہر سورہ کے باب آٹھواں  
 بیان میں احکام اعمال ایام ہفتہ کے اور جو نمازین اور دعائیں مخصوص  
 کسی شب یا کسی روز یا ایام ہفتہ کے باب نوں ہلال و کینی کی  
 بیان میں اور اعمال اول ہر ماہ اور اختیارات سعد و نحس ایام ہر ماہ کے  
 اور بیان نحس اکبر کا اور ایام ولادت و وفات ائمہ معصومین علیہم السلام  
 اور بیان طریق دفع نحوست کا باب دسواں ادعیہ و اذکار مختصر  
 جو ہر روز پڑھنا چاہیے اگر اوہنتی بیٹھے یا راہ چلتے ان اذکار کا ورد  
 رہے تو بہتر ہے باب گیارہواں تعداد اسماء الہی میں اور حوا  
 اسماء حسنی میں باب بارہواں ادعیہ متفرقہ کے بیان میں  
 جنکا وقت خاص معین نہیں ہے ہر وقت پڑھ سکتا ہے مثلاً دعا



بیانِ خمسین باب سا تو ان بیانِ حج میں باب آٹھواں  
 بیانِ نکاح و متعہ میں اور فضائل میں اس کے باب نواں طلاق  
 میں و خلع و سہارات اور آداب زفاف و مباشرت و ولادت و مولود و  
 عقیقہ و طہار و لعان وغیرہ میں باب دسواں کفارہ کی بیانیں  
 یعنی جس عمل میں کفارہ واجب ہوتا ہے اور مقدار کفارہ میں باب  
 گیارہواں گناہانِ کبیرہ کے بیانیں اور اس باب میں بیان ہے  
 اقسامِ گناہانِ کبیرہ و صغیرہ کا اور عذابِ سود کا و مذمتِ غیبت و سخن  
 چینی و احکامِ غضب و تلفِ حقوقِ مومن و غضبِ حقِ فردور وغیرہ کا  
**فہرستِ ابواب جلد دوم باب پہلا**  
 بیان میں آدابِ شکار و ہتھکڑی کے اور تفصیلِ حلال و حرام  
 جانور ان کے یعنی کونسا جانور یا کول التیم حلال ہے اور کون چیز حرام  
 ہی اور احکامِ کھانے اور پینے کے اور لباس کے اور خواص و نوا  
 ہر انگشتی کا باب دوسرا آدابِ صحبت و آدابِ محفل و آدابِ سلام  
 و احکامِ بنائے مکان و زراعت و درختاے میوہ دار و خواص ہر سو  
 کے بیان میں **باب تیسرا** بیان میں داڑھی رکھنے کے اور حجامت اور  
 کنگھی کرنے اور خضاب و وسنہ کے اور خوشبو سونگھنے اور پہول سونگھنے  
 اور حمام کرنے اور نورہ لگانے اور سونہ اور جاگنے کے **باب چوتھا**

بیان میں احکام بیماری کے اور ثواب بیماری کے اور عیادت کی  
 اور تنویذات تپا و در و سر و در و گوش و در و چشم و ضعف بصر و دیگر امراض کے  
 اور اعمال توبہ و اعمال رد و مظلوم کی باب پانچواں بیان میں احکام  
 سفر اور تواریخ سعد و نحس اور قمر و عقرب و آداب دعیت  
 سفر خشکی و سفر دریا کے باب چھٹا بیان میں اعمال حاجت  
 روائی و ادعیہ اداسے قرض و طلب بقا و دفع ہم و غم و شیاطین  
 جن و دفع سحر و احکام اوقات دعا و استجابت دعا باب ساتواں  
 بیان میں ثواب تلاوت قرآن اور خواص ہر سورہ کے باب آٹھواں  
 بیان میں احکام اعمال ایام ہفتہ کے اور جو نمازین اور دعائیں مخصوص  
 کسی شب یا کسی روز یا ایام ہفتہ کے باب نواں ہلال و کہنی کی  
 بیان میں اور اعمال اول ہر ماہ اور خستہ ساریات سعد و نحس ایام ہر ماہ کے  
 اور بیان نحس اکبر اور ایام ولادت و وفات ائمہ معصومین علیہم السلام  
 اور بیان طریق دفع نحوست کا باب دسواں ادعیہ و اذکار مخصوص  
 جو ہر روز پڑھنا چاہیے اگر اوہستی بیٹھے یا راہ چلتے ان لوکار کا ورد  
 رہے تو بہتر ہے باب گیارہواں تعداد اسماء الہی میں اور خواص  
 اسماء حسنی میں باب بارہواں ادعیہ متفرقہ کے بیان میں  
 جنکا وقت خاص معین نہیں ہے ہر وقت پڑھ سکتا ہے مثلاً دعا

جو حسن کبیر و صغیر و دعائے مشلول و قاف اور دعای صحیفہ اور قرح  
 اور معراج اور حجب وغیرہ **باب** تیرہ **ہو** ان زیارات چار و دہ **م**  
 علیہم السلام اور بیان عریضہ لکھنے کا خدمت امام زمان علیہ السلام میں  
**باب** چودھ **ہو** ان بیان میں اعمال ماہ محرم کے **باب** پندرہ **ہو** ان  
 بیان میں اعمال ماہ صفر کے **باب** سولہ **ہو** ان بیان میں اعمال  
 ماہ ربیع الاول کے **باب** ستر **ہو** ان بیان میں اعمال ماہ ربیع الثانی  
 کی **باب** اٹھارہ **ہو** ان بیان میں اعمال و ادعیہ ماہ جمادی الاول  
 کی **باب** انیس **ہو** ان بیانیں اعمال و ادعیہ ماہ جمادی الثانی  
 کی **باب** بیس **ہو** ان بیان میں ادعیہ و اعمال ماہ رجب کے **باب**  
 اکیس **ہو** ان بیان میں اعمال و ادعیہ ماہ شعبان کے **باب**  
 بائیس **ہو** ان بیان میں ادعیہ و اعمال ماہ رمضان المبارک کی **باب**  
 تیس **ہو** ان بیان میں اعمال و ادعیہ ماہ شوال کے **باب**  
 چوبیس **ہو** ان بیان میں ادعیہ و اعمال ماہ ذیقعدہ کی **باب**  
 پچیس **ہو** ان بیان میں اعمال و ادعیہ ماہ ذیحجہ کی **باب** خاتمہ  
 بیان میں کیفیت نور روز کے اور اعمال روز نور روز کے  
 مقدمہ فضیلت علم اور طلب علم میں یہاں پر بیان فضیلت علم  
 و کیفیت اجتہاد و تقلید بطور اجمال لکھا جاتا ہے پس جان تو کہ

علم اشرف سعادات و افضل کمالات ہے اور آیات و اخبار  
 فضیلت علم میں بیشمار ہیں چنانچہ مجلسی علیہ الرحمہ کتاب میں الحیوۃ  
 میں لکھتے ہیں کہ بآسانید معتبرہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 سی منقول ہے کہ طلب علم واجب ہے ہر مسلمان پر بہ تحقیق کہ حقیقاً  
 دوست رکھتا ہے طالبان علم کو اور جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ  
 ایہا الناس خوب جانو تم لوگ دین کا کامل ہونا بسبب طلب علم کے  
 ہی اور بسبب غفلت کے اس علم پر تحقیق کہ طلب علم تم لوگوں پر زیادہ تر  
 لازم ہے طلب مال سے اس واسطے کہ روزی تم لوگوں پر قسمت کی گئی  
 ہے اور خدا صفاً من رزق ہے البتہ وہ وفا کرے گا اپنی ضمانت کا  
 اور علم اہل علم کو مفوض ہے تم لوگ مامور ہو کہ اہل علم سے طلب  
 کرو اور جناب حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی علوم  
 دین یا دکرے حق تعالیٰ قیامت میں طرف اوسکے نظر فرمائے گا  
 اور اعمال اوسکے قبول نکرے گا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام  
 فی فرمایا کہ جو عالم کہ لوگ اوسکے علم سے نفع پاویں وہ بہتر ہے  
 شتر نہر عابدون سے پس جاننا چاہیے کہ تحصیل علم دین  
 استقدر کہ اعتقادات حقہ کو یقین حاصل کرے اور طہارت  
 و نماز و روزہ و دیگر اعمال کے مسائل ضروری دریافت کرے

ہر شخص پر فرض ہے اور حاصل کرنا مرتبہ اجتہاد کا واجب کفائی ہے  
یعنی ہر شخص پر واجب ہے مگر بعض کے حاصل کرنے سے اوروں  
سے ساقط ہوتا ہے پس لازم ہے کہ سب مومنین مسائل ضرور  
کو حاصل کریں اور چند شخص فقہ واجتہاد کریں اور باقی مومنین  
طالبان علم کی اعانت و مدد کریں تا عقوبت آخرت سے سب کو  
نجات ملی اور یہ جو اس زمانہ میں رواج ہے کہ تحصیل علم کی طرف  
لوگ متوجہ نہیں ہوتے اور ہزار آدمی میں پانچ ہی تحصیل اجتہاد  
میں فکر نہیں کرتے اور اپنے اولاد کو کاروبار دنیا سکھاتے  
ہیں تا تحصیل معاش کے قابل ہوں اور دنیاویات نہیں پڑھتے  
ہیں بلکہ مانع ہوتے ہیں یہ امر خلاف حکم خدا اور رسول اور موجب  
ہلاکت خسران آخرت ہے اور باعث اضمحلال دین ہے پس ضرور  
ہے کہ ہر قبیلہ و قوم سے اور ہر شہر و قریہ سے دو تین چار  
آدمی خاص کئی جائیں تحصیل دین کے واسطے جیسا کہ خداوند عالم  
قرآن شریف میں فرماتا ہے فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ترجمہ یہ ہے پس کیوں نہیں باہر جاتے ہر فرقہ میں سے ایک ایک کہ فقہ و معرفت حاصل  
کریں میں اور تاکہ واپس اپنی قوم کو جبکہ ہر کئی جائیں جن آدمیوں کی شایہ لوگ خدا کو

اور جناب امام رضا علیہ السلام فی اپنی آبار کرام سی روایت کی ہی  
 کہ فرمایا جناب رسالتاً فی کہ طلب علم واجب ہی اوپر ہر مسلمان کے  
 پس طلب علم کرو جبکہ اوسکی سی اور حاصل کرو اوس علم کو اہل علم  
 تحقیق کہ واسطی خدا کی تعلیم کرنا حسنہ ہی اور طلب علم کرنا عبادت ہی  
 اور محبت کرنا علم میں ثواب تسبیح کا رکھتا ہی اور تعلیم کرنا اوسکو کہ بخانی  
 صدقہ ہی اور سکھانا طالب علم کو سبب قرب الہی ہی اسواسطیکہ علم  
 پہچانا جاتا ہی حلال و حرام الہی اور سبب روشنی راہ بہشت ہی اور  
 علم مونس ہی وحشت میں اور مصاحب ہی غربت میں اور غمزیان کے  
 تہنائی میں اور خلوت میں اور رہنما ہی شادی و غم میں اور حریہ ہی  
 واسطی دفع دشمنوں کی آوزریت ہی نزدیک دوستان خدا کی چہیت  
 طولانی ہی اور اکثر احادیث جہل کی مذمت پر دلالت کرتی ہیں بقدر  
 حاجت یہاں لکھی گئی پس فی زماننا رعیت میں دو صنف میں مجتہد  
 اور مقلد مجتہد کو شرط یہی عالم باعل اور عادل و متقی ہو اور تنبیہ  
 علوم کری اور احکام دین و مسائل کو قرآن و احادیث سی مطابق  
 کری موافق اوسکی احکام جاری کری اور ہدایت کری ضفا و جہال کو  
 بغوطت و نصیحت اور مقلد کو کافی ہی اخذ کرنا مسائل کا اور احکام  
 دین کا مجتہد جامع الشرائط سی فروع دین میں نہ اصول دین میں

کہ یہ متعلق عقل و غور سی اور تفکر و تدبیر سی ہی اور یہ بحث متعلق علم کلام سی ہی اور وہ علم نہایت وسیع و بسیط ہی یہاں بطور اختصار کے لکھا گیا **باب پہلا** اصول دین کی بیان میں اس باب میں پانچ فضلیں ہیں **فصل پہلی** توحید خدا کی بیان میں اس فصل میں تین مطلب ہیں **مطلب پہلا** بیان میں اثبات میں وجود خداوند عالم کی جان تو کہ پہلی جو چیز کہ مکلف پر ابتدائی تکلیف میں واجب ہی تحصیل کرنا ایمان کا ہے اور ایمان جاننا اصول دین کا ہی اور اصول دین میں اول پہچاننا اپنی خدا کا ہی اور ہونا صانع عالم کا پیدا ایش سی سب چیزوں کے زیادہ ظاہر و آشکار ہی اس واسطی کہ جو کوئی فکر کرتا ہے پیدا ایش میں آسمانوں اور زمینوں اور سورج اور چاند اور ستاروں کی اور آبی اور آیر اور مینہ اور پہاڑ اور دریا اور حیوانوں کے اور اپنی بدن اور روح کی خلقت میں اور عجیب عجیب صنعتیں جو ہر ایک ان چیزوں میں خدائی پیدا کئی ہیں تو جانتا ہی کہ یہ سب چیزیں خود بخود پیدا نہیں ہوئی ہیں اور کوئی انکا بنانا والا اور پیدا کرنی والا ہی اور ان چیزوں کی وہ خالق نہیں ہی اور کامل بالذات ہے اور کوئی نقص و سکی صفت میں نہیں اور تحفۃ العارفین میں ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں **اَوَّلُ الدِّینِ مَعْرِفَةُ**

یعنی ابتدای دین معرفت اوسی خدا کی ہی پس پوشیدہ نہی کہ پہلی خدا  
عالم کا چچا ننا ہر بالغ اور عاقل پر واجب ہی اور مراد چچا ننے سی اوکی  
کنہ ذات کا دریافت کرنا نہیں کہ اوسمین عقل بشر عاجز اور قاصر ہے  
لیکن اوسکا صفات ثبوتیہ اور سلبیہ کا چچا ننا لازم ہی کہ انہمین سی  
خداوند عالم چچا ننا جاتا ہی انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب بیان اوسکا  
بالتفصیل ہوگا اور معلوم ہو کہ اصول دین مین تقلید کرنا اور غیر کے  
قول کو قبول کرنا بدون تحقیق حق و باطل اور بدون ملاحظہ و دلائل کی درست  
نہین ہی جب تک کہ پیش خود مذاہب مختلفہ سی ایک مذہب کی حقیقت  
بدلائل و برہان وہ ثابت نہ کر لی مبادا غیر کی کہنی سی حق سمجھ کر مذہب  
باطل کو اختیار کر لی اور روز جزا پیش خدا کوئی دلیل قوی اسکی پاس  
نہو اور عذاب شدید مین مبتلا ہو جای مگر شرط یہی کہ انصاف سی غور  
و تامل کری اور پاس مذاہب آبا و اجداد کا نگری تو حق اوسپر ظاہر ہو جا  
مطلب دوسرا صفات ثبوتیہ کے بیان مین صفات ثبوتیہ اوسی  
اوسی کہتی ہین کہ جو باتین خداوند عالم کی واسطے لائق ہین اور وہ آہہ  
ہین چنانچہ کتاب تحفۃ العارفین سے کہ نظر جناب مجتہد العصر  
والزمان جناب ممتاز العلماء سید محمد تقی صاحب رحمہ اللہ سے  
گذری یہ بحث خلاصہ کر کے لکھی جاتی ہے پہلی صفت ثبوتیہ یہ کہ



حق تعالیٰ قدیم و ازلی ہی یعنی ہمیشہ سی ہی اور ہمیشہ رہیگا اسلئے کہ  
 اگر حادث ہو تو چاہئے کہ قدیم نہ ہو اور جبکہ ثابت ہوا کہ وہ واجب الوجود  
 ہی پس کیونکر اوپر عدم اور فنا و اہود و سہری صفت ثبوتیہ  
 کہ خدا قادر و مختار ہی اوسکی قدرت کاملہ سی کوئی شے باہر نہیں یعنی خبر  
 پر قادر و توانا ہی پس فعل کرنی اور نہ کرنی دونوں مختار ہی لیکن فلاسفہ  
 اپنی کم عقلی سی کہتی ہیں کہ خدا کو ایجاد اشیا میں اختیار نہیں اوس  
 بی اختیار اشیا صادر ہوتی ہیں مثل آتش کی کہ بی قدرت و اختیار چیز کو  
 جلاتی ہی یہہ او کا خیال خام ہی اسلئے کہ اوس میں خدا کا بحر لازم آتا ہی  
 اور یہ نقص ہی اور جناب باری جمیع عیوب و نقص سی منزہ اور مبرا  
 اور قدرت اور توانائی اوسکی من کل الوجوہ کامل ہی تیسری صفت  
 ثبوتیہ کہ خداوند عالم عالم ہی یعنی ہر جز و کل سی اگا و اور مطلع ہی خواہ  
 موجود ہو خواہ معدوم پس علم اوس کا قبل وجود اشیا اور بعد وجود کے  
 یکساں ہی کچھ تفاوت نہیں رکھتا اسلئے کہ اگر ازل میں جانتا نہ ہو جابل  
 ہو گا اور اوپر جبل روا نہیں جو کچھ ہیہ کہ جناب قدس الہی حی ہی  
 یعنی زندہ ہی اوس کو موت اور فنا نہیں اسلئے کہ اگر زندہ نہ ہو تو اوپر علم  
 اور قدرت و نون محال ہوں پانچویں صفت ثبوتیہ یہہ کہ خداوند  
 عالم مدرک اور سمیع اور بصیر ہی اور معنی مدرک کی یہہ میں کہ جو چیزیں کہ ہم

بواسطہ حواس یعنی آلات جسمانی کی پہچانتی ہیں جناب باری اوہیں چیزوں کو  
 بدون آلات حواس کی پہچانتا ہی اوسکو آلات حواس کی حاجت نہیں اسلئے  
 کہ اوسنی اپنی قدرت کاملہ سی حواس کو بھی پیدا کیا ہی اور سہی طرح بدون حاجت  
 کان کی ہر ایک کی آواز سنتا ہی اور بدون حاجت آنکھ کی ہر ایک کو دیکھتا ہی  
 لیکن جسوقت جسکی لئی جو کہ مصلحت جانتا ہی کرتا ہی کبھی بیمار کرتا ہی کبھی  
 صحت عنایت فرماتا ہی کبھی مار ڈالتا ہی اسلئے کہ اپنی بندوں کی حال  
 خوب گاہ اور مطلع ہی اوس سی کوئی چیز پوشیدہ نہیں جیسا کہ اکثر ایات  
 اور روایات میں وارد ہی کہ جناب باری فی دلوچین پیدا کیں اور میں  
 سب چیزیں لکھیں ایک کا نام لوح محفوظ ہی کہ اوہیں جو کچھ کہ لکھتا ہی  
 ہر گز فرق نہیں ہوتا اسلئے کہ وہ علم الہی کی مطابق ہی دوسری لوح محفوظ  
 و اثبات ہی کہ اوہیں جو کچھ کہ بنا بر مصلحت اور حرکت کی مشروطات  
 کچھ شرطوں کی لکھا ہی البتہ محفوظ ہوتا ہی مثلاً ایک شخص کی عمر کی پچاس  
 برس لکھی ہیں یعنی مقتضای حکمت یہ ہی جب تک کہ اوس سی کوئی چیز  
 باعث اوسکی زیادتی اور کمی کا نہ ہو عمر اوسکی پچاس کی پوری ہو اور جسوقت کہ  
 اوس سی عمل خیر واقع ہو مثل صلہ رحم یا کچھ دینی سادات اور مومنین کی  
 تو پچاس برس کی ساہتہ برس لکھی جائینگے اور جسوقت کہ قطع رحم کری یا  
 سادات اور مومنین کو نہ دی تو پچاس کی چالیس ہو جائینگے لیکن لوح

محمودا میں جو کچھ کہ لکھا ہی او میں زیادتی اور کمی نہیں ہوتی مثل اسکی کہ  
 زید البتہ صلہ رحم کریگا اور اسکی سبب سی عمر اسکی سا ہٹہ برس کی معین ہو  
 یا ایک شخص کی عمر چالیس برس کی معین ہوئی بسبب اسکی کہ البتہ قطع رحم کریگا  
 یا مساوات اور یونین کو ندیگا اس واسطے کہ لوگوں پر ظاہر ہو کہ کس قدر اعمال  
 خیر تاثیر کہتی ہیں کہ بسبب ونکی بجا لانیکی عمر زیادہ ہو جاتی ہی اور کس قدر اعمال  
 بد فساد کرتی ہیں کہ اونکی مرتکب ہونی سی عمر کم ہو جاتی ہی چھٹی صفت بتو  
 یہ کہ خداوند عالم مرید اور کارہ ہی اور مرید کی معنی کنی ہیں ایک یہ کہ جناب  
 باری اپنی افعال کو ارادہ سی واقع کرتا ہی جیسا کہ متکلمین امامیہ فرماتی  
 ہیں کہ مراد ارادہ سی علم بمصلحت فعل پس جو فعل کرتا ہی اپنی ارادہ اور اختیار  
 سی کرتا ہی اسلئے کہ ارادہ اسکا علم کی قسم ہی اور علم عین ذات مقدس  
 کہ اسکو تغیر و تبدیل نہیں ہوتا پس یہ ایک معنی ارادہ کی ہیں اور کراہت  
 مراد بنابران معنوں کی علم مفسدہ ہی پس حقیقتاً کا ارادہ وقت مصلحت  
 میں فعل سی اور وقت مفسدہ ترک سی متعلق ہوتا ہی واس تعلق کو ہی کہی  
 ارادہ اور کراہت کہتی ہیں اور یہ دوسری معنی اور کراہت کی ہیں  
 تیسری معنی ارادہ کی یہ ہیں کہ موجود کرنیکو ارادہ اور معدوم کرنیکو کراہت  
 کہتی ہیں جیسا کہ بعض حدیثوں میں وارد ہی چوتھے معنی ارادہ کی یہ  
 ہیں کہ جناب قدس لہی اپنی بندہ سی ارادہ طاعت کا کرتا ہی اور اونی

ارادہ معصیت نہیں کرتا بلکہ کراہت رکستا ہی اور بیان مراد ارادہ سی  
یہہ ہی کہ اتنی حکم طاعت کا کیا ہی اور مراد کراہت سی یہہ ہی کہ معصیت  
منع فرمایا ہی پانچویں معنی یہہ ہین کہ ارادہ توفیق کا دینا ہی اور کراہت سلب  
توفیق کرتا ہی ساتویں صفت ثبوتیہ یہہ کہ حقتعالیٰ متکلم ہی یعنی خدا  
عالم خالق اور موجد کلام ہی جس چیز میں چاہی کلام کو پیدا کرتی جیسا کہ  
اوس درخت میں کلام پیدا کیا کہ حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام سی کلام  
کیا تھا آٹھویں صفت ثبوتیہ یہہ کہ خداوند عالم صادق یعنی کلام اوسکا  
سچ ہی اسلیٰ کہ کذب قبیح ہی اور قبیح اوسپر روانہین مطلب تیسرا صفت  
سلبیہ کی بیان ہین اور صفات سلبیہ اسی کہتی ہین کہ جو خداوند عالم میں  
نہین ہین اور وہ چہ ہین تحفۃ العارفین میں لکھا ہی کہ جبکا خلاصہ  
مضمون یہہ ہی کہ صفات سلبیہ میں سی پہلی عمدہ یہہ ہی کہ خدا کا شریک  
کوئی نہین یعنی خداوند عالم ایک ہی اور دو یا زیادہ نہین پس پوشیدہ نہی  
کہ خداوند عالم واحد اور احد ہی یعنی سوا اوسکی کوئی اور واجب الوجود نہین  
اور جو چیز کہ غیر ذات خدا موجود ممکنات میں سی ایک ممکن ہی اور اوسکی  
مصنوعات سی ایک مصنوع ہی اور وہ خداوندی میں کیسکو شریک نہین  
رکھتا اسلیٰ کہ اگر اوسکا شریک ہو یعنی دو خدا ہون اور ان میں سی ایک کسی  
چیز کا ارادہ کریں اور دوسرا اوسکا مانع ہوگی تو اول کا عجز لازم آتا ہی اور اگر

مالع نہوسکی تو دوسری کا محجز لازم آتا ہی اور خدا پر محجز روا نہیں اور اگر دونوں  
کی موافق مرضی واقع ہو تو اجتماع نقیضین لازم آتا ہی اور یہ محال ہے  
و دوسری صفات سلبیہ یہی کہ جناب باری کی لئی صورت اور جسم نہیں کہ  
وہ ان دونوں سے مبرا ہی اسلئے کہ اگر اسکی لئی کوئی صورت اور جسم ہو تو چاہئے کہ  
کوئی اسکی مشابہ اور مثل ہی ہو حالانکہ کوئی اسکی مثل نہیں لیکن سینو نہیں  
تا بعان احمد جبل کی کہتی ہیں کہ خدا کی صورت اور جسم ہی اور عرش پر بیٹھائی  
اور جسم اسکا عرش ہی بقدر چہہ بالشت کی زیادہ ہی اور بالشت ہی وسیکی  
ماہتہ گاہی اور ہر شب جمعہ کو ایک گدہ پر سوار ہو کی زمین پر آتا ہی اور صبح تک  
نڈکرتا ہی کہ آیا سیری بند و نہیں سی کوئی ہی کہ اپنی گناہوں سی توبہ کری اور میں  
توبہ اسکی قبول کروں اور بعض اہل سنت کہتی ہیں کہ زمانہ حضرت نوحؑ میں  
جسوقت کہ طوفان آیا تو حق تعالیٰ اسقدر رویا کہ اسکی آنکھیں آشوب کر گئیں  
اور ملائکہ عبادت کی لئی حاضر ہوئی اور بعض کہتی ہیں کہ خدا بصورت انسان  
کبیر التسن کہ اسکی سر کی بال آور داڑھی کی سیاہ اور سفید مخلوط ہیں تسمیہ  
صفت سلبیہ یہی کہ جناب باری کی لئی مکان نہیں ہی اور نہ کسی سمت میں  
رہتا ہی اسلئے کہ یہ لازم جسمانی ہی اور بطلان اسکا عقلاً اور شرعاً ثابت ہی  
جیسا کہ کتاب توحید میں صدوق علیہ الرحمہ فی سلمان بن ابہران سی روایت  
کی جی کہ مینی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی عرض کیا کہ آیا جناب باری

کسی مکان میں رہتا ہی حضرت فی فرمایا کہ وہ کسی مکان میں نہیں رہتا کہ  
 اگر کسی مکان میں ہوتا تو چاہی کہ حادث ہو اسلیٰ کہ ممکن مکان کا محتاج ہی  
 اور یہ حوادث کی صفت ہی قدیم کی صفت نہیں اور ارشاد میں شیخ  
 مفید علیہ الرحمہ فی نقل کی ہی کہ ایک عالم یہودیوں کا ابو بکر کی پاس آیا اور  
 اوسنی کہا کہ اس امت کی پیغمبر کا خلیفہ تو ہی ابو بکر فی کہا ان میں ہوں  
 یہودی فی کہا کہ مینی توریت میں دیکھا ہی کہ انبیاء کی خلفاء عالم ہوتی ہیں  
 پس مجھ ہی کہہ کہ خدا کہا ان ابو بکر فی سادہ لوحی سی کہا کہ خدا آسمان پر ہی اور  
 عرش پر بیٹھا ہی یہودی فی کہا پس خدا سنی میں خالی ہی ابو بکر فی کہا کہ یہ  
 کام زمانہ ہی میری پاس سی دور ہو والا میں تجھی قتل کروں گا پس وہ  
 یہودی تعجب کرتا ہوا پرا اور اسلام پر ہنستا ہوا چلا کہ اثنار راہ میں اوسکو  
 حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام ملی حضرت فی فرمایا ای یہودی تیرا سوال  
 معلوم کیا اور جو کچھ کہ تو فی جواب پایا میں کہتا ہوں کہ خداوند عالم خالق  
 مکان ہی اوسکی لئی کوئی مکان نہیں بلکہ اوسکی آثار قدرت ہر جگہ موجود ہیں  
 پس اگر میں تیری کتابوں میں بتا دوں آیا تو ایمان لائیگا یہودی فی عرض کیا  
 اگر یہ ہماری کتابوں میں لکھا ہی تو البتہ میں ایمان لاؤں گا حضرت فی فرمایا  
 آیا تو فی اپنی کتابوں میں نہیں دیکھا کہ ایک روز حضرت موسیٰ بن عمران علی نبینا  
 وعلیہ السلام بیٹھی تھی ناگاہ جانب مشرق سی ایک فرشتہ آیا حضرت موسیٰ

اوس سی پوچھا کہ تو کہاں سی آتا ہی اوسنی عرض کیا خدای عزوجل کی پاس  
 بعد اوسکی دوسرا فرشتہ مغرب سی آیا موسیٰ نی اوس سی ہی پوچھا کہ تو کہاں  
 آتا ہی اوسنی عرض کیا خدای جل شانہ کی پاس سی بعد اوسکی تیسرا فرشتہ آیا  
 اوسنی کہا کہ میں آسمان ہفتم سی آتا ہوں خدای جل شانہ کی پاس سی بعد اوسکی  
 چوتھا فرشتہ آیا اوسنی کہا کہ میں طبقہ ہفتم زمین سی آتا ہوں خدای کی پاس  
 اوسوقت موسیٰ علیہ السلام فی فرمایا کہ میں حد کرتا ہوں اوس خدای کہ اوس  
 کوئی جگہ خالی نہیں یہودی نی یہہ سنکی کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ ہی حق  
 اور آپ ہی اپنی پیغمبر کی خلافت کی سزاوار ہیں چوتھی صفت سلبیہ یہ  
 کہ حق تعالیٰ پر حلول و اتحاد جائز نہیں پوشیدہ نہ ہی کہ حلول ایک چیز کی دوسرے  
 چیز میں درآئیکو کہتی ہیں مانند درآنی رنگ کی جسم میں اور اتحاد دو چیز کو  
 ملکر ایک ہو جائیکو کہتی ہیں پس خدای جل شانہ پر حلول اور اتحاد روا  
 نہیں سہلی کہ یہہ جسم اور عوارض جسم سی تعلق رکھتی ہیں اور جناب باری  
 ان چیزوں سی مبرا اور منزہ ہی پس کیونکر کسیکی جسم میں درآیگا لیکن کتاب  
 کشف المحجوبین علامہ حلّی علیہ الرحمہ نقل بعضی صفو کی فرماتی ہیں کہ ہستی میں خدا  
 عارفون سی متحد ہوتا ہی اور بعضی اس سی ہی زیادہ ترقی اور مبالغہ کرتی  
 ہیں کہ خدا نفس وجود ہی یعنی جو چیز ہی خدا ہی اور یہہ عین کفر ہی پس چاہئے  
 کہ صاحب بیان ان اشترار سی احتراز کریں اور اوسکی وسوسوں سی پیلیان

محفوظ رکھیں باوجود اس صفت سلیمہ یہی کہ حق تعالیٰ کو کوئی نہیں  
 دیکھ سکتا خواہ دنیا میں خواہ آخرت میں اسلیٰ کہ یہی جسم ہی تعلق رکھتا ہے  
 اور حق تعالیٰ اس سے ہمراہی پس کیونکر اوسکو کوئی دیکھے گا کتاب تحفہ میں  
 شاہ عبدالعزیز دہلوی کہتی ہیں کہ آخرت میں مومنین اوسکی دیدار سے تشرف  
 ہونگی اور کافرین اور منافقین اس نعمت سے محروم رہیں گی بس یہی مذہب  
 سینو نکاہی کہ سپر نہ دلیل عقلی ہی نہ نقلی لیکن ایک دلیل نقلی اونکی ہاتھ لگتی  
 کہ اوسپر کمال اعتماد کہتی ہیں اور نزدیک ہل بصارت کی وہ بھی اونکی دعویٰ  
 کی موافق نہیں ہی پس وہ کہتی ہیں کہ اگر خدا کا دیکھنا جائز نہ ہوتا تو حضرت موسیٰ  
 علی نبینا وعلیہ السلام کہ پیغمبر مسل تھی کیونکر جناب باریسی دیکھنا سول کرتے  
 پس یہ دو حال سی خالی نہیں پایہ کہ حضرت موسیٰ جانتی تھی کہ جناب باری کا  
 دیکھنا ممکن نہیں تو سوال اذکا عجت ہوتا ہی پایہ کہ نہ جانتے تھی تو کلام اللہ  
 پر چہل لازم آتا ہے پس یہ اہل سنت کی عقل سی تعجب ہی کہ فقط حضرت  
 موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کی سوال کو دیکھا اور قبل و بعد کی الفاظ کو  
 ندیکھا اور خداوند عالم کی جواب کو ندیکھا کہ فرماتا ہی لیٰ قرآنی یعنی  
 تو ہرگز ندیکھی گا مجھی اور لفظ لن واسطی دوام کی ہوتا ہی یعنی کہ نہ دیکھ سکتا  
 حضرت موسیٰ کو دیدار محال ہی تو سب نسبت میں محال ہی اور سوال حضرت  
 موسیٰ علیہ السلام زبان قوم سی تھا باصرار اس قوم کی چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا



فَقَدْ سَأَلُوا مُوسَىٰ لَكِبْرَمِينَ ذَٰلِكَ فَقَالُوا أَمَرْنَا اللَّهَ جَهَنَّةَ  
فَلَا خَذَ تَهُمُ الصَّاعِقَةُ يُظْلِمُهُمْ تَرْجُمُهُ ظَاهِرُ الْفَاظِ كَمَا يَبْهِي بَسْ  
بتحقیق کہ سوال کیا اوس جماعت نے موسیٰ علیہ السلام سے بزرگ تر ہیں  
پس کہا کہ دکھاؤ ہم کو خدا کو علانیہ پس گرفتار کیا اوس جماعت کو صاعقہ  
عذاب الہی نے بسبب ظلم کرنے اوس جماعت کی پس واضح ہوا اس کلام  
الہی سے کہ یہ سوال ظلم و معصیت تھا اور بسبب اسکی صاعقہ اوپر نازل ہوا  
اور احادیث اہلبیت میں وارد کہ جب وسق م نے یہ سوال عظیم کیا تو حضرت  
موسیٰ نے فرمایا کہ خدا قابل دیدن ہیں ہی وس قوم نے اصرار کیا آپ سوال تو کجیے  
خدا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی خداوند تو مطلع ہی کہ یہ قوم کیا کہتے  
ہی وحی ہوئی تم کہو سوال قوم کو تم سے مواخذہ جہالت قوم کا نہوگا اوقت  
حضرت موسیٰ نے عرض کی دیکھا میری جواب ہوا الن ترانی اور علاوہ اسکی  
اور آیات سے ثابت ہی کہ خدا قابل رویت نہیں ہی چنانچہ فرماتا ہے لَا  
تَذَرُكَ إِلَّا بَصَاصًا یعنی اور اک نہیں کر سکتے اوسکو آنکھیں چھٹی صفت  
سلبتیہ یہی کہ خداوند عالم کی ذات مقدس کو تغیر اور تبدیل نہیں اسلی کہ  
یہ صفت مخلوق کی ہی اور جناب باری ہمیشہ سی ایک حال پر ہے اور ہمیشہ  
رہیگا اور ہشام بن حکم سے مروی ہی کہ ایک زندقہ نے حضرت امام جعفر صادق  
علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا خدا خوش اور غضبناک ہوتا ہی حضرت نے فرمایا

البتہ لیکن مثل مخلوقات کی خوشی اور غصہ و سکا نہیں پہلی کہ جب وقت  
 بند و نکی طبیعت میں خوشی و غصہ آتا ہی تو انکا ایک حال سی دوسر حال جاتا  
 ہی اور جناب باری ہمیشہ سی ایک حال پر ہی ہمیشہ رہیگا فصل دوم عدل  
 اس فصل میں کی مطلب میں مطلب پہلا جان تو کہ خداوند عالم عادل  
 ہی ظلم نہیں کرتا اور جو فعل بد میں خدا سی نہیں واقع ہوتی اور نہ خدا  
 ہوتا ہی افعال قبیح یہ مذہب مامیہ کا ہی اور قرآن مجید اس پر شاہدی  
 چنانچہ فرماتا ہی قائمًا بِالْقِسْطِ اور فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَکَیْسٌ بِظَالِمٍ  
 لِّلْعَبِیْدِ اور جا بجا حکم کرتا ہی کہ عدل کرو اور ظلم نہ کرو کیونکر ہو سکتا ہی  
 کہ بند و نکو تو حکم کری کہ عدل کرو اور خود نکری اور دلیل عقلی ثبوت عدل  
 خدا پر یہ ہی اگر خلاف عدل خدا سی وقوع میں آئی یعنی کوئی فعل یا معاوضہ  
 خدا سی صا و نہ ہو تو یہ کئی صورتوں سی خالی نہیں ہی ایک یہ کہ قبیح  
 اور بدی سی عالم اور وانا نہ ہو مثل اس جاہل کی کہ حال غفلت اور جہل  
 میں معاصی کا مرتکب ہوا ہو اور جناب قدس الہی پر جہل روا نہیں دو  
 یہ کہ قبیح اور بدی سی عالم ہو اور اسکی ترک کی قدرت نہ رکھتا ہو مثل اس  
 شخص کی کہ ازراہ مجبوری فعل قبیح کو باکراہ کری اور خدای عزوجل پر غرور  
 نہیں تیسرے یہ کہ قبیح اور بدی سی عالم ہو اور اسکی ترک پر ہی اختیار  
 رکھتا ہو لیکن اسکا محتاج ہی کہ بدون فعل قبیح کے اپنے احتیاج

رفع نکر کی مثلاً واسطے رفع کر سکی کی سترہ کمری اور یہ ظاہر ہی کہ  
باطل ہی اس واسطے کہ خدای جل شانہ کسی چیز کی احتیاج نہیں کہتا ہی  
چوتھی یہ کہ احتیاج نہ کہتا ہو اور عبث سترہ کمری اس کی یہ نادانی ہی اور  
جناب قدس الہی پر یہ سب چیزیں محال ہیں کیونکہ اوس سے فعل قبیح ہوگا پس  
البتہ عادل ہی لیکن اشاعرہ اہل سنت اپنی کم فہمی سے تجویز کرتی ہیں کہ خدا  
فعل قبیح ہو سکتا ہی مطلب و سراجہ اور اختیار کی مسائل میں ہے  
تحفۃ العارفین میں ہی کہ بندی اپنی اکثر افعال میں کہ بعض ان میں سے کچھ  
شرعیہ سے ہی تعلق رکھتی ہیں مختار ہیں بنا بر مذہب حق امامیہ کی لیکن اہل سنت  
کہتی ہیں کہ بند فکمی افعال کا فاعل خدا ہی خواہ نیک ہو خواہ بد بلکہ خدا ان میں  
بابتہ سے جاری کرتا ہی اور بندی اس میں مجبور ہیں اور شاہ عبدالغفریز دہلوی کہتے  
کہ میرا عقیدہ یہ ہی جو امر کہ بند و نسی صادر ہوتا ہی خواہ نیک ہو خواہ شر خواہ  
خواہ ایمان طاعت خواہ عصیت ان سب کا خالق خدا ہی بند و نکرانگی پیدا  
کر نیکی طاقت نہیں ہی پس یہ اقوال المہنت کئی وجہ سے باطل ہیں وجہ  
اول یہ کہ اگر یہ اعمال جو بندہ کرتا ہی یہ سب فعل خدا کا ہو جیسا اہل سنت  
کہتی ہیں پس عقاب کرنا گناہ پر ناحق ہے اور بڑا ظلم ہی حالانکہ خدا ظالم  
نہیں بلکہ ظالم پر لعنت کرتا ہی اور اس سے بدتر کون ظلم ہوگا کہ خود  
ایک فعل کمری اور بند کی بابتہ پر جاری کر دی اور بند کی اس کی سزا دی

اور جنہم میں ڈالی اور مواخذہ کری کہ کیون تو فی ایسا فعل کیا وجہ دوسرے  
یہ کہ اگر یہ مذہب اہلسنت کا درست ہو تو ہیچنا پیغمبر کا اور مقرر کرنا شروع کا  
سب بیکار اور لغو ہوتا ہی جیس خود ہر فعل کو خدا کرتا ہی پس یہ کہنا کہ غیر  
اطاعت کرو اور نماز و روزہ کو بجالاؤ اور زنا و سرقة نہ کرو یہ سب فضول ہی  
لغو بالتدو وجہ تیسری یہ کہ ہم بالیقین اپنی افعال اختیاری غیر اختیار  
میں فرق پاتی ہیں کہ ایک فعل ہمارا اختیاری ہی کہ ہم اپنی ارادہ و اختیار سے  
کرتی ہیں مثل اسکی کہ اپنی اختیاری کو ٹہی سی نجی آئین دوسری بی اختیار  
کہ اونہیں اپنا اختیار نہیں باقی ہوتا ہی مثل اسکی کہ پاؤں پہل جای اور بی اختیار  
کو ٹہی سی گر پڑیں پس اگر کوئی فعل بدون کی اختیار میں نہوتا تو چاہی تھا  
کہ اوہین اور سمین کچھ فرق نہوتا حالانکہ ہر عاقل ان دونوں میں فرق  
کرتا ہی اور کچھ نہیں دلیل کی حاجت نہیں پس کیونکر ہو سکتا ہی کہ سب  
افول ہماری یکساں ہوں اور سب بدون اختیار بھی جائیں کتاب  
محاسن المؤمنین میں قاضی سید نور اللہ شوستری لکھتی ہیں کہ ایک روز  
بہلول علیہ الرحمہ ابو حنیفہ کی دروازی پر آئی اور سنا کہ وہ اپنی شاگردوں  
کہہ رہا ہی کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فی تین چیزیں فرمائیں  
کہ وہ میری پسند نہیں ہیں ایک یہ کہ شیطان جنہم میں آگ سی جلا یا جا گیا  
پس شیطان آگ سی پیدا ہوا ہی کیونکر ہو سکتا ہی کہ اوہ کو آگ جلانی دوسرے

یہ کہ خدا کا دیکھنا غیر ممکن ہی پس یہ بھی کیونکر ہو سکتا ہی کہ جبریز موجود  
 ہو اور سکوندیکی تیسری یہ کہ بندی اپنی فعل کی مختار ہیں حالانکہ برخلاف  
 اسکی نصوص اور دین پس جبکہ کلام ابو حنیفہ کا تمام ہوا تو پہلول زمین سے  
 ایک ڈھیلا اوٹھا کر ابو حنیفہ کو مار کر بہاگی اتفاقاً وہ ڈھیلا ابو حنیفہ کی پیشانی  
 پر جا لگا پس وہ اور اسکی شاگرد غصہ میں بہلول کئی چچی دوڑی اور انکو  
 پکڑ لیا چونکہ وہ خویش خلیفہ کی تھی اس جہت سی کچھ نہ کر سکی ناچار انکو غلیف  
 کی پاس لاکر شکایت کی کہا بہلول نے اسکی جواب میں کرای ابو حنیفہ نے  
 تجھ کو کیا ایذا دئی ابو حنیفہ نے کہا کہ تنہ میری پیشانی پر ڈھیلا مارا ہی کہ میری  
 سر میں درد ہوتا ہی بہلول نے کہا کہ تو مجھ کو درد کو دکھاؤ ابو حنیفہ نے کہا کوئی  
 درد کو نہیں دیکھ سکتا ہی بہلول نے کہا پس تو نے کس لئے حضرت امام جعفر صادق  
 علیہ السلام پر اعتراض کی تھی کہ خدا موجود ہو اور اسکو کوئی نہ دیکھی اور پھر تو  
 اپنی دوسرے دعویٰ میں ہی جھوٹا ہوا اسلئے کہ وہ تو ڈھیلا مٹی کا تھا اور تو ہی  
 مٹی سی بنا ہی تھا کہ مٹی ہی مٹی کو ایذا نہوتی جیسا تیرا قیاس فاسد ہی کہ ان  
 گسی بنا آگ اور سکوندیکر جلائیگی اور یہ تیسرا دعویٰ ہی تیرا باطل ہوا کہ جو تو نے کہا  
 حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا کہ بند فاعل مختار ہیں اور حالانکہ بند مجبور ہیں پس  
 ر بند مجبور ہیں تو کیلئے مجھ کو خلیفہ کی پاس لایا پس ابو حنیفہ نے سنی کہ کیا ہو گیا اور کچھ  
 نہ آیا آخر شرمندہ ہو کی روانہ ہوا مطلب تیسرا اس بیان میں کہ خداوند

عالم حکیم ہی تحفۃ العارفین میں ہی کہ خداوند عالم حکیم ہی پس جو کام  
 اوسکا ہی ساتھ حکمت اور مصلحت کی ہی کوئی فعل عبث اور بیفائدہ نہیں کرتا  
 لیکن فخر رازی کہ سینوں کی عالم میں کہتی ہیں کہ کفار کو تکلیف ایمان کی دینا  
 اور انکو ہمیشہ جہنم میں جلانا اس میں کیا فائدہ اور مصلحت ہی باوجود اسکی کہ حقیقتاً  
 جانتا تھا کہ اگر انکو تکلیف ایمان کی دو گنا یہ ایمان نہ لائینگے اور اس طرح عبد الغنی  
 دہلوی کہ یہ ہی سینوں کی عالم میں کہتی ہیں کہ شیطان کو پیدا کرنا اور اوسکو  
 بند و کی دہر مسلط کروینا کہ انکو اغوا کریں کیا مصلحت ہی اور انکی ان کلمات سخفہ  
 کی جواب میں جناب سید العلماء حدیقہ سلطانیہ میں فرماتی ہیں کہ جناب احمد سن  
 الہی قرآن مجید میں فرماتا ہی اَلْحَسْبُ لَکُمْ اَنَّمَا خَلَقْنَا کُمْ عَبَثًا اَیَا لَیْسَ لَکُمْ  
 باطل کرتی ہو تم کہ پیدا کیا ہمیں تمکو عبث پس حق یہ ہی کہ کوئی فعل اوسکا حکمت اور  
 مصلحت سی خالی نہیں ہی اور یہ کچھ ضرور نہیں کہ اوسکی سب مخلوق کی حکمت کو  
 عقل دریافت کر سکی لیکن کہیں کہیں جو کہ بعض افعال کی مصلحت ظاہر ہی  
 ظاہر ہو بتفصیل عقل دریافت کر سکتی ہی اگر اہل خلاف اپنی اوہام رکیکہ پر  
 جو اگر کی مدبر حکیم اور صانع علیم کی صنعت اور حکمت کا انکار کرتی ہیں اور  
 بطرح بعض اوہام ہی بسبب اپنی قصور عقل کی گمان کرتی ہیں کہ یہ سب امور  
 عبث ہیں اس میں کچھ حکمت اور مصلحت نہیں ہی پس یہ زعم انکا باطل ہے  
 اسلام خداوند عالم حکیم اور دانایں ہی کیونکر فعل لغو کرتا لیکن مثال انکی اندر ہوئی ہی

کہ ایک مکان عالی میں داخل ہوں اور وہاں ایک چیز قرینہ سی کہی ہو  
 اور سیس پنی نابینائی کی او سکوندیکہہ سکین اور جابجا ہاتھ اور پاؤں ماروں اور  
 نہ سمجھیں کہ ہر چیز کی کیا مصلحت ہے اور حیران ہوگی صاحب کان کی ہدایت  
 کرنی لگیں پس یہی حال بعینہ اون لوگوں کا ہے کہ حکیم علی لا طلاق کی صنعت  
 اور حکمت کا انکار کرتے ہیں سلیٰ کہ اون کی عقل و سکی صنعت اور حکمت کو نہیں  
 پہنچتی اور یہاں بھی سی اپنی خدا پر اعتراض کرنی لگتے ہیں اور اشاعرہ ہلست  
 انکار غرض اور غایت اور مصلحت میں حکما کی فلاسفہ کی پیروی کرتے ہیں کہ  
 ایجاد خلایق کو عبث اور بیفائدہ بانتی ہیں و تحقیقی کی اس میں کچھ غرض نہیں  
 قرار دیتی ہیں پس انکی تکذیب میں قول خدا کافی ہے وَمَا خَلَقْنَا الْجِنَّ  
 وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونَا یعنی نہیں پیدا کیا ہمنی جن اور انس کہ مگر سب  
 عباد کی اور پر فرما ہی وَمَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا  
 إِلَّا عِبَادِينَ یعنی نہیں پیدا کیا ہمنی آسمانوں و زمینوں کو اور جو کچھ افق و زمین میں  
 عبث و فصل میری نبوت کی بیانی میں اس فصل میں پانچ مطالب ہیں  
 ہشت انبیاء کی بیانی میں جناب غفران اب علیہ الرحمہ فرمائی ہیں کہ عقل سلیم حکم کر  
 عالم موجود اور حکیم و انہی فصل قبضہ سی رضی نہیں ہو سکتا پس و سکون خوش  
 اور رضا مند البتہ ترک قباح میں ہوگی لیکن بدن پیغمبر و مکی اسکا چھانا سب  
 غیر ممکن ہی پس خداوند عالم پیغمبر و نجا پہنچا و اسطی را بہنمائی خلق کی توجہ کلاوا لہ

والاخرض و سکی حاصل ہونگی یا یہ کہ جناب باری اپنی بند و نکی فعل قبیح اور  
 بدی پر راضی ہو جاوی اور یہ بات حکیم مطلق کی بنظر حکمت کی مستغ ہی ہے  
 اگر او سکی پاس ملائکہ آتی ہوں اور وحی لاتی ہوں تو وہ خود نبی ہو گا والا نبی کی  
 تلاش کرے گا اور سیطرن ہشام بن حکم فی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام  
 روایت کی ہے کہ آنحضرت فی ایک زندیق سی فرمایا کہ اوسنی سوال کیا تھا کہ نبی  
 نبوت انبیاء کی کہانی ثابت کی فرمایا جسوقت کہ مبنی ثابت کیا کہ ہمارا ایک خالق ہی  
 صاحب صنعت اور حکمت اور وہ ایسا صاحب حکمت اور صانع ہی کہ وہ  
 نہیں کہ او سکی خلق او سکو مشاہدہ کر لے اوس سی معاشرت اور با ہم کلام  
 کری اور ایک دوسری پر اپنی حجت تمام کری پس لامحالہ کوئی واسطہ ہو کہ  
 او سکی قول کو بیان کری اور او سکی پیام کو او سکی بند و نکی پہنچاوی اور  
 او سکی رہنمائی کری جس میں کہ او سکی لئی منفعت اور مصلحت ہو والا موجب  
 او سکی ہلاکت کا ہو گا پس ثابت ہوا کہ حکیم و انا کی طرف سی رسول ضرور آوی  
 کہ بند و ن کو امر و نہی سی او سکی آگاہ اور مطلع کری اور جناب سید العلماء  
 تراہ حدیقہ سلطانی میں فرمائی ہیں کہ شیعوں کی اعتقادات میں سی ایک  
 یہ ہے ہی کہ ابتدای خلقت آدم سی روی زمین کہی حجت خدا سی خالی  
 نہیں ہوتی خواہ حجت ظاہر اور مشہور ہو خواہ پوشیدہ اور مستور ہو یعنی  
 ہر وقت حجت خدا خلق پر تمام ہوتی ہی لیکن بعضی مدعیان عقل اس میں



ایک شبہ کرتی تھیں کہ حجت خدا بعضے سرزمین میں تمام نہوی یعنی  
 پیغمبر نہیں پہنچی خصوصاً اوس جزیرہ میں کہ نام اوسکانچی و نیار کہا  
 کہ وہ زیر حکومت نصاری ہی کہ وہاں حجت خدا کہاں ہی پس اس کلام  
 سی معلوم ہوا کہ انکو عقل سی کچھ بہرہ نہیں ہی سلمی کہ اس حدیث سی یہ  
 ثابت ہوا کہ زمین لہی حجت خدا سی خالی نہوگی لیکن ہر زمین پر حجت خدا کا  
 کچھ ضرور نہیں ہی بلکہ اگر ایک مقام میں ہو تو مصداق حدیث حاصل ہوگا  
 پس لازم یہ ہی کہ خود اوسکی جستجو کر کی اوسکی خدمت میں حاضر ہو اور  
 اگر بالفرض قبل زمانہ ہماری پیغمبر حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کی وہ زمین آباد ہی تو کیون نہیں اونہوں نی کسی پیغمبر کی تلاش کی  
 سلمی کہ زمین کہی حجت خدا سی خالی نہیں ہی پس جسوقت کہ پیغمبر ذکی  
 جستجو نہ کی تو تقصیر اسکی لازم آئی لیکن جو شخص کہ غفلت محض رکھتا ہو  
 معذور ہوگا مطلب دوسرا صفات انبیاء کی بیان میں اور تہوڑی  
 نام اون نبیوں کی کہ اقرار چکی نبوت اور حقیقت کا واجب ہی اور جو کہ انکا  
 کری ایک کا ہی اونہیں سی کافر ہی اس بحث کو حق لائقین کی چوتھی  
 باب سی جا بجاسی خلاصہ کر کی لکھ لیا ہی بحث پہلی یہ کہ امامیہ کا  
 اعتقاد یہ ہی کہ بعثت یعنی پہنچنا پیغمبروں کا خدا پر واجب ہی عقلاً  
 اسو سلمی کہ لطف خدا پر واجب ہی اور موافق اجماع شیعہ کی اور آیات

اور احادیث متواترہ کی سبب سے اول عمر سے آخر عمر تک معصوم ہیں  
گناہانِ صغیرہ اور کبیرہ اور عذا اور سہوا سے اور اس باب میں دلیلین  
حققی اور نقلی قائم ہیں اور سہو و نسیان انہیں تبلیغ رسالت میں اور روحی میں  
البتہ جائز نہیں والا انکی قول پر اعتماد نہ کر سکیں گی لیکن سوا اسکی اصولاً  
اور عبادات میں بھی مشہور علمای امامیہ میں یہ ہے کہ جائز نہیں ہی اور  
بعضی دعویٰ جماع کا سپر کر لی ہیں اور جانا چاہیے کہ جن آیتوں اور حدیثوں  
سے نہبیہ کی معصیت کا وہم ہوتا ہی وہ ماقول ہیں اس بات پر کہ اونسی  
مکر وہ اور ترک اولی ہوا اور اونکی مرتبہ عظیم کی موافق ترک اولی ہی عظیم ہی  
اس سبب سے اسکی تعبیر لفظ معصیت سے کی جاتی ہی اور جو کچھ تفسیر و انوار  
تاریخوں میں بیان کرتی ہیں قصہ نہبیہ کی کہ انکی خطاؤں کا حال ہی اکثر  
یہ قصہ کتب اہلسنت سے ہیں کہ یہودیوں کی کتابوں سے نکالی ہیں اسو اسلی کہ  
خطائیں اپنی خلقی جور کی پوشیدہ کریں اسلی ایسی قصہ اپنی کتابوں میں لکھی ہیں  
اور ایک جماعت ناقصان شیعہ فی بھی اونکو اپنی کتابوں میں لکھا ہی اور  
حدیثین اونکی رو پر طرق اہلبیت علیہم السلام سے بہت ہیں کہ کتب عربی اور فارسی  
میں لکھی ہیں اور یہ رسالہ اونکی ذکر کی گنجائش نہیں رکھتا پس انون قصوں  
اعتقاد اور اعتماد پنجاہی کرنا بحث دوسری حقیقت پیغمبروں کی معصیت  
معلوم ہوتی ہی اسو اسلی کہ جو کہ دعویٰ کسی مرتبہ بلند کا کری فقط اسکی دھوکا

ابراہیم سب بیوشی افضل بن مطلب تیسرا جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسب شریف و نبوت و معجزات وغیرہ کی بیان میں مجلس علیہ الرحمہ کتاب جلاء العیون میں لکھتی ہیں کہ نسب شریف و سلسلہ آباء خضر کا حضرت آدم علیہ السلام تک اس تفصیل سی ہی کہ محمد ابن عبد اللہ ابن مطلب ابن ہاشم ابن عبد مناف بن قحطی بن کلاب ابن مرہ ابن لوی بن غالب بن فہر ابن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ ابن لیاث بن منضر بن نزار بن معد بن عدنان ابن اؤ بن ادر بن الیسع بن الیسع بن سلیمان ابن البنت ابن قیدار ابن اسماعیل ابن ابراہیم ابن تلح ابن ناخور ابن شروع ابن رغوا ابن قلع ابن عابر ابن شالح ابن رخشہ ابن سام بن نوح بن ملک ابن متوشلح ابن اخوخ ابن الیازہ ابن ہلائیل ابن قیسنان بن اتوش ابن شیت ابن آدم علیہ السلام اور اسم شریف مادہ گرامی آنحضرت آمنہ بنت وہبہ اور جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ آنحضرت کی دس نام ہیں پانچ نام قرآن میں اور پانچ غیر قرآن میں جو پانچ نام کہ قرآن میں ہیں یہ ہیں محمد و احمد و عبد اللہ و نسی و نون اور جو نام قرآن میں نہیں ہیں وہ یہ ہیں فلاح و خاتم و کافی و تقضی و حاشر اور علی ابن ابراہیم علیہ الرحمہ فی روایت کی ہی کہ حق تعالیٰ فی آنحضرت کی تین منزل نام رکھا تھا سواصلی جسوقت کہ اس جناب پر وحی نازل ہوتی تھی اپنی تین ساتھ ایک جملہ کی پییدہ کرتی تھی اور

خطاب بہتر فرمایا ہی اس واسطی کہ حجت اوس جناب کی قبل از قیامت ہوگی  
یعنی کفن پچیدہ اوٹینگے اور دوبارہ امت کو عذاب الہی سی ڈرائینگے کتاب  
حق یقین من ہی کہ دلیل و مخضرت کی پیغمبری کی یہ ہی کہ دعوی نبوت کا کیا  
بہت معجزی ظاہر مطابق و موافق اپنی بحکم کی ظاہر کی اور یہ دونوں امر متواتر  
ہیں لیکن دعوی پیغمبری کا پس سب مذاہب قائل ہیں کہ ادھونی دعوی پیغمبر  
کیا اور معجزی او مخضرت کی زیادہ حد و شمار سی میں بلکہ سب اقوال و افعال اور  
اخلاق او مخضرت کی معجزی ہی اور متواتر ترین معجزات میں سی قوائیجید ہی کہ  
تا روز قیامت باقی ہی اور جس زمانہ میں کوئی پیغمبر مبعوث ہوتا تھا غالباً معجز  
اوس کا جنس سی اوس فن کی تھا کہ اوس زمانہ میں شایع تر تھا اور لوگ اوس  
کی اوس فن میں باہر ہی اسلی کہ حجت ان لوگوں پر تمام تر ہو جیسا کہ زمانہ حضرت موسیٰ  
میں مدار سحر پر تھا تو خدائی اونکو عصا افندیدہ بیضا وغیرہ دیا کہ اونکی قوم انکی مثل  
لانی میں عاجز ہوئی باوجود اسکی کہ وہ لوگ اوس کام کی جانی والی ہی اور جس  
زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئی تو امراض فرسہ ہی اور طبیب  
مانند جالینوس وغیرہ کی تھی پس حضرت عیسیٰ کو معجزہ زندہ کونیکا اور جذامی اور  
کوڑھی کو شفا دینی کا اور اندھی کو بینائی دینی کا عطا فرمایا کہ جو شبہ اور شک  
کام کی تھا لیکن نوع فعل بشری تھا اور جس زمانہ میں حضرت رسالت مآب صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئی درمیان عرب کی مدار فن فصاحت اور بلاغت پر تھا

اور اشعار اور سخنان فصیح و بلیغ لاتی تھی اور کعبہ میں لٹکاتی تھی اور اوپر فخر کرتی تھی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن مجید لائی اور فرمایا اگر میری پیغمبری میں شک رکھتی ہو مثل اس قرآن کی لاؤ اونی ہو سکا پہر فرمایا کہ ایک سورہ مثل اس قرآن کی لاؤ یہ سب متوجہ ہوئی اور اتفاق کیا مثل ایک سورہ کی ہی نہ لاسکی باوجود ایسی حرص کی کہ اونحضرت کو جہالتی تھی اور قتل اور ہیر کر نیکا قصد رکھتی تھی مگر جب معارفہ قرآن چاہتی تھی ہو سکتا تھا اگر تادم ہوتی اسکی لانی پر تو البتہ لاتی گو کہ زیادتی فصحا و شعر اور میان عرب کی تھی اور علما اور دانایان در میان اہل کتاب کی تھی اور اور زمانو میں بعد اوسکی آجتک سب وقتوں میں دشمن اونحضرت کی کہ زیادہ تھی دوستوں سی اونحضرت کی ملاسکی مثل قرآن کی اور ملا سکنگے پس معلوم ہوا کہ قرآن جنس فعل بشری بنین ہی او فعل خالق عالم کا ہی اگر وہ حضرت پیغمبر نبوتی خدا ایسا امر انکی زبان پر جاری نہ کیا تو صفات قرآن مجید کی بہت ہیں بلحاظ اختصار نہیں کہی اور معجزی اون حضرت کی بہت ہیں چنانچہ حق یقین میں ملا محمد باقر علیہ السلام نے لکھا ہی کہ خدائی جس پیغمبر کو جو معجزہ عطا کیا ہی مثل اسکی اور زیادہ اوسے اونحضرت کو عطا کئی ہیں اور معجزہ اونحضرت کی شمار نہیں کر سکتی ہیں اور زیادہ ہزار معجزی سی اور کتابوں میں مینی لکھی ہیں اور معجزہ اونحضرت کی چند قسم ہیں پہلی قسم اونحضرت کی بدن شریف کی معجزات ہیں ایک یہ کہ ہمیشہ

نور انحضرت کی حسین نورانی سی چمکتا تھا اور مانند چاند کی شعل جبین درو دیو پاک  
پڑتی تھی اور چلتی تھی اور کبھی دست مبارک کو بلند کرنی تھی انگشتان مبارک  
مانند شمع کی روشنی دیتی تھیں دوسرا بوی خوش انحضرت میں تھی جس راہ  
چلتی تھی لوگ بچان پتہ تھی کہ حضرت قشرف لائی ہیں خوشبوی اور پسینہ انحضرت کا  
جمع کرنی تھی اور وہ بہترین عطر و نسی تھا اور او عطر و نین ملائی تھی ایک ڈول  
پانی کا انحضرت کی پاس لائی ایک چلو حضرت فی سونہ میں لیکلی کلی کی اور ڈول  
ڈالی وہ پانی مشک سی خوشبو تر ہوا تیسرا جب ہو پ میں کھڑی ہوتی تھی  
یا چلتی تھی انحضرت کا سایہ نہ تھا جو تھی جسکی ساتھ حضرت را چلتی تھی ہر  
وہ بلند ہوتا تھا حضرت موافق ایک سرگردن کی اوسل و بخی ہوتی تھی پانچون  
ہمیشہ وہ پ میں ابرا انحضرت کی سایہ کرتا تھا اور ساتھ چلتا تھا چٹا کوئی  
جانور حضرت کی سر پر سی اور کی بجاتا تھا اور کوئی جانور نہ لکھی اور مجر و غیر  
کی انحضرت پر نہ بیٹھتا تھا ساتوین وہ حضرت عقبی دہیتی تھی جس طرح  
سامی سی دیکھتی تھی آٹھوین خواب اور بیداری انحضرت کی یکساں تھی  
اور نیند اونکی تو اکو اور اک سی یکا نہ کرتی تھی اور باتین ملائکہ کی سنتی تھی  
اور ملائکہ کو دیکھتی تھی اور جو کچھ دلوین گذرتا تھا جانتی تھی نوین یہ کہ بدبو  
ہرگز حضرت کی مشام مبارک میں نہ پہنچتی تھی دسویں یہ کہ آب ہن جس  
کنوی میں ڈالتی تھی برکت ہوتی تھی اور پر آب ہوتا تھا اور جس صناد در پر

طبعی تھی شفا پاتا تھا اور دست مبارک جس طعام میں پنجابی تھی اس میں  
 برکت ہوتی تھی اور تہوڑا کھانا بہت سی لوگوں کو سیر کر دیتا تھا چنانچہ ایک  
 بزرگالہ اور ایک صانع جو میں جابر فی سات سو آدمیوں کو سیر کیا گیا رہوین  
 یہ کہ سب بائیں سمجھتی تھی اور سب زبانوں میں باتیں کرتی تھی بارہوین حضرت کی  
 ریش مبارک میں سترہ سفید بال تھی کہ مانند آفتاب کی جگہ تھی تیرہوین یہ کہ  
 حضرت پست مبارک پر نقش تھی اور نور اھکا نور آفتاب پر زیادتی کرتا تھا  
 چودہوین یہ کہ پانی انگشتان مبارک سے جاری ہوا اس قدر کہ ایک جماعت  
 کثیر سیراب ہوئی پندرہوین یہ کہ اونگلی کی اشارہ سے چاند کی دو ٹکری کئی  
 سو کوہوں شکر نیزی اور حضرت کی ہاتھ میں سچ کستی تھی اور لوگ سنتی تھی  
 سترہوین یہ کہ جس چوپایہ پر وہ حضرت سوار ہوتی تھی راہ وار ہوتا تھا اور  
 پیر نہوتا تھا اٹھارہوین یہ کہ ختنہ کئی ہوئی اور زراف بریدہ اور لالیش  
 خون وغیرہ سے پاک پیدا ہوئی اور وقت پیدا ہونے کی پاؤں کی ہل پیدا  
 ہوئی نہ سر کی ہل اور جب زمین پر آئی ایک بو بہتر مشک سے پیدا ہوئی اور  
 جہان کو معطر کیا پھر موندہ طرف کعبہ کی کر کی سجدہ کیا اور جب سر سجدہ سے  
 اٹھایا ہاں طرف آسمان کی بلند کئی اور اقرار کیا وحدانیت خدا اور اپنی  
 رسالت کا پھر ایک نور اوشی چمکا کہ مشرق اور مغرب عالم کو روشن کیا  
 اویسویں یہ کہ ہر گز متکلم نہوی اور خواب شیطانی نہ دیکھا بیسویں یہ کہ

۱۲۰

جو فضلہ کہ انحضرت سی جدا ہوتا تھا بوی مشک اوس سی آتی تھی اور کوئی  
 اوسکو نہ دیکھتا تھا بلکہ زمین مامور تھی کہ اوسکو گھلجائی اکیسویں یہ کہ قوت میں  
 کوئی انحضرت کی برابری نہ کر سکتا تھا بائیسویں یہ کہ جمیع مخلوقات انحضرت کی  
 حرمت کی رعایت کرتی تھی اور بس پھر اور درخت کی طرف سے گزرتی تھی انحضرت کی  
 تعظیم کی لئی حکمتی تھی اور سلام کرتی تھی انحضرت کو اور لڑکپن میں سانپ گھل  
 انحضرت کا ہلاتا تھا تیسویں یہ کہ اگر زمین نرم پر راہ چلتی تھی نشان قدم  
 نہ بیٹھتا تھا اور کہیں زمین سخت پر راہ چلتی تھی تو اثر انحضرت کی پاؤں کا بن جاتا تھا  
 چوبیسویں یہ کہ خدائی انحضرت کی طرف سی یک ہیست دلون میں والدی تھا  
 کہ باوجود اسی تواضع اور شکستگی اور شفقت اور رحمت کی کہ حضرت کہتے تھے  
 کوئی روی مبارک پر اچھی طرح نظر نہ کر سکتا تھا اور جو کافر اور منافق کہ ان  
 حضرت کو دیکھتا تھا وہشت سی آپہی کا پتا تھا اور وہ ہینون کی راہی  
 رب انحضرت کا دلونین کافرون کی اثر کرتا تھا قسم دوسری سحریت  
 وقت ولادت باسعادت ہین شیعہ اوسنی بہت طریق سی روایت کرتی  
 ہین کہ انحضرت کی شب ولادت کثیر السعادت شیاطین کو آسمان پر جانی  
 منع کیا اور اس سبب سی شہا با آسمان سی ظاہر ہوئی یہاں تک کہ لوگ ڈریا  
 کہ قیامت برپا ہو گئی اور علم کا ہنونا جاتا رہا اور سحر ساحر و خاضعین ہو  
 اور جوت عالم میں تھا مونسکی پہل گر پڑا اور طاق کسر کہ بادشاہ عجم نی



ہنایت استحکام سی بنایا تھا کہ اب تک باقی ہی لرزہ مین آیا اور چودہ کنگری  
 اوسکی گر پڑی اور درمیانی شگافہ ہو گیا اور زمین تک دو حصہ ہو گیا اور  
 اب تک شکستگی ہوا اوسکی نہیں کہتا اور ایک قصر کہ وجہ پر بنایا تھا گر پڑا اور  
 پانی اوسمین جاری ہوا اور دریا چہ سادہ کہ اوسکی پرستش کرتی تھی خشک ہوا  
 اور اب تک اوسکی جگہ پر ایک نمکسار ہی کہ نزدیک کاشان کی ہی آتشکدہ فار  
 کہ ہزار برس سی اوسکی پرستش کرتی تھی اس شب بجھ گیا اور رودخانہ  
 سادہ کہ برسوں سی خشک تھا پانی اوسمین جاری ہوا اور ایک نور اوشب  
 طرف ججازی چمکا اور تمام عالم مین پہلا اور تخت ہر بادشاہ کا اولٹ گیا  
 اور سب بادشاہ اوس روز گونگی تھی اور بات نکر سکتی تھی اور ملائکہ نظر  
 اور ازولح اصغیا پیغمبر ان وقت ولادت وافر السعادت حاضر ہوئی  
 اور رضوان بھلن بہشت ہمراہ حورون کی نازل ہوا اور لونی اور طشت سونی  
 اور چاندی اور زمرہ کی بہشت سی لائی اور واسطی حضرت آمنہ کی بہشت  
 بہشت کی لائی کہ اونہون فی بی اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو  
 بعد ولادت کی آہیای بہشت سی غسل دیا اور عطری ہای فردوس سی عطریا  
 اور مہر نبوت کا پشت پر اور حضرت کی نقش کیا اور جو حریر سفید کہ بہشت سی  
 لائی تھی اوسمین حضرت کو لپیٹا اور حضرت کو جمیع روحانی دکھایا اور سب  
 ملائکہ آسمان کی خدمت مین ابون حضرت کی پہونچی اور ابون حضرت پر سلام

اور ساعت ولادت میں چار رکن کعبہ معظمہ کی زمین سی جدا ہوئی اور  
 طرف حجرہ مقدسہ کی وسطی سجدہ کی جہکی اور عجیب و غریب امور وقت ولادت  
 اور معجزہ کہ اس حالت میں اور بعد اسکی ایام نمودار ملک ظاہر ہوئی زیادہ  
 حد و شماری میں تہوڑی اونٹن سی کتاب حیات اقلوب میں لکھی ہیں قسم  
 تیسری وہ معجزی اونحضرت کی جو آسمان سے متعلق ہیں اور وہ بہت ہیں  
 پہلی شوق القمری دوسری پیرنا آفتاب کا واسطی نماز علی بن ابیطالب کے  
 تیسری گرنا ستاروں کا اور بہت ہونا شہاب کا وقت ولادت اونحضرت کے  
 جیسا کہ مذکور ہوا چوتھی نازل ہونا مادہ کا آسمانی واسطی اہلبیت علیہم السلام  
 کی پانچویں بجلی گرنا اور عذاب ہونا بعضی شہمنون پر اونحضرت کی قسم  
 چوتھی وہ معجزات جو اونحضرتی زمین و سنگ و درخت میں ظاہر ہوئی مانند  
 اسکی کہ نالہ کرنا چوب خرم کا حضرت کی مفارقت سی کہ حضرت نے اپنی پشت  
 مبارک کا تکیہ بنایا تھا وقت منبر بنائیکی اور طلب کرنا اونحضرت کا درخت کو اور  
 قبول کرنا اور آنا طرف اونحضرت کی اور مونیہ کی پہل گر پڑنا بتو نکا اونحضرت کی  
 اشارہ سی اور ہر ہونا اور پھل لگنا درخت خشک میں ایک ساعت میں اور  
 سلام کرنا درخت کا اور تھمر کا اونحضرت کو اور پونا خرمی کی درختوں کا واسطی  
 سلمان فارسی اور اسی عتس میں بلند ہونا اور میوہ دینا اور گرنا ناز میں  
 پاؤں سپہ سراقہ کی اور اس قسم کی معجزی زیادہ حد و شماری میں قسم تیسری

وہ معجزی جو اونحضرت سی حیوانات میں ظاہر ہوئی مانند باتین کرنی  
 انمواد شتر اور گرگ اور سوسمار اور بزغالہ بریان کی اور اونحضرت کی ناک کا  
 شبہ عقبہ بیت بولنا اور ریلہ بتلانا شیر کا سفینہ علام حضرت کو اور گواہی بنا  
 حیوانوں کا اونحضرت کی رسالت پر اور سطر حکی ہی معجزات بہت ہیں قسم چہی  
 مستجاب ہونا دعا اونحضرت کی اور زندہ ہونا مرد و نکا اور بیا ہونا اندھوں کا  
 اور شفا پانا بیماروں کا اور سطر حکی ہی معجزی بہت ہیں کہ شمار نہیں سکتی  
 قسم ساتویں غالب ہونا اونحضرت کا دشمنوں پر اور دفع ہونا شترانگی اور  
 نازل ہونا ملائکہ کا آسمان سی و اسطی یاری حضرت کی جیسا کہ جنگ بدر اور  
 احد وغیرہ میں ہوا اور آثار اوسکی لوگوں پر ظاہر ہوئی قسم آٹھویں غالب ہونا  
 اون حضرت کا شیاطین اور جنوں پر اور ایمان لانا جنوں کا اونحضرت پر۔  
 جیسا کہ قرآن مجید اور احادیث سی ثابت ہوتا ہی قسم نویں خبر دینا  
 امور پوشیدہ اور امور آئندہ کا ہی مانند خبر دینی دولت بنی امیہ کے  
 اور یہ کہ سب ہزار مہینی بادشاہی کریں گی اور دولت بنی عباس کی  
 اور مظلوم ہونا اہلبیت رسالت کا اور شہید ہونا امیر المومنین اور  
 حسین علیہ السلام کا اور کیفیت ہر ایک کی شہادت کی اور تمام ہونا کہ  
 بادشاہ عجم کا اور بانی رہنما دولت نصاریٰ کا اور خبر دینا شہادت  
 امام رضا علیہ السلام کی اور فتن ہونا اونحضرت کا خراسان میں اور خرونا

شہادت حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام اور عمار کی اور اورونکی اور  
 کیفیت اونکی اور لڑنا حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کا عائشہ اور طلحہ اور  
 زبیر اور معاویہ اور خوارج سی اور خبر دینا ابوذر کی مطلوبہ ہونکی اور کنا  
 اونکو مدینہ سی بلکہ جو کچھ اکثر اہل بیت اور صحابہ پر واقع ہوا اور حضرت نے  
 خبر دی اور خبر دینا وفات نجاشی پادشاہ حبش کا اونکی سافوت میں اور  
 خبر دینا شہادت جعفر طیار اور زید اور عبداللہ بن رواحہ کی اونکی ساعت  
 شہادت میں جنگ تبوک میں اور خبر دینا شہادت حبیب بن عدی کی مکہ میں اور  
 خبر دینا اوس مال کی کہ عباس بنی مکہ میں پوشیدہ کیا تھا اور خبر دینا اون  
 حضرت کا جو کچھ کہ سنا فق اپنی گہرو میں کہتی تھی اور جو کچھ کہ صحابہ اپنی  
 گہرو میں کرتی تھی اور اکثر لوگ کہ اور حضرت کی پاس آتی تھی پہلی ونکی بیان  
 کرنی سی حضرت حاجت انکی بیان فرماتی تھی اور یہی بتا حضرت کم کرتی تھی  
 کہ معجزی سی خالی ہو اور جو کہ تفصیل ان معجزوں کی چاہی کتاب حیات القلوب  
 کی جلد دوم کی طرف رجوع کری فصل چوتھی امامت کی بیان میں  
 اس فصل میں آٹھ مطلب ہیں مطلب پہلا بیان میں اس امر کی کہ  
 امام خدا کی طرف سی معین ہوتا ہی خلق کی اختیار میں نہیں ہی کتاب  
 حق یقین میں ہی کہ جب کا خلاصہ مضمون یہی کہ امت فی اختلاف کیا ہی  
 اسباب پر کہ امام حسن معنی سی کہ مذکور ہوا معین کرنا اوس کا وجہ یا نہیں اور اگر

واجب ہی تو خدا پر واجب ہی معین کرنا او سکایا امت پر اور جبہ فرقہ  
 ناجیہ امامیہ فی اتفاق کیا ہی وہ بیہ ہی کہ واجب ہی پروردگار عالم پر  
 عقلاً و سمعاً معین کرنا امام کا اور عقلاً چند وجہ سی پہلی بیہ کہ جو دلیل کہ  
 ولایت کرتی ہی پیغمبر و نکی پیغمبی کی واجب ہونی پر وہی دلیل وجوب  
 نصب امام پر ولایت کرتی ہی دوسرے بیہ کہ معین کرنا امام کا لطف  
 اور لطف خدا پر عقلاً واجب ہی اور اصلح خدا پر واجب اور شک نہیں اس  
 بات میں کہ اصلح واسطی حال بند و نکی سب احوال اور زمانہ میں ہونا  
 رئیس اور کسی حاکم کا ہی کہ انکی امور دین و دنیا کا مختار ہو اور ایسا رئیس  
 پیغمبر ہی یا امام اور جس زمانہ میں کہ پیغمبر نہ ہو چاہیے کہ امام ہو جس کے  
 بیہ کہ جب بعثت حضرت رسول کی مخصوص اور حضرت کی زمانہ کی ہتی بلکہ  
 مبعوث ہوئی سب خلایق پر قیامت تک اور واسطی انکی ایک کتاب  
 لائی اور ایک شریعت جانب خدا سی مقرر ہوئی اور آداب و سنتیں  
 ہر ایک امر میں مقرر ہوئیں اور تہوڑی مدت میں ایک جماعت قلیل ظاہر  
 ایمان لائی کہ اکثر اوغین ہی باطن میں منافق ہتی پس کوئی عاقل ایہ  
 تجویز نہیں کرتا کہ خدا و رسول ایسی عظیم کوتاہی تمام چوڑیں اور کوئی حفا  
 کرنی والا واسطے اس ملت اور شریعت کی نہ ہو جو کہ مفسر اور واضح کنندہ  
 قرآن مجید اور سنت کا اور معصوم اور بری کذاب و ریبہ اور تغیر اور تبدیلی

ہو مقرر نکرے اور قرآن مجید مجمل و غامض انکی درمیان میں چھوڑی  
 کہ اب تک وہ قرآن جمع اور ترتیب نہ پایا ہو اور جو کچھ او میں ہوں نہایت  
 اجمال سی ہو اور ہر شخص ایک طرح سی سمجھی اور کوئی مفسر واسطی او کی تفسیر  
 نہ کریں یا یہ کہ ہزار میں سی ایک ہی احکام ضروریہ او کی ظاہر سی نہ پیدا ہو  
 اور حدیثیں اور سنت میں نہایت اختلاف اور تشویش ہو اور چند نو مسلم کہ  
 طرح طرح کی غرضیں فاسدہ کہتی ہوں صاحب خستیا ہوں کہ جہاں بل باطل  
 چاہیں اپنی واسطی تعین کریں اور وہ باطل جہاں حب کوئی امر ہو توصی کچھ  
 جمع کریں اور آپ مانند خرد رگل کی مجبور ہو اور ہر ایک سی پوچھی اور انہیں سی  
 ایک کی عقل کو اپنی عقل باطل کی نزدیک ترجیح دی جو کوئی ہتھوڑی سی نہ  
 عقل کہتا ہو ایسی امر بد کو خدا اور رسول پر روا نہیں رکھتا ہی ایسا خدا  
 کہ ساتھ اوس لطف و رحمت کی بند و نشی پیش آتا ہی خصوصاً اس آیت  
 سی اور یہاں پیغمبر کہ باوجود اوس مہربانی اور شفقت کی حق امت میں کیونکر  
 راضی ہو کہ ایسی حیرت اور ضلالت میں یہاں مت گرفتار ہی اور یہاں پیغمبر  
 بزرگوار کہ وہ آزار اپنی بدن شریف اور نفس لطیف پر واسطی ہدایت  
 امت کی گوارا کئی کیونکر ہو سکتا ہی کہ یکا یک انہی ہاتھ او ہائی ایک برس  
 او ز ایک و ہفتائی کہ کسی یہ میں بیمار ہو واسطی شفقت کی رعیت کو کہتوں  
 پر کسی شخص کو تعین کرتا ہی اور وصیت واسطی انکی کرتا ہی اور ایک خط

واسطیٰ اپنی ترک و کائنات کی تعیین کرتا ہی کیونکہ ہر مسکتا ہی کہ پیغمبر آخر الزمان قیامت  
 جائی اور واسطیٰ اپنی دین اور ملت اور کتاب و رست اور عیت اور امت کی  
 کوئی تعیین نہ کری اگر ہر باب میں عقل حکم نہ کری کسی امر بدیہی میں حکم نہ کری  
 چوتھی یہ کہ سنسی ہی اقرار کرتی ہیں کہ عادت مقررہ خدا کی سب پیغمبر  
 آدم سی تا خاتم الانبیاء یہ تھی کہ جیتا خلیفہ واسطیٰ انکی تعیین نہ کر لیتا تھا  
 جب تک وہ پیغمبر نیاسی رحلت نفرمانی تھی اور طریقہ حضرت رسولؐ سب  
 لڑائیوں میں اور سفر و زمین یہ تھا کہ جب وہ حضرت مدینہ مشرفہ سنی ہر  
 تشریف لیجاتی تھی تو کوئی رئیس اور خلیفہ اپنا معین کرتی تھی اور سب  
 شہر میں اور قریہ ہامی اسلام میں ایک سردار حاکم معین کرتی تھی اور  
 امر امت کی اون پر چھوڑتی تھی پس کیونکہ اس مفارقت کبریٰ اور سفر  
 بی انتہا میں امت کو معطل چھوڑتی پانچویں یہ کہ رتبہ امام کا  
 جس طرح سی کہ معلوم ہو مثل منصب جلیل نبوت کی ہی اگر امام کو لوگ  
 امام بنائیں چاہیے کہ نبی کو ہی لوگ نبی بنائیں اور یہ ہر مسئلہ ہی باتفاق  
 اور واسطیٰ بندوں کی مصلحت عام کی امت کی ناقص عقلین کب حکم  
 کر سکتی ہیں اور بہت سی عقلی صاحب تدبیر ہیں کہ جو کوئی واسطیٰ بند  
 کسی قریہ یا کسی حکومت کی کوئی حاکم تعیین کرتی ہیں اور تہوڑی  
 مدت میں ظاہر ہوتا ہی کہ اون لوگوں کی خطا کی ہی تو اس حاکم کو

بدان ذاتی پس واسطی ریاست دین و دنیا تمام خلق کی کیونکر عقیدت مینویسند  
و ناکرین که کسی بخاکم بنامین او عصمت امامت مین شرطی اور کونی سوا  
خدا کی عصمت پر مطلع نہیں ہو سکتا اور اوله عقیدت اس بات پر بہت بین بلحاظ  
اختصار نہیں لکھیں اور آیات قرآن سی ہی ثابت ہوتا ہی کہ امام خدا کی  
طرف سی معین ہوتا ہی چنانچہ اکثر آیات اونین کی حیات القلوب کی تفسیر  
جلد مین لکھی ہین مطلب و سر اشراط امامت کی بیانیہ <sup>الیقین</sup> حق پر  
مین ہی کہ خلاصہ مضمون اوسکا یہہ ہی کہ موافق قول متکلمین کی ہی مشہور  
یہہ ہی کہ امامت مین تین شرطین مین پہلی یہہ کہ چاہیے کہ امام افضل  
ہو تمام امت سی سب باتون مین خصہ عالم مین اور یہہ ہی آیات  
قرآن مجید سی ثابت ہی وہ آیتین بلحاظ اختصار نہیں لکھیں دوسرے  
شرائط امامت مین سی غنمت ہی اور اجماع علماء امامیہ اس بات پر  
ہی کہ امام ہی مثل پیغمبر کے معصوم ہی اول عمر سی آخر عمر تک جمیع گناہان  
کبیرہ اور صغیرہ سی جیسا کہ احادیث متواترہ اس مضمون پر وائز ہون  
مین مؤلف کہتا ہی کہ سنی امام کا معصوم ہونا شرط امامت  
نہین جانتی بہ تعصب و محبت ابوبکر اور عمر اور عثمان کی اسلئے کہ اگر  
شرط امامت عصمت ہو تو خلافت خلفائ ثلاثہ باطل ہو جائیگی پھر کتاب  
مذکور مین ہی کہ تیسری شرط امامت مین ناشی ہونا امام کا ہی نزدیک



امامیہ کی اور وہ اولن مخصوص سی ثابت ہی کہ واسطی ہر ایک امام کے وارو ہوئی مین پر کتاب مذکور مین ہے کہ ان تین صفتون کو متکلیف کر کرتی ہین اور کہتی ہین چاہی کہ جو صفتین کہ پیغمبر مین مذکور ہوئین امام مین ہی ہون بلکہ شبہہ اوسکی نسب مین نہواور پدر انکی دنی اور مان انکی غیر عقیقہ نہون اور جو عیوب کہ موجب تنفر خلق ہین اوسنی مبرا ہون اور سلطان المحققین نصیر الملیہ والدین بعض اپنی رسائل مین کہتی ہین کہ امام مین آٹھ شرطین معتبر مین پہلی معصوم ہونا گناہان کبیرہ اور صغیرہ سی دوسری عالم ہوتیسری شجاعت رکھتا ہو چوتھی یہ کہ صفات کمال رکھتا ہو مانند شجاعت اور سخاوت اور مروت وغیرہ کی پانچوین یہ کہ پاک ہو اون عیوب کہ باعث نفرت خلق ہون چھٹی یہ کہ قرب مندرت اوسکی نزدیک خدا کی سب سے بیشتر اور زہد اور عبادت اور اطاعت اوسکی سب سے زیادہ تر ہو ساتوین یہ کہ معجزہ اوس سی ظاہر ہون کہ لوگ اوسمین عاجز ہون آہلی کہ وقت ضرورت دلیل اوسکی حقیقت کی ہو آہوین یہ کہ امامت اوسکی عام ہو اور امامت منحصر اوسمین ہو مولف کہتا ہی کہ اور اور صفتین اور خصائص امام کی کتب مین بہت ہین بلحاظ اختصار نہیں لکھی اسبقہ رکافی ہی جاننا کہ جو صفتین

نبی کی بیان ہوئیں وہی صفیقین امام میں ہوتی ہیں مطلب تیسرا  
 ان آیات کی سیانہیں کہ جو دلیل ہیں امامت اور فضیلت حضرت امیر  
 علی بن ابیطالب علیہ السلام پر چنانچہ یہ سب آیتیں سینوں کی تفسیر  
 اور کتب معتبرہ سی لکھی جاتی ہیں تاکسیکو مجال انکار نہ باقی رہی چنانچہ  
 حق یقین میں ہی کہ آیہ وافی ہدایہ ائمتہ و لیکم اللہ و رسوله  
 وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ  
 وَهُمْ رَاكِعُونَ یعنی نہیں ہی صاحب اختیار اور اولی ہتھاری  
 امور میں مگر خدا اور رسول اور وہ کہ ایمان لائی ہیں اور وہ برپا کرتی ہیں  
 نماز کو اور دیتی ہیں زکوٰۃ کو حال نماز میں کہ رکوع میں ہیں شیعوں  
 اور سینوں فی اتفاق کیا ہی اسبات پر کہ یہ آیہ شان جناب علی بن  
 ابیطالب علیہ السلام میں نازل ہوا ہی چنانچہ علمای اہل سنت سی صاحب  
 جامع الاصول فی اور ثعلبی فی اپنی تفسیر میں اور سیوطی فی بہت سند  
 اور فخر رازی فی دو سند سی اور مخشری اور بیضاوی اور شاپوری  
 اور ابن السبع اور واحدی اور واقدی اور سمعانی اور بیہقی اور صاحب مشکوٰۃ  
 اور مولفین اور مفسرین شیعوں اور سینوں کی سدی اور مجاہد اور حسن  
 بصری اور عیسیٰ اور عتبہ بن ابی الحکم اور غالب بن عبد اللہ اور قیس بن  
 ابی الربیع اور غالب بن ربیع اور ابن عباس اور ابو ذر اور جابر وغیرہ

روایت کرتی ہیں اور وجہ اس آیت کی دلیل ہونیکے اور حضرت کی امانت پر  
یہی کہ ولی لنت میں چند معنی سی آیا ہی یا اور اور دوست اور صاحب  
اختیار اور اولی بتصرف و رد و معنی اخیر کی نزدیک ہیں ایک دوسری  
اور دوسری اول کی معلوم ہیں کہ اس آیت میں مراد نہیں اس واسطیکہ یا اور اور  
دوست مؤمنوں کی مخصوص خدا اور رسول اور بعض مؤمن کہ موصوف  
ساتھ اس صفت کی ہون نہیں بلکہ سب مؤمن یا اور اور دوست ایک  
دوسری کی ہیں جیسا کہ خدائی فرمایا ہی وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ  
بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ أُولَٰئِكَ هِيَ مَحَبٌّ وَرِیَاور مؤمنوں کی ہیں  
چنانچہ فرمایا ہی نَحْنُ أَوْلِيَاءُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ  
بلکہ بعضی کفار محب و ریاور بعضی مؤمنوں کی ہوتی ہیں اور اگر سنی  
کہیں کہ آیت بلفظ جمع وارد ہوا ہی کیونکہ مخصوص جناب میر علیہ السلام  
کی لئی ہو جواب دینگی ہم کہ عرب و رجم میں لفظ جمع واسطی واحد کی ہوتی  
ہیں واسطی تعظیم کی یا واسطی اور کسی نکتہ اور فائدہ کی اور قرآن میں  
ایسا بہت مقام میں ہی دوسرا جواب یہی جناب میر علیہ السلام کی  
خصوصیت کا دعوی ہم نہیں کرتی اس واسطیکہ ہماری احادیث میں  
وارد ہوا ہی کہ سب ائمہ اس آیت میں داخل ہیں اور ہر امام قربا ہے  
اس فضیلت سی فائز ہوتا ہی اور صاحب کشف کہتا ہی کہ مراد اس آیت

اگر چه علی ابن ابیطالب علیہ السلام بین لیکن ساتھ لفظ جمع کی خدائی فرمایا کہ اور لوگ بھی متابعت اور حضرت کی کریں حاصل یہ کہ یہ آیت شائین و نضر ہو ہی اور مراد ولایت سی اس آیت میں امامت ہی دوسری آیت کریمہ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَکُونُوا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ یعنی ای وہ گروه کہ ایمان لائی ہو و درو خدا سی اور رہو ساتھ صادقین اور راست گو یوں کی سب چیز و عین خصوصاً دعوی ایمان میں ساتھ گفتار اور کردار کی اور ظاہر ہی کہ مراد رہی سی ساتھ انکی متابعت انکی ہی گفتار اور کردار میں نہ یہ کہ صادقین کی بدن کی ساتھ رہو اسطی کہ یہ محال ہی اور بیفائدہ اور یہ حکم تاقیامت سب مومنین کیواسطی ہی اور امام کی معنی بھی ہیں کہ جس شخص کی متابعت واجب ہو اور خلق اسکی متابعت کریں خلاصہ یہ کہ اس آیت میں حکم متابعت ہی نہ حکم مصاحبت جسمانی کا اور صادق سی مراد یہ ہے کہ صادق ہو ہر قول فعل میں اور جو ایسا ہو وہ معصوم ہی پس واجب ہوا کہ کوئی معصوم ہر زمانہ میں ہو تا کہ خلایق اس معصوم صادق کی ساتھ رہیں اور ہی مذہب شیعوں کا ہی پس جانتا چاہیے کہ باتفاق مخالفین و شیعہ کوئی سوای نبی و امیر المومنین و باقی ائمہ علیہم السلام کی معصوم نہیں ہی پس منحصر ہوا کہ مراد یہ حضرات ہیں اور یہی احادیث اہلبیت علیہم السلام میں

وارد ہوا ہی اور بعض تفاسیر اہل سنت میں بھی یہی ہی اور فخر رازی کہ امام  
 شیوخ کا ہی کی تفسیر میں کہتا ہے کہ خدا اس آیہ میں حکم کرتا ہے مومنوں کو  
 کہ ساتھ صادقوں کی زمین پس چاہی کہ صادق موجود ہوں اسو سطلی کہ  
 رہنما ساتھ کسی چیز کی مشروط ہی اوس چیز کی ہونی پس لازم ہی کہ ہر  
 میں صادق ہوں پس چاہی کہ تمام امت اجماع باطل پر نکرین موصوف  
 کہتا ہے کہ فخر رازی کی اس تفسیر سی ثابت ہوا کہ ہر زمانہ میں کسی حجت خدا  
 ہونا لازم ہی اور یہی مذہب شیوخ کا ہی اور حق زبان علمای مخالفین پر  
 جاری ہوا تیسری حقتعالی فرماتا ہے قس کَانَ عَلٰی بَيْتِنَا مِنْ رَبِّهِ  
 وَيَتْلُو شَاهِدٌ مِنْهُ يَعْنِي آيَا پس وہ شخص کہ حجت اور برہان پر ہی  
 اپنی پروردگار کی طرف سے اور بعد اوسکی ہی ایک شاہد اور گواہ اوسکا  
 اوس شخص کی ہی کہ جو ایسا نہ ہو کہ مراد اس آیہ میں اوس شخص سی کہ چوتھے  
 میں حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور شاہد کی تفسیر میں خلا  
 ہی اور احادیث معتبر میں وارد ہوا ہی کہ مراد شاہد سی جناب امیر المؤمنین  
 علیہ السلام ہیں کہ گواہ اور حضرت کی حقیقت پر ہیں چنانچہ ابن ابی  
 اور ابن مغازی اور سیوطی اور مشورین اور طبری اور اکثر سنی بطریق  
 متعدد روایت کرتے ہیں عباد بن عبد اللہ بن الحرث سے کہ ایک  
 روز حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام فی منبر پر فرمایا کہ کوئی شخص قریش

میں سی نہیں ہی مگر یہ کہ ایک آئیہ یا دو آئیہ او سکی برج یا او سکی ہندست میں نابل  
 ہوئی میں پس ایک مردنی پوچھا کہ آپ کی شانین کو نسا آئیہ نازل ہوا حضرت  
 غصی ہوئی اور فرمایا سورہ ہود میں نہیں پڑ ما ہی اسل آئیہ کو کہ رسول خدا  
 پڑہین اپنی خدا کی طرف سی اور میں گواہ او کا ہون اور یہ آیت دلالت  
 کرتی ہی اس پر کہ وہ حضرت خلیفہ بلا فضل پیغمبر کی ہین بسبب لفظ تلوہ کے  
 یعنی بعد او نکی اور صحیحی او نکی گواہ او کا ہی جو ہتی اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ  
 وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ یعنی نہیں ہی تو یا محمد مگر ڈرائیو الا اس گروہ کا غذا  
 الہی سی اور واسطے ہر ایک قوم کی ایک ہدایت کنندہ ہی اور سنی بطریق  
 متعدد روایت کرتی ہین کہ اس مقام میں ہادی جناب امیر المؤمنین  
 علیہ السلام ہین چنانچہ شواہد التتزیل میں ابی بروہ سلمی روایت کرتا ہی  
 کہ ایک روز حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی پانی وضو کا طلب کیا  
 او جب فارغ ہوئی مائتہ علی کا لیک اپنی سینی سی لگایا اور کہا اِنَّمَا اَنْتَ  
 مُنْذِرٌ مَّا پھر مائتہ سینی پر علی کی رکھا اور کہا وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ اور کہا  
 تو ہی نور بخشی والا خلاق کا اور علامت راہ ہدایت اور امیر قاریان  
 قرآن کا گواہی دیتا ہون میں کہ تو ایسا ہی اور حافظ ابو نعیم اصفہانی نے  
 کہ سنیوں کی مشاہیر محدث میں ہی کتاب مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ فِي  
 عَلِيٍّ میں ساتھ چند سند کی ابن عباس سی روایت کی ہی کہ جب یہ آئیہ

نازل ہوا حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی دست مبارک اپنا  
دوش حضرت امیر پر رکھا اور کہا تو ہی یا علی یاوی اور تجھ ہی ہدایت پانچویں  
ہدایت پانیوالی بعد میری پانچویں وَمِنْ النَّاسِ مَنْ كَثُرَ مِی  
نَفْسُهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ مُرَوِّفٌ بِالْعِبَادِ یعنی  
بعض آدمیوں میں سی وہ شخص ہی کہ بچتا ہی اپنی جان کو ورنہ طلب  
خوشنودی خدا کی اور مہربان ہی اپنی بندوں پر اور احادیث مستفیضہ  
بلکہ ستواترہ میں طرق شیعہ اور سنی سی وارد ہوا ہی کہ یہ آیت شان امیر المؤمنین  
علیہ السلام میں نازل ہوا اس شب کہ کفار قریش فی اتفاق کیا تھا  
قتل حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور انحضرت کو فد اکیطری  
حکم ہوا کہ کفار سی پوشیدہ ہوں اور غار میں جائیں کفار قریش اس رات  
انحضرت کی گہر کی گرد جمع ہوئی اور انتظار صبح کا کہ لی تھی اور حکم خدا ہوا  
کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کو حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
اپنی جگہ پر سلاٹیں کہ کفار گمان کریں کہ رسول ہیں اور حضرت رسول باہر  
جائیں اور جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی یہہ بشارت  
حضرت امیر کو دئی شاد ہوئی اور وسطی شکر اس نعمت کی کہ اپنی جان فدا  
جان حضرت رسول کرتی ہیں سجدہ شکر بجالائی اور بچھوئی پر حضرت رسول  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سوئی اور سوئے شیریں برہنہ شکر کون کی اپنی جان

مکرم پر خریدین اور اسوقت پہلے آئے کریمہ نازل ہوا اور نازل ہونا اس کی شان  
 حضرت امیر علیہ السلام میں اکثر سنی کتب تفسیر و حدیث میں بطریق  
 متعدد روایت کرتی ہیں فخر رازی کی تفسیر کبیر میں اور نیشاپوری  
 اور تعلبی تفسیر میں اور حافظ ابو نعیم نزول آیات میں اور احمد سند میں  
 اور سمعی فضائل میں اور غزالی احیاء میں اور مورخین اور محدثین اور  
 شعرا ہی سنیوں کی ہی کہتی ہیں چہی آیہ تطہیری اِنْ تَابُوا یُحْسِنِ اللّٰهُ  
 لَیْذِہِبْ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَہْلَ الْبَیْتِ وَیُطَہِّرْکُمْ تَطْہِیْرًا  
 یعنی ارادہ نہیں کیا ہی خدائی مگر یہ کہ بر طرف کری شنی شرک اور گناہ  
 اور شک اور ہر بدی کو ای اہلبیت پیغمبر اور پاک کری تمکو جیسا کہ پاک کرنا  
 چاہی جاننا چاہی کہ احادیث متواترہ طریق سنی شیعہ میں وارد ہوا ہی کہ پہلے  
 شائین حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام  
 کی نازل ہوا ہی سوا انکی اور کوئی ازواج وغیرہ سی اس آیت میں داخل  
 نہیں ہی چنانچہ اکثر سنیوں کی صحاح اور مقبرہ تفسیر و نہیں مثل تفسیر تعلبی  
 جامع الاصول اور صحیح ترمذی اور مشکوٰۃ اور صحیح مسلم وغیرہ کی اسکا مذکور  
 ہی اور صحیح مسلم اور جامع الاصول میں کہ معتبر کتابین سنیوں کی ہیں روا  
 ہوئی ہی کہ حسین بن سہرہ فی نید بن ارقم سی پوچھا کہ آیا بیہ بیان حضرت  
 رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونکی اہلبیت میں سی ہیں زیدی کہا نہیں



اور قسم خدا کی کہ بی بی ایک مدت تک ساتھ شوہر کی رہتی ہی اور حطلاق  
 اوسکو دیجاتی ہی اپنی باپ کی گھر میں جاتی ہی اپنی قوم میں ملجاتی ہی  
 بلکہ اہلبیت عزیز اوسکی ہیں کہ صدقہ اوپر حرام ہی اور مکرہ احادیث محلہ  
 میں ہی کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی انحضرات کو عبائین  
 داخل کیا اور فرمایا کہ خداوند اہی اہلبیت میری ہیں تو اتم سلمہ فی قصد کیا  
 کہ میں ہی داخل ہوں حضرت فی قبول نفرمایا اور فرمایا کہ عاقبت تیری بخیر  
 ساتوین آیہ مباہلہ ہی **فَمَنْ حَلَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَلْجَأِكَ  
 مِنَ الْعَالَمِ فَقُلْ نَعَالُوا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَبَنَاتَنَا وَ  
 بَنَاتَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَئِلْ فَبِجَعَلُ لَعْنَةُ اللَّهِ  
 عَلَى الْكَافِرِينَ** معنی اسی یہ ہیں کہ جو کچھ کہ تجھ سے مجاہدہ کرے  
 امریسی میں بعد اسی کہ آیا ہی طرف تیری علم اور برہان اور ظاہر کیا  
 تو فی اپنہ اور انہوں فی قبول نکلیا پس کہد انسی ای محمد کہ اولائین ہم پسہر  
 اپنی اور تم پسہر اپنی اور ہم عورتیں اپنی اور تم عورتیں اپنی اور ہم جانین  
 اپنی یعنی اون لوگون کو کہ بمنزلہ ہماری جان کی ہیں بلائین اور تم اون  
 لوگون کو بلاؤ کہ بمنزلہ تمہاری جان کی ہیں پس تضرع اور دعا کرین ہم  
 کرین ہم لعنت اور دوری رحمت خدا سی اوپر اونکی کہ جھوٹ کہتی ہیں ہم  
 میں اور تم میں سی پس حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی عباؤ ہی

حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کو  
داخل عبا کیا اور کہا کہ خداوند اہر ایک پیغمبر کی اہلبیت ہوتی ہیں خداوند اہم  
اہلبیت میری ہیں پس انسی دور کر شک و رگناہ کو اور پاک کر انکو جیسا کہ  
پاک کرنا چاہی پس جبریل نازل ہوئی اور یہ آیت شانین انکی لانی ایتما  
يُرِيكَ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا  
پس حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی وفاطمہ حسن و حسین کو  
اپنی ساتہ باہر لگی مدینہ سی واسطی مباہلہ کی چونکہ نصاری حقیقت  
اوخضرت کی جانتی تہی بعد کھڑی ہوئی اوخضرت کی معہ ان بزرگوار و نکی  
مقام مباہلہ میں اتار نزول عذاب کی زمین و آسمان میں ظاہر ہوئی عالم  
بزرگ نصاری بی کہا قسم خدا کی میں چند صورتیں دیکھتا ہوں کہ اگر وہاں  
کہ پہاڑ اپنی جگہ سے اوکھڑ جائیں تو اوکھڑ جائیں گی جرات نکی مباہلہ پر  
استدعای سلامتی اور مصالحت کیا اور قبول کیا کہ ہر سال جزیرہ دین حضرت  
فی انکو نفرین نکلیا اور حکم خدا جزیرہ اپنے قرار دیا روایت طویل تہی اسلمی ترک  
کی اس مباہلہ سی چند امر ظاہر ہوئی پہلی حقیقت اوخضرت کی دوسری  
ظاہر ہو اکیال عبا علیہم السلام بزرگوار ترین خلق تہی کہ انکو حضرت رسول  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعائیں اپنی ساتہ شریک کیا تیسری یہ کہ  
عزیز ترین خلق تہی نزدیک اون حضرت کی کہ واسطی اہلہا حقیقت کی انکو

عرض نفرین سی باہر لائی چو بہتی وہ کہ حسن و حسین مع فرزند حقیقی و محض تو  
 بین اور رتبہ انکاسب صحابہ سی بیشتر تھا نزدیک خدا اور رسول صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کی باوجود صغیر سنی کی پانچویں یہ کہ حضرت فاطمہ بہترین عورتوں  
 تھیں اور بیویوں اور سب عزیزوں سی نزدیک اور حضرت کی مخصوص اور قرب  
 تھیں اور نزدیک خدا کی سب سی زیادہ تھیں چہٹی یہ کہ حضرت امیر المومنین  
 علیہ السلام باتفاق سنی اور شیعہ داخل مباحلہ تھی اور دال بنا اور بنا  
 میں نہیں ہیں پس چاہیکہ دخل انفسنا میں ہوں یعنی بمنکرہ نفس و جان  
 پیغمبر کی تھی پس جو کمال کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تھی  
 چاہیے کہ آنحضرت میں ہی ہوں سو پیغمبری کی آہوین و تعیمہا  
 اذن و اعیہ یعنی جمع کرتا ہی اور حفاظت کرتا ہی آیات قرآنی اور  
 حقائق ربانی کو وہ کان کہ حفظ کنندہ اور نگاہ دارندہ ہی اور سنی اور شیعہ  
 مستفیضہ سی روایت کرتی ہیں کہ یہ آیہ شان حضرت امیر المومنین علیہ السلام  
 میں نازل ہوا ہی چنانچہ ثعلبی تفسیر میں اور حافظ ابونعیم علیہ میں اور حمدی  
 اسباب نزول میں اور نظیری خصائص میں اور رغبہ صفہانی محاضرات  
 میں اور ابن مغازی مناقب میں اور ابن مردویہ مناقب میں اور اکثر  
 محدث اور مفسر شیعہ اور سنیوں کی لکھی ہیں اور بعضی روایتیں اس لفظ  
 میں کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بمحکوم علی لگایا اور کہا کہ مجھ کو حکم کیا ہی میری پروردگاری کی کہ تجھ کو اپنی سی  
 نزدیک کروں اور دور نکروں میں اور علوم اپنی تجھ کو سبھاؤن میں اور  
 مجھ پر لازم ہی کہ اطاعت اپنی پروردگاری کی کروں تیری حق میں اور تجھ کو لائی  
 ہی کہ حفظ کری تو اور فراموش نہ کری تو پس یہ آیہ نازل ہوا تو پس اِنَّ الَّذِیْنَ  
 اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا یعنی  
 وہ لوگ کہ ایمان لائی ہیں اور عملہای شایستہ کرتی ہیں جلد قرار دیتا  
 واسطی انکی خداوند مہربان دوستی ثعلبی کہتا ہی کہ یعنی انکو دوست  
 رکھتا ہی اور دوستی انکی ولیمین مومنوں کی و التاہی اہل آسمان زمین  
 سی پیر اپنی سند سی روایت کرتا ہی برابر ابن عازب سی کہ رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم فی قریبا علی علیہ السلام سی کہ کہہ خداوند اگر واسطی میری  
 کوئی عہد اور کرو واسطی میری سینوں میں مومنوں کی موت اور محبت  
 پس خدائی اس آیہ وافی ہدایہ کو بیجا اور حافظ ابو نعیم کتاب مَا نَزَلَ  
 مِنَ الْقُرْآنِ فِی عَلَیِّ بْنِ عَبْدِ مَیِّمٍ خود برابر ابن عازب سی قریب  
 اسی مضمون کی روایت کرتا ہی اور اکثر مفسرین محدثین اہل سنت  
 روایت کی ہی کہ یہ آیہ شان حضرت امیر علیہ السلام میں ہی اور اس  
 آیت سی ثابت ہی کہ مومن کو محبت حضرت علی علیہ السلام کی ضروری اور  
 مخفی نہ رہی یہ محبت جو اس آیت میں ہی اور دعا و سکی واسطی حضرت فی

کی ہی یہ محبت خاص ہی جو جزو ایمان ہی اور اگر نہ ہو تو علامت نفاق  
 ہی نہ محبت عام جو کہ ہر مومن کی ساتھ ہونا چاہیے چنانچہ یہ مضمون  
 احادیث اہلسنت سی ہی ثابت ہوتا ہی جیسا کہ مشکوٰۃ میں صحیح ترمذی  
 و مسند احمد بن حنبل سی روایت ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم فی فرمایا کہ دوست نہ رکھیں گے علی کو منافق اور دشمن نہ رکھیں گے او سکوں  
 مومن اور کتب اہلسنت میں ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 حضرت امیر سی کہا و دوست نہیں رکھتا ہی تجھ کو مگر مومن اور دشمن نہیں  
 رکھتا ہی تجھ کو مگر منافق اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام فی خود فرمایا  
 کہ قسم خدا کی کہ عہد کیا پیغمبر خدائی طرف میری کہ دوست نہیں رکھتا ہی  
 مجھ کو مگر مومن اور دشمن نہیں رکھتا ہی مجھ کو مگر منافق اور حضرت رسول  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی فرمایا جو کہ علی علیہ السلام کو دوست رکھتی ہی  
 کہ مجھ کو دوست رکھتا ہی اور جو کہ علی کو دشمن رکھتا ہی تحقیق مجھ کو دشمن  
 رکھتا ہی اور جو کہ علی علیہ السلام کو آزار پہنچاتا ہی تحقیق کہ مجھ کو آزار پہنچاتا  
 اور جو کہ مجھ کو آزار پہنچاتا ہی تحقیق کہ خدا کو آزار پہنچاتا ہی اور جابر سی روا  
 کی ہی کہ ہم نہ پہچانتی ہی منافقوں کو زمانہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم میں مگر ساتھ بغض علی بن ابیطالب علیہ السلام کی اس جگہ تک  
 حدیث ابن عبد البر کی ہیں اور صحیح ترمذی وغیرہ میں سی کی قریباً

اور احادیث میں مولف کہتا ہی یہ احادیث وال امامت پر ہیں  
 اسوہ طیبہ کہ ایک شخص منجملہ امت پیغمبر مخصوص ہو اس صفت سی کہ موت  
 اوسکی علامت ایمان ہو اور دشمنی اوسکی علامت کفر ہو یہ نہیں سکتا  
 نزدیک عقل و انصاف مگر واسطی امام کی کہ جو معصوم ہو والا کیونکر ہو سکتا  
 کہ رعایا میں ایک شخص کی دشمنی سی کفر ہو جای اور معصوم اگر ہوگا تو کون  
 ہوگا اور گناہگار کو آزار دینا یا بغض کہنا اوس بے گناہ کی لازم  
 ہوتا ہی پس معلوم ہوا اس آیت سی اور ان حدیثوں سی کہ وہ حضرت  
 امام معصوم ہیں اور دوست اور حضرت کی مومن ہیں اور دشمن اہل منیت  
 ہیں جس جماعت فی کہ دشمنی علی بن ابیطالب علیہ السلام سی کی اور آزار  
 پہونچا یا حضرت کو اور بحیر بیت کی لئی بلایا اور جنگ صفین و جمل میں آزار  
 پہونچا یا سب منافق ہی اور خدا فرماتا ہی إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي لَدُنِّ  
 الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَشَرِّ لَيْسَ لِبَرِّ أَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ  
 ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبَرَّ مِنَ اتَّقَى وَاتَّقُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَاعِهَا  
 وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ یعنی نہیں ہی نیکی اس تا میں کہ  
 داخل ہو گھروں میں پشت کی طرف سی و لیکن نیکی کا روہ شخص ہی کہ تیرہ  
 کری اور داخل ہو گھروں میں اونکی دروازوں سی اور پرہیز کرو خدا  
 اور اوسکی عذاب سی شاید رستگار ہو اور محقق اور مستتر کہتی ہیں کہ مرد

کہ امور دین کو اوسکی راہ سی چاہی طلب کرنا اور علم و حکمت کو اوسکی  
معدن سی چاہیے سیکھنا اور راہ علم اور در اوسکی ائمہ اہلبیت علیہم السلام  
بین چنانچہ جامع الاصول میں صحیح ترمذی سی روایت کی ہی کہ رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا  
اور شکوہ میں ترمذی سی روایت کی ہی کہ اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا  
اور استیعاب میں روایت کی ہی کہ اَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا  
مَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِهِ مِنْ بَابِهَا اور مناقب خوارزمی میں مثل  
انکی روایت کی ہی اور مضمون سبکایہ ہی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں ہوں شہر علم یا حکمت کا اور علیؑ دروازہ اوسکا ہے  
جس میں کسی کو علم چاہی طرف دروازی کی آئی مؤکف کہتا ہی کہ  
جاننا چاہی کہ یہ حدیث متواتر ہی کوئی انکار اسکا نہیں کر سکتا ہی  
اور بمقتضای آیہ شریفہ کی چاہی کہ واسطی دریافت کرنی علم کی طرف  
اور حضرت کی آئین اور عمدہ احتیاج طرف امام کی تحصیل علم دین  
پس اور حضرت کی ہوتی تہوی دوسری کو امام اور مزج علم دین قرار  
دینا باطل و ناحق ہی گیا رہوین وَإِنْ تَطَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ  
هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ یعنی اگر عائشہ اور  
منصہ مدوا یک دوسری کی کریں ایذا اور آزار دینی میں رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس خدایا و راوسکا ہی اوچیریل اور  
 صالح المؤمنین یعنی شایستہ انکا اور سنی اور شیعہ بہت طریق سی  
 روایت کرتی ہیں کہ صالح المؤمنین حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام  
 بین چنانچہ حافظ ابو نعیم فی کتاب ما نزل من القرآن فی علی  
 میں اور ثعلبی فی تفسیر میں اور ابن مردودہ فی مناقب میں اسما بنت  
 عیسٰی وغیرہ سی روایت کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 فی فرمایا کہ صالح بنان علی ابن ابیطالب علیہم السلام ہی بارہوی  
 اجعلکم سقایۃ الحاج و عمارة المسجد الحرام مکن امن  
 باللہ والیوم الآخر وجاهد فی سبیل اللہ لا یستون  
 عند اللہ واللہ لا یهدی لقوم الظالمین والذین  
 امنوا وهاجروا وجاهدوا فی سبیل اللہ باموالہم  
 وانفسہم اعظم درجۃ عند اللہ واولئک ہم الفائزون  
 یعنی آیا گردانتی ہو تم پانی دینا حاجیوں کو چاہ زمزم سی اور عمارت  
 کرنا مسجد الحرام کا مثل اعمال اوس شخص کی کہ ایمان لایا ہی خدا اور  
 روز قیامت کا اور جہاد راو خدا میں کئی میں برابر نہیں ہی فضیلت  
 اور ثواب میں اور خدا ہدایت نہیں کرتا ہی راہ بہشت کی گروہ  
 سہ گاران کو اور ترجمہ دوسرکت کا یہہ سی کہ وہ لوگ کہ ایمان لائی ہیں



اور ہجرت کی ہی دارالاسلام میں اور جہاد کیا ہی راہ خدا میں اپنی  
 مالون اور اپنی جانوں سے بزرگ تر ہی درجہ انکا نزدیک خدا کی اور  
 یہہ میں دستگارا اور پہونچی ہیں اپنی مقصود کو جانا چاہیے کہ اتفاق  
 کرتی ہیں مفلس اور محدث شیعون اور سنیون کی کہ یہہ آہ شان جناب  
 حضرت امیر المومنین علیہ السلام میں نازل ہوا حتی کہ صاحب کشف  
 اور مخبر رازی اور یضیاء وی کہ نہایت تعصب کہتی ہیں انکار اسکا  
 نہیں کرتی ہیں اور ثعلبی فی روایت کی ہی حسن بصری اور شعبی اور  
 محمد بن کعب قرطبی سی کہ یہہ آیت نازل ہوئی مقدمہ علی بن ابیطالب  
 علیہ السلام میں اور عباس و طلحہ بن شیبہ میں اسوقت کہ یہہ لوگ  
 فخر کرتی تہی طلحہ فی کہا میں صاحب خانہ کعبہ ہوں اور کنجیان کعبہ  
 میری ماتمہ میں ہیں اگر چاہوں رات کو کعبہ میں سو سکتا ہوں عباس  
 کہا زفرم اور پانی دینا حاجیوں کا مجھ سے تعلق ہی اگر چاہوں رات کو  
 مسجد الحرام میں سو سکتا ہوں حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے  
 فرمایا نہیں جانتا ہوں میں تم کیا کہتی ہو مینی چہہ ہمینی پیشتر سے  
 رو قبلہ نماز پڑھی اور راہ خدا میں جہاد کیا یہہ گفتگو تہی کہ یہہ آیت  
 نازل ہوا تیرہوں <sup>علیہ السلام</sup> اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَیْسَ  
 لَهُمْ خَیْرٌ اَلْبَرِیَّةِ یَعْنِی وہ لوگ کہ ایمان لائی ہیں اور اعمال شایستہ

کئی بین بہترین خلایق بین پر بعد اوسکی فرمایا جزاؤں کے عند  
 رَبِّہُمْ جَنَّاتٌ عِدْنُ یَغْرِہُنَّ مِنْ تَحْتِہَا اَلَا نَہَا رُحَالَہِیْنَ  
 فِیہَا اَبَدًا رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ وَرَضُوا عَنْہُ ذَٰلِکَ لَکِن خَشِیَ رَبَّہُ  
 یعنی جزاؤں کی نزدیکی پروردگار کی بہشت عدن ہی جاری ہوتی ہیں  
 نیچی اوسکی نہرین کہ ہمیشہ ابد الابد او نہیں رہیں گی خدا راضی ہی انہی  
 اور یہہ رضی ہیں خدا سی واسطی اوس شخص کی ہی کہ ڈری اپنی خدا  
 جانا چاہی کہ بہت احادیث متبرہ میں طرق شیعہ و سنی سی وارد  
 ہوا ہی کہ یہہ آئین شائین حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور شائین  
 اونکی شیعوں کی نازل ہوئی ہیں چنانچہ حافظ ابو نعیم فی بسند خود ابن  
 عباس سی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جب یہہ  
 آیہ نازل ہوا حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی فرمایا المومنین  
 علیہ السلام سی کہ مصداق اس آیہ کا تو ہی اور شیعہ تیری اور رورق  
 تو اور شیعہ تیری آئینگی راضی و پسندیدہ خدا اور خدا متسی راضی  
 اور آئینگی دشمن تیری غضبناک اور اس حال سی کہ زنجیرین گردن  
 ہونگی اور ابوالقاسم فی شواہد التنزیل میں ابن عباس سی روایت  
 کی ہی کہ یہہ شائین علی اور اونکی اہلبیت کی نازل ہوا اور ابن مردودہ  
 اور سب محدث سنیوں کی بطرق متعدد اس مضمون کو روایت

کرتی ہیں اور تائید کرنے والی اس قول کی وہ حدیث ہی کہ فخر رازی وغیرہ نے ابن مسعودی روایت کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عَلِيُّ خَيْرُ الْبَشَرِ مَنْ ابَى فَقَدْ كَفَرْتُ بِمَنِ عَلِيٌّ بِهَرَمٍ بَشَرِيٍّ جَوْكَ اِنْكَارِ كَرِي كَافِرِيٍّ جَوْ دَهْمِيْنَ قُلْ كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا اَبْنِيَّ وَبَنِيَّكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ اَمْرُ الْكِتَابِ یعنی کہ ای محمد بس ہی خدا گواہ در میان میری اور در میان تمہاری و روئے شخص کہ نزدیک و سکی ہی علم کتاب یعنی علم قرآن یا لوح محفوظ طریقہ شیعیہ کے احادیث میں وارد ہوا ہی کہ مراد اس شخص سی کہ اسکو علم کتاب حضرت امیر المومنین علیہ السلام ہیں اور ائمہ اسکی فرزندوں میں سی چنانچہ سنی روایت کرتی ہیں شعبی سی کہ کہا کوئی شخص بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علی ابن ابیطالب علیہ السلام سی زیادہ جانتی والا کتاب خدا کا نہ تھا اور ابو نعیم اور ثعلبی بندہ ہی خود محمد بن حنفیہ سی روایت کرتی ہیں مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ عَلِيٌّ ابْنُ ابِطَالِبٍ عَلِيٌّ السَّلَامُ تَہی پند رہوین آیہ بخوبی تفصیل سکی یہی کہ مفسرین نے روایت کی ہے کہ اصحاب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی بہت سوال کیا کرتی تھی حق تعالیٰ نے اسی سبب سے اسکی امتحان صحابہ کی کہ تا ظاہر ہو کہ کون اصحاب میں مقام اخلاص میں

ثابت قدم ہی اس لیے کوناز کیا یا ایہا الذین امنوا اذنا نجفتم  
 الرسول فقد مؤابین یدئی بنحو لکم صدقۃ یعنی ای نبی  
 جسوقت ساتھ رسول کی ہمد کی بات کہو پچھلی دس راز کہنی سی  
 کچھ تصدق کرو یہاں یہ منکی کسینی صحابہ میں ہی دس روز تک جیسا کہ  
 بیضاوی اور سب مفسر کہتی ہیں راز نہ کہا اور کسینی کوئی مطلب نہ  
 نکلیا سوای حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی یہاں تک کہ یہاں یہ منسوخ  
 اور اس مضمون پر اتفاق شیعہ و سنی ہی اور مجاہد سی روایت کی ہی  
 حافظ ابو نعیم اور سب مفسرون نے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے  
 فرمایا کہ ایک آیت قرآن میں ہی کہ حمل و سپہن کیا ہی کسینی پہلی مجھے  
 اور حمل و سپہن کر چکا کوئی بعد میری اور وہ آیت بخوبی ہی میں ایک دنیا  
 رکھتا تھا اسی دس درہم کو بچا مینی جسوقت چاہا مینی ایک راز کہا  
 اور ایک درہم تصدق کیا یہاں تک کہ آیت منسوخ ہوا اور دوسرے چھین  
 ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میری برکت سی تخفیف دی خدائی جس کہ کہ  
 اس امت سی اور سدی نے کہ سنیوں کی علما میں سی ہی اسی طرح یہ  
 کی ہی مؤلف کہتا ہی کہ ان روایات اور اس آیت سی معلوم ہوتا  
 کہ جو حدیثیں سنیوں نے بنائی ہیں کہ خلفای جو اپنی مال کو راہ خدا  
 میں صرف کرتی تھی محض کذب ہی اسلی کہ اگر اعتنا امر دین پر کرتی تو

دس دن تک راز کہنی سی کیوں باز رہتی سو کہوین **وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ**  
**اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا** یعنی چنگل مارو ریمان خدا پر سب گول اور  
 پراکندہ و پریشان نہو جانتا چاہیے کہ ریمان خدا کنایہ ہے اوس  
 چیز سی کہ خدائی سبب اس امت کی نجات کا کیا اور حدیثین بہت وارو  
 ہوئی ہین کہ مراد جبل اللہ سی اہلبیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین  
 چنانچہ تعلبی فی اپنی تفسیر میں روایت کی ابان بن تغلب سی کہ حضرت  
 امام جعفر صادق علیہ السلام فی فرمایا کہ ہم ہین جبل اللہ کہ خدائی اس آیہ  
 میں فرمایا ہی اور حافظ ابو نعیم فی ہی اس مضمون کو ابو حفص صانع سی  
 اور حضرت سی روایت کی ہی ستر ہون **وَقِفُّهُمْ أَيْتَهُمْ مَسْئُولُونَ**  
 یعنی ٹھہرو کافرون کو کہ یہ سوال کئے جائینگے حافظ ابو نعیم حلیہ میں  
 اور سیون کی اور کتابون میں اور ابو القاسم حکائی شواہد التنزیل  
 میں اور ابن شیریہ فروہس الاخبار میں اور ابن مردویہ مناقب  
 میں اور سوانکی بہت سندین ابن عباس اور ابو سعید خدری سی  
 روایت کرتی ہین کہ سوال کئی جائینگے یہ محبت علی ابن ابیطالب  
 علیہ السلام سی ٹھا رہون **قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْوَقْدَةَ**  
**فِي الْقُرْبَىٰ وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا**  
 موافق احادیث معتبرہ سنی و شیعہ کی معنی آیہ کی یہہ ہین کہ کہہ یا محمد میں

چنانچہ

سوال نہیں کرتا ہوں متسی عوض میں تبلیغ رسالت کی کسی مزدوری کا  
مگر مودت میری عزیزوں کی اور اقربا کی اور جو کہ طلب حسنہ کری میری  
مودت میں زیادہ کرتا ہوں میں واسطی اوسکی نیکی اور ثواب اپنا اور  
صحیح مسلم میں ابی جبر سی روایت کی ہی کہ قربی اس آ یہ میں قربی آل  
محمد میں اور ابوالقاسم حکائی فی شواہد التشریل میں ابن جبر سی ابن عباس  
سی روایت کی ہی کہ جب یہ نازل ہوا صحابہ فی کیا یا رسول اللہ کون  
ہیں کہ وہ لوگ کہ حکم ہوا ہی ہلکو خکی محبت کافر مایا کہ علیؑ اور فاطمہؑ اور اولاد  
اوسکی اور بروایت ابو نعیم و و پسران کی اور ثعلبی فی ہی تفسیر میں ابن عباس  
سی اس مضمون کو روایت کیا ہی اور شواہد التشریل میں ابوامامہ یاہلی سی  
روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی فرمایا کہ خدائی پیغمبر و نگو  
درختائی متفرق نہی پیدا کیا ہی اور میں اور علیؑ ایک درخت سی پیدا  
ہوئی ہیں میں جبر اوس درخت کی ہوں اور علیؑ شاخ اوسکی ہیں اور حسن  
اور حسین علیہم السلام میوہ اوسکی ہیں اور شیعہ ہماری پتی اوس درخت کی  
ہیں جو کہ ایک شاخ میں اوسکی شاخوں میں سی چنگل لاری نجات پائی اور جو  
اوسکو چھوڑ کی اور طرف میل کری جہنم میں گری اور اگر کوئی بندہ عبادت  
کری خدا کی در میان صفا اور مروہ کی کی ہزار برس یہاں تک کہ مانند مشک  
بو سیدہ اور محبت ہماری نہ رکھتا ہو خدا اوسکو اوندی ہونہ جہنم میں ڈالی پھر ہی زندہ کو

پڑھا اور ثعلبی اور صاحب کشف اور فخر رازی فی جریر بن عبد اللہ  
روایت کی ہے کہ خلاصہ اسکا یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
فرمایا کہ جو محبت آل محمد پر مری شہید مرتاہی اور امزیدہ ہی اور تو یہ  
کئی ہوئی مرتاہی اور ساتھ ایمان کامل کی مرتاہی اور بشارت دیتی ہیں  
اوسکو ملک الموت اور منکر اور نکیر بہشت کی اور اوسکو طرف بہشت کے  
لیجائینگے مانند اوس دولہن کی کہ اوسکو گھر میں دولہہ کی لیجائیں اور  
اوسکی قبر میں بہشت کی طرف دو دروازی کہولیں اور حق تعالیٰ ملائکہ کو  
ساتھ رحمت کی اوسکی قبر کی زیارت کی لئی بھیجی اور جو کہ مری محبت آل  
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سنت و جماعت پر مرتاہی اور جو کہ شہیدی  
آل محمد پر مری جب روز قیامت کو حاضر ہوا اوسکی دونوں پہوین  
لکھا ہوا ہو کہ نا امید ہے رحمت خدا سی اور جو کہ ساتھ شہیدی آل محمد کی  
مری کافر مرتاہی اور جو کہ بغض آل محمد پر مرتاہی بومی بہشت میں نہ لکھتا  
مؤلف کہتا ہے کہ سیون کی ان روایات اور احادیث و آیات سی  
ثابت ہوئی فضائل محمد و آل محمد کی اور فضائل شیعوں کے اور موسیٰ و اہل  
بہشت ہونا انکا اور کافر ہونا دشمنان اہل بیت کا انیسویں الذین  
امَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبٰی لَهُمْ وَحَسُنَ مَا ابْرَءَیَ لَوْ  
کہ ایمان لائی ہیں اور اعمال شائستہ کرتی ہیں طوبی واسطی انگلی ہی اور

اور نیک ہی بازگشت اوکی آخرت میں شکبی فی ابن عباس سی روتا  
 کی ہی کہ طوبی ایک درخت ہی کہ جڑ او سکی گہر میں علی کی ہی بہشت میں اور  
 گہر میں ہر ایک مومن کی ایک شاخ او سکی ہی اور اور آیات کہ شان  
 حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور اہلبیت میں نازل ہوئی ہیں؟  
 ہیں اگر تمام لکھی جائیں تو کتابیں جمع ہوں بلحاظ اختصار نہیں لکھیں  
 اور جو آیتیں کہ مذکور ہوئیں تفصیل انکی بجا الالوار اور حق یقین اور  
 حیات القلوب میں موجود ہیں مطلب چوتھا اون احادیث  
 متواترہ کی بیانیہ کہ جو سنی اور شیعہ کی کتب سی دلالت کرتی ہیں آتا  
 اور خلافت حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالبؑ پر اور یہ حدیثیں  
 سنو انکی کتابوں سی لکھی جاتی ہیں کہ کسیکو مجال انکار نہ باقی رہی اس  
 مقام میں حق یقین سی بعض مطالب خلاصہ کر کی لکھی جاتی ہیں پہلی  
 دلیل حدیث غدیر ہی جو نص صیح امامت پر ہی اور متواتر و مسلم سی  
 اور شیعہ میں ہی اور اس طرح تفسیر و من معتبر اور تواریخ معتد سنی اور شیعہ  
 اس قدر اس امر کو لکھا ہی کہ کسیکو شک اور شبہ اور مجال انکار نہیں اگر اسکا  
 کوئی انکار کری تو جائز ہی کہ وجود مکہ معظمہ کا ہی باوجود تواتر انکار کی  
 اور قصہ اسکا طویل ہی جیسا کہ سفینۃ النجاہ وغیرہ میں لکھا ہی اور خلا  
 ترجمہ اسکا مختصر یہ ہی کہ ارباب تفسیر و تاریخ و وزن مذہبون کی معنی



سنی اور شیعہ لکھتی ہیں کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجاز سے کہ قبل وفات کی دو مہینی کیا تھا پہری طرف مدینہ کی اٹھائی راہ میں اٹھا رہوین تاریخ ذیحجہ کی یہ آیہ نازل ہوایا اَیُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَغْتَ سَلَامَةَ اللَّهِ يُعْصِيكَ مِنَ النَّاسِ مَعْنَى اس آیہ کی یہ ہیں کہ اسی پیغمبر خدا پہونچا طرف خلأق کی جو کچھ کہ بھیجا گیا طرف تیری نزدیک سی تیری پرکار کی اور اگر نہ کر گیا تو اس امر کو کہ جس پر ماسور ہوا ہی اور نہ پہونچا گیا اس کو طرف خلأق کی تو گویا نہ پہونچا یا تو فی پیغام اپنی پروردگار کا اور نہ ادا کی رسالت اس کی اور خدا نگاہ رکھ گیا تجھ کو شتر سی آدمیوں کی وسوقت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی غدیر خم میں منزل کی اور وہ جگہ قافلہ کے اوترنی کی نہ تھی اور دو پہر تھی اور عین شدت گرمی کی تھی پہر پالان کا شتر سی ایک بلندی مثل منبر کی بنائی پہر حضرت او سپر گئی کہ سب آدمی اور حضرت کو دیکھیں اور اسوقت خطبہ بیان فرمایا اور خلأق کو اپنی وفات کی خبر دی اور تحریریں کیا آدمیوں کو تسک قرآن مجید اور اہلبیت پر پہر فرمایا اَلَسْتُ اَوَّلُ بَعْضِكُمْ مِنْ اَنْفُسِكُمْ یعنی آیا میں نہیں ہوں اولی تم میں تم سب سی اور بہت روایتوں میں یوں ہی اَلَسْتُ اَوَّلُ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ یعنی آیا میں نہیں ہوں اولی المؤمنین

بیان نم  
عذیر

سب مومنوں سے حاصل معنی دونوں کی ایک ہی ہیں اور غرض اس سے  
یہ تھی حضرت کی کہ بیان کریں کہ میں امور میں ہر ایک مومن کی اختیار زیادہ  
اوس مومن سے رکھتا ہوں اور حکم میرا اوسکی امور میں جاری تر اوسکی حکم  
سے ہی بعد کہنی اور حضرت کی سب دمیون فی کہا مان اس طرح ہی رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت فی علی مرتضیٰ علیہ السلام کا ہاتھ اپنی  
ہاتھ میں لیا اور سب کو دکھایا اور فرمایا **كُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیْ**  
**مَوْلَاہُ اَللّٰهُمَّ وَاِلٰی مَنْ وَاِلَاہُ وَعَادٍ مِّنْ عَادَاہُ وَاَنْصُرْ**  
**مَنْ نَصَرَهُ وَاَخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ** معنی اسکی یہ ہیں کہ جس کیسا  
میں مولا ہوں علی بھی اوسکا مولا ہی خدا یا دوست رکھے اوس شخص کو کہ  
دوست کہی علی کو اور دشمن کہے اوس شخص کو کہ دشمن کہی علی کو اور مدد کر اوس  
شخص کی کہ جو مدد کری علی کی اور یاری نہ کر اوس شخص کی کہ جو چوڑی علی کو  
مسند احمد حنبل میں ہے کہ بعد اسکی ملاقات کی علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے  
عمر فی اور کہا مبارک اور گوارا ہو تم کو ای علی علیہ السلام ہوی مولا ہر مرد و  
زن با ایمان کی بعد اسی نازل ہوا حضرت رسول پر آیہ **اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ**  
**لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتَمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ**  
دینا معنی اسکی یہ ہیں کہ آجی دن کامل کیا مینی واسطی تمہاری دین تمہارا  
اور تمام کیا مینی تمہاری نعمت کو اور راضی ہوا میں واسطی تمہاری کہ اسلام

دین تمہارا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی فرمایا اللہ اکبر والحمد  
 للہ علی احوال الذین واثمنا النعمة ورضاء الرب برسالتہ  
 ولایة علی بن ابیطالب اور اس قصہ کو سنیں کی بڑی بڑی  
 کتابوں اور تفسیر وغین کہ مسند احمد حنبل اور صحیح ترمذی اور موطا ابی  
 مالک ابن انس اور صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور صحیح ابی داؤد اور مشکوٰۃ وغیرہ  
 میں کہ نام سبکی لکھنا باعث طول ہی لکھا ہی اور روضۃ الصفا میں ہی کہ  
 جس وقت یہ واقعہ ہوا غدیر خم میں لاکھ آدمی تھے انتہی جب یہاں حضرت  
 رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی واقع ہوا دشمنان علی ابن ابیطالب  
 علیہ السلام ظاہرین خوش تھے اور باطن میں زندہ درگور اور اپنی جان  
 تنگ تھی چنانچہ ثعلبی کہ علمای معتبر اور مفسرین اہل سنت میں ہی تفسیر  
 سورہ سأل سائل بعد ابی و ارفع میں لکھتا ہی کہ جب یہ واقعہ  
 غدیر خم مشہور ہوا شہرون میں پس سنا اسکو حارث بن نعمان قہری فی  
 شتر پر سوار ہو کی مدینہ میں آیا اور اپنی ناقہ سی او تر کی خدمت حضرت  
 رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آیا اور بخت کرنی لگا اور کہا ای محمد  
 تمہنی ہجو کلمہ پڑھنی کا حکم کیا ہمنی قبول کیا نماز پنجگانہ کا حکم کیا ہمنی قبول کیا  
 ایک عینی کی روز و نما کا حکم کیا ہمنی قبول کیا ان باتوں پر راضی نہوی تم یہاں تک کہ  
 کہی بات اپنی ابن عم علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی اور تفضیل علی و نکو پیر کیا

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيْهِ مَوْلَاهُ آیا یہہہ کام اپنی طرف سی کیا یا خدا  
 کی طرف سی حضرت فی فرمایا قسم خدا کی خدا کی طرف سی تہا یہہہ سنی حارث  
 بیٹ پیروی اور اپنی ناکہ کی طرف ہوا اور کہتا تھا خداوند ابو کچہ کہ محمدؐ  
 کہا اگر حق ہی تو مجھ پر پھر برسا آسمان سی یا بیچ کوئی عذاب درد ناک ابھی  
 اپنی ناکہ تک نہ پہنچا تھا کہ ایک پتھر آسمان سی او سکی سر پر گرا اور مقعد  
 باہر نکلا او سوقت آیہ نازل ہوا سَالَسَائِلُ بَعْدَ ابٍ وَاقِعٍ ووسر  
 دلیل حدیث منزلت ہی کہ وہ طریق سنی او شیعہ میں متواتر ہی کہ حضرت  
 رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی بہت جگہہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام  
 فرمایا اَنْتَ مِنْنِیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰی اور اکثر روایات  
 میں یہہ فقرہ ہی ہی اِلَّا اَنَّهُ لَا بَنِيَّ بَعْدِي یعنی کہ نسبت میری مثل  
 ہارون کی ہو موسیٰ سی مگر یہہ کہ کوئی پیغمبر نہیں ہی بعد میری صحیح ترمذی  
 اور صحیح مسلم اور جامع الاصول میں اور ابن عبد البر فی کتاب استیعاب غیر  
 میں کہ یہہ سب کتابین معتبر سنون کی ہیں اس حدیث کو لکھا ہی ہے  
 دلیل خصوصیت حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی ہی ساتھہ محبت خدا  
 و رسول کی اور یہہ امر بہت جگہہ ظاہر ہوا ہی پہلی قصہ طبرہ ہی چنانچہ جامع  
 میں صحیح ترمذی سی روایت کی کہ انس بن مالک فی کہا کہ ایک بار نزو یک  
 حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک مرغ بریان کوئی حضرت فی فرمایا

اللَّهُمَّ ارْتَبْنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَا كَلَّ مَعِيَ هَذَا الطَّيْرُ  
 یعنی خدا یا لامیری پاس ایسی شخص کو کہ نزدیک تیری محبوب ترین خلق ہے  
 تاکہ ہمراہ میری اس طائر کو کہانی اور یہ حدیث احمد بن حنبل فی مسندین اور  
 ابن معاذ فی شافعی فی کتاب مناقب میں تیس طرحی ابن مروویہ فی مناقب  
 میں اور اخطب خوارزمی اور حافظ ابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء میں اور بلاذری اپنی  
 تاریخ میں اور زرگوشی فی تشریف المصطفیٰ میں اور سمعیانی فی فضائل الصحابہ میں  
 اور طبری فی کتاب الولایۃ میں اور ابن الیسع فی صحیح میں اور ابو علی فی مسند  
 اور نظیری فی اختصاص میں کہ یہ سب معتبر کتابیں سینوں کی ہیں اس  
 حدیث کو بطریق متعدد لکھا ہے کہ حد تو اتنی سی زیادہ ہو گیا اور کسی کو مجال  
 انکار نہیں مؤلف کہتا ہے کہ جب اس حدیث کی ثابت ہوئی تو دلیل  
 ہی یہ حدیث امامت علی بن ابیطالب علیہ السلام پر سو اسیکے محبت خدا  
 و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبث نہیں بغیر سبکی کہ استحقاق ثواب و کثرت  
 عبادت و اطاعت الہی اور جمیع فضائل و مناقب سب سے زیادہ ہیں پس  
 جب جناب امیر علیہ السلام محبوب ترین خلق خدا ہیں خدا کی نزدیک ترین  
 صفات حسنہ میں سب خلق سے زیادہ ہوئی تو لازم ہوا کہ بعد حضرت  
 رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلیفہ ہی ہیں اس واسطے کہ خلاف عقل  
 ہی کہ اعلیٰ و افضل و بہترین خلق خدا کی ہوتی ہے ایک آدمی کو حاکم کہیں

کرین اور اعلیٰ گواہی رکھتے گردانین دوسری چیزیں جیسا کہ صاحب  
 جامع الاصول فی صحیح مسلم سی روایت کی ہی ابوہریرہؓ کی کہ حضرت رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی روز خیبر کہا البتہ دو نگاہیں یہہ علم اوس مرد کو کہ  
 دوست رکھتا ہی خدا اور رسولؐ کو اور دوست رکھتی ہیں خدا اور رسولؐ  
 اوس کو اور خدا و رسولؐ کی ہاتھ سی فتح کر گیا عمرؓ فی کہا میں دوست نہ رکھتا تھا اللہ  
 کو مگر اوس روز اپنی تین ساسنی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لایا  
 میں اس میدی کہ جھپکو واپلی اس علم کی بلا میں پس حضرت رسول صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم فی حضرت علیؓ کو بلایا اور علم اونہیں دیا اور کہا جا اور مونہہ پشت کے  
 طرف نہ کر کہ حق تعالیٰ فتح تیری ہاتھ سی کری حضرت امیرؓ تھوڑی راہ چلکی کہڑی ہو  
 اور پشت کی طرف نظر نہ کی باواز بلند حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 سی پوچھا کہ کس خیز پر لوگوں کو قتال کروں میں حضرت فی فرمایا کہ  
 قتال کرو یہاں تک کہ گواہی دین و حدانیت خدا اور میری رسالت  
 کی جسوقت یہہ کام کرین خون اور مال اپنی کی حفاظت کی تمہاری  
 ہاتھ سے مگر حساب انکا خدا پر ہے اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم  
 وغیرہ میں ہی ایسی حدیثیں ہیں اور ثعلبی نے تفسیر قول حق تعالیٰ  
 مِّنْ وَحْيٍ يٰۤاَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ کہ روایت کی ہی حضرت رسولؐ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ فی اہل خیبر کو محاصرہ کیا یہاں تک کہ صحابہؓ بہو کہ شدید غاب

ہوئی پس علم لشکرِ عمر کو دیا معاً ایک جماعت صحابہ کی اسکو واسطی جنگِ خیبر  
 کی پہچان مقابله و شمنو نکا ہوا عمر و اصحاب و سکی بہاگی اور طرف حضرت رسول  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہرائی اور وہ نسبت دیتا تھا اپنی رفقا کو جین و بڑو  
 سی اور رفقا اسکی نسبت دیتی تھی طرف و سکی خوف و نامردی کی اور  
 حضرت کو اس روز درو شقیقہ ہوا اور باہر نہ تشریف لائی اور ابو بکر نے  
 علم کو لیا اور گیا اور وہ بھی معاً اصحاب بہاگا پہر عمر نے علم کو اٹھایا اور گیا  
 اور شکست پائی جب یہ خبر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی  
 فرمایا کہ قسم خدا کی کل علم دو نگا ایسی مرد کو کہ دوست کہتا ہی خدا اور رسول  
 کو اور خدا اور رسول و سکو دوست رکھتی ہین و قہر سی لیلیگا قلعہ کو اعلیٰ  
 علیہ السلام اسوقت لشکر میں نہ تھی جب و سہار و رہو امنتظر ہوئی اس  
 امر کی ابو بکر اور عمر اور کتنی ایک مرد قریشی کی اور ہر ایک امیدوار تھا کہ شہ  
 علم حبی ویدیا جائی پس حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلمہ بن  
 کوہیجا اور علی کو بلایا وہ جلدائی ایک شتر پر سوار ہو کر اور اونٹ کو حضرت  
 کی قریب بٹھایا اور انکھنیں شدت درد کی وجہ سے ایک سرخ پارچہ مینی سی  
 باندھی ہوئی تھی سلمہ کہتا ہی کہ میں ماہتہ علی کا تہام کی نزدیک حضرت رسول  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لایا حضرت نے فرمایا کیا ہوا تمکو ہاں مد میر انکھنیں  
 تہا فرمایا نزدیک و جب نزدیک آئی آپ ہن مبارک اونکی انکھون میں لگایا

اوس وقت شفا پائی اور بعد اوسکی جب تک زندہ رہی در چشم ندیکہا پر علم  
 او حضرت کو دیا اور روانہ کیا مولف کہتا ہی کہ سُنّیوں کی ان ویاسی  
 کئی امر ثابت ہوئی ایک یہ کہ عمر ابو بکر محبت خدا اور رسولؐ نہ رکھتی تھی اسواسطیکہ  
 نزدیک مصنف کی کلام حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی صاف ظاہر  
 ہی کہ جو یہ دونوں شخص یعنی عمر و ابو بکر کہ بہاگ آئی ہین اور خدا و رسولؐ کو دوست  
 نہین رکھتی انہین علم ندون گا جو کہ خدا و رسولؐ کو دوست رکھتا ہے  
 اور جی خدا اور رسولؐ دوست رکھتی ہین اوسی یہ علم دونگا اور جب  
 ابو بکر و عمر دوست خدا اور رسولؐ نہوئی تو ثابت ہوا کہ ایمان نہ رکھتی تھی  
 اسلیٰ کہ خدا قرآن شریف میں فرماتا ہی وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا  
 لِلَّهِ یعنی جو لوگ کہ ایمان لائی ہین محبت انکی نسبت بخدا بیشتر ہی مشرکونکو  
 محبت سی ساہتہ بتون کی اور فرماتا ہی اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِي  
 يُحِبِّبْكُمْ اللّٰهُ یعنی ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہو لوگوں سی کہ اگر دوست  
 رکھتی ہو خدا کو تو میری متابعت کرو تا خدا دوست رکھی تکو معلوم ہوا کہ  
 ایمان و متابعت پیغمبر و محبت خدا یہ لوگ نہ رکھتی تھی دوسری بہاگنا او  
 کم جراتی عمر و ابو بکر کی ثابت ہوئی اور یہ عیوب منافی امامت و خلافت  
 ہین تیسرے ان روایات سی ثابت ہوا کہ خدا اور رسولؐ حضرت امیرؓ کو دوست  
 رکھتی تھی اور یہ خدا اور رسولؐ کو دوست رکھتی تھی پس ایسا شخص البتہ مستحق



خلافت ہی چوتھی دلیل خصوصیت حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی  
 حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی اخوت اور برادری و صاحب  
 اسرار ہونی میں جان تو کہ قصہ برادری قرار دینی کا مستواترات و مسلمات  
 سی ہی چنانچہ جامع الاصول میں صحیح ترمذی سی روایت کی ہی اس سے  
 کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی برادری قرار دی درمیان صحابہ  
 کی حضرت امیر المومنین علیہ السلام روتی ہوئی نزدیک اون حضرت کی  
 آئی اور کہا یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برادری قرار دی آپ فی اپنی  
 اصحاب میں اور مجھ کو ساتھ کی برادر نہ بنایا حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم فی فرمایا تم بہائی میری ہو دنیا اور آخرت میں اور احمد حنبل فی چہ  
 سندون سی روایت کی ہی ایک جماعت صحابہ سی اور ابن معاذ فی آئہ  
 سندون سی روایت کی ہی اور ابن حبیب مالکی فی فصول ہمتہ میں اور  
 حاصل سبکایہ یہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی بہائی بنایا ہر ایک  
 مہاجر و انصار کو ساتھ ایسی شخص کی کہ سعادت یا شقاوت میں مثل اس کی  
 تھا چنانچہ ابو بکر کو ساتھ عمر کی اور عثمان کو ساتھ عبد الرحمن بن عوف کی اور  
 طلحہ کو ساتھ زبیر کی اور سلمان کو ساتھ ابوذر کی اور سب صحابہ کو  
 بہائی بنایا اور حضرت امیر علیہ السلام کو سبکا بہائی نہ بنایا حضرت امیر روئے  
 حضرت رسول فی فرمایا کہ میں تم کو اپنی لڑکیا ہی سپناتہ حضرت امیر کا پکڑا اور بلند کیا اور کہا

علی مجسمہ ہی اور میں اوس سی ہوں اور وہ میری نسبت میں اس طرح ہی گذری  
 ہارون موسیٰ سی ہی حق الیقین میں ہی کہ سینوں کی ان اخبار سی ظاہر ہوا  
 حضرت امیر المومنین علیہ السلام ممتاز ہی در میان سب صحابہ کی اور سوا حضرت  
 رسول کی کوئی اپنا شبیہ اور نظیر نہ کہتی ہی کہ قابل انکی برادری کی ہوتا پس چاہی کہ  
 امامت اور ریاست میں ہی شبیہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوں اور  
 مسند احمد غنبل میں ساتھ چند سندوں کی جابر انصاری سی روایت کی ہی  
 کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی کہاؤ گیہا مینی در بہشت پر لکھا ہوتا  
 ہزار برس بیشتر پیدا ہونی آسمانوں سی کہ محمد رسول خدا کا ہی اور علی برادر  
 رسول خدا ہی اور صحیح ترمذی اور سند ابو علی اور مناقب ابن مردویہ اور فضائل  
 سمعیانی اور اکثر کتب اہلسنت میں جابری روایت کی ہی کہ روز فتح طہ  
 حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ فی علی سی راز کی عمر فی ابوبکر سی کہا بہت  
 طول دیا اپنی راز کو اپنی پسر عمر سی اور موافق روایت ترمذی وغیرہ کی لوگوں  
 فی کہا کہ راز حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دور و راز ہوا جب یہ  
 سخن حضرت رسول تک پہنچا فرمایا اون حضرت فی کہ میں علی علیہ السلام سی راز  
 نہ کہتا تھا خدا علی سی راز کہتا تھا اور مولف کہتا ہی انصاف سی دیکھنا چاہیے  
 کہ جو کہ راز دار خدا و رسول ہو وہ تو محکوم قرار دیا جائے اور خلیفہ رسول  
 نہ کہلاوی اور جو کہ صفات رزیکہ رکھتی ہوں وہ خلیفہ حضرت

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن جائین یہ کہ مقتضای عقل ہی  
 اور ابن اسیر فی نہایہ میں روایت کی ہی اور ابن ابی الحدید فی شرح  
 نہج البلاغہ میں روایت کی ہی مسند احمد سی اور مسند احمد حنبلی اور مسند  
 ابن مردویہ اور اکثر کتب شیعہ و سنی میں روایت کرتی ہیں کہ حضرت رسول  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حال احتضار میں فرمایا بلاؤ میری پاس میری حبیب کو  
 اور دوسری روایت میں ہی کہ میری خلیل کو پس ابو بکر کو لائی جب وہ غصہ  
 اوپر تڑپی موندہ اس سی چپا لیا اور پھر کہا میرے دوست کو بلاؤ لوگوں میں  
 عمر کو بلا یا حضرت فی موندہ پھیر لیا اور پھر کہا میری یا رسول اللہ عاشرہ فی کہا  
 علی کو طلب کرتی ہیں جب علی علیہ السلام آئی او نکو جو چار اوڑھی تھی حضرت  
 او ہمیں داخل کیا اور او نکو گلی سی لگایا اور او سنی راز کہتی تھی یہاں تک کہ  
 طرف عالم اعلیٰ کی رحلت کی اور شیعہ اور سنی بطریق متواتر روایت کرتی ہیں  
 کہ جب مہاجر مدینہ میں آئی گرو مسجد کی گھر بنائی اور دروازی اون گھر کی  
 مسجد کی طرف کھولی اور بعضی مسجد میں سوتی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم فی معاذ بن جبل کو بھیجا کہ ندا کری کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم  
 کرتی ہیں تمکو کہ سب دروازوں کو بند کر لین مگر دروازہ علی کا جاری رہی  
 اس بات میں لوگوں میں کلام کئی جب وہ سخن حضرت تک پہنچی خطبہ پڑھا اور کہا  
 قسم خدا کی کہ میں ان دروازوں کو نہیں بند کیا ہی اور دروازہ علی کی گھر کا

مینی نہیں کہو لایہی بلکہ خدائی حکم کیا ہی مجھ کو میں موافق حکم خدا بجا لایا اور  
 اس مضمون کو احمد بن حنبل فی مسند میں اور صاحب خصال ص علویہ  
 اور سمعانی فی فضائل میں اور ابو نعیم فی حلیہ میں اور اور محدثون فی تہذیب  
 آدمی سی کہ جو اکابر صحابہ میں سی ہیں روایت کی ہی اور ابن ابی الحدید  
 کہتا ہی کہ احمد بن حنبل فی مسند میں اس مضمون کو بہت سندوں سی  
 روایت کیا ہی اور ابن حجر ہی احمد سی اور ابن اسیر نہایہ میں اور صاحب  
 جامع الاصول صحیح ترمذی سی اور صاحب مشکوٰۃ اس مضمون کو روایت  
 کرتی ہیں پس یہ منقبت عظیم کتب اہل سنت سی ثابت ہی اور صاحب  
 جامع الاصول صحیح ترمذی سی روایت کرتا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم فی حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی کہا کہ حلال نہیں کیکو  
 کہ جنب ہو اس مسجد میں سو امیری اور حق ایقین میں ہی کہ یہ فضیلت  
 اور خصوصیت وہ منقبت ہی کہ اس سی زیادہ متصور نہیں اور سنہی  
 شیعہ بطریق متواتر روایت کرتی ہیں کہ جب حضرت رسول صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم فی چائا کہ تہای قریش کو بام کعبہ سی گرائیں اور توڑیں  
 حضرت امیر علیہ السلام کو اپنی کندہ ہی پراوٹھا یا کہ اون بتوں کو اوتار لیں چٹا  
 احمد فی مسند میں اور ابو علی موصلی اور صاحب تاریخ بغداد سی فی اور عزرا  
 فی فضائل میں اور خطیب بخارا زری فی اربعین میں اور نظیری فی خصال

اور بہت سی جماعت فی جابر سی اسی مضمون کو روایت کیا ہی اور سنو کہ  
کتب میں لکھا ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت ارادہ  
اٹھنی کا کرتی تھی ہاتھ علی علیہ السلام کا تھام لیتی تھی اور جسوقت بیٹھتی  
تھی حضرت امیر علیہ السلام پر کرتی تھی اور خصائص نظیری میں روایت  
کی ہی کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھینکتی تھی حضرت امیر  
کہتی تھی رَفَعَ اللَّهُ ذِكْرَكَ یعنی خداؤ کر آپکا بلند کری بعد اوسکی حضرت  
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جواب میں کہتی تھی اَعْلَىٰ اللَّهُ كَعَبِكَ یعنی خدا  
پاؤن تیرا دشمنو پر بلند کری اور جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
غضبناک ہوتی تھی تو سوا علی کی کسی کو جرات نہوتی تھی کہ اونحضرت سی  
بات کری اور عائشہ سی روایت کرتی ہیں کہ کہا دیکھا میںی حضرت رسول  
کو کہ علی کو گلی سی لگایا اور بوسی لئی اور دو مرتبہ فرمایا باپ میرا خدا ہے  
ای گمانہ شہید اور جب علی موجود نہوتی تھی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم فرماتی تھی کہ ان ہی حبیب خدا اور محبوب رسول خدا اور بہت سند سنو  
سنو کی صحاح میں اور اکثر انکی کتب میں روایت کرتی ہیں کہ حضرت  
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ علی مجھ سی ہی اور میں علی سی ہوں  
اور اوائہ میں کرتا ہی میری جانب سی احکام کو مگر علی اور ابن جبرہ البرقی  
استیعاب میں روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ

دوسری سال میں اپنی بیٹی فاطمہ علیہا السلام کو کہ سیدہ زنانہ جنت  
 ونظیر مریم تھیں تزویج کیا علیؑ سی اور حضرت فاطمہؑ سی کہا کہ تجھ کو تزویج  
 کیا مینی ایسی شخص سی کہ سید اور بزرگ خلق ہی دنیا و آخرت میں تحقیق کہ  
 اسلام اوسکا پہلی سب صحابہ سی تھا اور علم اوسکا سب سی بیشتر ہی اور  
 حلم اوسکا سب سی عظیم تر ہی آسمانیت عیسیٰ کہتی ہیں ویکہا مینی جنت  
 کہ رسول خداؐ اُنی اون دو برگزیدہ خدا کو ایک دوسر کو دیا یعنی عقد اونکا  
 کرویا دعا بہت واسطی دونوں کی کی اور کسی اور کو دعا میں انکی ساتھ  
 شریک نہ کیا اور واسطی علیؑ علیہ السلام کی دعا کرتی تھی جس طرح کہ واسطی  
 فاطمہؑ کی دعا کرتی تھی مؤلف کہتا ہی کہ ان روایات سی ثابت ہوتا  
 کہ امیر المؤمنین علیہ السلام سزاوار خلافت و امامت ہیں اور ایسی شخص  
 ہوتی کوئی شخص ناقص حاکم و امام نہیں ہو سکتا اور اس حدیث اخیر سی  
 معلوم ہوا کہ جناب میر علیہ السلام سید و بزرگ خلق تھی دنیا و آخرت  
 اور اسلام و علم و حلم میں سب سی مقدم و فضل تھی پس چاہی ہی وہی  
 خلیفہ رسولؐ ہوں نہ یہ کہ جسکو پیغمبرؐ سزاوار خلق کہی دنیا و آخرت میں  
 وہ محکوم ہو دنیا میں و فی شخص کا اور یہی ہی اس روایت سی ثابت ہوا  
 کہ ابوبکرؓ کا سابق الاسلام ہونا جیسا بعضی شبہہ کرتی ہیں غلط ہی دلیل  
 پانچویں بیان اس بات کا ہی کہ روایات مستفیضہ اور اخبار صحیحہ سی کہ ابو

اہل سنت قبول کرتی ہیں ثابت ہوا ہی کہ حق ہمیشہ ساتھ جناب امیر  
 کی تھا اور وہ حق سی جدا ہوتی تھی چنانچہ مناقب خوارزمی میں ابولیلی  
 سی روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا بعد میرے ایک  
 فتنہ ہوگا جب وہ فتنہ ظاہر ہو تو کو چاہی ملازمت علی بن ابیطالب  
 علیہ السلام کی کہ وہ جدا کر نیوالا حق و باطل کا ہی مولف کہتا ہی کہ  
 روایت سی ثابت ہوا کہ امیر المومنین علیہ السلام بعد پیغمبر کی لائق اطا  
 اور جدا کنندہ حق و باطل ہیں اور جو خلافت بہ خلاف راسی حضرت کی  
 واقع ہوئی باطل ہی اور ابن عمر سی کتاب مذکور میں روایت کی ہے کہ  
 حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کہ علی علیہ السلام سی مفا  
 کرتا ہی گویا مجھ سی مفاقت کرتا ہی اور جو کہ مجھ سی مفاقت کرتا ہی جانی  
 خدا سی کرتا ہی اور ابو ایوب انصاری سی کتاب مذکور میں روایت  
 کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو دیکھ  
 علی علیہ السلام ایک وادی میں جاتا ہی اور لوگ دوسری وادی میں  
 جاتی ہیں تو علی علیہ السلام کی ساتھ جا اور لوگوں کو چھوڑ دی کہ علی سیکو صلا  
 میں داخل نہیں کرتا اور ہدایت سی باہر نہیں جاتا اور کتاب مذکور میں  
 ابو ذر سی روایت کرتا ہی اور وہ ام سلمہ سی کہ حضرت رسول صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے کہا علی ساتھ ت کی ہی اور حق اسکی ساتھ ہی پسین و نوین

جانی وادی

جدا نہیں ہونگی جب تک حوض کوثر پر نزدیک میری آئین اور ابن حجر کتا  
صواعق میں روایت کرتا ہی طبرانی سی کہ ام سلمہ بی کہا سنائی رسول خدا  
ہستی تھی کہ علیؑ ساتھ قرآن کی ہی اور قرآن ساتھ علیؑ کی ہی تھیں یہ  
وونون جدا ہونگی یہاں تک کہ حوض کوثر پر میری پاس آئین چھٹی بیان  
فضیلت جناب امیر المومنین علیہ السلام کا سب صحابہ پر چنانچہ ابن ابی الحداد  
کہ بڑا عالم سنو نکاہی کہتا ہی کہ قول تفضیل امیر المومنین علیہ السلام کا یہ  
ایک قول ہی قدیم بہت سی صحابہ اور تابعین قائل اس بات کی تھی کہ امیر  
علیہ السلام افضل ہیں اور جملہ صحابہ میں سی عمار اور مقداد اور ابو ذر اور  
سلمان اور جابر بن عبد اللہ اور بریدہ اور ابواقوب اور سہیل بن حنیف  
اور ابوالہشیم بن الیثمہان اور خزیمہ بن ثابت اور ابولطفیل اور عباس  
بن عبد المطلب اور بنی العباس اور بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب اور  
زبیر ہی اول قائل تھا بعد اسکی پہر گیا اور بنی امیہ سی ہی ایک عجت  
قائل ہوئی میں اونہیں سی خالد بن ولید بن العاص اور عمر بن عبد العزیز  
ہی اور ثعلبی کہ بڑا منفسر سنو نکاہی نقل کرتا ہی کہ یہاں یہ مصحف ابن مسعود  
میں کہ صحابہ کبار میں سی تھی اس طرح تھا ان اللہ اصطفیٰ آدم و  
نوحا و آل ابراہیم و آل محمد علیٰ العالمین اور ابن حجر کتا  
صواعق محرقہ میں فخر رازی سی روایت کرتا ہی کہ اہلبیت رسول صلی اللہ

در فضیلت حضرت امیر



اہل سنت قبول کرتی ہیں ثابت ہوا ہی کہ حق ہمیشہ ساتھ جناب امیر  
 کی تھا اور وہ حق سی جدا ہونے ہی چنانچہ مناقب خوارزمی میں ابو یعلیٰ  
 سی روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا بعد میرے ایک  
 فتنہ ہوگا جب وہ فتنہ ظاہر ہو تو کو چاہی ملازمت علی بن ابیطالب  
 علیہ السلام کی کہ وہ جدا کرے والا حق و باطل کا ہی مولف کہتا ہی کہ  
 روایت سی ثابت ہوا کہ امیر المومنین علیہ السلام بعد پیغمبر کی لائق اطا  
 اور جدا کنندہ حق و باطل ہیں اور جو خلافت بہ خلاف رای حضرت کی  
 واقع ہوئی باطل ہی اور ابن عمر سی کتاب مذکور میں روایت کی ہے کہ  
 حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کہ علی علیہ السلام سی تھا  
 کرتا ہی گویا مجھ سی مفاقت کرتا ہی اور جو کہ مجھ سی مفاقت کرتا ہی جانی  
 خدا سی کرتا ہی اور ابو ایوب انصاری سی کتاب مذکور میں روایت  
 کی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو دیکھی  
 علی علیہ السلام ایک وادی میں جاتا ہی اور لوگ دوسری وادی میں  
 جاتی ہیں تو علی علیہ السلام کی ساتھ جا اور لوگوں کو چھوڑ دی کہ علی سیکو  
 میں داخل نہیں کرتا اور ہدایت سی باہر نہیں جاتا اور کتاب مذکور میں  
 ابو ذر سی روایت کرتا ہی اور وہ ام سلمہ سی کہ حضرت رسول صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے کہا علی ساتھ ہی کی ہی اور حق اسکی ساتھ ہی اسیدین و مومنین

جانب داری

جدا نہیں ہونگی جب تک حوض کوثر پر نزدیک میری آئین اور ابن حجر کتا  
صواعق میں روایت کرتا ہی طبرانی سی کہ ام سلمہؓ نے کہا سنا میں رسول خدا  
کہتی تھی کہ علیؓ ساہتہ قرآن کی ہی اور قرآن ساہتہ علیؓ کی ہی تسمین یہ  
وونون جدا ہونگی یہاں تک کہ حوض کوثر پر میری پاس آئین چہٹی بیان  
فضیلت جناب امیر المؤمنین علیہ السلام کا سب صحابہ پر چنانچہ ابن ابی الحد  
کہ بڑا عالم سنو نکا ہی کہتا ہی کہ قول تفضیل امیر المؤمنین علیہ السلام کا یہ  
ایک قول ہی قدیم بہت سی صحابہ اور تابعین قائل اس بات کی تھی کہ امیر المؤمنین  
علیہ السلام افضل ہیں اور جملہ صحابہ میں سی عمار اور مقداد اور ابو ذر اور  
سلمان اور جابر بن عبد اللہ اور بریدہ اور ابوا یوبہ و تسہل بن حنیف  
اور ابو الہشیم بن الیہان اور خزیمہ بن ثابت اور ابو الطفیل و عباس  
بن عبد المطلب اور بنی العباس اور بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب اور  
زبیر ہی اول قائل تھا بعد اسکی پھر گیا اور بنی امیہ سی ہی ایک جماعت  
قائل ہوئی ہیں اوئیں سی خالد بن ولید بن العاص و عمر بن عبد العزیز  
ہی اور ثعلبی کہ بڑا مفسر سنو نکا ہی نقل کرتا ہی کہ یہاں یہ مصحف ابن مسعود  
میں کہ صحابہ کبار میں سی تھی اس طرح تھا ان اللہ اصطفیٰ آدم و  
نوحا و آل ابراہیم و آل محمد علیٰ العالمین اور ابن حجر کتا  
صواعق مجزئہ میں فخر رازی سی روایت کرتا ہی کہ اہلبیت رسول صلی اللہ

در فضیلت حضرت امیر

علیہ وآلہ وسلم پانچ چیز میں حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی پر  
 ہیں پہلی سلام میں کہ تعالیٰ فی فرمایا ہی کہ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ  
 اور پھر فرمایا ہی سَلَامٌ عَلٰی اٰلِ بَیْسٍ دوسری تہجد کی صلوات میں  
 تیسری طہارت میں کہ فرمایا طہ یعنی طاہر اور فرمایا وَیُطِیْقُوْكُمْ تَقْلِیْدًا  
 چوتھی صدقہ کی حرام ہونے میں پانچویں محبت میں کہ فرمایا ہی فَاَتَبِعُوْنِیْ  
 یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ اَوْ زَمَّیْ اَقْلًا لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمُوَدَّةَ  
 فی الاقرابی مؤلف کہتا ہی کہ ابن حجر اور فخر رازی کی اس روایت  
 ثابت ہو کہ البیہیت شریک پیغمبر میں صلوات میں مگر اہل سنت فی اپنی  
 تعصب آل کا لفظ صلوات میں سی نکال ڈالا ہی چنانچہ سب سنو کی کتابوں میں  
 موجود ہی کہ بعد ہم جناب رسالت مآب کی ہر جگہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھتی  
 ہیں اور آ کہ نہیں لکھتی ہیں دوسری یہ بہ مر ثابت ہو کہ مثل حضرت رسول  
 او کی البیہیت طاہر میں گناہ اور خطا اور زیان سی پاک ہیں تیسری یہ کہ  
 معلوم ہو کہ علیؑ و آل علیؑ علیہم السلام اشرف ہیں تمام عالم سی پس یہ لوگ  
 محکوم اور تابع نہیں ہو سکتی اور حق یقین اور باقی کتب مامیہ میں اکثر  
 حدیثیں سنو کی کتب معتبرہ سی لکھی ہیں کہ وہ دلیل ہیں امامت علی بن  
 ابیطالب علیہ السلام پر کہ مؤلف فی خیال اختصار نہیں لکھیں مطلب  
 پانچواں باقی گیارہ اماموں کی حقیقت کی بیان میں سنی و شیعہ کی

کتاب سی چنانچہ حق یقین میں ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ فی لکھا ہی کہ طلحہ  
شیعہ کا اوس شخص پر کرتی ہیں کہ بعد حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کی حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو خلیفہ جانی اور امامیہ اور اثنا عشریہ  
اوس شخص کو کہتی ہیں کہ بارہ اماموں کو تا حضرت مہدی علیہ السلام امام اور  
خلیفہ خدا و رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانیں اس صورت سی  
بعد حضرت رسول کی علی بن ابیطالب علیہ السلام کو اور بعد اونکی امام  
حسن اور بعد اونکی امام حسین اور بعد اونکی علی بن حسین زین العابدین  
اور بعد اونکی امام محمد باقر بعد اونکی امام جعفر صادق بعد اونکی موسیٰ  
بن جعفر کاظم بعد اونکی علی بن موسی الرضا بعد اونکی محمد بن علی تقی  
بعد اونکی علی بن محمد تقی بعد اونکی حسن بن علی عسکری بعد اونکی حجت  
ابن الحسن مہدی صلوات اللہ علیہم اجمعین اور ان سب اماموں کو معصوم  
جانتی ہیں اور حضرت مہدی علیہ السلام کو زندہ اور غائب اکثر خلق سی جانی  
ہیں البتہ وہ جناب ظاہر ہوگی اور جمع بدعتوں کو دور کرنگی اور عالم کو پر از عدل و  
مؤلف کہتا ہی کہ یہ تو مذہب حق امامیہ ہی اور بیان باقی شیعوی  
فرقوں کا باعث طول ہی لہذا انہیں لکھا اور مخفی نہ ہی کہ سوا اس مذہب امامیہ  
اثنا عشریہ کی اور سب مذہب باطل ہیں اور دلیل اس مذہب کے حق ہوگی  
اور طریق بارہ امام علیہم السلام کی ثابت کرنیکا مخالفین پر پانچ طریق سی

کہ حق الیقین میں بہت تفصیل سی مذکور ہی اور خلاصہ و مختصر اوسکا  
یہ ہی طریق پہلا نص و بیان حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
سی ہی اور یہ دو قسم پر ہی ایک نص جمالی کہ حضرت رسول صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم فی خبر دی بارہ امام کی دوسری نص تفصیلی ہی کہ حضرت  
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی جناب میر علیہ السلام کو خلیفہ کیا اور اس  
جناب فی امام حسن علیہ السلام اور اس جناب فی امام حسین علیہ السلام کو  
اسی طرح آخر ائمہ صاحب العصر علیہم السلام تک اس مقام میں نص جمالی بہ  
مخالفین سی کئی طرحی مختصر الکبی جاتی ہیں پہلی طرح یہی کہ صاحب  
جامع الاصول فی صحیح بخاری اور مسلم سی جابر بن سمرہ سی روایت کی  
ہے کہ کہا سنائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کہ کہا بعد میری  
بارہ امیر ہوگی پس ایک کلمہ کہا کہ نہ سنائی او سکواپنی باپ سی پوچھائی  
کہ کیا فرمایا کہا فرمایا کہ وہ سب قریش سی ہیں اور دوسری روایت میں فرمایا  
کہ ہمیشہ امر خلق ماضی اور جاری ہی جب تک کہ بارہ آدمی حاکم و والی انکی ہوں  
اور مسلم فی دوسری سند سی روایت کی ہی جابر سی کہ کہا اپنی باپ کی  
ہمراہ گیا میں خدمت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس سنائی کہ وہ  
حضرت کہتی تھی کہ ہمیشہ یہ دین عزیز اور غالب و بلند مرتبہ ہی بارہ خلیفہ  
تک اور میری باپ فی کہا کہ فرمایا کہ سب قریش سی ہیں اور مثل سی مضمون

ابو جحیفہ اور عبداللہ ابن عمر اور عائشہ سی روایت ہوئی اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں عبداللہ ابن عمر سی روایت ہوئی کہ رسول خداؐ فرمایا کہ ہمیشہ میرا قریش میں ہوگا جب تک کہ اوسیوں سی کوئی ہی باقی رہی اور اسکی مثل بہت سی حدیثیں اہل سنت کی کتب میں منقول ہیں چنانچہ حق یقین میں چند حدیثیں نقل کی ہیں اور ہر عاقل یہ یقین جانتا ہی کہ بارہ امام قریش سی کسی فرقہ میں نہیں بجز مذہب شیعہ اثنا عشریہ کی دوسری طرح یہ کہ احادیث تقلید اور مثل اونکی جو بہت کثرت سی وارد ہیں اور فریق میں متواتر و مشہور ہیں اس مضمون سی کہ حضرت رسول خداؐ فرمایا اِنِّیْ تَاْمِرُکُمْ فِیْکُمْ التَّقْلِیْنَ کِتَابُ اللّٰهِ وَغَیْرَتِیْ یعنی میں چوڑتا ہوں تم میں دو چیز بزرگ کو ایک قرآن و دوسری اہلبیت میری یہ سب حدیثیں دلالت کرتی ہیں اس بات پر کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلمؐ فی حکم متابعت قرآن اور اہلبیت کا فرمایا اور فرمایا کہ یہ ایک دوسری سی جدا ہو تاروز قیامت تیسری طرح یہ بھی کہ ابن ابی الحدید فی صاحب التلویح سی روایت کی ہی اور فضائل احمد بن حنبل میں اور خصائص نظیری میں ہی مذکور ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلمؐ فرمایا جو چاہی کہ زندگانی اوسکی مثل میری زندگانی کی ہو اور مرنا اوسکا مثل میری مرگی ہو اور حنبت عدن میں کہ خدائی اوسکو اپنی دست قدرت سی بویا ہی اور

مکان میراہی ساکن ہو چاہی کہ بعد میری ولایت علی بن ابیطالب علیہ السلام کی اختیار کریں و پیروی کریں اماموں اور وصیتوں کی کہ اوسکی فرزند ہیں۔ تحقیق کہ یہ عترت میری ہیں اور میری طینت سی پیدا ہوئی ہیں اور فہم اور علم میرا خدائی اؤ نکو دیا ہی پس وای اوس جماعت پر میری امت سی کہ انکو جہالین اور درمیان میری اور انکی جدائی چھین اور رعایت میری انکی حقین نہ کریں خدا شفاعت میری ان تک نہ پہونچائی چوتھی طرح یہ کہ زغمشری روایت کرتا ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی فرمایا کہ فاطمہ بخت اور سرور سینہ و دل میری ہیں اور دو سپر اوسکی سیوہ دل میری ہیں اور شوہر اوسکا نور ویدہ میراہی اور اوسکی اولادین سی جو امام ہیں امین پروردگار کی ہیں یہ سب امام ایک ریمان کشیدہ و ریمان خدا کی اور درمیان خلق کی ہیں جو کہ تو تسل کری انکی متابعت میں نجات پائی اور جو کہ انسی خلاف کری اور جدا ہو درک اسفل جنم میں جانی اور بعض روایات اس قسم کی کتب اہل سنت میں بہت ہیں مخفی نہ ہے کہ سنہون کی ان احادیث معتبرہ سی صاف معلوم ہوتا ہی کہ معنی کی امام معصوم اور برحق یہہ بارہ بزرگوار ہیں اس مقام میں مضبوط ہو کر اکثر اہلسنت کہتی ہیں کہ ہم ہی ان اماموں کو واجب اطاعت جانتے ہیں اور یہ ہم اؤ کا کذب ہی اسلمی کہ اگر ان ائمہ کو واجب اطاعت جانتی تو

ابن ادریس شافعی اور احمد بن حنبل اور مالک و ابو حنیفہ کو کہ یہ چاروں  
ہماری ائمہ معصومین کی زمانہ میں تھے اور برخلاف ہماری ائمہ کی تھی سنیوں  
انہیں اپنا امام اور مجتہد اور پیشوا بنایا اور ہماری ائمہ کو چوڑو یا چنانچہ ظنی  
ابو حنیفہ کی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی ساتھ مشہور ہیں اور مالک  
افقی دلیل ان معصومین کی چوڑ دینی کی یہ ہے کہ سنیوں کی کتابیں انصاف  
دیکھنا چاہیے ہر جا ابن ادریس شافعی اور احمد بن حنبل اور مالک و ابو  
اجتہاد اور روایتیں موجود ہیں اور ہماری ائمہ کا کیا ذکر بلکہ نام ہی نہیں اور  
بعض مخالفین نے جو عداوت زیادہ کہتی تھی بارہ امام کی معنی بدل دی  
اور چند بادشاہان بنی ائمہ کو جنکافسق و فجور اور ظلم و خونریزی مشہور فرما  
ہی بارہ امام شمار کیا چنانچہ جناب مستطاب افضل العلماء سید محمد عباس حسا  
تذللہم جو اہر عبقریہ میں لکھتی ہیں کہ خلفای حضرت خیر الانبیاء موافق احادیث  
متفق علیہا کہ متواترہ بالمعنی ہیں بارہ آدمی ہوئی ہیں اور ہر چند ہم مقام  
کلام سنیوں کا اضطراب رکھتا ہی لیکن جو کچھ معتدین اہل سنت نے منقول فی  
عیاض اور شیخ الاسلام کی لکھا ہی یہ ہے کہ یہ بارہ امام ہیں خلفاء اربعہ  
اور معاویہ اور یزید اور عبد الملک و چاروں بیٹی اوسکی یعنی ولید اور  
سلیمان اور ہشام اور یزید اور یثیا اوسکا ولید اور ہر عاقل منصف یقین  
جانتا ہی کہ مراد غیر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارہ خلیفہ سی سوای پہلے



اُمت کوئی نہیں ہو سکتا اور خلفای بنی امیہ و بنی عباس تو بہت ہیں بارہ  
 شخص نہیں اور انتخاب کر کی اپنی طرف سے بارہ تجویز کرنا دعوائی بی دلیل و  
 بی اصل ہی علاوہ اسکی یہ کہ سوای ہماری اُمت کی یہہ اشخاص جو کہ خلیفہ  
 قرار دی گئی انحال شیعہ و نسب رزائل انکی کتب ہائست میں مذکور ہیں بلحاظ  
 اختصار نہیں لکھی مگر جو اہر عقبہ یہ میں تفصیلاً بیان اسکا ہی طریق دوسرا  
 اثبات امامت میں افضلیت ہی اسواطیکہ یہ حضرات افضل و بہترین اہل  
 زمین تھے چنانچہ کتب اہل سنت سے فضائل سبکی کلتی ہیں اور خصوصاً کتب  
 ان بارہ امام کی فضائل میں ہائست فی ہی لکھی ہیں مثل فضول اُمت فی  
 فضائل ائمتہ اور صواعق محررقہ وغیرہ اور ان احادیث کی دیکھنی سے صاف  
 ظاہر ہوتا ہی کہ ان بارہ امام کا عالم میں نظیر نہ تھا اور خاصہ حسنین اور  
 جناب امیر علیہ السلام کی فضائل سفیون فی بہت نقل کی ہیں کیونکر ہو سکتا  
 ہی کہ جو بہترین اہل روی زمین ہو وہ رعیت ہو جائی اور جو رتبہ میں کم ہو  
 وہ امام ہو کہ یہ عقلاً ہی درست نہیں طریق تیسرا عصمت ہی جان کہ  
 علمانی بدلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت کیا ہی کہ واجب ہی امام کا معصوم پاک  
 ہونا ہر گناہ سی اور کوئی فرقہ عالم میں قائل عصمت امام کا نہیں بجز شیعہ  
 اور کوئی شخص عالم میں ایسا نہیں کہ اوسکو لوگ معصوم جانیں بخیر ان بارہ  
 امام علیہم السلام کی پس سو انکی اور کوئی امام نہیں ہو سکتا اور اہل سنت تو

جناب پیغمبر کو بھی معصوم نہیں جانتی تا بہ ابو بکر و عمر چہ رسد پس معلوم ہوا کہ سب مذہب باطل ہیں اور مذہب شیعہ حق ہی طریق چوتھا معجزہ ہی یعنی ہر امام سی ان بارہ اماموں میں سی معجزات بی انتہا ظاہر ہوئی اور شیعہوں میں درجہ تواتر کو پہنچی بلکہ مخالفین میں بھی متواتر ہیں چنانچہ ابن طلحہ شافعی فی مطالب السنول میں اور ابن صباغ فی فصول مہمہ میں اور جامی فی شواہد النبوة میں اور باقی علمانی لکھی ہیں مگر لفظ معجزہ کا اطلاق نہیں کرتی بلکہ کراست نام رکھتی ہیں اگر اہلسنت یہ کہیں کہ ہمارے مذہب میں معجزہ شیعہ کی ائمہ کی متواتر نہیں ہوئی اسوجہ سی ہم انکو صحیح نہیں جانتی اور انکا اعتقاد نہیں لاتی تو جواب اسکا یہ ہے کہ حسب طرح منکرین کفار اور مذہبوں کے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معجز و مکو متواتر اور صحیح نہیں جانتی اور اعتقاد نہیں لاتی اسطرح سی اہلسنت ہی ہماری ائمہ کی معجزات کو صحیح و متواتر نہیں جانتی پس جو جواب اہلسنت کفار منکرین کو اثبات معجزات جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دینگے وہی جواب شیعہ ہی سنیوں کی اثبات معجزات ائمہ معصومین علیہم السلام میں دینگے اور طریق اثبات امامت کی بہت ہیں بلحاظ اختصار نہیں لکھی

**مطلب چہٹا بارہویں** امام جناب صاحب الزمان علیہ السلام کی بیابا میں اور ذکر انحضرت کی غیبت اور ظہور کا کتب سنتی و شیعہ سی اس مقدمہ میں

جنا بے خونہ مجلسی علیہ الرحمہ فی بجا کی تیرہویں جلد تالیف کی ہی مگر مختصر  
 یہاں ہی بیان ہوتا ہی واسطی لگا ہی مومنین کی چنانچہ حق یقین میں  
 ہی کہ شیخ صدوق محمد بن بابویہ بسند صحیح احمد بن اسحاق سی روایت کرتی  
 ہیں کہ کہا گیا میں خدمت حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام میں اور  
 چاہتا تھا میں کہ اوٹحضرت سی سوال کروں کہ بعد آپ کی امام کون ہوگا  
 حضرت فی سوال سی پیشتر فرمایا کہ اسی احمد خدائی جس وزسی کہ آدم کو پیدا  
 کیا ہی اب تک زمین کو حجت سی خالی نہیں رکھا اور تاروز قیامت خاں  
 نہ کہیں گا کوئی نہ کوئی حجت خدا ہوگا خلق پر کہ اوسکی برکت سی دفع کریں  
 اہل زمین سی اور سبب اوسکی مینہ کو آسمان سی بھیجی اور برکتہائی زمین کو  
 اوگائی کہا میں یا بن رسول اللہ پس کون ہوگا خلیفہ اور امام بعد آپ کی  
 حضرت اوٹھی اور گھر میں دخل ہوئی اور باہر آئی ایک لڑکا اوٹحضرت کی  
 کندھی پر مانند ماہ شب چاروہ کی تین برس کل دکھائی دیا کہا اسی احمد ہے  
 امام بعد میری اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تو گرامی ہی نہ دیک خدا اور اوسکی جوتو  
 اس فرزند کو تجی نہ کہا تا میں اس فرزند کا نام اور کنیت موافق نام اور کنیت  
 حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی اور زمین کو پر از عدالت کریگا بعد  
 اوسکی کہ ظلم و جور سی بہر جائی احمد شمل اس فرزند کی اس امت میں مثل خضرو  
 ذوالقرنین کی ہی اور خدا کی قسم کہ غائب ہوگا جیسا کہ غائب ہونا چاہی کہ

نجات نہائی اوسکی غیبت میں ہلاک ہوئی تھی اور گمراہ ہوئی سی مگر وہ شخص کہ  
خدا اوسکو ثابت رکھی اور قائل ہوا اوسکی امامت کا تو فوق دی خدا اوسکو کہ جو دعا  
کری اوسکی خوشی کی تعجیل کی کہانی کوئی معجزہ اور علامتیں ظاہر ہو سکتی  
ہیں کہ دل میرا مطمئن ہو پس وہ لڑکا بولا اور ساتھ لغت عربی فصیح کی کہانی  
ہوں بقیہ خدا زمین میں اور انتقام لینی والا اوسکی شہنشاہی اور بعد مکنی کے  
ابانگی خبر کسی سے طلب احمدی کہا کہ شاد و خوشحال و خضر مکی خدمت باہر پائے  
اور دو سہ روز خدمت کیا میں اور کہانیے یابن رسول اللہ بہت ہوا سر میرا وچیز  
کہ انعام کی آپ صیبر بیان فرمائی کہ سنت خضر و ولقرنین کہ اوس جنت  
میں ہوگی کیا ہی حضرت نبی فرمایا کہ وہ سنت طول غیبت ہی ای احمد کہا  
مینی یابن رسول اللہ غیبت اوسکی طول کو پہنچی گی فرمایا کہ ہاں بحق پروردگار  
استقدر طول ہوگا کہ پیر جائیگی دین سی اکثر لوگ کہ قائل اوسکی امامت کی ہوئے  
اور باقی زمین گادین حق پر مگر وہ شخص کہ خدائی عہد ولایت ہمارا روز میں  
اوس سے لیا ہوا اور اوسکی ولیمین قلم صنعت سی یاں کو لکھا ہوا اور اوسکو  
مقید ساتھ روح ایمان کی کیا ہوا سی احمد یہ امر امور غیبہ خدا میں سی  
اوس ایک راز ہی راز مای پنهان خدا سی اور ایک غیبت ہی غیبتہا ہی خدا  
میں سی پس لی جو کچھ عطا کیا ہی مینی اور پوشیدہ رکھے اور جملہ شکر کنندگان  
میں سی ہوتا روز قیامت کو علیتین میں رفیق ہمارا ہوا اور یعقوب بن یعقوب

روایت ہوئی کہ کہا ایک روز خدمت امام حسن عسکریؑ میں گیا میں حضرت  
ایک تخت پر بیٹھی تھی اور وہی طرف اوسکی ایک حجرہ تھا کہ پردہ اوسکی دروازہ پر  
پڑا تھا کہا میں اسی سردار میری کون ہی صاحب اس امامت کا بعد آپکی  
فرمایا پر ویکو اوٹھا جیبا وٹھایا میں ایک لڑکا باہر آیا کہ قدمبارک و سکا تقریباً  
پانچ بالشت کا تھا آٹھ برس کا ہو گا یادس برس کا سا تہہ چین کشادہ  
اور روی سفید اور دیدہ ہای خوشان و رستہای قوی اور زانو ہائی  
پچیدہ اور وہی خسار پر ایک تل تھا اور ایک کاکل سر پر رکھتا تھا آیا اور  
ران پر اپنی پد بزرگوار کی بیٹھا حضرت فی فرمایا یہ ہی امام تمہارا پس  
لڑکا اوٹھا حضرت فی فرمایا اسی فرزند گرامی جا وقت معلوم تک کہ وہ طلی  
ظہور کی مقرر ہوا ہی پس دیکھتا تھا میں تو داخل حجرہ ہوا پس حضرت فی  
فرمایا اسی یعقوب دیکھہ اوس حجرہ میں پس داخل ہوا میں اور پھر کہیں کو  
حجرہ میں نہ دیکھا میں اور سنو نیکی اکثر کتابوں میں یہی ایسی احادیث موجود ہیں  
کہ جو جناب صاحب الزمان علیہ السلام کی خبر دیتی ہیں چنانچہ مستند ابو داؤد  
اور ترمذی فی ابن مسعودی روایت کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم فی فرمایا کہ اگر دنیا میں سی نہ رہا ہو مگر ایک روز البتہ خدا اوس کو  
طولانی کرے گا یہاں تک کہ اوٹھی اوس روز ایک مرد میری امت میں سے <sup>نااہل</sup>  
میری سی کہ نام اوسکا موافق میری نام کی ہو اور وہ پر کری زمین کو عدالت

جس طرح ظلم و جور سی پر ہوی ہوا وسیطر حکمی روایت ابو ہریرہ سی ہی منقول  
 ہی اور سنن ترمذی میں ابو اسحق سی روایت کی ہی کہ حضرت امیر المؤمنین ۲  
 فی ایک روز نظر کی اپنی پسر امام حسین علیہ السلام پر پیر فرمایا یہ بیٹا میرا سید  
 و سرور قوم ہی جس طرح حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اسکا سینہ نام  
 رکھا ہی اور صلب سی اسکی ایک مرد پیدا ہوگا کہ نام تہماری پیغمبر کا رکھتا  
 اور شبیہ ہی پیغمبر سے خلقت میں اور کوئی شبیہ و سکا نہیں ہی خلق میں  
 زمین کو عدالت سی پڑ کرے گا اور حافظ ابو نعیم کہ مشہور محدثون میں سی ہی  
 چالیس حدیث سننوں کی صحاح میں سی روایت کرتا ہی کہ مشتمل ہیں صفات  
 اور احوال اور ہم اور نسب جناب صاحب الزمان علیہ السلام پر اور ان  
 حدیثوں میں سی ایک حدیث یہ ہی کہ خلاصہ مضمون اسکا یہ ہی کہ علی بن  
 ہلال اپنی باپ سی روایت کرتا ہی کہ گیا میں خدمت حضرت رسول میں کہ  
 اس وقت دنیا سی مفارقت کرتی تھی اور حضرت فاطمہ حضرت کی سر کے  
 نزدیک بیٹھی تھیں اور روئی تھیں جب صد حضرت کی رونکی بلند ہوئی  
 حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر او کی طرف اوٹھایا اور کہا کہ  
 حبیبہ میری کیا باعث ہی تہماری رونیکا فاطمہ نے کہا میں ڈرتی ہوں کہ  
 بعد آپ کی امت آپ کی جھکو ضائع کریں اور عایت میری نکرین حضرت فی  
 فرمایا ای حبیبہ میری نہیں جانتی ہی تو کہ خدائی جب نظر کی زمین پر برگزیدہ

در احوال  
 حضرت امام حسین

کیا اونہیں سی تیری باپ کو پس و سکو مبعوث کیا ساتھ اپنی رسالت کی  
 پہرہ دوبارہ جب نظر کی برگزیدہ کیا تیری شوہر کو اور وحی پہنچی میری طرف  
 کہ تیرا نکاح اوس سی کروں ای فاطمہؑ خدائی عطا کئی بین مجھ کو سات  
 خصلتیں کہ مجھ سی پہلی کیسکو نہیں دئی ہیں اور ندیگا میں ہوں خاتم النبیینؑ  
 اور گرامی ترین انکا نزدیک خدا کی اور محبوب ترین خلق طرف خدا کی اور  
 پدر تیرا ہوں اور وصی میرا بہترین اور صیبا ہی اور محبوب ترین اور صیبا  
 نزدیک خدا کی وہ شوہر تیرا ہی اور شہید میرا بہترین شہید و کاہی اور  
 محبوب ترین شہدا ہی نزدیک خدا کی اور وہ حمزہ چچا تیری باپ اور تیری  
 شوہر کاہی اور مجھ سی ہی وہ شخص کہ دو پر خدائی اور سکو دئی ہیں کہ اور دنیا  
 بہشت میں ساتھ ملا لگہ کی جس جگہ کہ چاہی وہ شخص پس عمر باپ تیرا  
 اور بہائی تیری شوہر کاہی اور مجھ سی بین سبطین اس امت کی کہ وہ دو  
 بیٹی تیری ہیں حسن اور حسین علیہما السلام اور سیم بہترین جوانان اہل بہشت  
 ہیں اور باپ انکا قسم ہی اوس خدا کی کہ حسنی مجھی بیجا ہی بہتری انسی  
 ایفا طمہ قسم اوس خدا کی کہ حسنی مجھ کو ساتھ حق اور راستی کی واسطی  
 پیغمبری کی بیجا ہی کہ حسن اور حسین علیہما السلام سی ہم پہنچیکا ہمدی  
 اس امت کا اور ظاہر ہوگا اوس وقت کہ دنیا پر حرج اور مرج سی ہو اور  
 فتنہ ظاہر ہوں اور راہین بند ہو جائیں اور غارت کریں لوگ بعضی بعضی کو

نہ کوئی پیر رحم کری کو دک پر اور نہ کو دک تعظیم کری پیر کی پس خدا او پہنا  
 او سوقت انکی فرزندوں میں سی اوس شخص کو کہ فتح کری قلعہائی ضلالت کو  
 اور اون دلون کو کہ غافل حق سی ہون اور قیام کری دین خدا پر آخر  
 زمانہ میں جس طرح سی مینی قیام کیا اور پڑ کری زمین کو عدالت سی جس طرح  
 جو سی پر ہوئی ہو ایفا طمہ علیہا السلام اندوہناک نہوا اور نہ رو کہ خدا  
 رحیم تر اور مہربان تر ہی تجھ پر نسبت میری بسبب اوس منزلت کی کہ  
 نزدیک میری رکھتی ہی تو اور بسبب اوس محبت کی کہ تیری طرف سی میر  
 ولین ہی اور خدائی تجھ کو ترویج کیا ہی اوس شخص کے ساتھ کہ حسد و سکا  
 او میونسی بزرگتر ہی منصب و سکا سب سی گرامی تر ہی اور رحیم ترین  
 ہی ساتھ رعیت کی اور عادل ترین مردم ہی تقسیم کرنی میں برابر اور مینا  
 ترین مردم ہی ساتھ احکام الہی کی اور مینی خدا سی سوال کیا ہی کہ تو قل  
 شخص ہو میری اہل میں سی کہ مجھ سی ملحق ہو اور علی علیہ السلام فی فرمایا  
 کہ فاطمہ زہرا بعد وفات حضرت رسول صلی علیہ وآلہ وسلم کی مگر سچ پڑوز  
 کہ اپنی باپ سی ملحق ہو میں مؤلف کہتا ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم فی نسبت حضرت ہمدی کی طرف حسنین علیہما السلام کی فرمایا  
 اس جہت سی کہ وہ حضرت دو فون کی نسل میں ہیں جیسا کہ ظاہر ہی کہ  
 حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی بیٹی حضرت امام حسن علیہ السلام کی تھیں



انقرض خبر حضرت ہمدی علیہ السلام کی روایات سی سینوں کی صف  
ظاہر ہی اور خبر ولادت اور حضرت کی یہی کتب ہست میں مذکور ہی مثل  
فصول ہمہ وغیرہ کی عجب ہی سینوں سی ان احادیث پر نظر نہیں کرتی اور  
انکار کرتی ہیں اور کہیں اسکا تعجب کرتی ہیں کہ اسقدر عمر کیونکر ہوئی اور  
غائب ہیں حالانکہ دلائل اور براہین ان سب باتوں کی اور جواب شہادت  
مخالفین کی شیعوں کی کتب میں موجود ہیں جیسا کہ تیرہویں جلد میں بجا  
اور حق الیقین میں اور جواب ہر بقرہ اور استقصاء الانحیام میں تفصیل سی  
مذکور ہی مقام تعجب نیوں سی یہی کہ انبیاء علیہم السلام حضرت خضر اور  
حضرت الیاس اور حضرت ادریس اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے جگہ  
زندہ رہنے کی قائل ہیں اور بدوین میں سی شیطان اور دجال ملعون  
وغیرہ کی آج تک زندہ رہنے کی قائل ہیں مگر بیب شمنی اور تعصب کے جناب  
صاحب الزمان علیہ السلام کی زندہ رہنے کا انکار کرتی ہیں جس طرح سیہ  
انبیاء کہ زندہ ہیں اس طرح جناب صاحب الامر علیہ السلام کا زندہ رہنا مقام  
تعجب میں اور یہ جو سنی تعجب کرتی ہیں کہ اگر جناب صاحب الامر پیدا ہو چکی  
ہیں اور زندہ ہیں تو کیوں غائب ہیں جواب اسکا یہ ہی کہ ہر فعل نبی امام  
کی مصلحت ہو کہ معلوم ہو یا ضرور نہیں جس طرح بمصلحت شعب ابیطالب  
میں یا غار میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غائب ہوئی تھی اور

انبیاء ہی مثل حضرت موسیٰ و عیسیٰ و ادریس و یونس علیہم السلام کے  
 بمصلحت موافق حکم خداوند عالم کی غائب ہوئی اور نبیوں کی اکثر کتب  
 معتبرہ میں یہ قصہ موجود ہیں پس اس طرح امام زمان بھی بمصلحت  
 موافق حکم خدا کی غائب ہوئی یعنی جواب سنی ان انبیاء کی غیبت کا درجہ  
 وہی جواب امام زمان کی غیبت کا ہی اور مثال ہماری امام زمان کی بعینہ  
 مثال آفتاب کی ہی کہ کسی شہر میں تو آفتاب نکلتا ہی اور کسی شہر میں فتنہ  
 ابر میں غائب ہوتا ہی مگر اوسکی نور سی لوگ نفع پاتی ہیں باوجود ابر کی اگر  
 کوئی احمق کہی کہ اگر آفتاب آسمان پر نکلا ہی کیوں ابر میں غائب ہی اور ابر میں  
 غائب ہوئی سی کیا نفع ہی تو یہ قصہ کلام اوسکا لغو اور بیہودہ ہوگا اور لوگ  
 اوسی مجنون کہیں گی اس طرح دشمنان اہلبیت کا ہی کلام ہی کہ اگر جناب  
 صاحب العصر پیدا ہو چکی ہیں تو کیوں غائب ہیں اور کیا فائدہ ہی انھیں  
 امامت کا اس حال میں یہ نہیں جانتی کہ حضرت کی قدم اقدس کی برکت سی  
 انواع انواع کے بلائیں دفع ہوتی ہیں اور عذاب گنہگاروں پر نازل نہیں  
 ہوتا اور مومنین حضرت کی انتظار میں ثواب پاتی ہیں اور مشرکین کے قلوب  
 اور ایمان کا امتحان ہوتا ہی اور سختی نار ہوتی جاتی ہیں اور سینہ زمین پر  
 برستا ہی اور روانہ زمین سی اوگتا ہی اور برکتیں زمین پر نازل ہوتی ہیں  
 اس طرح ہمیشہ فائدہ حضرت کی قدم کی برکت سی پہنچتے ہیں جیسا کہ زمانہ ہا

سابق میں وجودِ نبی علیہم السلام سی برکت و فیض عالم میں پہنچتا تھا اگرچہ وہ غائب یا مظلوم و مقہور رہتی تھی چنانچہ قول خداوند عالم کا وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِتْمَحُ اس مطلب پر شاہد ہے مطلب **توان رجعت** کی بیان میں کتاب حق ایشین میں ہی کہ ضرورتاً مذہب حق امامیہ سی رجعت ہی یعنی پہلی قیامت کی زمانہ حضرت قائم علیہ السلام میں ایک جماعت نیکو نکی جو بہت نیک ہوں اور ایک جماعت بدو نکی جو بہت بد ہوں محسوس ہونگی نیکوں کو واسطی اسکی زندہ کرینگے کہ زمانہ ولایت علیہم السلام کا دیکھ کر خوش ہوں اور کچھ ثواب پنا دنیا میں پائیں اور بد اسواسطی زندہ کئی جائینگے کہ کچھ عقوبت و عذاب دنیا میں قبل آخرت کی انکو ملی اور وہ سلطنت و دولت جس پر رضی نہ تھی کہ اہلبیت کو پہنچی وہ اہلبیت کی ہاتھ میں دیکھیں اور شیعیان اہلبیت انتقام دشمنان میں لین اور باقی آدمی سب قبر و زمین رنگی یہاں تک کہ قیامت میں سب محسوس ہوں چنانچہ بہت احادیث میں وارد ہوا ہی کہ رجوع نہیں کرتا ہی مگر وہ شخص کہ محض ایمان رکھتا ہو یا محض کفر رکھتا ہو لیکن اور سب لوگوں کو اپنی حال پر چھوڑینگے اور شیخ ابن بابویہ رحمۃ اللہ کتاب من لایحضرہ الفقہ میں روایت کرتی ہیں حضرت صادق علیہ السلام سی کہ ہمسی نہیں ہی کوئی ایمان رجعت کا نہ کہتا ہو اور متعہ کو حلال بخانی اور آخوند مجلسی لکھتی ہیں

کہ مینی کتاب تجار الانوار میں دو سو حدیثوں سی زیادہ چالیس مصنفین علی  
 امامیہ سی کہ پچاس اہل معتبرین ایراد کرتی ہین لکھتی ہین جس کے سیکو شک  
 ہو اوس کتاب کی طرف رجوع کری اور جو آیتین کہ تفسیر انکی ساتھ رجعت  
 ہوئی ہی بہت ہین بخیال اختصار چند لکھی جاتی ہین پہلی حق تعالیٰ فرماتا  
 ہِی یَوْمَ تَنْبُغُثُ مِمَّنْ کُلُّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ یُکَذِّبُ بَاِیَاتِنَا یَعْنِی  
 جس روز کہ مبعوث کریں ہم ہر ایک امت سی ایک فوج اونین سی کہ کذب  
 کرتی ہین ساتھ آیات ہماری کی بہت احادیث میں حضرت امام جعفر صادق  
 علیہ السلام سی منقول ہی کہ یہ آیہ رجعت میں ہی کہ خدا ہر ایک امت سی  
 ایک فوج زندہ کریگا اور آیہ قیامت یہی کہ فرمایا ہی وَحْشَرْنَا لَهُمْ  
 قَلَمًا فَعَادُوا مِنْهُمْ یَعْنِی محسور کرینگے ہم انکو پس چھوڑینگے ہم ایک کو ہی  
 انین سی کہ زندہ نہ کریں اور فرمایا کہ مراد آیات سی امیر المؤمنین اور ائمہ  
 علیہم السلام ہین دو سہری حق تعالیٰ فرماتا ہی وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ  
 عَلَیْکُمْ اَخْرِجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنْ اَرْضٍ یَّکَلِّمُهُمْ اِنَّ النَّاسَ  
 کَانُوْا بِآیَاتِنَا لَا یُوقِنُوْنَ یَعْنِی جسوقت واجب ہو عذاب خدا انپر  
 یا یہ کہ جسوقت نازل ہو عذاب انپر نزدیک قیامت کی باہر لائیں ہم  
 واسطی انکی ایک دابہ زمین سی کہ باتین کریں انہی بہ تحقیق کہ لوگ تھی کہ  
 ہماری آیات کا یقین نہ کہتی تھی بہت احادیث میں وارد ہوا ہی کہ مرا

اس وابتہ سی حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام ہیں کہ نزدیک قیامت کی  
ظاہر ہوگی اور عصای موسیٰ اور انگشت سلیمان اونکی پاس ہوگی اور عصا  
درمیان دو ویدہ مؤمن کی لگائیگی کہ نقش ہو جائیگا کہ وہ مؤمن ہی حقا  
اور انگوٹھی کو کافر کی دونوں آنکھوں کی درمیان میں لگائیگی کہ نقش ہو جائیگا  
کہ کافر ہی حقا اور سستی ہی مثل ان اخبار کی اپنی کتب میں عمار اور ابن عباس  
وغیرہ سی روایت کرتی ہیں اور صاحب کشف فی ہی روایت کی ہی کہ  
دابتہ صفا باہر آئیگا اور پاس اسکی عصا موسیٰ اور انگشت سلیمان ہوگی پھر  
عصا کو محل سجود مؤمن پر یاد درمیان دو آنکھوں کی لگائیگا پس ایک نقطہ  
سفید پیدا ہوگا کہ تمام مونہہ اس مؤمن کا اس سی روشن ہوگا  
ستارہ درخشان کی یا یہ ہوگا کہ درمیان اسکی دونوں آنکھوں کی لگائیگا  
مؤمن اور انگوٹھی کو بینی کافر پر لگائی گا وہ مقام سیاہ ہو جائیگا کہ تمام  
مونہہ و سکا تیرہ ہوگا یاد درمیان اسکی دونوں آنکھوں کی لکھا جائیگا کہ  
اور کہتا ہی کہ بعض قرآن مجسم بی تشدید کی پڑھتی ہیں یعنی جبراحت کے لکھا  
انکو اور احادیث سنی و شیعہ میں متواتر ہی کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام  
مکر خطبہ نین فرماتی تھی کہ میں ہوں صاحب عصا و میسم یعنی جس چیز سی  
داغ کرتی ہیں اور سنی بوہریرہ اور ابن عباس اور اصبح بن نباتہ وغیرہ  
سی روایت کرتی ہیں کہ دابتہ الارض حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام میں اجر

ابن مہیار کتاب صائیک من القرآن فی الکرامۃ میں روایت کرتا ہے  
 اصبع بن نبانہ سی کہ کہا معاویہ میری طرف مخاطب ہوا اور کہا تم کرو شیعہ  
 گمان کرتی ہو کہ دابۃ الارض علی ہی مبنی کہا تم تنہا نہیں کہتی یہودی ہی ایسی ہی  
 کہتی ہیں معاویہ نے ایک عالم کو علماء یہود میں ہی بلایا اور یہ چاہا کہ تم اپنی کتابیں  
 ذکر دابۃ الارض کو پانی ہو کہا مان معاویہ نے کہا کیا چیز ہے اوہوں نے  
 جواب دیا کہ ایک مردی معاویہ نے کہا جانتی ہو کیا نام رکھتا ہے کہا الیسا  
 معاویہ نے کہا الیسا کیا نزدیک ہی علی سی تیسے قول حق تعالیٰ اِنَّا الَّذِی  
 فَوَضَّ عَلَیْکَ الْقُرْآنَ لَآ اَدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ یعنی تحقیق کہ جس نے تجھے قرآن  
 قرآن کو ہر آئینہ تجھ کو پیہر گماطف محل عود کی اور بہت احادیث میں وارد ہوا  
 کہ اس آیت سی مراد رحمت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی  
 طرف دنیا کی عالم رحمت میں مؤلف علیہ الرحمہ کہتی ہیں کہ اس سطر حل  
 آیتیں اور حدیثیں بیان رحمت میں بہت ہیں بلحاظ مختصر ترکین چند  
 حدیثیں حق یقین سی اس مقام میں با انتخاب نقل کی گئیں سعید ابن عبد  
 فی البصائر میں امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہے کہ شیطان نے  
 خدا سی سوال کیا کہ اوسکو مہلت دی اوس روز تک کہ آدمی زندہ رہوں قیامت  
 میں حق تعالیٰ نے انکار کیا اور فرمایا کہ تجھ کو مہلت دی مینی روز و وقت معین تک  
 جب وہ روز ہوگا تو شیطان علیہ اللعن ظاہر ہوگا ساتھ ہی اتباع کی مینی

ساتھ تمام اون لوگوں کی جو شیطان کی تابع ہوئی ہیں اوس روز کہ خدا  
حضرت آدم کو پیدا کیا ہی اوس روز تک اور جناب میر علیہ السلام رجعت  
کریں گی اور یہ رجعت آخری رجعت اور حضرت کی ہوگی راوی فی پوجہ کیا  
حضرت کی بہت سی جنتیں ہوں گی حضرت فی فرمایا مان بہت سی جنتیں ہوں گی  
اور جو امام کہ جن مانہ میں تھا لہجی اور بری لوگ اوس زمانہ کی اوس امام کی  
ساتھ رجعت کریں گی تاکہ حق تعالیٰ مومنوں کو کافروں پر غالب کی اور مومن  
اوسنی انتقام لین پس جب وہ روز ہوگا حضرت امیر المومنین علیہ السلام  
مع اپنی اصحاب کی رجعت کریں گی اور شیطان علیہ اللعن بھی مع اپنی اتباع  
کی آویگا اور کنار آب فرات کی باہم ملاقات ہوگی قریب کوئی کی بعد و سکی  
ایسی لڑائی ہوگی کہ کہی ایسی لڑائی نہ ہوئی ہوگی گویا میں دیکھتا ہوں کہ  
کچھ اصحاب حضرت کی سو قدم چھپی ہٹ گئی ہیں اور بعضوں فی اپنی پاؤں  
فرات میں ڈال دی ہیں اتنی میں ایک بار آسمان سے اتر گیا کہ پڑ ہوگا لائلہ  
سے اور جناب سول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ماتہ میں ایک حربہ ہوگا  
نور کا اور سامنی اوس برکی ہوں گی جب نظر شیطان کی اور حضرت پر پڑے  
تو پھلی پاؤں بہاگی گا اور سوقت اوسکی اصحاب اتباع کہیں گے کہ اتو فتح  
ہوئی اب کہاں پہا کا جاتا ہی شیطان جواب دیگا کہ وہ چیز دیکھتا ہوں  
کہ تم لوگ اوسکو نہیں دیکھتی ہو اور میں خوف معلوم ہوتا ہی خداوند عالم

بادشاہی خاندان

پس جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس تک پہنچے ایک  
 حربہ اوسکی دونوں شانوں کی درمیان میں ایسا مارنگی کہ وہ اور  
 اوسکی اصحاب سب ہلاک ہو گئی بعد اوسکی سب بندگان خدا پریشانی  
 خدا کی بوجدانیت اور کسی چیز کو خدا کا شریک نہ جانینگے اور جناب امیر  
 چوہیش ہزار برس بادشاہی کرینگے یہاں تک کہ ایک شیعہ سی حضرت کی ہزار  
 لڑکی پیدا ہو گئی ہر سال ایک لڑکا پیدا ہوگا پس وسوقت دوباغ سبز  
 جسکو حق تعالیٰ فی سورہ رحمان میں فرمایا ہی مَلٰٓئِکَتُہٗا  
 و طرف مسجد کوفہ کی پیدا ہو گئی اور ہی جناب امام جعفر صادق علیہ السلام  
 منقول ہی کہ حساب خلایق کا جناب امام حسین علیہ السلام کی ساتھ ہوگا  
 رجعت میں قبل قیامت کی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی منقول  
 ہی کہ پہلی جو شخص رجعت کرے گا وہ جناب امام حسین علیہ السلام ہو گئی اور  
 اتنی مدت بادشاہی کرینگے کہ سب پیری کی ابرو حضرت کی آنکھوں پر  
 آئینگی علی بن ابراہیم فی تفسیر میں روایت کی ہی شہر بن حوشب سی کہ آئی  
 کہا کہ مجھسی حجاج فی بیان کیا کہ قرآن میں ایک آیت ہی کہ تفسیر فی اوسکی  
 مجھکو عاجز کیا اور اوسکی معنی سمجھ میں نہیں آتی اور وہ آیت یہہ ہی وَاِنْ  
 مِنْ اَہْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُّوْمُنَّ بِہٖ قِتْلٌ مَّوَدَّہٖ بِہٖ یعنی کوئی نہیں  
 اہل کتاب سی مگر یہ کہ ایمان لاتا ہی ساتھ حضرت عیسیٰ کی قبل اوسکی مری



اور حالانکہ قسم ہی خدا کی کہ میں حکم کرتا ہوں وہ سب قتل کر لی یہودی اور نصاریٰ کی اور میں دیکھتا رہتا ہوں اوسکی لبونکو مگر اوسکی لب خبش نہیں کرتی تھا کہ وہ مرجاتی بن مینی کہا کہ اے میرے اس آیت کی یہ معنی نہیں ہیں جو تم سمجھتے ہو اونی کہا کہ میرا معنی بن مین نی جواب دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قبل قتل کی آسمان سی اور تنگی پس کوئی یہودی وغیرہ نہ ہوگا مگر یہ کہ ایمان لاوے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ساتھ قبل مرتب کی اور حضرت کی اور نماز پڑھنیگی وہ حضرت پر بھی امام آخر الزمان علیہ السلام کی حجاج نی کہا کہ وای تجھ یہ معنی کہانی لایا تو اور کس سی سنا تو نی مینی کہا امام محمد باقر علیہ السلام سی سنا مینی حجاج کہا قسم ہی خدا کی کہ چشمہ صاف سی اوٹھایا ہی تو نی قطب راوندی نی اور دیگر اصحاب نی جابر سی امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ امام علیہ السلام نی میدان کر بلا میں قبل اپنی شہادت کی فرمایا کہ ہمارے نانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی مجھے کہا کہ اسی فرزند تجھ کو طرف عراق کی بجائیں گی اور وہ زمین کہ جہان پیغمبروں اور وصیتوں نی باہم ملاقات کی ہی یا کرتیگی اور اوس زمین کو غمور کہتی ہیں وہاں پر تو شہید ہوگا اور تیری ساری ایک جماعت اصحاب ہمارے ہی شہید کی جائیں گی اس طور پر کہ کچھ درد و الم لوہی کی کاٹنی کا اوٹھو نہوگا بس طرح کہ حق تعالیٰ نی آگ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام پیر و کیا اس طرح آتش جنگ کو تجھ پر اور تیری اصحابوں پر سرور دیا پس فرمایا

بشارت و خوشنودی ہو تم لوگوں کو کہ ہم جانی بین اپنی بیٹی کی پاس اور بیان  
 رہنمائی ہم جتنک کہ خدا چاہیگا پس پہلا وہ شخص کہ زمین شق ہو کر زمین سی بکلی  
 وہ میں ہونگا اور ہمارا باہر نکلتا موافق ہوگا ساتھ باہرانی امیر المؤمنین علیہ السلام  
 اور امام آخر الزمان علیہما السلام کی بعد اسکی نازل ہوگا میری و پر ایک گروہ بیان  
 کہ ہرگز زمین پر نہ آئی ہونگی ہمراہ جبریل اور میکائیل و ہرافیل کی اور شکر اللہ  
 اور اترینگے محمد اور علی اور میں اور بہائی میرا اور کل وہ لوگ کہ خدا بقا  
 فی اوپر منت رہی ہی نہ کیا اور اوصیاسی سپان ابلق نور پر سوار ہو کر کہ  
 قبل اسکی کوئی مخلوقات سی اوپر سوار نہیں ہو اسی پس جناب رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ علم اپنی کو اور شمشیر اپنی کو ماتہ میں قائم علیہ السلام کی  
 دینگے پس بعد اسکی جو خدا چاہی ہم دیکھینگے پس حقتالی مسجد کوفہ سی ایک چشمہ  
 روغن اور ایک چشمہ پانی اور ایک دودہ کا جاری کرے گا پس اسوقت حضرت  
 امیر المؤمنین علیہ السلام تلوار رسول خدا کی مجھ کو دینگے اور مجھی جانب مشرق اور  
 مغرب پہنچینگے پس جو دشمن ہوگا خدا کا قتل کرونگا اور جس پت کو پاؤنگا جلاؤنگا  
 یہاں تک کہ زمین ہند میں پہونچکے کل بلاد ہند کو فتح کرونگا اور حضرت دانیال  
 اور یوشع پیغمبر زندہ ہو کر خدمت میں جناب امیر علیہ السلام کی آئیں گے اور کہیں گے  
 کہ سچ کہا خدا اور رسول خدا نے بیچ اون چیز دن کی کہ جو جو وعدی کی تھی پس ستر  
 آدمی ہمراہ اونکی طرف بصرہ کی روانہ ہونگی اور جو کوئی مقابلہ اور مقاتلہ میں

آئیگا اوسکو قتل کرینگی اور ایک لشکر کو جانب بلا دروم روانہ کرینگے کہ وہ  
فتح کریں پس ہر حیوان حرام گوشت کو قتل کرونگا تا آنکہ سوامی طیب اور  
نیکون کی روی زمین پر نرسینگا اور جزیرہ کو بر طرف کرونگا اور یہود اور نصاری  
اور تمام ہل کو خیر کرونگا در میان اسلام اور شمشیر کی پس جو مسلمان ہوگا  
اوپر احسان رکھونگا اور جو شخص اسلام نہ لائیگا اوسکو قتل کرونگا اور کوئی  
شیعہ ہمارا نہ ہوگا مگر یہ کہ خدا تعالیٰ ایک فرشتہ کو طرف اوسکی نازل کریگا کہ  
خاک اوسکی مونہ سے دور کری اور عورتیں اور مکان کو اوسکی بہشت میں  
دکھائی اور ہر نابینا اور ا پا بج کو اور ہر صاحب بلا کو خدا برکت سی ہم  
اہلیت کی نجات دیگا اور حق تعالیٰ برکت آسمان سی طرف زمین کی آیت  
نازل کریگا کہ شاخیں درختوں سیوہ دار کی کثرت سیو ولسی ٹوٹ جائینگے  
اور سیوی موسم سرما کی گرما میں اور گرما کی سرما میں پیدا ہونگی اور ہی میں  
معنی قول حق تعالیٰ کی وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرْاٰی اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا  
عَلَيْهِمْ الْاٰیٰتِہٖ ظاہری ترجمہ آیت کا یہ ہے کہ اگر اہل شہروں کی ایمان لائیں  
اور پرہیزگاری کریں ہر آئینہ کہول دون اوپر برکتیں آسمان اور زمین  
کی لیکن تکذیب کی اوہوں فی پیغمبروں ہماری کی پس لیا سنی او کو ساتھ  
عذاب کی بسبب اون چیزوں کی کہ کسب کیا اوہوں فی اور خداوند تعالیٰ  
شیعوں کو ایسی کرامت عطا کریگا کہ مخفی نرسینگے اوپر کوئی شی زمین سی اور کچھ

بجائے

زمین میں یہاں تک کہ اگر کوئی چاہے گا کہ احوالِ نبیؐ کہہ کر دریافت کرے خدا اوسکو  
 الہام کرے گا اور چیزوں کی کہ جو اہلخانہ کرتی ہیں شیخ مفید اور شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے  
 بسند ہی معتبر جابری اور جابری حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت  
 کی ہے کہ بخدا سو گند کہ ایک مرد اہلبیت سے بادشاہی کرے گا بعد وفات اپنی کی  
 تین ہزار نو برس کہانی یہ کہ کونسا وقت ہوگا کہا بعد کی کہ قائم آل محمد علیہ السلام  
 دنیا سی جائیں کہانی قائم علیہ السلام کی برس بادشاہی کرے گی فرمایا اور  
 برس و بعد وفات او حضرت کی ہرج اور فتنہ باقی رہے گا پچاس برس تک  
 پھر منتصر یعنی انتقام کشندہ وہ حضرت امام حسین علیہ السلام ہیں دنیا میں ہی  
 اور طلب خون اپنا اور اصحاب اپنی کا کرے گی اور اس قدر قتل و قید کرے گی کہ  
 لوگ کہیں گی کہ یہ گزرت پتھر و ن سی ہوتا تو اس قدر آدمیوں کو نہ قتل کرتا  
 پس بعد اوسکی حضرت سفاح یعنی حضرت امیر المومنین علیہ السلام آئیں گی اور  
 کلینی اور صفارنی بہت سی سند و نسبی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت  
 کی ہے کہ فرمایا جناب میر علیہ السلام نے کہ خدا تعالیٰ نے مجھ کو چھ چیزیں عطا  
 ہیں کہ جاننا حال موت کا اور بلا کا اور حکم کرنا ساتھ حق کی درمیان  
 خلائق کی اور میں ہوں صاحب رجعتوں کا اور صاحب ولتوں کا اور میں ہوں  
 صاحب عصا و پرسم اور میں ہوں وہ دابۃ الارض کہ ساتھ خلق کی کلام  
 حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص قرار کرے وحدانیت کا

اور اقرار کرنی رحبت کا اور مستعوج تمتع کا اور ایمان لائی معراج  
اور سوال نکیرین اور حوض کوثر اور شفاعت کا اور خلق بہشت اور جہنم  
اور صراط اور میزان اور بعثت اور نشور اور جزا اور حساب کا پس وہ شخص  
ایمان لایا ساتھ حق اور راستی کی اور وہ شیعہ ہی ہم اہلیت کا اور احکام  
اس باب میں بہت میں اکثر کو آخوند مجلسی علیہ الرحمہ فی سجاد الانوار میں  
وارد کیا ہی و رشک نہیں ہی اس بات میں کہ اصل رحبت کی فی الجملہ متواتر  
بالمعنی ہی جو شخص اس میں شک کری ظاہر یہی کہ منکر شریعت کا ہی  
ہو اور جو امر یہ نصوص متواتر ثابت ہوا ہو محض تہجدات و ہم سی انکار  
کرنا محض بی دینی ہی اور بعض خصوصیات کہ بعض روایات شاذہ میں وارد  
ہوئی ہی یقین نہیں کر سکتی لیکن انکار ہی نہیں کرنا چاہی ہی و اختلاف  
خصوصیات کا باعث اسکا نہیں ہوتا کہ اصل کو اسکی انکار کریں چنانچہ  
بہت سی خصوصیات میں حشر اور بہشت اور جہنم اور صراط اور میزان  
وغیرہ کی اختلاف اخبار میں واقع ہوا ہی اور یہی باعث اسکا نہیں ہوتا  
کہ اصل و سکی کہ ضروریات دین سی ہی انکار کری اور خلاصہ اس بحث کا  
یہی کہ رحبت بعض ہو منونکی و بعضی کافر و منکی اور مخالفونکی متواتر  
ہی و انکار اسکا باعث خروج ہی دین شیعہ سی نہ خروج دین اسلام  
سی اور رحبت حضرت امیر المومنین علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام

کی بھی متواتر ہی بلکہ رجعت جناب رسول محمد اعلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی  
متواتر ہی یا قریب متواتر اور رجعت سائر ائمہ علیہم السلام میں بھی اتفاق  
صحیحہ اور معتبرہ بہت وارد ہیں اور اگر متواتر نہ ہوتی تو اس مرتبہ پر  
پہنچی ہی کہ اعتقاد کرنا چاہیے اور انکار نہ چاہیے کرنا لیکن خصوصیات  
ان رجعتوں کی معلوم نہیں ہی کہ آیا ساتھ ظہور قائم علیہ السلام کی ایک ما  
میں ہوئی یا قبل یا بعد ہوئی اور بعض احادیث سے ظاہر ہوتا ہی کہ بترتیب  
زمانہ ایامت کی رجعت ہوئی واللہ اعلم فصل پانچویں معاود کے  
بنا میں اس فصل میں سترہ مطلب ہیں مطلب پہلا معنی معاود  
سبب میں کتاب حق الیقین میں ہی کہ معاود کی معنی لغت میں تین طرح سے  
آئی ہیں پہلی عود کرنا اور رجوع طرف ایک حال کی یا عود اور رجوع طرف  
ایسی حال کی کہ اس سے منتقل ہوا ہو دوسری مکان عود کرنا تیسرے  
زمانہ عود کرنا اور مراد ہر مقام میں عود کرنا روح کا ہی ساتھ حیات کے  
واسطی پانی جزا و ناعمال کی کہ مدت حیات دنیا میں کئی ہیں اچھی و برے  
یا مکان یا زمانہ عود کا اور تین معنی جو بیان ہوئی سب ایک ہی مطلب ہیں  
اور معاود میں روحانی اور جسمانی روحانی یہ ہے کہ روح باقی  
رہی بعد مفارقت بدن کی اگر نیکون میں ہی ہو اور اچھی اعمال دنیا میں  
کئی ہوں تو خوش اور مسرور رہیگی اگر برے میں ہی ہو اور برے اعمال کی ہوں

مغذب اور معنوم ہونے کی اور فلاسفہ اسی معاذ کی قائل ہیں اور بہشت اور  
دوزخ اور عقاب کوتاویل نہیں و و حال تو نسی کرتی ہیں اور معاذ جسمانی  
یہ ہے کہ یہ بدن قیامت میں خود کرین اور دوبارہ ارواح انہیں جہنم  
اور اگر اہل ایمان اور سعیدین داخل بہشت جسمانی ہوں اور اگر اہل کفر  
و شقاوت ہیں داخل جہنم ہوں اور انہیں جسمانی میں مغذب ہوں اور یہ  
ضروریات دین اسلام میں سی ہی بلکہ اتفاق جمیع اہل ملل ہی و یہود  
و نصاریٰ ہی اسکی قائل ہیں اور اکثر کتاب الہی سپرناطوق میں خصوصاً قرآن مجید  
کہ اکثر آیتیں اسکی اس معنی پر صریح ہیں اور قابل تاویل نہیں مطلب  
دوسرا موت کی حق ہونے کی بیانیہ اور ذکر اون چیزوں کا جو متعلق موت  
میں کتاب حق لائقین میں احادیث بہت تفصیل سے لکھی ہیں اس کتاب  
میں جابجا سی خلاصہ کر کے اون احادیث کا موافق مطلب لکھ دیا ہے  
واجب جانتا اور اقرار کرنا کہ ہر زندہ کی لمی سوای خدا کی موت ہی چنانچہ  
خدا فرماتا ہے کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ اور کسی ممکن کو حیا ابدی نہیں  
اور ملک الموت کا اقرار کرنا چاہی کہ خدا کی حضرت عزرائیل کو موکل فقیر  
ارواح پر اور مطیع اونکی اور فرشتوں کو کیا ہی کہ حکم حضرت عزرائیل فقیر  
ارواح کرتی ہیں اور سپرد اونہیں کرتی ہیں اور سن بابتین جو آیتیں  
میں ظاہر معنی اونکی تہوڑا منافات کہتی ہیں کہ بعض آیات میں خدائی

قبض روح طرف اپنی نسبت دی ہی اور بعض آیات میں طرف ملک الموت کی نسبت دی ہی اور بعض آیات میں قبض روح ملائکہ سی نسبت دی ہے اکثر علماء ان آیات کی مطلب اس طرح جمع کرتی ہیں کہ بعض کی قبض روح ملک الموت کرتی اور بعض کی قبض روح ملائکہ کرتی ہیں اور ملک الموت کو دی جیتی ہیں اور ملک الموت سب روح قبض کر کی خدا سی عرض کرتی ہیں اور احادیث معراج میں بہت طریق سی وارو ہوا ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ملک الموت کو آسمان اول پر دیکھا اور اوشی پوچھا کہ کیونکر قبض روح کرتی ہو سب روح کی ایک ساعت میں حالانکہ بعضی مشرق میں ہیں اور بعضی مغرب میں کہا بلاتا ہوں میں اونکو اور وہ بلانی پر چلی آئی ہیں اور دوسری روایت میں فرمایا کہ تمام دنیا نزدیک میری مثل ایک کاسہ کی ہی کہ تم میں سی کیسی لگے رکھا ہوا جس طرح چاہی ہاتھ بڑائی اور لقمہ اوٹھائی اور دنیا نزدیک میری مثل ایک کاسہ کی ہی کہ تم میں سی کیسی ہاتھ میں ہوا اور حسب طرف چاہی اوسی پھیری مگر چونکہ ایمان اجمالی کافی ہی پس تخصیص ان تفصیلہ نکا کچھ ضرور نہیں اور انکار ملک الموت کا کرنا اور تاویل کرنا اوسی ساتھ تو ای بدنی یا نفوس فلکی یا عقل فعال کی حسب طرح حکما کہتی ہیں کفر ہی اور جانا چاہی کہ خلاف اس بات میں کہ آیا حیوانات کی روح کو ملک الموت قبض روح کرتی ہیں یا لا



فرشتی جتا آنخوند ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کہتی ہیں کہ کوئی لضع صریح ہے  
باب میں نظر سی نہیں گذری اور فکر اس میں ضرور نہیں اور مجمل چاہی  
جاننا کہ حیات اور موت سب حیوانات کی بقدرت خدا ہی اور وہی  
زندہ کرنیوالا اور مردہ کرنیوالا سب کا ہی و رہو سکتا ہی کہ ملک الموت قبض  
روح کرتی ہوں یا اور ملائکہ اور خدا کی کارکن بہت ہیں پھر فرمائی ہیں  
حق یقین میں کہ واجب ہی اقرار کرنا اور چیزوں کا کہ اخبار صحیحہ معتبر  
میں وارد ہوئی ہیں سکرات موت کی باب میں اور شدت میں اسکی  
اور کیفیتیں اسکی اور تشریف لانا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
اور ائمہ ہدی علیہم السلام کا وقت قبض روح ہر مومن کی واسطی بشارت  
دینی اور آسان کرنی مرگ کی اور آنا انکا نزدیک کافرون اور منافقون اور  
مخالفون کی واسطی زیادتی شدت اور صعوبت مرگ اور خبر دینی کی سبب  
عذاب بدی کی اور فکر اسکی کیفیت میں نچا ہی کرنا کہ تشریف لانا انکا نزدیک  
ہر میت کی کیونکر ہی اور دیکھنا میت کا انکو کس طرح ہی اور تشریف لانا  
جسد اصلی سی ہی یا جسد مثالی سی اسواسطی کہ فکر ان باتوں میں باعث  
غلبہ شیطان اور اسکی وسوسوں کا ہوتی ہی اور بہت احادیث معتبرہ  
میں حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جب وقت وفات مومن کا  
ہوتا ہی خدا و ہوا میں واسطی اسکی پہنچتا ہی ایک ہوا کا نام منسیہ ہی اور

ایک کا نام مسخیه ہی پس منسیلہ بل ورمال و سکا پہلاوتی ہی ورنجیہ و سکو  
 سخی اور رخصی کرتی ہی جان دینی پر اور جب ملک الموت تشریف لائی ہیں  
 کہ قبض روح او سکی کرتی ہیں اوس سی کہتی ہیں کہ امی دوست خدا جبرع  
 نکر قسم اوس خدا کی کہ حسنی محمد کو ساتھ حق کی پیجا ہی کہ میں مہربان تراؤ  
 شفیق تر ہوں تجھ پر تیری پدر مہربان سی کہول اپنی آنکھوں کو اور دیکھہ پس کہانی  
 دیتی ہیں او سکو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنینؑ  
 اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ علیہم السلام اور باقی امام انکی ذریت بن سی پس  
 اوس سی کہتی ہیں یہ ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امام تیری کہ  
 رفیق انکا ہو گا پس آنکھیں کہولتا ہی اور اونکو دیکھتا ہی اور مناوی اسکو اؤ  
 دیتا ہی خدا کی طرف سی یا ایتھما النفس المطمینۃ ارجع الی ربک  
 راضیۃ مرضیۃ فا دخل فی عبادی وا دخل فی جنتہ حضرت  
 فرمایا کہ یعنی اسی وہ نفس کہ مطمئن ہو اطرف محمدؐ اور او سکی اہلبیت کی روح  
 کہ طرف اپنی پروردگار کی ایسی حالت میں کہ رخصی ہو اپنی ائمہ کی ولایت کا  
 اور پسندیدہ ہو اسی تو بسبب ثواب خدا کی پس داخل ہو در میان میر  
 بندوں یعنی محمدؐ اور او سکی اہلبیت کی اور داخل ہو میری بہشت میں پھر  
 او سوقت کوئی چیز بہتر اوس میت کو نہیں معلوم ہوتی اس بات سی کہ  
 روح او سکی مفارقت کری اور ملحق ہو مناوی سی اور احادیث دیگر میں ہی کہ

وقت موت مومن کی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب امیر  
 بشارت دیتی ہیں مومن کو اور انکہ ہدیٰ صلوات اللہ علیہم اجمعین اور حضرت  
 جبریل علیہ السلام سے کہیں اور ملک الموت سے کہیں کرتی ہیں کہ بہ نرعی و مدار قبض روح  
 کری اور بشارت بہشت وغیرہ دیتی ہیں اور جب کافر کا وقت موت آتا ہے  
 تو اس وقت ہی یہ حضرات تشریف لاتی ہیں اور ملک الموت فرماتی ہیں کہ سنحی  
 اور دشواری اسکی قبض روح کر کہ یہ دشمن ہمارا ہی اور عذاب خدا اور فوج  
 سی و سی ڈرائی ہیں مطلب تیسرا احوال عالم برزخ کی بیان کیا ہے  
 حق الیقین میں ہی کہ تصدیق کرنا چاہیے عالم برزخ اور اسکی ثواب اور  
 عقاب کی اور باقی رہنا روح کا بعد مفارقت بدن کی اور سوال قبر  
 منکر و نیکر کا اور سطح جاننا چاہا کہ برزخ کہتی ہیں موت سے قیامت کی مدت کو  
 اور جب میت کو دفن کرتی ہیں دو فرشتی آتی ہیں واسطی سوال کی اور خدا  
 روح کو ڈال دیتا ہی سرسری کمر تک اور اسکو بٹھاتی ہیں اور اسکو سوال کرتی  
 ہیں اور جس جماعت سے سوال کرتی ہیں بعضی انہیں ہی بعد سوال کے  
 راحت و نعمت میں ہیں اور بعضی عذاب و شدت میں اور سوال اور  
 ضغطہ اور فشار قبر اسی بدن پر ہی اور باقی امور برزخ کی ساتھ روح  
 ہیں اور تفصیل ان مطلبوں کی کچھ مطالب آئندہ میں ہی مطلب تھا  
 بیان میں بقای روح کی حق الیقین میں ہی جاننا چاہیے کہ شکل میں ہے

باقی رہنی میں روح کی بعد مفارقت بدن کی اور بہت احادیث میں  
 طریق شیعہ و سنی سی مذکور ہی کہ بعد مفارقت بدن کی روح تعلق کرتی  
 ہی ایک بدن لطیف سی مثل بدن دنیا کی کہ لطافت میں مثل ملائکہ  
 اور جن کی جسمونکی ہی اور اسی بدن سی روح حرکت کرتی ہی اور پتی  
 ہی آخوند مجلسی علیہ الرحمہ کہتی ہیں کہ احتمال روح کی مجسم ہو جانیکا اور  
 جسد مثالی کی ہونیکا دونوں احادیث سی پائی جاتی ہیں اور بہت  
 حدیثیں انبیا اور اوصیا کی ظاہر ہونیکے باب میں بعد وفات کی وارد  
 ہوئی ہیں مانند اسکی کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے حضرت  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو مسجد قبا میں ابو بکر کو دکھا دیا اور حضرت  
 امام حسن علیہ السلام کو حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے اصحاب دیکھا  
 اور دیکھنا حضرت صادق علیہ السلام کا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام  
 کو اور دیکھنا حضرت امیر کا حضرت یوشع کو اور باتین کرنا اوسنی اور  
 ملاقات کرنا اور مثل ان باتوں کی کہ سب کتاب بصائر الدرجات وغیرہ  
 میں بطریق متعدد روایت ہوئی ہیں یہ سب حدیثیں جیسا احتمال  
 روح کی مجسم ہونیکا اور جسد مثالی کا کہتی ہیں احتمال جسد اصلی کا ہی  
 کہتی ہیں یعنی یہ حضرات علیہم السلام اپنی جسد اصلی میں ظاہر ہوتی ہوں  
 چنانچہ شیخ مفید اور ایک جماعت متکلمین اور محدثین امامیہ قائل ہیں کہ

بدین روز کی یاد زیادہ ارواح مقدسہ انبیاء اور اوصیاء کو جس دنیا  
 اصلی بی طرف پیر دیتی ہیں اور ان کو آسمان پر لیجاتی ہیں اور دیکھنا  
 حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انبیاء کو شب معراج میں اسی پر  
 حمل کرتی ہیں اور یہ جو حدیثوں میں ہیں کہ بنی امیہ بعد مرثیہ مسخ ہو جاتا  
 ہیں بصورت وزغ یعنی چپکلی کی سمین ہی تینوں احتمال میں یعنی  
 صورت مثالی یا محض ہونا روح کا یا مسخ ہونا بدن اصلی کا مگر بعض  
 حدیثوں میں جس بدن کا مراد ہونا ظاہر تر ہی اور صحائف الابرار  
 میں فصل بن شاذان ہی روایت کرتی ہیں کہ حضرت امیر المومنین  
 علیہ السلام صحرائی مجتہدین سکریرون پر لیتی قبرنی کہا کہ میں جاہ  
 بچھا دوں حضرت فی فرمایا نہیں اس جگہ نہیں ہی مگر تہہ کسی  
 مؤمن کی یا مجلس مؤمنین میں مشارکت کرنا اور ساتھ اسکی ہم نشینی  
 کرنا اسے بنیاد ہے کہ اگر تہہ مؤمن کو جانا مینی کہ تہہ اور ہو  
 لیکن فراحت افنگی اور ہم نشینی کرنا افنگی کیا معنی رکھتا ہی حضرت  
 فرمایا کہ ای پسر بناتہ اس صحرائی روحین ہر مؤمن اور مؤمنین نور کی  
 قابض ہیں نور کی سیرون پر اور حسن بن سلیمان ذی ہی کتاب مختصر  
 میں اس حدیث کو فصل بن شاذان ہی روایت کیا ہی اور آخر  
 روایت کی یہ بارت زیادہ کی ہی کہ ای پسر بناتہ اگر پردہ او ہوا

تو دیکھی گا تو روحین مومنون کی کہ حلقہ حلقہ بیٹھی ہیں اور واسطی  
 دیکھنی ایک دوسری کی جاتی ہیں اور ایک دوسری ہی صحبت کرتی  
 ہیں اور روح ہر مومن کی اس وادی میں ہی اور روح کافر کی وادی  
 برہوت میں ہیں ہی اور محاسن میں بسند صحیح حضرت صادق علیہ السلام  
 سی روایت کی ہی کہ کہا ابو بصیر سی کہ جو کوئی تم میں سی ہمارے ولایت  
 کی اعتقاد پر مری شہید ہی اگرچہ اپنی رخت خواب پر مری اور زندہ ہے  
 نزدیک خدا کی روزی کہتا ہی اور بہت حدیثوں میں وارد ہوا ہے  
 کہ جب تم واسطی زیارت قبور خویشان و برادران مومن کی جاتی ہو  
 وہ مطلع ہوتی ہیں اور اس کرتی ہیں تمسی اور جب پہرتی ہو و خشت ہوئی  
 ہی و نہیں اور ایک روایت میں ہی حضرت صادق علیہ السلام فرمایا  
 کہ کوئی مومن و کافر نہیں ہی مگر یہ کہ وقت زوال شمس واسطی  
 اپنی اہل کی زیارت کی آتا ہی اگر مومن دیکھتا ہی کہ اہل اسکی عمل صالح  
 کرتی ہیں خدا کی حمد کرتا ہی بسبب اسکی اور اگر کافر دیکھتا ہی کہ عیہ اس  
 صالح کرتی ہیں باعث اسکی حسرت کا ہوتا ہی اور بسند کا موثق اسحاق  
 بن عمار سی منقول ہی کہ کہا حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سی عرض  
 کی مینی کہ آیا میت واسطی اپنی اہل کی زیارت کی آتا ہی فرمایا مان کہ نہ  
 کتنی مدت میں فرمایا ایک ہفتہ میں یا ایک مہینہ میں یا ایک برس میں یا ایک

بیان ولایت  
 دہوت

بقدر اپنی منزلت کی گہائی کسی صورت سے اتنا ہی فرمایا بصورت  
ایک مرغ لطیف کی انک دیوار پر بیٹھتا ہی اور اونکو دیکھتا ہی اور اگر اونکو  
خیر و خوبی میں دیکھتا ہی شاد ہوتا ہی اور اگر شر اور پریشانی میں دیکھتا  
محزون اور غمگین ہوتا ہی اور دوسری روایت میں فرمایا کہ آتی ہیں  
موافق اپنی فضائل کی یعنی ہر روز یا ہر تین دن کی بعد اور کتر انہوں  
ہر ہفتہ میں وقت زوال شمس کے پائل و سکی بصورت گنجشک کی یا  
کوچکتر اوس سے اور ساتھ اونکی ایک فرشتہ آتا ہی اور اوسکو دکھاتا  
جو کچھ باعث اوسکی سرور کا ہی اور اوسکی آنکھوں سے چپا تا ہی جو کچھ باعث  
اوسکی اندوہ کا ہی پس ہر تا ہی ساتھ شادی اور خوشحالی کی اور یہی ہی  
حدیث معتبرین منقول ہی کہ ابو بصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام  
سے سوال کیا مومنونکی روح نکافر یا چند حجر و نین میں بہشت میں کی  
ہیں طعام بہشت اور پیتی ہیں شراب بہشت اور کہتی ہیں پروردگار اقیام  
واسطی ہماری برپا کر اور جو کچھ وعدہ کیا ہی ہمیں تو فی عطا کر اور ملحق کر  
ہماری آخر کو ساتھ اول کی اور روحین مشرکون کی آگ میں معذب ہیں  
کہتی ہیں پروردگار ابر یا نکرو واسطی ہماری قیامت کو اور جو کچھ وعدہ  
کیا ہی ہم سے عمل میں نہ لا اور ملحق نہ کر آخر ہماری کو ساتھ اول ہماری کی  
الغرض ان احادیث متواترہ سے معلوم ہوا کہ روح بعد بدن کے

باقی ہی اور ثواب و عذاب میں رہتی ہی فی الجملہ مطلب پانچوں  
سوال قبر اور قنبر اور ثواب و عذاب قبر کی بیان میں حتیٰ یقین  
ہی کہ جانتا چاہی کہ قبر میں سوال ہوتا ہی اور روح کو واسطی سوال کے  
بدن میں پیر دیتی ہیں بلکہ اعتقاد اسکا ضروریات دین اسلام سی ہی  
اور منکر اسکا کافر ہی بن باویہ رحمہ اللہ فی حضرت صادق علیہ السلام  
روایت کی ہی کہ جو کوئی تین چیزوں کا انکار کری شیعہ ہمارا نہیں ہے  
معراج اور سوال قبر اور شفاعت اور سیطرح آنا و فرشتوں کا واسطی  
سوال کی قبر میں متواتر ضروری ہی اور اکثر اخبار میں وارد ہی کہ ایک منکر  
ہی اور دوسرا نکیر اور بعضی روایات میں وارد ہوا ہی کہ مومنوں کی  
لئی تشر اور بشیر ہیں اور مخالفون کی لئی منکر اور نکیر ہیں اس واسطی کہ واسطی  
مومنوں کی خوب صورت ہو کی آتی ہیں اور بشارت دیتی ہیں انکو نعمتیں  
دیتی ہیں انہما کی اور واسطی کافرون اور مخالفون کی ساتھ صورت نامی مہیب  
آتی ہیں اور سہی وعید عذاب کرتی ہیں اور مشہور مشکلیں امامیہ میں یہ ہی  
کہ سوال قبر سبکی لئی نہیں ہی بلکہ مخصوص مومن کامل اور کافر شدید الکفر  
کی لئی ہی اور تضعفون اور لرزکون اور محنون کی لئی سوال نہیں ہے  
اور سیطرح اوس شخص کی لئی سوال نہیں ہی کہ بعد قبر میں رکھنی کی  
جسی تلقین کریں کہ دونوں فرشتی آپس میں کہتی ہیں کہ اوپر جائیں ہم



تلقین حجت اوسکی ہو چکی ہی اور خلاف کرتی ہیں اس باب میں کہ آیا نبیا  
اور اوصیاسی سوال قبر ہوتا ہی اور فکر اس سلسلہ میں ضرور نہیں ہو  
نہونا سوال کا اظہر ہی اور اطفال کی سوال میں ہی سنی لوگ خلاف کرتے  
ہیں اور اظہر نہونا سوال کا ہی اور کلینی فی بسند معتبر حضرت صادق  
علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ میت مؤمن کو جب اوسکی گہری نکالتی  
ہیں مشایعت کرتی ہیں اوسکی ملائکہ قبر تک وراثہ و حام کرتی ہیں و سپر  
یہاں تک کہ اوسکو قبر تک پہنچاتی ہیں اور جب وہ اپنی قبر میں پہنچتا ہی  
زمین اوس سی کہتی ہی مر حبا خوش آمدی اپنی اہل کثیف آیا تو قسم لگی  
دوست رکھتی تھی میں کہ مثل تیری کوئی مجھ پر راہ چلی دیکھی گا تو کہ تجھ سی کیا  
کرونگی میں پس اوسکی قبر کو وسیع و کشادہ کرتی ہیں جہاں تک کہ نگاہ کام  
کری اور داخل ہوتی ہیں اوسکی قبر میں و دفرشتی منکر اور نکیر سوال  
کرتی ہیں اوس سی کہ کون ہی پروردگار تیرا میت کہتا ہی خدا پر سوال  
کرتی ہیں کیا ہی دین تیرا پر میت کہتا ہی اسلام پر سوال کرتی ہیں  
کہ کون ہی پیغمبر تیرا میت جواب دیتا ہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سوال  
کرتی ہیں کہ کون ہی امام تیرا میت جواب دیتا ہی کہ علی بن ابیطالب  
پس مناوی آسمان سی ندا کرتا ہی کہ بیچ کہا میری بندی فی ای فرشتہ  
فرشتہ نامی بہشت اوسکی قبر میں بچھاؤ اور ایک دروازہ بہشت کا اوسکی قبر

تاریخ

کہو لو اور جامہ های بہشت میں سی او سکو پہناؤ یہاں تک کہ ہماری پاس  
 آئی اور جو کچھ نزدیک ہماری ہی اسکی حقین بہتر ہی پس او سی فرشتی  
 کہتی ہیں کہ سومانند خواب نودا ادا کی ایسی نیند کہ حسین کوئی خواب نہ  
 نہوا اور اگر کافر ہو ملائکہ غضب اسکی جنازہ کی مشایعت کریں او سکی  
 قبر تک اور زمین او سی کہی کا مہجبا بری جگہ لے یا تو واسطہ میں دشمنی  
 رکھتی ہی کہ مثل تیری کوئی مجھ پر راہ چلی البتہ دیکھی گا کہ تجھ سی کیا کرونگی  
 میں پس زمین او سکو تنگ کرتی ہی اور فشار دیتی ہی او سکو یہاں تک کہ  
 ہڈیاں او سکی پہلو کی ایک دوسری سی بجاتی ہیں پس منکر اور نکیر او سکی  
 آتی ہیں سوای او سی صورت کی کہ جس صورت سی نزدیک مومن کی آتی ہیں  
 اور او سکو ہٹاتی ہیں اور روح کو پہر او سکی بدن میں ڈالتی ہیں او سکی کمرنگ  
 اور کہتی ہیں کہ پروردگار تیرا کون ہی وہ مضطرب ہوتا ہی کہتا ہی کہ سننا  
 میں کہ لوگ کہتی ہی فرشتی کہتی ہیں ہرگز بخانیگا تو اور سی طرح پیغمبر اور  
 سوال کرتی ہیں اور سی طرح جواب دیتا ہی وہ کافر پس آسمان سی آواز  
 آتی ہی کہ جہوٹ کہتا ہی بندہ میرا بچاؤ قبر میں آگ اور پہناؤ اسی آگ کے  
 کپڑی اور کہو لو واسطی اسکی ایک دروازہ طرف آگ کی یہاں تک کہ آئی طرف  
 ہماری اور جو کچھ نزدیک ہماری ہی واسطی اسکی اس حالت سی بدتر ہی  
 پس تین مرتبہ گزرتاں او سپہ مارنی ہیں کہ ہر مرتبہ آگ اور تی ہی کہ اگر وہ

بیان قر  
 دفعہ

ضربتین تہامہ کی پہاڑوں پر لگائیں سب ریزہ ریزہ ہوں اور مسلط  
 کرتا ہی خدا و سپر اوسکی قبر میں سانپوں کو کہ اوسکو بہت کاٹتی ہیں اور  
 پہاڑی تہیں اور شیطان اوسکو غم اور اندوہ میں لاتا ہی اور اوسکی عذاب  
 صدائنتی ہیں سب مخلوقات خدا سوا ہی جن اور انس کی اور کتب اہل سنت  
 سی ثابت ہی اور سوال محبت امیر المؤمنین علیہ السلام کا قبر میں ہوتا ہی  
 چنانچہ جناب سید محمد عباس صاحب فی روائح القرآن میں لکھا ہی کہ  
 روایت کی سدی فی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کہ تحقیق  
 ولایت علی علیہ السلام کا سوال کر نیکی متسی قبر میں پس باقی رہیگا کوئی  
 مردہ مشرق اور مغرب میں اور نہ صحرا اور نہ دریا میں مگر یہ کہ منکر و نکیر سوال  
 کر نیکی انس ولایت امیر المؤمنین علیہ السلام کا بعد موت کی کہنگی میت  
 اور نہ اکر نیکی میت سی کون ہی نبی تیرا اور کون ہی امام تیرا اور حق تعالیٰ  
 میں ہی کہ محاسن میں بسند صحیح حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سی روایت  
 کی ہی کہ جب مؤمن مرتا ہی اوسکی ساتھ داخل ہوتی ہیں اوسکی قبر میں  
 چہہ مصورین کہ ایک و نین سی خوشتر و تر اور خوش ہیئت تر اور خوشتر  
 اور پاکیزہ تر اور صورتوں سی پس ایک اون صورتوں میں سی وہنی طرف  
 کہڑی ہوتی ہی اور ایک بائیں طرف اور ایک سامنی اور ایک پس پشت اور  
 ایک بالائی سر ظاہر میں اور ایک پائیں اوسکی اور جو کہ بہت خوبصورت

سہر پہوتی ہی پس سوال یا عذاب جس طرف سی آتا ہی جو صورت جس طرف  
 کھڑی ہی مانع ہوتی ہی پس جو صورت کہ سب سی زیادہ خوب صورت ہی  
 سب صورتوں سی کہتی ہی تم کون ہو خدا تعالیٰ خیر دی میری طرف سے  
 دہنی طرف کی صورت کہتی ہی میں نماز ہوں بائیں طرف کی صورت کہتی ہی  
 میں زکوٰۃ ہوں سامنی کی صورت کہتی ہی میں روزہ ہوں پشت کی  
 صورت کہتی ہی بن حج اور عمرہ ہوں پائیں کی صورت کہتی ہی میں بنی  
 اور حسان ہوں براور ان مؤمن سی پھر وہ سب صورتیں کہتی ہیں  
 اوس صورت سی کہ تو کون ہی کہ ہم سب سی بہتر اور خوشتر و زاو خوشتر  
 ہی وہ صورت جوابی ہی کہ میں ولایت ال محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو  
 بیان فشار قبر اور ثواب قبر اور عذاب قبر کا کتاب حق یقین  
 میں ہی کہ ضغطہ قبر اور ثواب اور عقاب اوسکافی الجملہ اجماعی سب ثواب کا  
 ہی اور احادیث معتبرہ سی ظاہر ہوتا ہی کہ ضغطہ قبر بدن اصلی پر ہی اور سکو  
 ضغطہ قبر نہیں ہوتا جسی سوال قبر ہوتا ہی اوسپر ضغطہ ہی ہوتا ہی اور  
 جسی سوال قبر نہوگا اوسپر فشار ہی نہوگا اور علی بن ابیہم کہتی ہیں تفسیر  
 وَمِنْ وَاٰتِیْنَا بِرُوحٍ اِلٰی یَوْمِ یُجْعَلُوْنَ مِیْن کہ برنخ ایک امر  
 در میان دو امر وکی ہی وروہ ثواب و عقاب در میان مین و نیا و آخر  
 کی ہی اور یہ آیہ روکتا ہی قول ون لوگوں کا کہ انکار عذاب قبر اور ثواب

اور عقاب کا پیش ز قیامت کرتی ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قسم خدا کی نہیں دیتا ہوں میں تمہاری لئی مگر عالم برزخ میں لیکن جسوقت کہ قیامت میں کار عسی متعلق ہوگا اولیٰ میں ہم تمہاری شفاعت لئی لئی اور سند صحیح روایت کرتی ہیں کہ یونس نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے پوچھا حال اوس شخص کا کہ جسی دار پر کینچا ہوا یا عذاب قبر اوس پر ہوگا حضرت نے فرمایا یا خدا ہوا کو حکم کرتا ہی کہ فشار دی اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نصف قبر واسطی مؤمن کی ایک کفارہ ہی واسطی اون چیزوں کی کہ اوس سے صادر ہوئی ہیں بسبب ضایع کرنی نعمتہای خدا کی اور پھر اور حضرت سے روایت کی کہ جو کہ مری مؤمنوں میں سی در میان نوال شمس وز پنجشنبہ کی زوال روز جمعہ تک خدا اوس کو پناہ دی فشار قبر اور دوسری روایت میں ہی کہ جو کہ شب وز جمعہ مری فشار قبر اور عذاب قبر اوس سے دور ہوا اور راوندی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جو کہ اپنی رکوع کو تمام عمل میں لاوی وشت قبر اوس پر داخل نہوا اور ابن عباس سے روایت کی ہی کہ عذاب قبر کی تین حصہ میں ایک ثلث بسبب غیبت کی ہی اور ایک ثلث بسبب نیمہ اور سخن چینی کی ہی اور ایک ثلث بسبب احتراس نہونی بھول کی اور سند صحیح

و قبرستان

حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہے کہ عمر بن زید بنی انصاری نے  
 خدمت میں عرض کی کہ مینی آپسی سناہی کہ فرمائی تھی کہ سب شیعیہ بہشت میں  
 ہیں ہر چند گناہ کرتی ہوں حضرت نے فرمایا کہ راست کہا مینی تجھسی وند  
 کہ سب بہشت میں ہیں کہا مینی کہ خدا ہوں میں آپ پر بہت گناہ کبیرہ کرتی  
 ہیں حضرت نے فرمایا لیکن قیامت میں تم سب داخل بہشت ہوگی شفاعت  
 سی پیغمبر مطاع اور اسکی وصی واجب الاتباع کی شفاعت سی لیکن  
 واند ڈرتا ہوں میں تمہاری لئی عالم برزخ میں کہا مینی برزخ کجا  
 چیز ہی فرمایا قبر اوس روز سی کہ مرتاہی روز قیامت تک اور حدیث  
 حسن کا تصحیح میں زرارہ سی منقول ہے کہ کہا حضرت باقر علیہ السلام سی  
 پوچھا مینی کہ جریدی ہمراہ میت کی کسواسطی رکھتی ہیں فرمایا کہ واسطی اسکے  
 ہیں کہ عذاب اور حساب میت سی دور ہوتا ہی جب تک کہ ترہیں جرید  
 اور تمام عذاب لیکر وزا اور ایک ساعت ہوتا ہی جس مدت میں کہ میت  
 داخل قبر کرتی ہیں اور لوگ دفن کر کی پرتی ہیں اور دوجریدی سبب  
 اسکی قرار دئی ہیں کہ اوس ساعت میں عذاب نکرین اور جب وسوقت  
 عذاب نہوا تو انشاء اللہ تعالیٰ بعد خشک ہونکی ہی نہوگا مطلب چہا  
 بعض شرطوں اور علامات قیامت کی بیان میں کہ پہلی نفخ صور واقع  
 ہونگی اور بیان نفخ صور کا صاحب حق الیقین فرمائی ہیں کہ عمدہ علا

چند چیزین بین پہلی نکلنا یا جوج اور راجوج کا ہی کہ ذکر اس کے  
 ہی اور کتب میں بتفصیل لکھا ہی بلحاظ اختصار ترک کیا دوسرے  
 ظہور و اہل الارض کا ہی کہ قبل اسکی حتمین ذکر ہو چکا تیسرے نکلنا آفتاب  
 ہی جانب مغرب سی چوتھی دیوان پیدا ہونا اور بہت احادیث میں  
 طریق سنن شیعہ سی وارد ہوا ہی کہ حقتعالیٰ فی اسرافیل کو پیدا کیا ہی اور  
 ساتھ اسکی ایک صورت عظیم پیدا کیا یعنی ایک بوق کہ ایک سر اسکا مشرق  
 ہی اور دوسرا سر مغرب میں اور بس روز سی پیدا ہوئی ہیں اور بوق  
 مونہہ میں رکھی ہوئی منتظر امر الہی کی ہیں کہ جسوقت فرمان حقتعالیٰ ہوگا  
 صور میں ہونگے اور مفسر روایت کرتی ہیں کہ قیامت برپا ہوگی اور  
 کہ دو مرد کپڑوں کو کھولی ہونگی کہ خرید و فروش کریں ہنوز کپڑوں کو نہ لپٹا  
 ہوگا کہ قیامت برپا ہوگی اور کسی مرد فی لقمہ کو اوٹھایا ہوگا اور ہنوز اس  
 مونہہ میں نہ پونچا ہوگا کہ مرجائیگا پس فرمایا ہی کہ استطاعت نہیں کرتی  
 ہیں کہ کچھ وصیت کریں اپنی بل کیطرف پہرنیکی اور علی بن ابیہم فی بسند  
 مستبر ثور بن ابی فاخثہ سی روایت کی ہی کہ حضرت امام زین العابدین  
 سی سوال کیا فاصلا پہلی نفحہ سی دوسری نفحہ تک کس قدر ہوگا حضرت  
 فرمایا جسقدر خدا چاہی پوچھا کہ یا بن رسول اللہ کیونکر ہونگی گی صورتیں  
 فرمایا پہلی نفحہ میں خدا حکم کرتا ہی اسرافیل کو کہ اوتری دنیا پر پس و تری

الکفر

معه صور اور صموا یک سرز کہتا ہی اور دو طرف اور در میان دو طرف کے  
 بقدر زمین زمین و آسمان کی ہی جب ملائکہ اسرافیل کو دیکھیں گی کہ صو  
 لیکی طرف زمین کی آتی ہیں کہیں گی کہ خدائی رحمت دی ہی اہل زمین  
 آسمان کی مردہ کرنیکی پہ اسرافیل اور تنگی حطیرہ بیت المقدس پر اور مویہ  
 طرف کعبہ کی کرنیکی جب اہل زمین اسرافیل کو دیکھیں گی کہیں گی خدائی رحمت  
 دی ہی اہل زمین کی مار ڈالنی کی پہ اوس صور میں ہونکین گی اور آواز  
 باہر آئیگی و سطرف سی کہ جانب زمین ہی پہ زمین پر کوئی صنا روح  
 نہ رہیگا اور سب جائیں گی پہ آواز نکلے گی اور سطرف سی کہ جانب آسمان ہی  
 پس آسمان میں کوئی صاحب وح باقی نہ رہیگا اور سب مرجائیں گی مگر  
 اسرافیل زندہ رہیگا پہ خدا فرمائےگا اسرافیل سی کہ ای اسرافیل مر جاو  
 بہی مرجائےگا اور یہ حالت رہیگی اسقدر کہ خدا چاہی پہ حکم کرے گا خدا  
 آسمانوں کو کہ حرکت اور موج میں آئیں اور حکم آئیگا پہاڑوں کو روان ہوں  
 اور حرکت میں آئیں اور ہر طرف ہوں اور حضرت نبی فرمایا کہ یعنی ہوا اور زمین  
 اور بچہ جائیں گی اور بدل جائیں گی زمین اوس زمین سی کہ وہ سرگناہ گشتا  
 اور کشادہ ہو اور کوئی نہا اور کوئی پہاڑ اور کوئی درخت اور کوئی گلاب  
 روی زمین پر نہ رہی جس طرح اول بار زمین کو بچایا تھا اور عرش بنایا  
 کہیگا جس طرح اول مرتبہ رکھا تھا اور استقلال عرش ساتھ عظمت و قدر



ظاہر ہوگا پس اسوقت بہت صدای بلند سی خداوند جبار پکارے گا کہ  
 سب آسمانوں اور زمینوں پر آواز پہونچے گی اور کہیگا خداوند عالم کہ واسطے  
 کسکی ہی بادشاہی آجکی دن اور جب کوئی نہوگا تو خود جواب فرمائیگا کہ واسطے  
 خدای یگانہ قہار کی ہی اور مینی قہر کیا تمام خلایق کو اور مار ڈالا انکو مین  
 خداوند کہ سوا میری کوئی خدا نہیں ہی اور کوئی شریک اور کوئی وزیر نہیں  
 رکھتا ہوں اور مینی پیدا کیا ہی خلق کو اپنی دست قدرت سی اور مین مار  
 ڈالتا ہوں انکو اپنی مشیت سی اور مین زندہ کرتا ہوں انکو اپنی قدرت سی  
 پھر خداوند جبار اپنی قدرت سی ہونکی تصویر مین اور باہر نکلی گی صد اوس  
 سری سی کہ طرف آسمانوں کی ہی پھر آسمانوں مین کوئی نہ ہوگا مگر یہ کہ  
 زندہ ہو جائی اور اوٹھ بیٹھی جسطرح سی کہ تھا اور تالان عرش پیدا ہون  
 اور بہشت اور دوزخ حاضر ہوں اور محشور ہوں خلایق واسطی حساب  
 یہ کہ کی حضرت بہت روئی اسوقت مطلب سا تو ان اون احوال کی  
 بیان مین کہ قیامت سی پہلی واقع ہونکی کتاب حق یقین مین ہی پان  
 لانا چاہیے اون سب مقدمات حشر کا کہ خدائی جنکی خبر آیات کریمہ مین دی  
 ہی اور پیروی بعض حکما و متابعین کفار کی سبب سی تاویل آیات قرآن  
 چناہی چناختہ خدائی فرمایا ہی کہ جس روز لپیٹو نہیں آسمانوں کو مانند لپیٹنے  
 ناسون کی اور پھر فرمایا ہی کہ جسوقت شق ہوں آسمان اور رنگہاں مختلف

دکھائیں اور پھر فرمایا کہ شق ہو آسمان پس اس روز سست ہو اور  
 فرمایا کہ جبوقت آسمانوں کو اپنی جگہ سی دور کریں اور پھر فرمایا ہی کہ آسمان  
 شکافتہ ہو اور ستاروں کی باب میں کہی جگہ فرمایا ہی کہ نور او کا جاتا رہے  
 اور آسمانی گرہیں اور نور آفتاب اور ماہتاب سی جاتا رہی اور آفتاب  
 اور ماہتاب آسمین بلجائیں اور پہاڑ مانند پشم و ہنکی ہوئی کی حرکت میں  
 آئیں اور گرہیں اور مانند ذروں کی ہو اور جہاں اور زمین پر چھ جائیں  
 اور زلزلہ عظیم زمین میں ہم پہنچی کہ جمیع مکان اور بلندیان زمین سی دو  
 ہوں و ہموار ہوں کوئی بلندی او میں نہ رہی اور سطح ہو اور فرمایا ہی کہ  
 کر گیا زمین کو ایک بیابان ہموار کہ ندکی تو او میں پستی اور نہ بلندی اور علی  
 بن ابراہیم تفسیر میں بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت  
 کرتی ہیں کہ جب خدا چاہیگا کہ لوگوں کو محشور اور جمع کری حکم کرے گا کہ منادی  
 ندا کری پس تمام جن و انس ایک چشم زون میں ایک مکان میں جمع کرے گا پھر  
 آسمان اول کو نیچی لایگا اور عقب میں لوگوں کی رکبے گا پھر آسمان دوم کو  
 نیچی لایگا کہ دو برابر آسمان اول کی ہی اور اسی ترتیب سی تمام آسمانوں کو  
 نیچی لایگا اور محیط کرے گا لوگوں پر ایک بر نیچی لایگا ساتھ ایک گروہ ملائکہ کی  
 اور منادی ندا کرے گا ساتھ اس آیت کی یا معشر الجن والانس ان  
 ان تنفذوا من افطار السموات والارض فانفذوا

لَا تَنْفَكُ وَنَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ یعنی ای گروه جن و انس اگر ہو سکی تھے  
 کہ نفوذ کرو اور بہا گو تم اقطار آسمانها وزمین سی پس نفوذ کرو اور نہ نفوذ  
 کر سہوگی مگر ساتھ قدرت خدا کی پس حضرت رؤی راوی فی پوچھا کہ خبا  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام اور شیخ  
 اونکی او سوقت کہان ہونگی فرمایا کہ مقام انکا او پر چند ٹیلونکی ہی کہ مشک  
 خوش بو تر ہو بالای منبرهای نورانی کی اور لوگ محزون ہونگی اور ڈرتی ہونگی  
 اور یہ لوگ نہ ڈرتی ہونگی پس آیہ پڑھا کہ مضمون اوسکا یہ ہے کہ جو کوئی آگ  
 کوئی حسد پس واسطی اوسکی بہتر اوس سی ہی اور یہ لوگ اوس روز کی سع  
 سی امین ہین پھر فرمایا قسم خدا کی کہ حسد اس آیہ میں مراد امیر المؤمنین علیہ السلام  
 سی ہی مطلب آہوان حشر و خوش کی بیان ہین ہی خدا فرماتا ہے  
 وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ یعنی حیووت وحشی محسور ہون اور جمع البیاض  
 میں تفسیر میں اس آیہ کی لکھا ہی کہ حشر کالی حشر کر گیا و خوش کوتا کہ ہو چکا  
 حیوانات کو وہ چیزیں کہ جسکی مستحق ہین یعنی جو جو الم نہیں دنیا میں پہنچ  
 ہین انکا عوض دی اور انتقام لی و خوش کا بعضی و خوش سی پس ب  
 پہنچا انکو عوض اوس چیز کا کہ جسکی مستحق تھی پس بعد اسکی اختلاف  
 ہی بعضی کہتی ہین کہ جبکو عوض ملیگا ہمیشہ صاحب نعمت رہیگی اور  
 احادیث معتبرہ میں طرق سنی اور شیعہ سی منقول ہی کہ رسول خدا صلی اللہ

علیہ وآلہ فی فرمایا کہ قیامت میں چار شخص سوار ہونگی میں براق پر اور  
 بہائی صالح ناقہ خدا پر کہ اونکی قوم نی اوسی پے کیا اور بیٹی میری فاطمہ  
 غضبنا پر اور علی ابیطالب ایک ناقہ پر ناقہای بہشت میں سی اور حضرت  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی منقول ہی کہ اچھی قربانیان کرو اپنی  
 لئی کہ مرکب تمہاری ہونگی صراط پر اور مروی ہی کہ گہوڑی غازیون کی  
 دنیا میں گہوڑی لنگی ہن بہشت میں اور حضرت صادق علیہ السلام سی منقول  
 ہی کہ بہائم بہشت میں ہونگی مگر گدما بلعم بن باعور کا اور ناقہ صالح کا اور  
 بھیڑ یا یوسف کا اور گناہ صاحب کہف کا اور سباب میں حدیثین بہت  
 ہیں پس ظاہر آیات و اخبار سی پایا جاتا ہی کہ وحوش محصور ہونگی واسطی  
 تذکرک ظلمونکی کہ انہر واقع ہوتی ہیں اور بعضی حیوان واسطی بعض مصکوت  
 زندہ کنی جائیکگی اور بعضی مانند ناقہ صالح وغیرہ کی کہ جبکا ذکر ہو چکا دخل  
 بہشت ہونگی اور دخل بہشت ہونا انکا مکلفین کی ثواب تعظیم میں دخل  
 ہی اور محصور ہونا جمیع حیوانات کا اور عاقبت اونکی کہ محصور ہونگی اخبار  
 معتبرہ سی ظاہر نہیں ہوتا اسی واسطی اکثر متکلمین شیعہ مجمل کہتی ہیں اور  
 متعرض تفصیل کی نہیں ہوتی ہیں لکن باقی مکلفین بلائکہ اور حرج اور شیطانی  
 کی گردہ ہمیں خلاف نہیں کہ محصور ہونگی اور ملائکہ دخل بہشت ہونگی  
 اور شیاطین داخل جہنم ہونگی الا کوئی شاذ و نادر کہ ایمان لایا ہو جیسا

بعض روایات شاذہ سی ظاہر ہوتا ہے اور عاصیہ جرج خل جہنم ہونگی اور مومنان  
 جن ثواب پائنگی ساتھ مال صالحہ کی لکن خلاف ہی اس بات میں کہ یہ دخل بہشت  
 ہونگی یا عرف میں پائنگی اکثر عقاب ہی کہ دخل بہشت ہونگی اور دجا انکی بہشت ہونگی  
 دجا بنی آدم سی و بعضی کہتی ہیں ثواب انکا عرف میں ہوگا مطلب ان جہنم اطفال  
 و مجنون وغیرہ کی بیانی میں حق الیقین میں لکھا ہی کہ جاننا چاہیے کہ خلاف میں  
 ہی درمیان اصحاب کی اس بات میں کہ اطفال مومنین اپنی پدر و نکی ساتھ  
 میں جائینگے اور علی بن ابراہیم فی حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی کہ  
 ہمارے شیعوں کی اطفال کو حضرت فاطمہ علیہا السلام تربیت کرتی ہیں اور بطور  
 ہدیہ و نیک انکی پدر و ن کو قیامت میں اور ابن بابویہ فی فقیہ میں بسند صحیح  
 حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جب کوئی طفل اطفال ہو  
 سی مرتبہ ہی منادی ندا کرتا ہی ملکوت سموات برکہ فلان پسر فلان مرگیا اگر  
 کوئی باپ اور مان یا عزیز مومن اسکا مرگیا ہی او سکودیتی ہیں کہ او س بچی کو  
 غذا دی والا حضرت فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا کو دیتی ہیں کہ او سکون غذا پہونچے  
 میں سنانک کہ کوئی باپ اور مان اور اہلبیت مومن او سکامری او سوقت  
 حضرت فاطمہ علیہا السلام او س بچی کو او سی دیدیتی ہیں اور بسند صحیح حضرت  
 صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ حق تعالیٰ اطفال مومنین کو حضرت ابراہیم  
 اور سارا کو دیتا ہی کہ غذا دیتی ہیں انکو ایسی درخت سی کہ بہشت میں ہیں اور

خبر اطفال  
مومنین

چہا تیان رکشا ہی مانند پستانہای گاؤ کی قسم مر و ارید میں جب  
روز قیامت ہوگا ان بچوں کو لباس خوب پہناینگے اور خوشبو کرینگے  
اور بطور ہدیہ انکی پدر و نکودینگے پس یہ بادشاہ ہونگی اپنی پدر و نکو ستا  
بہشت میں اور یہی معنی قول خدا کی پس یہ یہ پڑاؤا لَٰذِیْنَ اٰمَنُوْا  
وَ اَتَّبَعُوْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ اٰخِرًا مَّا تَمَّجِدُ باقر مجلسی کہتے ہیں کہ ممکن ہی کہ  
بعض کو حضرت فاطمہ علیہا السلام تربیت کریں اور غذا دیں اور بعضی کو  
حضرت ابراہیم اور سارا یا پہلی حضرت فاطمہ علیہا السلام غذا دیں اور  
وہ حضرت حضرت ابراہیم اور حضرت سارا کو دین اور اطفال کفار میں خلا  
ہی مذہب ملین میں مگر خلاف نہیں درمیان علمای شیعہ کی اس امر میں  
کہ داخل جہنم ہونگی اور اکثر کہتے ہیں کہ داخل اعراف ہونگی اور کلینی اور ابن  
بابویہ اور اکثر محدثین شیعہ کا اعتقاد یہ ہے کہ حقیقی قیامت میں اطفال  
کفار کو مکلف کریں اور موافق اوس تکلیف کی جو مطیع ہوگا ثواب پایگا  
اور عاصی عقاب میں گرفتار ہوگا اور موافق اسکی حدیثیں بہت سی ہیں  
چنانچہ ابن بابویہ خصال میں بسند صحیح روایت کرتی ہیں زرارہ سی اور  
وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی کہ جب قیامت ہوگی خدا حجت تمام  
کرے گا پانچ شخص پر ایک طفل اور وہ شخص کہ جو درمیان دو غیبر و  
ہو یعنی بحیثیت پیغمبر سابق کو مدین گذری ہوں اور اہل ضلالت غالب

خبر اطفال  
سخت

ہوی ہوں اور حق پوشیدہ ہوا ہوتا مندر زمان جاہلیت کی بہت لوگ کہ  
 حجت انہر تمام نہوی ہو معذور ہونگی اور وہ شخص کہ ابتدای بعثت میں بھی  
 اور ابھی حجت او سپر قائم نہوی ہوا اور احمق کہ تمیز حق و باطل میں نہ کر سکی اور  
 مستضعف ہوا ہوا اور دیوانہ کہ کچھ نہ سمجھی اور مکلف ہوا اور بہر اور گونگا  
 ماوراء و پس زمین سی ہر ایک پر خدا حجت تمام کر گیا اور ایک پیغمبر مبعوث  
 کر گیا اور ایک آگ و آسلی انکی روشن کر گیا اور پیغمبر کہیگا انسی کہ پروردگار  
 تمہارا حکم کرتا ہی کہ اس آگ میں داخل ہو جو کوئی اس آگ میں داخل ہوگا  
 او سپر وہ آگ سرد اور سلامتی ہو جائیگی اور جو کہ حکم نہ مانے گا جہنم میں جائیگا  
**مطلب** سوان میزان اور حساب و رسوال اور روم نظام کی بنیاد  
 میں تفصیل ان مطالب کی حق اطمینان میں ہی خلاصہ اون مضامین اور  
 احادیث کا یہ ہے کہ جاننا چاہیے کہ کچھ خلاف نہیں ہی درمیان مسلمانوں  
 حقیقت میزان میں اور قرآن مجید میں بہت سی جگہ وارد ہوا ہی سورہ  
 اعراف میں خداوند عالم فرماتا ہی وَالْوِزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ فَمَنْ  
 ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَمَنْ خَفَّتْ  
 مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا  
 بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ یعنی وزن اور تولنا اعمال کا روز قیامت میں  
 حق ہی پس جس کی سنگین ہو تر از وہ ہستگار ہی اور جس کی سبکی ہو

برجہ

تراز و پس یہ ہیں وہ لوگ کہ نقصان کیا ہی اپنی جانوں کا سبب اس کی کہ  
 ہتی ہماری آیات پرستم کرتی اور سورہ مومنین میں ہی اسی مضمون کے  
 قریب فرمایا ہی اور سورہ قارعہ میں ہی خفت اور ثقل موازن کو فرمایا  
 ہی پس اصل میزان میں کوئی شک نہیں ہی اور انکار اوس کا بالکل کفر ہی  
 لیکن اوس کی معنی میں خلاف ہی اکثر مفسر اور متکلم شیعوں اور سنیوں کی  
 اوس کی ظاہر پر عمل کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ خدا قیامت میں ایک ترازو  
 نصب کرے گا کہ زبانہ رکھتی ہوگی اور دو پلہ عظیم رکھتی ہوگی اور اعمال  
 اوس میں تولیگا احسان کو ایک پلہ میں رکھے گا اور سیئات کو دوسرے پلہ میں  
 اور اون جماعتوں نے ہی خلاف کیا ہی کیفیت وزن میں اس واسطی کہ  
 اعمال عرض میں وزن نہیں رکھتی پس بعضی کہتی ہیں کہ صحیفہ اعمال کے  
 تولیگی اور بعضی کہتی ہیں کہ اعمال محکم ہو جاتی ہیں اعمال حسنہ صورتھا  
 خوب و نورانی ہو جاتی ہیں اور اعمال بد بصورت تاریک سیاہ ہوتی ہیں  
 اور یہ قول نہایت بعید ہی اور مذہب حق سی موافق نہیں ہی ان قر  
 نبقل یہی کہ مناسب اعمال و اقوال نیک و بد کی خداوند عالم صوبتھا  
 نیک و بد کو خلق فرماتا ہی کہ جس سی حسن و قبح او ان اعمال و اقوال کا وقت  
 ہوتا ہی اور اختلاف ہی اس میں ہی کہ آیا ترازو سب کے اعمال کی ایک ہی  
 یا واسطی ہر شخص کے ایک ترازو جدا ہی بر تقدیر جدا ہونی کی ہر شخص کی ایک



ترازو ہی یا باعتبار عقائد اور اعمال اور اخلاق اور انواع افعال کی  
 ترازوین متعدد ہیں جو خصوصیت ان شقون کی معلوم نہیں یا انجالی  
 اس باب میں کافی ہی اور ایک جماعت متکلمین شیعہ و سنی قائل ہیں  
 اسبات کی کہ میزان کنایہ ہی عدالت سی اور برابری سی درمیان تقدیر  
 ثواب اور عقاب اعمال کی بروجہ عدالت اور کہتی ہیں اگر وہ شخص اقرار  
 عدالت خدا کا رکھتا ہی کیا احتیاج تولنی اور ترازو کی ہی اور اگر عقدا  
 عدالت کا نہیں رکھتا ہی اس تولنی کو کب باور کر گیا پس فائدہ اس تولنی  
 میں نہیں اور تا یہ کہ نیوالی اس بات کی وہ حدیث ہی کہ اوسکو احتیاج  
 ہشام بن الحکم سی روایت کی ہی کہ ایک زندیق فی سوال کیا حضرت  
 صادق علیہ السلام سی میزان کا حضرت فی فرمایا کہ اعمال جسم نہیں ہے  
 کہ سنگینی اور سبکی کہتی ہوں اور وہ شخص محتاج ہی چیز کی تولنی کا  
 جو کہ گنتی اشیاء کی اور سنگینی اور سبکی اوسکی بخانی اور خدا پر کوئی چیز مخفی  
 نہیں پوچھا کہ پس کیا معنی رکھتی ہی میزان فرمایا کہ مرا وعدل ہی پوچھا  
 کیا معنی رکھتی ہی یہ بات کہ خدا فرماتا ہی کہ جو کہ سنگین ہو موازن اوسکا فرمایا  
 یعنی زیادہ ہو عمل خیر جسکا اور کلتنی اور ابن بابویہ بسند معتبر ہشام بن سالم  
 روایت کرتی ہیں کہ حضرت صادق علیہ السلام سی پوچھی معنی اس قول خدا کی  
 ونضع الموازن القسط لیوم القيمة فرمایا کہ موازن انبیا اور اوصیا

علیہم السلام بین آنحضرت مجلسی علیہ الرحمہ فرماتی ہیں بسبب جوہ عقلیہ ظاہر  
معنی آیات سی دست بردار ہونا چاہیے لیکن جو کہ روایتیں سنا میں  
مختلف ہیں تو چاہیے اصل میزان کا اعتقاد کرنا اور معنی او کی علم ائمہ  
علیہم السلام پر چاہیے چھوڑنا اور جزم کرنا یعنی یقین لانا ان روایات  
مختلفہ میں سی ایک کا شکل ہی بیان حساب سوال و حکم نظام  
عباد کا آیتیں اور حدیثیں اس باب میں بہت ہیں اور ایمان او کا جملہ  
واجب اور بہت آیات میں وارد ہوا ہی کہ خدا سرع الحساب ہی او  
اور اسرع الحاسبین ہی او فرمایا ہی طرف میری ہی بازگشت انکی اور  
مجھ پر ہی حساب نکا اور روایت میں وارد ہوا ہی کہ حق تعالیٰ حشا کرے گا  
خلائق کا بقدر ایک چشم زدن کی اور دوسری روایت میں ہی کہ بقدر  
دوہنی ایک گوسفند کی دوو کی اور حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سی  
منقول ہی کہ خدا کو مشغول نہیں کرتا حساب ایک شخص کا دوسری کی  
حساب سی جس طرح مشغول نہیں کرتا او سکوروزی دنیا ایک کا دوسرے  
دوسری کی روزی دینی سی اور ابن بابویہ فی رسالہ عقائد میں لکھتا  
کہ اعتقاد میرا حساب اور میزان میں یہ ہی کہ حق میں اور بعضے کی طرف  
خدا خود متوجہ ہوتا ہی اور بعضی کو اپنی جتوں یعنی انبیاء اور اوصیاء  
چھوڑ دیتا ہی پس حساب انبیاء اور ائمہ کا خود خدا کرتا ہی اور ہر ایک تعمیر

حساب اپنی اوصیا کا کرتا ہی اور اوصیا متولی امتوں کی حساب کے ہوتی ہیں  
 اور خدا گواہ ہی انبیا کا اور سب سول گواہ ہیں اوصیا کی اور ائمہ گواہ ہیں  
 اور لوگوں کی اور کلینی فی حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام سی روایت کی  
 ہی کہ واسطی اہل شرک کی ترازوین نصب نہیں ہوتی اور دیوان اعمال کی  
 نہیں کھولی جاتی ہیں انکو فوج فوج جہنم میں لیجاتی ہیں اور نصب ہونا  
 میزان کا اور نشر اور دیوان اعمال واسطی اہل اسلام کی ہوتی ہیں اور  
 علی بن ابراہیم اور ابن بابویہ اور شیخ طوسی رحمہم اللہ بندہ نامی معتبر حضرت  
 امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کرتی ہیں کہ دو قدم بندہ اپنی جگہ  
 خدا کی سامنی سی حرکت نہ کرے گا تا اینکه اوس سی سوال کرنیکی چا خصلتوں  
 اوسکی عمر کا کہ کس چیز میں فانی کی اور اوسکی جسد کا اور جوانی کا کہ کس چیز  
 میں کہنہ کی اور اوسکی مال کا کہ کہاں سی پیدا کیا اور کس چیز میں خرچ  
 کیا ہی اور محبت کا ہم اہلبیت کی اور ابن بابویہ بسند معتبر روایت کرتے  
 ہیں کہ خلاصہ مضمون اوسکا یہ ہے کہ جب روز قیامت ہو گا دو بندہ  
 مومن کو واسطی حساب کی ٹھرائیگی کہ دونوں اہل بہشت سی ہوں گی ایک  
 فقیر ہو گا دوسرا غنی دنیا میں پس فقیر کہے گا پروردگار کس لی مجھ پر آیا  
 ہی قسم تیری عزت کی کہ جانتا ہی تو کہ ولایت اور کوئی حکومت مجھ ہی  
 تھی کہ اوسمیں عدالت کرتا میں یا جو راور مال زیادہ نہ دیا تھا مجھ کو کہ حق تبار

یہ روایت

اوسین واجب ہوتا کہ دیا یا ندیا ہو مینی روزی میری بقدر کفایت میری  
 وی توئی پس خداوند جلیل فرمایگا کہ سچ کہتا ہی بندہ میرا چوڑو کہ دل  
 بہشت ہو اور وہ غنی رہیگا اسقدر سپینہ اوس سی جاری ہوگا کہ اگرچہ اوس  
 اونٹ بہن تو کافی ہوانکی لئی بعد اسکی داخل بہشت ہوگا اور وہ فقیر ہیگا  
 کہ کس چیزنی تجھکو قید کیا غنی جواب دیگا طول حساب نی ایک چیز بعد دوسرے  
 چیزکی تقصیرات میں سی ظاہر ہونی تھی اور خجستہا تہا یا نسا کہ مجھکو اپنی  
 سی گیر لیا اور طوطی کیا تو بہ کار و غین پس تو کون ہی جواب دیگا مینی  
 فقیر ہوں کہ تیری ساتھ محشر میں تہا غنی کیگا نفیم بہشت نی تجھکو اپنی  
 تغیر دی ہی کہ مینی تجھکو نہ پہچانا اور بہت سند و سنی منقول ہی کہ سبکی  
 کہ بندہ سی سوال کرنیکی محبت اہلبیت علیہم السلام ہے اور شیخ طوسی حضرت  
 صادق علیہ السلام سی روایت کرتی ہن کہ جب روز قیامت ہوگا خدا  
 ہمو کو مل کر گیا و سطر حساب ہماری شیعوں کی پس جو گناہ خدا کی کئی ہوگی  
 ہم خدا سی سوال کرنیکی کہ ہماری خاطر سی بخشیدی اور جو کچھ حق ہمارا ہن  
 ہوگا ہم بخشیدگی پس حضرت نی یہ آیت پڑھا اِنَّ الْيَنَّا اَيَاہُمْ ثُمَّ اِنَّ  
 عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ اور عیاشی نی روایت کی ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام  
 فی اس آیت کی تفسیر میں فرمایا اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ وَلِيكَ  
 كَانَ عَنْہُ مَسْئُولًا یعنی کان سی سوال کرنیکی اون چیز و کما کہ سنی ہن اور

سوال از  
 شیخ طوسی

آنکہ سی اوں چیزوں کا کہ دیکھی ہیں اور دل سی اوں چیزوں کا کہ عقلم  
کئی ہیں اور کلینی اور برقی بسند نامی صحیح حضرت صادق علیہ السلام  
روایت کرتی ہیں کہ تین چیزیں ہیں کہ بندہ مومن سی اوں کا حساب کیا  
جائے گا وہ کھانا کہ کھاوی اور وہ پوشاک کہ پہنی اور زوجہ صالحہ کہ اوں کی  
معاونت کری اور اپنی حفاظت کری حرام سی اور کلینی فی حضرت علی  
الحسین علیہما السلام سی روایت کی کہ خلاصہ مضمون اوں کا یہ ہے کہ جب  
روز قیامت ہو گا خدا لوگوں کو محصور کرے گا قبر و نسی عریان و پابرہنہ اور  
بی ریش اور بی عیب مثل پیدا ہونگی دن کی ایک صحرائیں اور لیجائیں گی انکو  
یہاں تک کہ کہڑی ہوں عقبہ محشر میں اور از دحام کریں اور ایک دوسرے پر  
سوار ہونگی اور چھوڑیں گی انکو کہ اس عقبہ سی نکل جائیں پہر سانس انکی  
چڑھنی لگی گی اور پسینا انکا بہت ہو گا اور نالہ و گریہ انکا بلند ہو گا یہ پہلا  
ہول ہی اہوال روز قیامت میں سی پس ایک فرشتہ خدا کا آواز دیگا  
کہ سب سنیں گی بعد اسکی آوازیں پست اور آنکھیں انکی خاشع ہونگی اور  
بدن انکی لرزنی لگیں گی اور دل انکی ڈرنی لگیں گی سر و نگو بلند کریں گی  
اوس آواز کی پہر خداوند عالم عادل آواز دیگا انکو کہ میں ہوں ایسا خدا کہ  
سو امیری کوئی خدا نہیں ہی اور حاکم اور عادل ہوں اور ظلم نہیں کرتا اور  
آجکی دن درمیان ہتھاری عدالت سی حکم کرتا ہوں اور حق ضعیف کا

خبر

قوی سی لیتا ہوں اور لوگوں کی مظلوم کا حسناات اور سیئات سی بدلتا  
ہوں میں بخشی پر مظلوم کی ثواب دیتا ہوں اور پچوٹیکا اس مجبہ سی اکی  
دن کوئی ظالم کہ اوسکی ذمہ کوئی مظلوم ہو مگر یہ کہ جس مظلوم کو مظلوم بنی اور  
میں اوسکو ثواب دن پس لپٹو ایک دوسری سی اور مظلوم اپنا صلیب کرو  
جسکی کہ تمہرے کیا ہو دنیا میں اور میں گواہ ہوں تمہارا اوسیں ہی گئی ہی  
میری پھر مظلوم دڑیگی اور ظالم کو پیدا کریگی اور مدتوں تک اسی حال  
رہیگی پھر حال انکا شدید تر اور پسینہ انکا بیشتر ہوگا اور دوسرے روایت  
میں ہی کہ پسینہ انکی مونہہ تک آویگا اور فریاد و فغان بہت ہوگی اور اکثر  
یہ مظلوم آرزو کریگی کہ اپنی مظلوم سی درگزرین اور اس عقبہ سی نجات  
پاویں پس ایک منادی ندا کریگا انکو کہ خاموش ہو اور ندا اپنی پروردگار  
کی سنجب خاموش ہونگی آواز آئیگی کہ خدا فرماتا ہی کہ اگر چاہتی ہو مظلوم کو  
ایک دوسری کو بخشو اور اس عقبہ سی خلاص ہو اور اگر نہیں بخشی ہو  
تمہاری مظلوم لیتا ہوں پس اکثر یہ مظلوم شاد ہونگی اور اپنی مظلوم بخشیگی  
اسل میدسی کہ اس شدت سی نجات پائیں اور بعضی مظلوم کہیں گی کہ پروردگار  
مظلوم ہمارے بزرگترین اس سی کہ بخشیں ہم پس آواز پہونچگی رضوان خازن  
بہشت کو کہ ایک قصر چاندیکا قصر ہای جنت الفردوس میں سی آ رہے کہ  
انواع نعمتہا اور طرف ہای طلا اور نقرہ اور حورون اور علمائون سی ان

مشاوری نظر میں جلوہ دی پس ایک منادی ندا کر گیا خدا کی طرف سے کہ ای  
 گروہ خلأئق سے بلند کرو اور اس قصر کو دیکھو جو جب نظر کر نیگی ہر ایک آنرز و کینکا  
 کہ یہ قصر میرا ہے پس منادی آواز دیا کہ یہ قصر اس شخص کا ہے کہ بخش دی  
 منظمہ کسی مومن کا پس اکثر انہیں سی عفو کر نیگی اور خلاص ہوگی اور تہوڑی  
 لوگ رہ جائیگی کہ عفو کر نیگی یہ حق تعالیٰ فرمایا کہ میری بہشت میں داخل  
 ہوتا وہ شخص کہ منظمہ کسی کا مسلمانوں میں سی ذمہ دہی ہو یہاں تک کہ وہ منظمہ  
 حساب دے سی لین ای گروہ خلأئق مستعد حساب ہو یہ انکو راہ دینی کہ عرصہ  
 حساب میں آئیں نزدیک عرش الہی کی اور دیوان کہولی جائیگی اور تر از وہ  
 کہڑی ہوگی اور پیغمبر اور ائمہ کہ گواہ خلق کی ہن اور ہر ایک امام گواہی دینکا  
 اپنی اہل عالم پر کہ در میان انکی قیام امر الہی پر کیا ہی اور انکو طرف خدا کے  
 طلب کیا ہی یہر ایک مرد قریش نی کہا کہ یا بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 اگر اسطی مومن کی نزدیک مرد کافر کی منظمہ ہو گیا چیز کافر سی لیگا حالانکہ  
 وہ اہل جہنم سی ہی حضرت نی فرمایا کہ گرا دینی گناہ مسلمان کی بقدر  
 اوس چیز کی کہ کافر پر ہی یہر کافر کو عذاب کر نیگی بسبب اوس منظمہ یا اوس  
 عذاب کی کہ بسبب کفر کی کہتا ہی بقدر اون چیزون کی کہ منظمہ مسلمانوں  
 اوس پر ہی پس اوس مردنی پوچھا کہ اگر منظمہ کسی مسلمان کا کسی مسلمان  
 ہو کیونکر منظمہ مسلمان سی لینیگی فرمایا لی لینیگی کہ حسنات سی ظالم کی بقدر حق

مظلوم کی اور بڑا نیکی حسنت پر مظلوم کی پوچھا کہ اگر ظالم حسنت نہ کرتا تو کیا کر نیکی فرمایا گناہان مظلوم موافق اس مظلومہ کی نیکی گناہان ظالم بڑا  
 مؤلف کہتا ہی کہ آیات و اخبار سی حقیقت اصل حساب سوال کی قیامتیں  
 معلوم ہی مگر خصوصیت و حساب اونکی کہ کسی سوال کرنی اور کس کو بحسابت  
 یا جنہم میں لجا نیکی معلوم نہیں اور معلوم نہیں کہ کس چیز کا سوال اور حساب  
 کرنی اس واسطی کہ اخبار سمین مختلف ہی اور اعتقاد اجمالی کافی ہی اور چنا  
 چاہی کہ احادیث مختلف ہیں عریان محشور ہونگی باب میں اور لباس  
 پہنے ہوئی مبعوث ہونگی باب میں اور بعضی روایت میں وارد ہوئی کہ  
 عریان محشور ہونگی چنانچہ حدیث فاطمہ بنت اسد اسپردالت کرتی ہی  
 اور بعضو میں وارد ہی کہ کفن سی محشور ہونگی مطلب کیا رہوان  
 بیان سوال کار سولون سی اور شہادت شہدا کی اور دینا نامو کا دینے  
 اور باین ہاتھ میں اور بعضی حال ہول قیامت کی حق یقین میں تفسیر  
 علی بن ابراہیم سی بسند الصصح حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت  
 کی ہی تفسیر قول خدا میں **هَذَا يَوْمٌ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ**  
 یعنی وہ روز ہی کہ نفع دیتی ہی سچ کہنی والوں کو راست گوئی اونکی حضرت  
 علیہ السلام نی فرمایا کہ جب روز قیامت ہوگا آئینگی لوک واسطی حساب کی  
 اور گزرنیگی ہولہای قیامت پر اور عرصہ حساب میں نہ پہونچنیگی مگر بعد



بہت مشقت کھینچنے کی پس انکو نزدیک عرش خدا کی ٹہرائیگی اور خدا انکو  
خطاب کرے گا پس پہلی جس شخص کو کہ بلائیںگی ایسی ندا سی کہ تمام خلایق میں  
وہ محمد بن عبد اللہ پیغمبر قرشی عربی ہونگی اور انکو وہی طرف عرش خدا کی  
ٹہرائیگی پھر علی بن ابیطالب کو بلائیںگی اور باین طرف حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی  
علیہ وآلہ وسلم کی ٹہرائیگی پھر سب امام ائیںگی و زیت میں سی معہ تمام امت  
بلائیںگی اور باین طرف حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی ٹہرائیگی پس ایک  
پیغمبر کو معہ اوسکی امت کی اول انبیاسی آخر انبیات تک بلائیںگی اور باین طرف  
عرش کی ٹہرائیگی پس پہلی واسطی سوال کی قلم کو بلائیںگی وہ آئیںگا اور برابر  
عرش خدا کی کہڑا ہوگا بصورت آدمیان پھر خدا اوس سی سوال کرے گا کہ  
لکھا تونی لوح میں جو کچہ تجھ کو الہام کیا تھا مینی وحی سی قلم کیسے لکھا تانی  
پروردگار میری توجہ جانتا ہی کہ مینی لکھا جو کچہ کہ تونی حکم کیا خدا فرمایا  
کہ کون گواہی دیکھتا تیری اس بات کی قلم کیسے لکھا پروردگار تیری بید پر  
کوئی مخلوق سوا تیری مطلع نہیں ہو سکتا تھا خدا فرمایا کہ حجت اپنی  
تمام کی تونی پھر لوح کو طلب کیا اور اس طرح سوال کرے گا لوح کیسے لکھا کہ  
پروردگار جو کچہ قلم نے مجھ پر لکھا تھا اوسکو پہنچایا مینی اسرئیل کو پہر  
اسرئیل بلائی جائیگی اور آئیںگی بصورت آدمی اور پاس قلم و لوح کی  
استادہ رہیگی پھر خدا فرمایا کہ پہنچایا تجھ کو لوح نے جو کچہ کہ قلم نے فرمایا

لکھا تھا وحی سی جواب نیکی مان پروردگار پہونچا یا مینی اوسی جبرئیل کو  
 جبرئیل بلائی جائیگی اور آئینگی اور پہلوی اسرافیل میں کٹھری ہونگی پھندا  
 فرمائے گا کہ آیا اسرافیل نی پہونچا یا تجھ کو کچھ اوسی پہونچا تھا کہینگی مان پروردگار  
 میری پہونچا یا مینی اوسی سب تیری پیغمبروں کو جو کچھ مجھی پہونچا تھا علم  
 تیرا اور اوسی رسالت تیری ہر پیغمبر اور ہر رسول پر کی مینی اور جمیع چین  
 اور حکمتیں اور کتابیں تیری انکو پہونچائیں مینی اور آخر وہ کہ حسب رسالت  
 وحی وحکمت علم و کتاب کلام تیرا پہونچا یا محمد بن عبد اللہ قرشی عربی تہی  
 کہ حسب تیری ہین پہر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا جس کتاب  
 مضمون یہی ہے کہ پہلی حبیبی کہ بلائینگی فرزندان آدم سے واسطی سوال کرتی  
 محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین خدا و نہیں اپنی عرش کی نزیک  
 جگہ بیگا اور اوس روز کسی کی قرب منزلت خدا کی نزدیک مثل اونکی ہونگی  
 پہر خدا اونی خطاب کریگا کہ آیا جبرئیل نی تمکو پہونچا یا جو کچھ کہ وحی کی تہی  
 مینی اور اوسکو جو تمہاری طرف بھیجا تھا مینی کتاب اور حکمت علم سی آیا جبرئیل  
 نی یہ سب چیزیں تمہیں وحی کین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کین  
 ہاں ہی پروردگار میری جھکو پہونچائیں تہین جبرئیل نی سب چیزیں پہر حق تعالیٰ  
 فرمائے گا تمہیں آیا پہونچائیں تہین تہی اپنی امت پر جو چیزیں پہونچائیں تہین جبرئیل  
 حضرت کہینگی مان پروردگار پہونچائیں تہی اپنی امت پر اور جہاں کیا مینی تیری ہین

پہر حق تعالیٰ کہیگا کہ گواہی دیجاکہ تیری کون ان باتوں کی وہ حضرت کہینگے  
 پروردگار تو گواہی میری تبلیغ رسالت کا اور ملائکہ تیری اور نیک لوگ میری  
 امت کی اور گواہی تیری کافی ہی واسطے میری پہر ملائکہ بلائی جائینگے اور  
 یہ گواہی دینگے اور حضرت کی تبلیغ رسالت کی پہر امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم بلائی جائینگے اور سوال کیا جائیگا انس کی کہ آیا پہونچائی محمد بنی تکو رسالت  
 اور کتاب و حکمت اور علم میرا اور سکھایا تمہیں ان باتوں کو پس وہ  
 گواہی دینگے اور حضرت کی کہ تبلیغ کی رسالت اور کتاب و حکمت اور علم کی  
 پہر خدا فرمایگا کہ آیا بعد اپنی اپنی امت میں کسی کو اپنا خلیفہ اور جانشین کیا  
 کہ انکی در میان میں میری حکمت و علم سی قیام کریں اور تفسیر کریں انکی لمی کتاب  
 کو میری و بیان کریں اور ان امور کو کہ جن میں اختلاف کریں بعد تیری اور حجت  
 اور خلیفہ میرا ہوز میں میں پہر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہینگے اسی پروردگار  
 میری خلیفہ کیا مینی انکی در میان میں علی بن ابیطالب علیہ السلام کو کہ بجائے  
 میرا اور وزیر میرا اور وصی میرا اور بہتر میری امت کا تھا اور نصب کیا  
 اور سکوائی لمی اپنی حیات میں کہ نشانہ راہ ہدایت ہو اور انکی دعوت کی مینی  
 طر ف و سکی اطاعت کی اور اور سکوائے اپنا خلیفہ کیا مینی اپنی امت میں کہ امام  
 پیشوا نکھایا اور پیروی او سکی کری امت تار و قیامت پہر علی بن ابیطالب  
 علیہ السلام کو بلائینگے اور اونسی پوچھینگے کہ اے محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام میں

وصیت کی تھیں اور خلیفہ کیا اپنی امت میں اور تم کو نصب کیا اپنی جیتن  
 کہ نشانہ راہ ہدایت ہو اور آیا بعد اوسکی وفات کی قائم مقام اوسکا ہوا تو حضرت  
 امیر علیہ السلام کہیں گے مان ای پروردگار میری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کی محبی اور مجھ کو خلیفہ کیا اپنی امت میں اور جب محمد صلع کو اپنی پاس بلایا تو  
 انکار میرا کیا اونکی امت میں اور مکر کیا مجھے اور مجھ کو ضعیف کیا اور نزدیک تھا  
 کہ مجھ کو قتل کریں اور مقدم مجھ پر کیا اوس شخص کو کہ مؤخر کیا تھا توئی اور  
 مؤخر کیا اوس شخص کو کہ مقدم کیا تھا توئی اور بات میری نہ سنی اور طاعت  
 میری حکم کی نگی پہ قتال کیا میں نے انسی تیری فرمانی سی یہاں تک کہ مجھ کو قتل کیا  
 پہر علی علیہ السلام سی خدا کی گایا بعد اپنی امت میں کوئی حجت اور کوئی  
 خلیفہ زمین پہ چھوڑا توئی کہ دعوت کری لوگون کو میری دین کی طرف اور میرے  
 راہ رضا کی طرف علی علیہ السلام نے کہا مان ای پروردگار میری درمیان  
 انکی چھوڑا میں حسن اپنی پسر کو کہ نواسا تیری پیغمبر کا تھا اور یہ امام حسن کو بلاوا  
 اور وہی سوال کریں گے علی بن ابیطالب علیہ السلام سی کہا تھا اسی طرح  
 ایک امام بعد ایک امام کی بلانی جائیں گے اور حجت اوسکی اہل زمانہ پر تمام  
 کریں گے پہر حق تعالیٰ عذر انکا قبول فرمائے گا حجت اونکی جائے گی اوسوقت  
 خدا فرمائے گا کہ یہ وہ دن ہی کہ نفع دیتا ہی سچو کو سچ کہنا اور عیاشی بنے  
 حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جب وز قیامت ہوگا ہر شخص کو

نامہ اوسکا دینیگی اور کہینگی پڑہ پھر حق تعالیٰ اوسکی دلیمن لایگا جمیع کو  
 ہونی فصل و سکی مثل نگاہ کرنی اور بات کہنی اور قدم اوٹھانی وغیرہ کی سطر  
 کہ ابھی کئی ہین یہ کام پس کیگا یہ شخص کہ اسی وای مجھ پر کیا ہوا اس نامہ کو  
 چھوڑا کسی صغیرہ کو اور نہ کبیرہ کو مگر یہ کہ شمار کر لیا ہی مؤلف کہتا ہے  
 کہ کتاب مذکور میں گواہی دینا اعضا وغیرہ کا اور نامہ بہشت میں جانیگا و  
 ماتہ میں ملنا اور نامہ دوزخ میں جانیگا بائیں ملنا ذکر اسکا بہت طول سی لطاف  
 اختصار میں لکھی مطلب بار ہوا ان بیان وسیلہ اور لواو و  
 اور شفاعت اور سب سائل حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوست  
 علیہم السلام کا قیامت میں حق الیقین میں مذکور ہی جانا چاہی کہ اتحاد  
 سنی اور شیعہ کی ان سب چیزوں کی بابت میں متواتر بلکہ ضروریات دین میں سے  
 ہیں اور ایمان ان پر لانا واجب ہی خصوصاً حوض کوثر اور شفاعت اکبر کا  
 کلینی اور ابن بابویہ اور علی بن ابراہیم اور سب محدثین نے بسند ہی صحیح و  
 معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس وقت خدا سے سوال کرو میری واسطی وسیلہ کا  
 کرو پوچھا وسیلہ کیا ہی فرمایا وہ ایک درجہ میرا ہی بہشت میں اور ہزار پایہ  
 رکھتا ہی اور ایک پایہ سی و دوسری پایہ تک کہ عیسیٰ کی راہ ہی موافق دوزخ  
 کہوٹی نجیب عربی کی اور پایہ اوسکی بعضی برہنہ کی ہیں اور بعضی موتی کے

اور بعضی باقی جو اہرون کی اور بعضی سوئیگی اور بعضی چاندی کی اور بعضی عود  
 کی اور بعضی مشک کی اور بعضی عنبر کی اور بعضی نور کی پس لا یشکی اوسکو و فرقت  
 میں اور نصب کرنیکی سب پیغمبروں کی و چونکی پاس آور وہ اون در جوین ممتاز  
 ہوگا مانند چاند کی در میان سب ستاروں کی پس نہ ہیکا اوس روز کوئی  
 پیغمبر اور نہ کوئی شہید آور نہ کوئی صدیق مگر یہ کہ کہیگا خوشحال و س شخص کہ  
 کہ یہ درجہ جسکا ہی پس ایک سنادی ندا کر گیا کہ سب پیغمبروں کو اور ہر نبی  
 اور شہید و نکو اور مومنین کو کہ آگاہ ہو کہ یہ درجہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 ہی پر حضرت رسول صلعم فی فرمایا کہ میں اوس وزا و نکا اور پوشاک نورانی  
 ہوگا اور تاج بادشاہی اور اکیل کر امت میری سر پہ ہوگا اور علی بن ابی طالب  
 علیہ السلام میری کی اگی چلینگے اور لوا اور علم میرا اونکی ہاتھ میں ہوگا اور وہ  
 لوامی حمد ہی اور اوس لو پر لکھا ہوگا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ  
 الْمُفْلِحُونَ هُمْ الْفَائِزُونَ بِاللَّهِ پھر جب ہم پیغمبروں کی طر فنی گذر گئی پیغمبر  
 کہینگے کہ گویا دو ملک ہیں کہ ہم انکو نہیں پہچانتی ہیں اور جب ملائکہ کی طر فنی  
 گذر گئی ہم وہ کہینگے کہ گویا یہ دو پیغمبر مرسل ہیں یہاں تک کہ منبر کی اوپر جاؤں گا  
 میں اور علی بعد میری منبر پر آئینگے جب منبر کی درجہ اعلیٰ پر میں آؤں گا علی ایک  
 پایہ مجبسی پست تر کہڑی ہوگی اور علم میرا اونکی ہاتھ میں ہوگا پھر جمیع پیغمبر اور  
 مومنین ہر بلند کرنیکی طرف ہماری اور ہماری طرف دیکھیں گی اور کہینگے خوشحال

نورانی

ان ووبند و بکا کہ کس قدر گرامی اور مکرم ہین نزدیک خدا کی پس ایک سناوی  
 خدا کی طرف سی ندا کر گیا کہ سب پیغمبر اور سب خلق سنین کہ یہ حبیب میرا ہی محمد  
 اور یہ ولی میرا ہی علی بن ابیطالب علیہ السلام خوشحال و س شخص کا کہ سی  
 دوست رکھی اور وای اوس شخص پر کہ اسی دشمن رکھی اور جوٹا و سپر  
 باندہی پر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ باقی رہیگا اوس  
 روز شہد قیامت میں کوئی شخص کہ تجھ کو دوست رکھی مگر یہ کہ حجت پائیگا  
 اور اس نداسی مونہ اوسکا سفید اور دل و سکا شاد ہوگا اور نہ باقی رہیگا کوئی  
 شخص و لوگوں میں سی کہ تجھے دشمنی کی سی یا تجھے لڑی ہین یا انکار تیری حق  
 امامت کا کیا ہی مگر یہ کہ مونہ اونکی سیاہ ہوگی اور پاؤں اونکی کانپن گی پر  
 اس حالت میں دو ملک آئینگی جانب رب اعلیٰ سی طرف میری ایک رضوان خازن  
 بہشت اور دوسرا مالک خازن جہنم پر رضوان میری پاس آئیگا اور سلام کرےگا  
 مجھ کو کہ یگا السّلامُ عَلَیْکَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ میں اوسکی سلام کا جواب دےگا  
 اور کہوگا ای ملک خوشبو اور خوش و اور گرامی نزدیک اپنی پروردگار کی تو کون  
 ہی عرض کریگا وہ کہ میں رضوان خازن بہشت ہوں حکم کیا ہی مجھ کو میری پروردگار  
 نے کہ گنجان بہشت کی پکی واسطی لاؤں لہجی اوسکو یا محمد میں کہوگا قبول کیا  
 میں اپنی پروردگار کی طرف سی ورحمہ کرتا ہوں میں اوسکا اس نعمت پر جو مجھ کو  
 ان گنیو نکو دید و میری بہائی علی بن ابیطالب علیہ السلام کو پر رضوان گنجان

علی علیہ السلام کو دیگا اور پھر جاوے گا اور پھر میری پاس آئے گا مالک خازن جہنم کو کہے گا  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ مَنَ كَبُؤْكَ عَلَيْكَ السَّلَامُ اے مالک کس قدر  
 منکر ہی دیکھنا تیرا اور تسبیح ہی مومنہ تیرا تو کون ہی عرض کرے گا وہ مین ہوں مالک  
 خازن جہنم حکم کیا ہی مجھ کو میری پروردگار نے کہ کنجیان جہنم کی ایک پاس لاؤں پھر  
 کہو گا مین قبول کیا مینی پروردگاری اور او سکی لئی ہی حمد اور ستائش سبب  
 اوس چیز کی کہ انعام کی ہی مجھ پر اور تفصیل دی ہی مجھ کو سبب سکی اور ونہر دی ان  
 کچھ کو کہ وہاں میری علی بن ابیطالب علیہ السلام کو پھر مالک کنجیان علی علیہ السلام کو  
 دیگا اور پھر جائیگا پھر علی علیہ السلام آئنگی مع کلید مای بہشت و جہنم یہاں تک کہ  
 گی آخر جہنم پر اور مہار او سکی ہاتھ مین لینگی او سو وقت کہ زبانہ او سکا بلند ہوگا اور  
 حرارت او سکی انتہا کی ہوگی اور شراری او سکی بلند ہوگی ہونگی پھر آواز دیگا جہنم کہ  
 یا علی گزر جاؤ مجھ پر کہ نور ہمارا زبانہ کو میری بجھاتا ہی علی علیہ السلام کہ میننگی  
 لی کہ آج کی دن تجھ کو میری اطاعت کرنا چاہی پھر فوج فوج لوگ آئینگے اور وہ  
 حضرت کہ میننگی کہ اسی چوڑ دو کہ دوست میرا ہی اور اسی لی کہ دشمن میرا ہی  
 تحقیق کہ اوس روز جہنم اطاعت علی علیہ السلام کی زیادہ کرے گا بہ نسبت اوس  
 غلام کی کہ اطاعت اپنی آقا کی کرتا ہی اگر چاہیگا او سکو وہنی طرف اپنی لیجاے گا اور  
 اگر چاہیگا او سکو با مین طرف اپنی لیجاے گا اسو اسطی کہ تقسیم کرنیوالا بہشت و فوج کا  
 اوس روز اور علی بن ابراہیم نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی کہ جب



قیامت ہوگی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو بلائیں گی اور ایک حلہ گلزننگ  
 اوہنین پہنائیں گی اور اوہنین دہنی طرف عرش کی ٹہرائیگی پہر حضرت ابراہیم  
 کو بلائیں گی اور ایک حلہ سفید پہنائیں گی اور بائیں طرف عرش کی ٹہرائیگی پہر حضرت  
 امیر المومنین علیہ السلام کو طلب کریں گی اور ایک حلہ گلزننگ اوہنین پہنائیں گی  
 اور دہنی طرف حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ٹہرائیگی پہر حضرت اسماعیل  
 کو طلب کریں گی اور ایک حلہ سفید اوہنین پہنائیں گی اور بائیں طرف حضرت ابراہیم  
 کی ٹہرائیگی پہر حضرت امام حسن علیہ السلام کو طلب کریں گی اور ایک حلہ گلزننگ  
 اور دہنی طرف حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی ٹہرائیگی پہر حضرت امام حسین  
 کو طلب کریں گی اور دہنی طرف امام حسن علیہ السلام کی ٹہرائیگی اور سب  
 علیہم السلام کو طلب کریں گی اور حلہ ہای گلزننگ پہنائیں گی اور ہر ایک کو دہنی طرف  
 دوسری کی ٹہرائیگی پہرائیں گی شیعوں کو طلب کریں گی اور انکی سائی ٹہرائیگی پہر  
 حضرت فاطمہ علیہا السلام اور اور عورتیں انکی اولاد میں ہی اور انکی شیعوں  
 طلب ہونگی پہر سب داخل بہشت ہونگی بحساب پہر سادہی آواز دیگا در میان  
 عرش سی خدا کی طرف سی اور افاق اعلیٰ سی کہ خوب پدہری پدہر تیرا محمد صلم اور  
 ابراہیم علیہ السلام ہی و خوب بہائی ہی بہائی تیرا اور وہ علی بن ابیطالب  
 ہی اور خوب دونو ایسی تیری حسن و حسین علیہما السلام اور خوب جنین ہی جنین تیرا  
 کہ شکم فاطمہ میں شہید ہوا اور وہ محسن ہی اور خوب امام ہدایت کو نبوالی ذریت تیرا

فلان اور فلان بن اور جمیع ائمہ کا تا حضرت قائم علیہم السلام نام لیگا اور  
خوشبے بن بیکر و خوبام بن بعد تیری بہ تحقیق کہ محمد اور وصی و کا اور  
نواسی اوسکی اور امام اوسکی ذریت سی یہہ بن فائز اور ست گارس حکم کرگا  
کہ سبکو بہشت میں لیجائیں چنانچہ خدا فرماتا ہی کہ جو کہ دور کیا جاویں  
جہنم سی آور و اخل کیا جائی بہشت میں پس فائز ہوا ہی سعادت ابدی سی  
اور امالی اور خصال میں کتنی سند سی ابن عباس سی روایت کی ہی کہ رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وآلہ فی فرمایا کہ جبریل میری پاس آئی اور شاو و خوشحال ہوئی  
اور کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ خداوند علی اعلیٰ تجھ کو اور علی کو سلام پہونچا  
اور فرماتا ہی محمد پیغمبر رحمت میرا اور علی برپا وارندہ حجت میرا ہی عذاب نہیں  
کرتا ہوں اوس شخص کو کہ علی سی موالا و دوستی کری اگرچہ معصیت میری  
کی ہو اور رحم نہیں کرتا ہوں میں اوسپر کہ حسنی و حسنی علی کی کی ہو اگرچہ ایما  
میری کری بہر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ فی فرمایا کہ جبریل روز قیامت  
میں میری پاس آئنگی ساتھ لوای حمد کی آور وہ ستر شقہ رکھتا ہی کہ ہر ایک  
وسیع تر آفتاب و ماہ تاب سی ہی اور میں ایک کر سی پر کر سی مای رضوان  
خوشنودی خدا میں سی بیٹھا ہونگا ایک منبر پر منبر مای قدس سی پہر لوگ امین  
اوس علم کو اور وونگا علی بن ابیطالب کیہ سنکی عمر اوچلا اور حضرت کی سامنی  
آیا اور کہا یا رسول اللہ کیونکر علی طاقت اوس علم کی اوٹھائیگی کہ سنکی کہ ستر شقہ

ہونگی اور ہر شقہ بزرگتر آفتاب و ماہ سی ہوگا حضرت غصہ ہوی اور فرمایا کہ  
 جب روز قیامت ہوگا خدا علی کو قوت عطا کرے گا مثل قوت جبریل کی اور  
 مثل نور آدم کی اور علم مثل علم رضوان کی اور جمال مثل جمال یوسف کی اور  
 صدا قریب بصدا ای وادو کی اور اگر یہ نہ تو تاکہ داؤد خطیب اہل بہشت ہو  
 ہر آمینہ علی کو مثل اذکی آواز عطا کرتا اور علی اول وہ شخص ہی کہ چشمہ سلسبیل  
 سی پی گا اور علی اور اسکی شیعوں کی نزدیک خدا کی ایسا منزلت ہی کہ آرزو  
 کرینگی اسکی جو لوگ گذشتہ ہین اور آئندہ ہین بیان حوض کوثر کا  
 حق یقین ہین ہی سید ابن طاووس علیہ الرحمہ اور لوگ بطریق متعدد فرمودہ  
 رضی اللہ عنہ سی روایت کرتی ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فی فرمایا کہ  
 میری حوض کوثر پر مجھ پر وارد ہوگی ساتھ پانچ روایت کی پہلی روایت ہے  
 یعنی ابو بکر پہر اوٹھو گامین اور ماتھہ اوسکا پکڑو گا جب ماتھہ میرا اسکی ماتھہ  
 پہنچے گا رنگ و سکا سیاہ ہو جائیگا اور پاؤں اسکی کانپنی لگیں گی اور دل اور  
 کلیجہ وغیرہ اوسکا مضطرب ہوگا اور جو لوگ کہ اسکی شریک ہونگی حال نوکابی  
 ایسا ہی ہوگا پہر کہو گامین کہ کیونکر خلافت میری کی دو چیز بزرگ مین کہ دیر  
 تمہاری چھوڑین مینی کہینگی جو کہ بزرگتر چیز ہی یعنی قرآن مجید تکذیب اسکی  
 کی ہمنی اور پہاڑ والا ہمنی اور کو چکتر اون چیزون مین سی کہ اہلبیت سے  
 انہ پر ظلم کیا ہمنی اور حق انکا غصب کیا ہمنی کہو گامین انشی کہ جاو با مین طرف

پس یہ جانیں گی پیاسی اور بد حال طرف شمال کی کہ مقام غداہ و زنگان  
اپنی کالی مونہ لیکلی اور ایک قطرہ کو ترسی نہ چکین گی پہر وار ہوگی مجھ پر  
اس امت کی فرعون کی یعنی عمر اور اکثر است میری اس رایت کی ساتھ ہوگی اور  
یہ بہن مہر جون ابو ذری کہارہ کو کم کی ہوئی فرمایا بلکہ دین کو فاسد کیا ابھی  
حتیٰ کہ و رکش و باطل کیا اور یہ وہ گروہ بین کہ غضب کی بین واسطی دنیا کی اور  
ہوئی بین واسطی دنیا کی اور خط اور عداوت انکی محض واسطی دنیا کی ہی جب ہاتھ  
اس شخص کا پکڑو نگاہیں رنگ و سکا سیاہ ہوگا اور پاؤں اس کی کانپنی لگیں  
اور دل و سکا و ہر گئی لگی گا اور صحاب و سکی ہی مثل و سکی ہوگی پس انشی چو  
مین کیا کیا تنی ثقلین سی کہیں گی بزرگ کو نسبت دروغنی دی معنی اور بارہ  
اور کو چک سی جنگ کی اور انکو قتل کیا کہو نگاہیں تم ہی طرف شمال کی بنی یارو  
پچھ جاؤ پس یہ ہی پیاسی محروم اپنی کالی مونہ لیکلی پہر جانیں گی اور ایک قطرہ  
پانی کا نہ چکین گی پہر رایت ہامان آئیں گی یعنی عثمان اور وہ امام سچاس ہزار تو  
ہوگا میری امت میں سی و احوال انکا اور سوال و جواب انکا اوی طرح ہوگا پہر  
رایت نخرج آئیں گے یعنی سرگروہ خواج اور وہ پیشوا ستر ہزار آدمی ہوگا میری  
امت میں سی و احوال انکا ہی اسی طرح ہوگا پہر وار ہوگی مجھ پر میری مونہ  
کھینچنے والا اس جماعت کا کہ چہری اوکی سفید اور ہاتھ پاؤں اوکی سفید و  
نورانی ہوگی اور حیا و ہونگاہیں در ہاتھ و سکا پکڑو نگاہ مونہ و سکا اور

اصحاب کا سفید اور نورانی ہونگا پس انسی پوچھو نگا میں کہ ثقلین سی بعد میر  
 کیا کیا متنی کہیں کی بزرگتر کی تصدیق اور متابعت کی ہنی اور کو چک کی معاف  
 اور یاری کی ہنی اور اونگی و شمون سی قتال کیا ہنی پس کہو نگا میں آؤ اور پوچھ  
 ایک بار اوس پانی میں سی ہین گی کہ ہرگز تشنہ ہونگی اور امام انکی مانند  
 افتاب تابان کی ہونگی اور موندہ بعضی لوگوں کی انین سی مانند ماہ کامل کی  
 ہونگی اور بعضونکی مانند ستارہ و خشان کی جب ابو ذر فی یہ حدیث نقل کی حضرت  
 امیر المؤمنین علیہ السلام اور مقدونی گواہی دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم فی سیرح فرمایا ہی مؤلف کہتا ہی کہ خبر اس حوض کی کتب خانیہ  
 سی ہی ثابت ہی چنانچہ مسلم فی اپنی صحیح میں روایت کی ہی انس سی حضرت  
 رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی فرمایا کہ ایک نہری کہ وعدہ کیا میری پروردگار  
 میری لئی اوس نہر پر بہت خیر کا آورہ حوض میرا ہی وارد ہوگی اوس نہر پر  
 امت میری روز قیامت کو اور ظرف اوس نہر کی موافق عدد ستارہ نامی  
 آسمان کی ہین پہر ایک جماعت کو میری امت میں سی میری سناسی کینچ  
 لیجا ینگو میں کہو نگا پروردگار ایہہ میری امت میں سی ہین کہیں گی نہیں  
 جانتا تو کہ انہوں فی بعد تیری کیا بدعتیں کین پہر کتاب حق الیقین میں ہی  
 احادیث متواترہ طریق سنی اوشعیہ میں یہہ مضمون وارد ہوگا کہ مرا کوثر سی  
 سورہ اتانا اعطینا لکوثر میں حوض کوثر ہی اوزنی غائشہ اور ابن عمر سی

کرتی ہیں کہ کوثر ایک نہری بہشت میں اور ابن عباس سی روایت کرتے  
 ہیں کہ جب سورہ کوثر نازل ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ منبر پر گئی اور  
 اوکو نگوٹنایا جب منبری اوتری لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کوثر کی خدائی  
 اچھوٹا کیا ہی کیا چیز فرمایا کہ کوثر ایک نہری بہشت میں شیریں سفید تر اور تیری است  
 اور اسکی کناری پر قبہ میں یا قوت اور قوت کی اور وار و قوت میں اس پر  
 مرغ سبز گز رہیں کہتی ہیں مانند کرونہای شتران خراسان کی کہا یا رسول  
 کیا اچھی ہیں وہ مرغ فرمایا چاہتی ہو تم کہ خبر دون میں تمکو نیک تر اسی کہا  
 مان یا رسول اللہ فرمایا جو کہ اس مرغ کو کہائی اور اس پانی میں سی پی  
 فائز ہو ساتھ خوشنودی خدا کی اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت  
 کرتی ہیں کہ وہ ایک نہری بہشت میں کہ خدائی اپنی پیغمبر کو دی ہی عوض میں  
 اوکی سپر برسم کی اور ابن قولویہ کامل الزیارات میں بسند معتبر میں کہ  
 سی روایت کرتی ہیں کہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جس کی دل میں  
 پیدا ہو واسطی ہماری مصیبت کی فرحناک ہوتا ہی وقت اپنی مرگی ایسی ہست  
 کہ ہرگز اسکی دل سی نہیں جاتی یہاں تک کہ حوض کوثر پر پہر وار دہواو گز  
 فرح کرتا ہی بسبب ہماری دوست کی جیلا و سپر وار دہواو ہاں تک کہ اسکی دل  
 ہی لذت طرح طحلی کہا نیکی چیز و نیکی کہ نہیں چاہتا ہی اس کی دل میں  
 جگہ جایی امی مسمیع جو کہ او میں سی ایکبار پی ہرگز پیا سا ہو اور پی

نکینچی ہرگز اور وہ سردین کا فوری و بویں مشک اور طعم میں رنجیل  
 ہی اور شہد سی شیرین تر اور سک سی نرم تر اور آب دیدہ سی صاف تر اور  
 عنبر سی خوشبو تر ہی اور چشمہ نیم بہشت سی نکلتا ہی اور بہشت کی تمام ہر تر  
 گذر تہا ہی اور سنگ نرہ مروارید و یاقوت پر جاری ہوتا ہی اور گرداوس نہر کی  
 پیالی میں زیادہ ستارہ مای آسمان سی اور بوی خوش و سکی نزار برس کی ہا  
 سی پچانی جاتی ہی و رقدح او سکی سونی اور چاندی اور زنگارنگ جواہر کی ہین  
 اور جو کوئی او سمن سی پتیا ہی او سکی وسطی ہر ایک خوشبو معلوم ہوتی ہی تنیک  
 کہ گستا ہی کیا ہوتا اگر مجھ کو ہی جگہ چوڑ دیتی میں عوض اسکی اور چیز نہیں ہوتا  
 ہوتا ہی ہر سرگردین تو ہی اوغین سی ہوگا کہ اوس حوض سی سیراب ہون گین  
 اور جو انکہ کہ ہماری مصیبت پر کو البتہ خوشحال اور شاد ہو و دیکھنی سی کو ترکی اور  
 پانی دیتی ہین او سمن ہماری تمام دوستون کو لیکن بقدر محبت اور متابعت  
 ہماری کی اوس سی لذت پاتی ہین اور جس کی محبت بیشتر ہی لذت او سکی  
 بیشتر ہوگی اور کوثر پر امیر المؤمنین علیہ السلام حیدر موکل ہین اور ماتہ ہین  
 اونکی ایک خصا ہوگا چوب و دخت عوج کا اور دوسری روایت میں درخت  
 طوبی کا اور توڑ نیکی ہماری دشمنوں کو اوس خصا سی پس یکا نہیں سی کیسکا  
 اقرار شہادتین کا رکھتا تھا حضرت فرما نیکی با طواف امام اپنی ابو بکر یا عمر یا عثمان  
 کی اور اوس سی سوال کر کہ نری شہادت کری وہ کیسکا جس امام کو بتائی ہا

اوسنی بھی چھوڑ دیا حضرت فرمائیں گی کہ پیر اور جانفرو اوس شخص کی کہ جس کو تمام  
جانتا تھا تو اور اوس کو تمام خلق پر ترجیح دیتا تھا تو اوس ہی سوال کر کہ تیری  
شفاعت کری جو بہترین خلق تھا نزدیک تیری اور بہترین خلق کی شفاعت  
رو نہیں ہوتی کیسے ہلاک ہوتا ہوں میں پیاس سی فرمایا خدا تیری نگرانی میں  
کرمی مسموع فی کہاں ہوں آپ پر کیونکہ قدرت رکھتا ہے کہ نزدیک حوض فی اور حال  
اور لوگ نزدیک نہ آسکیں گی فرمایا اس سبب کہ وہ پرہیز کرتا تھا اعمال قبیحہ سے  
ہم اہلبیت کا اونکی نزدیک ذکر ہوتا تھا اس لئے کہ تھا اور ترک کرتا تھا چہرہ  
کو کہ اور لوگ و غیر حرات کرتی تھی گستاخی سے نسبت ہماری لیکن شخص سے  
جو کرتا تھا ہماری محبت کی سبب لگتا تھا اور نہ سبب عایت ہم اہلبیت کی  
بلکہ واسطی سعی کی عبادت باطل میں اور اپنی دینداری میں لیکن اس کا سبب  
ہی اور نیت اوسکی مستلزم نصب عداوت اہلبیت ہی اور متابعت اوسکی  
کی اور مقدم رکھنا ابوبکر و عمر کا سبب دیکھو پھر اس سبب نزدیک حوض کی  
اتاہی و محروم پیر جاتا ہی یہ تھا خلاصہ و حاصل مضمون حدیث شریف کا  
بیان شفاعت کا حق یقین میں طاعت و محبت و محبت فرمائی ہیں جس کا خلاصہ  
مضمون کا یہ ہے کہ باننا چاہی کہ اختلاف نہیں ہے مسلمانوں میں اور ضروری ہے  
اسلام ہی کہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت میں شفاعت واسطی  
امت کی بلکہ واسطی جمیع امتوں کی کرتا ہے اور بعض تفصیلات شفاعت میں اختلاف ہے



اور خلاف نہیں ہی علمای امامیہ میں اس بات میں کہ شفاعت واسطی دور  
 ہوئی عذاب فساق شیعہ کی ہوگی اگرچہ اونہوں کی گناہان کبیرہ کئی ہوں اور  
 شفاعت مخصوص حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی نہیں ہی بلکہ فاطمہ  
 زہرا اور ائمہ ہدی صلوات اللہ علیہم اجازت سی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم کی شفاعت شیعوں کی کرینگی اور بہت احادیث سی ثابت ہوتا سی کہ علماء و  
 شیعہ ہی شفاعت کرینگی اور تفصیل ان مطالب کی حق یقین میں ہی <sup>مطلب</sup>  
 تیر ہوا ان صراط کی بیان میں حق یقین میں ہی کہ ضرورتاً دین میں سی  
 کہ ایمان صراط کا لانا چاہی اور وہ ایک پل ہی کہ روی جہنم پر باندھا جیسی جنگ  
 کوئی اوسپری نہیں گذرنا داخل بہشت نہیں ہوتا اور روایات معتبرہ شیعہ  
 اور سنی میں وارد ہوا ہی کہ صراط بال سی باریکتر اور شمشیر سی بزنہ تراواگ  
 سی گرم تر ہی اور مومنان خالص نہایت آسانی سی گذرینگی مانند برق جہنہ  
 کی اور بعضی بدشواری گذرینگی لیکن نجات پائی اور بعضی اسکی عقبات سی جہنم  
 میں کرینگی اور صراط آخرت میں نمونہ صراط مستقیم دنیا کا ہی کہ دین حق اور  
 راہ ولایت اور متابعت حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام اور حضرات ائمہ  
 معصومین ہی جو دنیا میں اس صراط سی برخلاف ہوا اور منحرف ہوا اور خوا  
 طرف باطل کی ہی گفتار میں یا کردار میں اوسی عقبہ سی صراط آخرت پر پاؤں  
 اوسی لغزش کرینگی اور جہنم میں گر گیا اور صراط مستقیم سورہ حمد میں اشارہ نہیں

و نوٹ صراط کا ہی اور معانی الاخبار میں منقول ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ السلام سی پوچھا صراط کو حضرت نے فرمایا کہ وہ راہ طرف معرفت خدا کی ہے اور دو صراط ہیں صراط دنیا اور صراط آخرت صراط دنیا وہ امام ہی کہ طاعت اوسکی فرض واجب ہے جسنی کہ اوسکو بیچا نادانیا میں اور پیر و اوسکی کرتا تھا گذر جائیگا صراط آخرت پر سی کہ پل جہنم کا ہی اور بری کہ اوسکو نہ بیچا نادانیا میں قدم اوسکا صراط آخرت پر لغزش کرتا ہی اور جہنم میں گر پڑتا ہی اور تفسیر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام میں تفسیر صراط مستقیم میں وارد ہوا ہے کہ صراط مستقیم دنیا یہ ہے کہ غلو نہ کری حق بات علیہم السلام میں اور تقصیر نہ کری انکی حق امامت میں اور مستقیم رہی میں حق میں اور خواہش طرف باطل کی نہ کری اور صراط آخرت راہ مؤمنوں کی ہے طرف بہشت کی کہ عدول نہیں کرتی میں طرف جہنم وغیرہ کی اور صحیح مجالس میں سنیں انکی طریقہ سی اس سی روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب روز قیامت ہوگا صراط کو جہنم پر نصب کریں گے پھر اوسپری مگر وہ شخص کہ نامہ رستی رکھتا ہوگا کہ حسین ولایت علی بن ابیطالب علیہ السلام ہوگی اور یہی اشارہ ہے قول خدا کا وَقِفُوهُمْ اِنَّهُمْ مُسْتَوْفُونَ یعنی باز رکھو انکو تحقیق کہ یہ سوال کئی گئی ہیں ولایت علی بن ابیطالب علیہ السلام اور تفسیر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

و سلم سی روایت کی ہی کہ جب خدا جمیع خلایق کو مبعوث کر گیا ایک سنائی  
 میری پروردگار کی طرف سی ریشہ شخ خدا سی ندا کر گیا کہ ای گروہ خلایق  
 اپنی آنکھیں بند کرو تو فاطمہ علیہا السلام دختر محمد صلوات اللہ وسلامہ علیہ  
 وآلہ کہ سیدہ نساء العالمین ہی صراط سی گذری پس تمام خلایق اپنی  
 بند کر لینگ سی سوی محمد اور علی اور حسن اور حسین اور اولاد طاہرہ انکی کہ محرم  
 او حضرت کی ہین اور جب دخل بہشت ہونگی ایک جامہ و حضرت کا کہنچا  
 ہوگا صراط پر اور ایک سر او سکا ہاتھ مین او حضرت کی ہوگا اور دوسرا  
 سر اعصا قیامت مین رہیگا پس منادی میری پروردگار کی طرف سی  
 ندا کر گیا کہ ای دوستان فاطمہ علیہا السلام ہر ایک ہتام لو ایک ریشہ ریشہ  
 جامہ سیدہ زنان عالمیان کا پس نہیگا کوئی شخص دوستان فاطمہ مین  
 مگر یہ کہ لپٹ جائیگا ایک تار مین اوکی تار و نین سی یہاں تک کہ زیادہ تر  
 ہزار گروہ سی چنگل مارنگی او س جامہ پر کہ ہر ایک گروہ وں لاکھ دسیون کا  
 ہوگا اور سب نجات پائینگ برکت سی جناب فاطمہ علیہا السلام کی آتش  
 جہنم سی مؤلف کہتا ہی کہ جب قدر واجبات خدا اور امر و نہی خدا ہین  
 اس قدر عقبہ صراط پر احادیث سی ثابت ہوتی ہین جی وجبات خدا یا امر و  
 نہی مین تقصیر کی ہی او س عقبہ پر روکا جائیگا حشر کو اور احادیث کہ نین  
 تفصیل سکی ہی نین لکھی گئی بخیاال اختصار مطلب جم و ہواں حقیقت

حقیقت بہشت و دوزخ کی بیان میں ہی حق الیقین میں ہی کہ خلاصہ اون  
 مضامین اور احادیث کا بقدر حاجت یہہی کہ چنانچہ ایسی کہ واجب  
 ایمان بہشت و دوزخ جسمانی کا جس طرح کہ صریح آیات اور اخبار متواتر ہیں  
 وارد ہوا ہی اور یہہی ضروریات دین اسلام سی ہی اور جو کوئی کہ مطلقاً  
 و دوزخ کا انکار کری مانند ملاحدہ کی یا تاویل کری و کو مانند فلاسفہ کی  
 بیشک کافر ہی اور ابن بابویہ علیہ الرحمہ فی بسند معتبر ابو الصلت ہر وہ  
 روایت کی ہی کہ کہا حضرت امام رضا علیہ السلام سی پوچھا میں کہ یا بن  
 رسول اللہ مجھ کو خبر دیجئے بہشت اور آتش جہنم کی آیا آج کی دن پیدا ہو چکی ہیں  
 حضرت فی فرمایا کہ ہاں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل بہشت ہو  
 اور جہنم کو دیکھا اوس رات کہ او حضرت کو آسمان پر لیگی عرض کی میں کہ ایک عات  
 کہتی ہی کہ بہشت و دوزخ مقدر ہوئی ہیں لیکن ابھی پیدا نہیں ہوئی ہیں  
 حضرت فی فرمایا یہہی لوگ ہمسی نہیں ہیں اور ہم انہیں سی نہیں ہیں جسوقت انکار  
 کری پیدا ہونی بہشت و دوزخ کا تکذیب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کی کرتا ہی اور تکذیب ہماری کرتا ہی اور ہماری ولایت سی بہرہ نہیں دے گی  
 اور مخلد جہنم میں ہوگا اور علی بن ابراہیم فی روایت کی ہی کہ دلیل و پرک  
 کہ بہشت و دوزخ پیدا ہوئی ہیں یہہی کہ خدا فرماتا ہی عَنْكَ هَا  
 جَنَّةُ الْمَأْوٰی یعنی نزدیک سدرۃ المنتہی کی ہی وہ کہ ماوا سی مؤمنان

اور سردر آنتهی آسمان بهنقمین هی پس بهشت بهی دوس جگه بهی اور خصال  
 مین بن عباس سی روایت کی هی که دیودی آلی اور حضرت امیر المؤمنین  
 سی چند سوال کنی اور اون سوالون مین یہی ہی پوچھا کہ بهشت کمان ہی دور  
 کمان ہی فرمایا بهشت آسمان مین ہی اور جہنم مین ہی پوچھا کہ سبعم کیا چیز  
 ہی فرمایا سات در جہنم کی مین کہ موافق ایک دوسری سی مین پوچھا ثانیہ کیا  
 چیز ہی فرمایا آٹھ در وازی بهشت کی مین و آبن بابو یہی کتاب صفات  
 الشیعة مین حضرت امام رضا علیہ السلام سی روایت کی هی کہ جو کہ اقرار کری  
 رجعت اور متعہ اور حج تمتع کا اور ایمان لانی معراج اور سوال قبر اور جوض اور  
 شفاعت اور خلق بهشت و جہنم اور صراط اور میزان اور بعثت و نشور اور جبر  
 اور حساب و مومن ہی حقا اور ہم اہلبیت کی شیعی مین سی ہی مطالب ہونا  
 اون چند صفتوں کی بیان مین ہی کہ آیات و اخبار و اہل بیت کی وار و ہونا  
 مین اور اعتقاد و انکار مین ہی کتاب ہی یقین مین لکھا ہی کہ جبکہ خلاصہ  
 ہی جانتا چاہی کہ بهشت دار بقا اور سلامتی ہی اور او مین موت نہیں ہونا  
 یا جماع امت اور بهشت مین پیری اور اندام ہونا اور مرد ہونا اور بیمار ہونا  
 اور درد اور آفت اور مرض اور غم اور الم نہیں ہونا اور فقیری اور احتیاج اور  
 و امانہ گی نہیں ہی اور جو کچھ نفس خواہش کری اور آنکھیں جس سی لذت  
 و اسٹائی کی محال ہی اور داخل وہی ہرگز اوس سی باہر نہیں جاتی اور

منزل پاکون اور نیکیوں کی ہی اوسمین بغض اور عداوت اور حسد اور نزاع  
 اور جدل نہیں ہوتی اور جسکو جو کچھ خدائی عطا کیا ہی اوسپر راضی ہی اور نرو  
 اور مرتبہ کی نہیں کرتا اور بعضی کہتی ہیں کہ اہل مرتبہ اعلیٰ واسطی و پچھنی مرتبہ  
 ادنیٰ کی آتی ہیں اور یہ نزدیک مرتبہ اعلیٰ کی نہیں جانی کہ مبادا مرتبہ انکا بھی  
 نظر میں پست نہوا اور عیش انکا منغصل در یہ ضرور نہیں اسواسطیکہ ممکن ہی کہ خدا  
 انکو اپنی مرتبہ پر رضی کرنا ہو کہ آرزو اور خواہش اور مرتبہ کی نگرین اور انکو بول  
 اور غاٹ اور کثافت نہیں ہوتی بلکہ پسینہ خوشبو اونی جدا ہوتا ہی اور غور  
 ہی انکی حوریوں و رادیوں میں سی حیض اور نفاس اور استحاضہ اور ولادت  
 اور بول و رغائط اور رشک و حسد اور عداوت اور بدی اور اخلاق کے عادت  
 عورتوں کی ہی نہیں رکھتیں اور ازواج مطہرہ کو اسی ہی تفسیر کرتی ہیں اور  
 روشنی بہشت کی آفتاب و ستاروں سی نہیں ہی اور ہمیشہ مانند اوس ہوا کی  
 ہی کہ جو طلوع صبح سی طلوع آفتاب تک رہتی ہی اور ظل مدد کو اسی ہی  
 تفسیر کرتی ہیں اور شراب نیاکی مستی اور درد سر اور بول و رقی اور تلخی اور تلی  
 رکھتی ہی اور لغو و فحش اور گالیان افسکی سانبہ ہوتی ہیں اور شراب بہشت کی ان  
 باتوں میں سی کوئی بات نہیں کہتی اور لذت شراب سی بمراتبی انتہا زیادہ  
 رکھتی ہی ورنہ نزلین بہشت کی اکثر غری ہیں اسواسطی لذت نہروں اور پہلوں  
 اور سبزی کی سیر کی غرفوں میں بیشتر ہوتی ہی اور عجب فہمای دنیا میں یہ

کہ احتیاج اوترنکی اور دشواری اوسکی ہوتی ہی اور اہل بہشت کو احتیاج  
 اوترنکی نہیں ہی اگرچہ اپن باسانی اوتر آسکتی ہین اور مروی ہی کہ نہرین  
 بہشت کی زمین کی گڑھی ہین نہیں ہین بلند ہوتی ہین نہرین مکانو نمین <sup>حسب طرح</sup>  
 اہل بہشت چاہتی ہین اور غرقون اور درختون کی بچی جاری ہوتی ہین <sup>حسب قدر</sup>  
 اہل بہشت خواہش کرتی ہین اور ابن بابویہ رحمۃ اللہ علیہ فقیہ اور آملی نین <sup>عبداللہ</sup>  
 بن علی سی روایت کرتے ہین کہ کہا در میان مصر کی خدمت بلال مؤذن  
 جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین پونچھاپن اوشی وصف بنای بہشت کا  
 پونچھاپن کہ اسنا مینی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کہ حصار بہشت  
 ایک اینٹ سونکی اور ایک چاندی اور ایک یاقوت کی ہی درجہ کارگی مشک  
 لگایا ہی اور کنگرہ اوس حصار کی یاقوت سرخ اور یاقوت سبز اور یاقوت زرد  
 کی ہین پونچھاپن دروازی اوس حصار کی کس چیز کی ہین کہا دروازی <sup>اوسکی</sup>  
 مختلف ہین باب ارحمۃ یاقوت سرخ کا ہی کہ مینی حلقہ اوس دروازی کا  
 کس چیز کا ہی کہا باب الصبر چوٹا ہی اور اوسہن ایک پٹ ہی یاقوت سرخ کا  
 اور حلقہ نہیں رکھتا اور باب الشکر یاقوت سفید کا ہی اور دو مصرع یعنی  
 دو پٹ رکھتا ہی اور در میان اوسہن ان دونوں پٹونکا پانسی برس کی  
 راہ ہی اور اس دروازی مینی ایک اولاد آتی ہی کہ خداوند امیری اہل کو طر  
 میری لاکھا مینی آیا دروازہ باتین کرتا ہی جواب دیا مان خدا اوسکو گواہ کرتا

اور باب بالا یا قوت زرد کا ہی اور اس دروازی میں ایک پتہ ہی اور بہت کم لوگ ہیں جو اس دروازی سے داخل ہو گئی اور ایک دروازہ بزرگ ہی پس داخل ہو گئی اوسے اچھی بندی خدا کی کہ اہل زہد و روح ہیں اور غیبت کرتی ہیں طرف خدا کی اور اس رکھنی والی خدا سی جب داخل بہشت ہوتی ہیں کشتیوں میں بٹتی ہیں اور سیر کرتی ہیں آب صاف کی دو نہر و نین اور کشتیان یا قوت کی ہیں اور جس چیز سی اون کشتیوں کو حرکت دیتی ہیں وہ چیز موتیوں کی ہیں کشتیوں میں فرشتی نور کی ہیں کہ پوشاکین بہت سبز پہنے ہوئے کہا مینی کہ آیا نور سبز پہنے ہوئے ہیں کہا پوشاکین سبز ہیں اور اونین نور ہی نور سی پروردگار عالمیان کی اور یہ دو نون طرف نہر کی سیر کرتی ہیں کہا مینی نام اوس نہر کا کیا ہی کہا جتہ الماوی کہا مینی آیا در میان میں اس بہشت کی کوئی اور بہشت ہی کہا مان جنت عدن آور وہ وسط بہشتوں کی ہی اور حصار اوس کا یا قوت منج ہی اور سنگریز ایو کی موتیوں کی کہا مینی در میان اوس بہشت کی کوئی اور بہشت ہی کہا مان جنت الفردوس حصار اوس کا نور سی ہی اور غرق اوسکی نور پروردگار عالمیان ہی اور رواق تین وارد ہی کہ زمان اہل بہشت اس میں ہاتھ پکڑتی ہیں اور گاتی ہیں ایسی آوازوں سی کہ مثل اونکی کہی خلایق فی نہیں سنی کہتی ہیں ہم پر راضیات کہ خشم میں نہیں آتی ہمیں اقامت کر موالی کہ ہرگز حرکت نہیں کرتی ہم پر خیرات بخشا اور دوست شوہر و ملی جب حورین یہہ باتیں کہیں گی

یہاں  
نور کی بات



عورتیں دنیا کی اونکی جواب میں کہیں گے ہم ہین نماز پڑھنی والی اور تہنی نماز  
 نہیں پڑھتی ہم ہین روزہ رکھنی والی اور تہنی روزہ نہیں رکھا ہی اور ہم ہین  
 وضو کر نیوالی اور تہنی وضو نہیں کیا اور ہم ہین صدقات کر نیوالی اور تہنی نہیں  
 کیا ہی پھر زمان دنیا انپر غالب آجاتی ہین اور ابن بابویہ سنو نیکی سند سی  
 ابن عباس سی روایت کرتی ہین کہ حلقہ دروازہ بہشت کا یا قوت سرخ کا ہی  
 اور سونیکلی صفحہ نمبر لٹکا ہی جب وہ حلقہ صفحہ پر پڑتا ہی صدا دیتا ہی کہ یا علی  
 اور علی بن ابراہیم نی روایت کی ہی کہ نصرانی شام نی حضرت امام محمد باقر سی  
 پوچھا کہ اہل بہشت طعام کہاتی ہین اور فضلہ نہیں رکھتی نظیر انکی دنیا میں کیا  
 فرمایا نظیر انکی بچہ ہی کہ شکم ماورین کہاتا ہی جو کچہ مان او سکی کہاتی ہی اور فضلہ  
 نہیں کرتا اور ابن بابویہ نی حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی روایت کی ہی  
 کہ بہشت میں ایک دخت ہی کہ او سکی چوٹی پر سی حلہ نکلتی ہین اور او سکی جڑ سی  
 گھوڑی معہ زین و لکام یا لہ نکلتی ہین کہ لید اور پیشاب نہیں رکھتی اور وہاں  
 خدا اونپر سوار ہوتی ہین اور وہ اوڑتی ہین بہشت میں اپنی راکب کے ساتھ  
 جس جگہ منظور ہوتا ہی پس جو جماعت کہ انسی پست تر ہین کہتی ہین کہ ای پروردگار  
 ہماری کونسا عمل باعث اسکی ہوا ہی کہ یہ بندی تیری اس مرتبہ پر پہنچی ہین خدا  
 فرماتا ہی کہ یہ راتون کو عبادت میں کھڑی ہوتی تھی اور نہ سوتی تھی اور دنونکو  
 روزہ رکھتی تھی اور کچہ نہ کہاتی تھی اور یہ ہی شمنوشی جہاد کرتی تھی اور روزہ

ہتی اور تصدق دیتی تھی اور بخل نہ کرتی تھی اور علی بن ابراہیم نے حضرت صادق  
 علیہ السلام سے بسند کا تصحیح روایت کی ہے کہ طوبی ایک درخت ہے بہشت میں  
 جزاؤں کی گہرین حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی ہے اور گہر میں ہر شیعہ کی ایک  
 شاخ اور سکی شاخوں میں سی سی ہے اور ہر پتہ اس کا ایک امت پر سایہ کرتا ہے اور  
 فرمایا کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ علیہا السلام کی بہت  
 بوسی لیتی تھی عائشہ کو برا معلوم ہوا اور کہا زن شوہر دان کی کسوٹلی بوسی  
 لیتی ہو تم حضرت نے فرمایا اے عائشہ شب معراج داخل بہشت ہو امین اور  
 جبریلؑ مجھ کو نزدیک درخت طوبی کی لیگنی اور میوہ اس کا مجھ کو دیا کہ کہا پائے  
 پہر خدائی اوس میوہ کو پانی کیا میری پشت میں جب میں پر آیا خدیجہ سی نزدیکی  
 کی مینی وہ حاملہ ہوئی فاطمہؑ کی اب حبس وقت میں اونکی بوسی لیتا ہوں بو درخت  
 طوبی کی اور حضرت سی سونگتا ہوں اور علی بن ابراہیم نے بسند کا تصحیح حضرت صادق  
 علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ خلاصہ اس کا یہ ہے کہ ہر زوجہ نعمات مومنین پر  
 بہشت میں زیادہ ہوتی ہیں اور وہ حدیث طولانی ہے آخر اسکی یہ ہے کہ اس  
 نے کہا کہ فدا ہوں میں آپ پر چاہتا ہوں کہ پوچھوں ایسی چیز کہ شرم کرتا ہوں  
 فرمایا سوال کر کہا آیا بہشت میں غنا اور سرور ہوتا ہے فرمایا تحقیق کہ بہشت میں  
 ایک درخت ہے حکم کرتا ہے خدا بہشت کی ہواؤں کو کہ چلین پس اوس درخت سی  
 کہ ہر آدمی میں ظاہر ہوتی ہیں کہ ہرگز خلاق نے ساتھ اوس خوبی کی کوئی سزا و نعمہ

نہ سنا ہو گا پھر حضرتؑ نے فرمایا کہ یہ عرض ہی اون لوگوں کا کہ دنیا میں جو  
 خدا سی غناسنی کو ترک کیا ہو اور ابن بابویہ فی خصال میں سنون کی طریق  
 جابری روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلمؐ نے فرمایا کہ در بہشت پر  
 لکھا ہی دو ہزار برس پیشتر سی پیدا ہونی آسمانوں و زمینوں سی لا الہ الا  
 محمد رسول اللہ علیٰ الخورسول اللہ اور بہت روایات میں وارد ہوا  
 کہ روز فان حضرت فاطمہ صلوات اللہ علیہا جبریل و میکائیل کی ہزار فرشتوں  
 حاضر ہوئی بہشت میں اور خدائی حکم کیا وخت طوبی کو کہ نثار کری انہر حلہ اور  
 سندس و مستہرق اور مروارید اور زمرد اور یاقوت اور عطر بہشت کا اور خدائی  
 عطا کیا طوبی کو مہرین حضرت فاطمہ علیہا السلام کی اور اسکو گہرین حضرت علیؑ  
 کی قرار دیا اور کتاب اختصاص میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی  
 ہی کہ خدا فرماتا ہی کہ دخل بہشت ہو تم میری جنت سی اور نجات پائی تھی اگل  
 سبب میری عفو کی اور تقسیم کرو بہشت کو در میان اپنی موافق اپنی عمل کی اپنی  
 عزت کی قسم ہی کہ نگو نازل کرتا ہوں نین خلود و دار کرامت میں اور حب و دخل ہو  
 طول قد شریف حضرت آدمؑ پر ہوگی کہ ساہنہ ذراع ہی اور جوانی پر حضرت عیسیٰؑ  
 کی کہ تینتیس برس ہی و زبان محمدؐ پر یعنی لغت عربی اور بصورت حضرت یوسفؑ  
 حسن و جمال میں اور نور تہار ہی چہرہ و لونی چمکیگا اور پھر حضرت ایوبؑ کی معنی کینہ  
 اور حسد ہی بری ہوگی اور کتاب مذکور میں ہی کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

پیش

فرمایا کہ زمین بہشت میں پتھر کی جگہ چاندی ہی اور خاک کی جگہ زعفران اور جویہ  
 کہ جارب کرتی ہیں مشک ہی اور سنگریزہ اوسکی درو یا قوت اور کرسیاں اوسکی مروا  
 اور یا قوت کی ہیں چنانچہ خدائی فرمایا ہی **عَلٰی سُرِّہٖ مَوْضُوْنَةٌ** یعنی بنی ہو  
 کرسیوں پر نشی ہوئی ہوں حضرت نے فرمایا کہ یعنی درمیان میں کرسیوں کی جگہ  
 کہ بنتی ہیں مروارید و یا قوت سی بنا ہوا اور جملہ اون کرسیوں پر بنائی ہوں اور  
 جملہ مروارید و یا قوت کی ہوں لیکن پرسی سبک تر اور حریری نرم تر اور اون کرسیوں  
 فرش موافق ساٹھ غرفوں کی غرفہ ہاں دنیا میں سی ہوں تلی اور پر اور یہ ہی معنی  
 قول حق تعالیٰ کی **فُرُشٍ مَّقْوُوعَةٍ** اور یہ جو فرمایا ہی **عَلٰی اَرَاٰکَ یَنْظُرُوْنَ**  
 حضرت نے فرمایا کہ مراد اراک سی وہ کرسیاں بنی ہوئی ہیں کہ جملہ جنہر نصب ہوئی  
 ہیں اور فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہرین بہشت کی بنی  
 کی زمین پر جاری ہوتی ہیں برف سی سفید تر اور شہد سی شیریں تر اور سکہ کو  
 نرم تر ہیں اور مٹی نہر کی مشک خوشبو ہی اور ریت اوسکی درو یا قوت کی ہی اور  
 جاری ہوتی ہیں چشمہ اور نہرین جس جگہ اور جس سمت کہ دوست خدا چاہی اپنی  
 بہشت میں اور اگر ضیافت کری تمام اہل دنیا کی جن و انس سی تو کفایت کری  
 سب کو کہانی اور پنی اور زیور اور حلہ میں اور کچھ ہی کم نہوا اوسکی نعمتوں سی اور  
 حضرت باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ اہل بہشت امر اور سادہ ہیں اور بال  
 انکی بدن میں نہیں ہیں اور سر مر لگائی ہوئی ہیں اور تاج اکلیل سر پر اور طوق

جنگ

گردن اور گردن بین اور کمری اور انگوٹھیاں ہاتھ میں اور نرم اور لطیف و مرکم اور ہر ایک کو انہیں ہی قوت سومر کی دنگی کہانی اور پنی اور جماع کر نہیں اور لذت طعام چاشت اور شب کی چالیس بجس انکی مونہ میں رہیگی اور خداوند غفور و قدیر انکی چہرہ پر نور اور انکی بدنوں پر حریر ہنایا گاسفید رنگ و زر و زیور اور ہر ایک ہونگی زلفہ رہیگی ہرگز نہ مٹی کی بیدار رہیگی کہ ہرگز نہ سونگی بی نیاز ہونگی کہ ہرگز فقیر نہونگی اور فرحناک ہونگی کہ محزون نہونگی اور خندان ہونگی کہ ہرگز نہ روئگی اور ہمیشہ گرمی رہیگی کہ ہرگز خوار نہونگی اور نیک طبیعت ہونگی کہ ہرگز روتش نہونگی اور ہمیشہ منعم و شاد رہیگی اور ساتھ لذتوں کی کہانیگی کہ ہرگز گرسنہ نہونگی اور سیرا ہونگی کہ ہرگز پیاسی نہونگی اور پوشاک سپین گی کہ ہرگز معریان نہونگی اور سوار ہونگی اور واسطے زیارت ایک دوسری جائیگی اور سلام کرینگی انہیں اسی لڑکی کہ کیا حسن و جمال کہتی ہونگی اور آفتابہ چاندی اور ظروف سونگی ہمیشہ انکی ہاتھ میں رہیگی اور خدتمین اسادہ رہیگی اور یہہ کر سیونہ پر تلکیہ لگائی نظر کرینگی طرف اونکی اور تخیۃ و سلام ہمیشہ طرف سی خداوند عالم کی اپر پہونچی گی مطلب سولہوان صفات اور خصوصیات اور عقوبات جہنم کی بیان میں ہی جانتا چاہی کہ قرآن مجید میں آیتیں جہنم اور عذاب جہنم کی بیان میں اور اسطرح احادیث بہت ہیں خلاصہ مضمون چند حدیثوں کا حق یقین سی لکھا جاتا ہی حضرت امیر المومنین علیہ السلام روایت ہی کہ جہنم کی سات درہن یعنی سات طبقہ ایک طبقہ دوسری طبقہ پر حضرت

ایک ماہ دوسری ماہ تہ پر رکھا اور کہا اس طرح اور کہا خدائی مہشتون کو عن  
 ین بنایا اور آگ کو تلی اوپر پیدا کیا اور پائین تر سبکی جہنم ہی اور او سکی اوپر نطی  
 اور او سکی اوپر حطہ اور او سکی اوپر سقر اور اوپر او سکی حجیم اور اوپر او سکی سعیر اور اوپر  
 او سکی ماویہ اور بعضی کہتی ہیں کہ پائین تر سبکی ماویہ ہی اور اوپر سب سے جہنم ہی اور  
 بعضے کہتی ہیں آگ ساتھ در کہ اول جگہ گناہ گاران در کہتی ہی اور وہ در کہ بین  
 بعضی اوپر بعضی کی اہل توحید کی ہی معذب ہوتی ہیں اوسمین موافق اپنی اعمال کی  
 کہ دنیا میں کئی ہیں پیر یا ہر نکال دیتی ہیں ان کو دوسرے در کہ جگہ یہودیوں کی ہی ہے  
 در کہ مقام نصاریٰ کا ہی چوتھا در کہ محل صابون کا ہی پانچواں در کہ مجوسیوں کی  
 رہتی کی جگہ ہی چہا در کہ مشرکان عرب کی اہی ہی ساتواں در کہ در کہ سفلی ہی  
 منافقوں کا ہی اور روایت کرتی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہل جہنم  
 چند گزر لگاتی ہیں کہ اگر ایک دن گرزوں میں سی روی زمین پر لائی اور جڑیں اس  
 چاہیں کہ اوسکوز میں سی اوٹھائیں نہ اوٹھاسکیں کی اور روایت کرتی ہیں کہ  
 اک اپنی زبانہ پر گنہ گاروں کو اوٹھا کی اوپر پینک دی کی جب اوپر طبقات جہنم کی پہنچیں  
 گرز انکی سر و نہر لگائیں گی کہ ستر برس کی راہ تک نیچے جستی چلی جائیں گی اور ایک  
 ساعت یہ گنہ گار قرار نہ پائیں گی اور حق تعالیٰ قرآن مجید میں سورہ صافات میں  
 فرماتا ہی وصف اہل جہنم میں اِذْ لَكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّيْتُونِ اِنَّا  
 جَعَلْنَاهَا فِتْنَةً لِلظَّالِمِينَ اِنَّمَا شَجَرَةُ تَخْرُجُ فِي اَصْلِ الْحَجِّمِ

در کت  
جہنم

طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ فَلَنَنُحِمُّهُمْ لَا يَكُونُ مِنْهَا قَلِيلٌ  
 مِنْهَا الْبُطُونُ ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِنْ حَيْمٍ ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى  
 الْجَحِيمِ حاصل ترجمہ لفظی اس آیت شریفہ کا یہ ہے آیات نعمات بہت ہیں جو  
 مہمانی کی یاد دخت ز قوم کا تحقیق گردانا مہنی اوس دخت کو امتحان وسطی عالم  
 اور وہ ایک دخت ہی کہ پیدا ہوتا ہی جڑ میں جنم کی اور شکوفہ اوس کا مانند سر کا  
 شیطا طین کی ہی پس تحقیق کہ کافر کہانی میں اوس میں سی پہر پر کرتی ہیں اپنی شکم کو اوس  
 پہر ابل مار کی وسطی اوپر ز قوم کی پانی جہنم کا ہی کہ نام اوس کا جیم ہی پہر باز گشت  
 اونکی طرف جیم کی ہی مفسر کہتی ہیں کہ ز قوم ایک دخت ہی آگ میں کہ رکھتا ہی تہہ  
 نہایت تلخی اور خشونت اور دیو کی اور جابو جہل اور کفار قریش ہستی ہی کہ دخت  
 در میان آگ کی کیونکر اوگتا ہی خدائی فرمایا کہ اوس کو امتحان کیا ہی مینی وسطی  
 سمگاروں کی اور رؤس شیطا طین بعضے کہتی ہیں کہ ایک میوہ تلخ و بد بو ہی صحرائین  
 بعضے کہتی ہیں شیطا طین ایک جنس سانپ کی ہیں کہ میوہ جنم کو تشبیہ و سن سانپ کی سر  
 دی گئی اور بعضے کہتی ہیں کہ در میان عرب کی مشہوری کہ بری چیز و نکو تشبیہ  
 شیطان سی دیتی ہیں اور روایت کرتی ہیں کہ بھول ابل جنم پر سقد رغائب ہی  
 کہ آگ کی عذاب بھول جاتی ہیں اور ستغاثہ کرتی ہیں مالک سی پس وہ انکو طواف  
 دخت کی لیجاتا ہے اور ابو جہل نہیں ہوتا ہی پہر کہانی میں اوس میوہ سی کہ پیٹ  
 انکا بہر جاتا ہی اور جوش میں آتا ہی شکم انکا مانند اوس دیگ کہ آگ میں جوش آتا ہو

حجۃ

پھر پانی مانگتی ہیں مالک وہ جیم کہ حرارت جسکی نہایت کو پہنچی ہی اور برسوں  
 دیگر ہای جہنم میں جوش ہوی ہی انکی لئی لاتا ہی جبہ جیم نزدیکی پہنچی ہی  
 مونہہ انکی بہن جاتی ہیں اور جب انکی شکم میں پہنچی ہی جو کچھ انکی شکم میں ہی اسی  
 گھلا دیتی ہی اور خدا فرماتا ہی کہ گنہگار آواز دینگی ای مالک اڑالی ہلو پروردگار تیرا  
 مالک انکی جواب میں کہیگا ہمیشہ عذاب میں رہو گی اور ہرگز تمکو موت نہ آئیگی اور بن  
 عباس کہتی ہیں کہ اسل استغاثہ کا ہزار برس کی بعد یہ عذاب سنی گی اور خدا اور مقلم  
 میں فرماتا ہی الْقِيَامُ فِي جَهَنَّمَ كُلُّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ احادِثِ سَنِي اور شیعہ میں  
 وارد ہوا ہی کہ القیاب صیغہ تشنیہ خطاب ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور  
 امیر المؤمنین علیہ السلام سی کہ ڈالو جہنم میں ہر ایک بہت کفران کرتا ہی اور انکو  
 یعنی اپنی دشمنوں کو داخل جہنم کرو اور اپنی دوستوں کو داخل بہشت کرو اور سی  
 فی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ کفار و مشرک نہ رہیں گے  
 اہل توحید اور مسلمانوں کو کہ تمہاری توحیدنی تمکو فائدہ نہ بخشا ہم اور تم برابر ہو  
 داخل ہونے میں جہنم کی پھر خدا حمایت کریگا واسطی مسلمانوں کی اور ملائکہ کو فرمائیں گے  
 شفاعت کرو انکی وہ ملائکہ شفاعت کریں گی جسکو خدا چاہیگا پھر پیغمبر و مومنین  
 کہ شفاعت کرو وہ شفاعت کریں گی جسکو خدا چاہی پھر مومنین فرمائیں گے شفا  
 کرو وہ شفاعت کریں گی جسکو خدا چاہی پھر خدا فرمائیں گے سب ہم کر نیوالو سی  
 رحیم تر ہوں باہر آؤ تم میری رحمت میں پھر نکلیں گی آگ میں سی مانند پروانوں کی



اور مثل اون جانوروں کی کہ آگ کی پاس جمع ہوتی ہیں پھر حضرت فی فرمایا کہ بعد  
اسکی عہود و نلو کھینچتے ہیں اور دروازہ نکو کفار اور مشرکوں پر بند کرتی ہیں قسم خدا کی کہ جو  
لوگ باقی رہتی ہیں ہمیشہ مخلد ہتی ہیں جہنم میں اور علی بن ابیہم بسند کا الصبح ابو بصیری  
روایت کرتی ہیں کہ کہا حضرت صادق علیہ السلام سی عرض کی مینی کہ یا بن رسول اللہ  
مجھ کو ڈرائی کہ دل میرا سنگین ہوا ہی حضرت علیہ السلام فی فرمایا کہ آمادہ ہو دو سسطی  
زندگی درازی تحقیق کہ جبریل آئی تزد حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ و ترش کمی  
ہوئی اور بیشتر حبائی تہی تو مسکراتی ہوئی آئی تہی حضرت فی سبب اس حال کا پوچھا  
جبریل فی کہا کہ آجکی دن وہ دہونکیان کہ جس سی آتش جہنم پہونکتی تہی ہاتھ سی  
کہی ہیں فرمایا کہ ای جبریل دہونکیان آتش جہنم کی کیا ہیں کہا ای محمد صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم خدائی حکم فرمایا کہ ہر برس آتش جہنم کو دہونکا کہ سفید ہوئی پھر ہزار سال  
اور دہونکا کہ سرخ ہوئی پھر ہزار سال اور دہونکا کہ سیاہ ہوئی اب سیاہ ہی تاریک  
ہی اور ضریع کہ پسینہ اہل جہنم کا اور چرک اور پپ زنا کاروں کی فرجون کی ہی  
کہ دیگن میں جہنم کی جوش ہوتی ہی اور عوض پانی کی اہل جہنم کو پلائی ہیں اگر آویز  
سی ایک قطرہ دنیا کی پانیوں میں ڈال دین تو سب اہل دنیا اسکی بدبوسی مرجان  
اور اگر اون زنجیرون میں سی کہ ستر گزی ہیں اور گردن اہل جہنم میں ڈالتی ہیں اگر ایک حلقہ  
اوسن زنجیر کا لیک دنیا پر رکھ دین اسکی گرمی سی تمام دنیا بچھل جائی اور اگر ایک پیرا  
پیرا ہل جہنم سی زمین پر لٹکائیں اہل دنیا اسکی بدبوسی ہلاک ہو جائیں جب

ہنچ

جب جبرئیل فی بیہ بائین بیان کین حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور  
 جبرئیل دونوں روئی خدائی ایک فرشتہ کو طرف انکی ہیجا کہ خدا تمہارا سلام پہنچاتا  
 ہی اور فرماتا ہی کہ مینی تمکو امین کیا اسبات سی کہ کوئی گناہ کرو تم تاکہ مستوجب عذاب  
 عذاب کی ہو یہ بعد اوسکی حضرت جبرئیل جبوقت خدمت حضرت رسول صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم میں آتی تھی متبسم اور خندان تھی پھر حضرت صادق علیہ السلام فرمایا  
 کہ اوس روز اہل تش عظمت جہنم اور عذاب الہی کی جانین گی اور اہل بہشت عظمت  
 بہشت اور اوسکی نعمتوں کی جانین گی اور جہاں جہنم داخل جہنم ہونگی سہ برس شش  
 کرینگی کہ اپنی تین جہنم کی اوپر پہنچائیں جب کنا جہنم پر پہنچیں گی ملاکہ گرز بہن  
 اوپر لگانگی کہ پھر قعر جہنم تک چلی جائیں گی پھر پوست انکی متغیر کنی جائیں گی اور پوست  
 تازہ انکی بدنون پر پہنائیں گی کہ عذاب ان پوستوں پر زیادہ تاثیر کری پھر حضرت  
 فی ابوبصیر سی فرمایا کہ جو کچھ کہانی تجھسی کافی ہی عرض کی اونی بس ہی جھکو اور  
 کافی ہی اور سب معتبر عمر بن ثابت سی منقول کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فی  
 فرمایا کہ اہل جہنم آگ میں فریاد کرتی ہیں مانند کتوں اور بھٹیوں کی کہ چلائی شدت  
 سی اوس چیز کی کہ جو انہیں پہنچتی ہی عذاب الہی سی کیا لگان رکھتا ہی تو ای نمر  
 اوس گروہ کی باب میں کہ جنہیں موت نہیں آتی کہ عذاب سی نجات پائیں اور عذاب انکا  
 ہرگز سبک نہیں ہی اور درمیان آگ کی پیاسی اور بہو کی اور بہری اور گونگی اور آواز  
 رہتی ہیں اور مونہہ انکی سیاہ ہو جاتی ہیں اور محروم اور نادوم اور پشیمان اور غضب کردہ

اپنی پروردگاری میں رحم انہیں نہیں کرتی میں اور انکی عذاب میں تخفیف نہیں  
 کرتی اور انکی لمبی بڑکائی میں اور جسم گرم جہنم سے بعض پانی کی پتی میں اور قوم  
 بعض کمائی کی کمائی میں انکی قلاب سے انکی بدنوں کو پہاڑی میں اور انکی  
 انکی سر پہ لگائی میں اور ملائکہ بہت شدید و غلیظ انکو شلیخہ میں کہتی میں اور انہیں  
 کرتی میں اور مومنکی بہل انکو ان میں کہنچتی میں اور شیطانوں کی ساتھ انکو زنجیر میں  
 جگر کرتی میں اور زنجیروں اور بیڑیوں میں انکو قید کرتی میں اگر کوئی دعا کرتی میں  
 دعا انکی مستجاب نہیں ہوتی اور اگر کوئی حاجت طلب کرتی میں براوردہ نہیں ہو  
 یہی حال اس جماعت کا کہ جہنم میں جاتی ہی اور بند معتبر منقول ہی حضرت  
 صادق علیہ السلام سے معنی پوچھی فلق کی فرمایا کہ ایک ایسا درہ ہی جہنم میں کہ  
 ستر ہزار گہرین اور ہر گہر میں ستر ہزار حجری میں اور ہر حجری میں ستر ہزار کالی سانپ  
 میں اور پٹھان ہر ایک سانپ کی ستر ہزار گٹری زہری میں اور سب اہل جہنم کو اس  
 درہ پر سی گذرنا ہوتا ہی اور حدیث میں فرمایا کہ یہ گٹھنہاری کہ دنیا میں ہی ایک  
 حصہ ہی ستر حصوں میں سی شش جہنم کی کہ ستر مرتبہ سکوپانی سی بجھایا ہی اور ہر  
 جل و طحی ہی و اگر ایسا نہ کرتی کوئی شخص طاقت اسکی نزدیک انکی نہ رکھتا اور تحقیق کہ  
 جہنم کو روز قیامت صحرائی محشر میں لائینگی کہ صراط کو اوپر رکھیں ہر جہنم ایک فریاد  
 کرے گا کہ سب ملائکہ مقبرین و انبیای مرسلین اسکی دہشت سے استغاثہ کرتیگی اور حدیث  
 میں منقول ہی کہ غساق ایک واوی ہی جہنم میں کہ او میں تین سو تیس قصر ہیں اور

بجھایا

ہر ایک قصر میں تین سو تیس گھر ہیں اور ہر گھر میں چالیس زاویہ ہیں اور ہر زاویہ میں ایک سانپ ہی اور تنگم میں ہر ایک سانپ کی تین سو پچوہین اور شیش میں ہر ایک پچوہ کی تین سو تیس بوزہر کی ہیں اور ہر ایک دن پچوہوں میں سی اپنا زہر تمام اہل جہنم پر ڈالی سب کے مرجانی کی لٹی کافی ہی اور حضرت امام موسیٰ کاظمی منقول ہی کہ جہنم میں ایک وادی ہی کہ اوسکو سقر کہتی ہیں کہ جس وادی خدا نے اوسکو پیدا کیا ہی اوسنی سانس نہیں لی اگر خدا اوسی اجازت دی کہ بقدر سوراخ سوراخ کی سانس لی تو تمام چیزیں کہ روی زمین میں ہیں جل جائیں اور اہل جہنم خدا سی پناہ مانگتی ہیں حرارت اور بدبو اور بدی اور کثافت سے اوس وادی کی اور جو کچھ اون چیز دن سی جو خدا نے اوس میں واسطی اہل سقر کی ہتیا کیا ہی اپنی عذاب سی اور اوس وادی میں ایک پہاڑ ہی کہ سب اوس وادی کی لوگ پناہ لیجاتی ہیں طرف خدا کی گرمی اور تعفن اور کثافت سی اوس پہاڑ کی اور اون عقابوں سی کہ جو خدا نے اونجگہ کی گونگا لٹی ہتیا فرمائی ہیں اور اوس پہاڑ میں ایک درہ ہی کہ اوس پہاڑ والی طرف خدا کی استغاثہ کرتی ہیں گرمی اور بدبو اور کثافت اور عذاب سی اوس درہ کی اور اوس درہ میں ایک کنواں ہی کہ اوس درہ کی لوگ عذاب شدید سے اوس کنوین کی طرف خدا کی پناہ لیجاتی ہیں اور اوس کنوین میں ایک سانپ کہ کہ تمام لوگ اوس کنوی کی جہانت اور تعفن اور کثافت سی اوس سانپ کے

صالح جہنم

اور جو کچھ خدائی او سکی نیش میں زہر مقرر فرمایا ہی خدا سی استغاثہ کرتا  
ہیں اور شکم میں اوس سانپ کی سات صندوق ہیں کہ اونہیں جگہ پہنچ  
آدھیوں کی ہی استہای گذشتہ سی اور دو آدھیوں کی جگہ ہی اس امت  
میں سی لیکن وہ پانچ آدمی یہہ میں قابیل کہ جس نے اپنی بہائی باہیل کو قتل  
کیا اور فرود کہ جس نے ابراہیم علیہ السلام سی سنا زعم کیا اور کہتا تھا کہ میں ڈالتا  
ہوں اور میں زندہ کرتا ہوں اور فرعون ہی کہ جس نے دعویٰ خدائی کا کیا اور  
یہودی کہ جس نے یہودیوں کو گمراہ کیا اور بولس ہی کہ جس نے نصاریٰ کو گمراہ کیا اور  
اس امت میں سی دو اعرابی ہیں کہ ایمان خدا کا نہ لائی اور حدیث میں حضرت  
صادق علیہ السلام سی وارد ہوا ہی کہ فلق ایک کنواں ہی جہنم میں کہ اہل  
جہنم او سکی شدت حرارت سی استعاذہ کرتی ہیں اوس فلق فی خدائی اجازت  
لی کہ ایک سانس لی جب ایک سانس لی جمیع اہل جہنم کو جلا دیا اوس کنوین  
ایک صندوق ہی آگ کا کہ اوس کنوی کی لوگ صندوق کی گرمی اور حرارت  
استغاثہ کرتی ہیں اور وہ ایسا تابوت ہی کہ اوس تابوت میں چہ آدمی اگلی  
امتوں سی اور چہ آدمی پہلی امت سی جگہ رہتی ہیں چہ آدمی جو کہ قبل کی  
ہیں پہلی پسر آدم ہی کہ جس نے اپنی بہائی کو قتل کیا اور فرود ہی کہ جس نے حضرت  
ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا اور فرعون اور سامری کہ جنہوں نے گولیا  
پرستی کو اپنا دین کیا اور وہ شخص کہ جس نے یہودیوں کو بعد ان کی پیغمبری گمراہ کیا

اور وہ شخص کہ حسنی نصاریٰ کو انکی پیغمبری سے گمراہ کیا اور چلہ آدمی جو اخیر  
ہوئی میں وہ فلاں اور فلاں اور فلاں اور پھر یوسفیان اور سرگروہ خواجہ ہوا  
اور ابن علیہم اللعنه اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ جہنم میں  
سانپ میں لٹل گندگی گردن شتر کی کہ ایک نین سی کا تباہی جس شخص کو تو چاہیہ  
قرن یا چالیس سال درو او سکا رہتا ہی اور بندگان صحیح حضرت صادق علیہ السلام  
سی منقول ہی کہ جہاں بہشت دخل بہشت ہوگی اور اہل جہنم جہنم میں انکی  
ایک منادی خدا کی طرف سی آواز دینگا کہ ای اہل بہشت ای اہل جہنم اگر موت کو بی  
بنکی تمہاری سنا آئی تم بچا نوگی او سکو کہین گی نہیں پھر لائینگی موت کو مثل صوت  
گو سفند سیاہ و سفید کی اور درمیان بہشت و فرخ کی کہین گی اور اہل بہشت  
اور اہل فرخ سی کہین گی کہ دیکھو یہ موت پھر حقیق حکم فرمایا گا کہ او سکو بچ کرین اور تارک  
بہشت ہمیشہ بہشت میں رہوگی اور تارک موت ہی ہی اور اہل جہنم ہمیشہ جہنم میں رہو  
اور تارک موت نہ آینگی اور عقاب الاعمال میں حضرت صادق علیہ السلام سی روا  
کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی فرمایا کہ چار آدمی ہیں کہ اہل جہنم باوجود  
اون آزاروں کی کہ کہتی ہیں جمیم انکی خلق میں ڈالتی ہیں اور درمیان جہنم کی اولیاء  
کہتی ہیں مگر عذاب سی چار آدمیوں کی متاوی ہوگی اور ایک دوسری کہین گی  
کہ کیا حال ہی ان چار آدمیوں کا کہ باوجود ان آزاروں کی کہ ہمہ پہونچتی ہیں ان  
چاروں کی عذاب سی ہمو پہونچتا ہی پہلی وہ مردی کہ لٹکا ہی ایک لگ کی صند

اور دوسری شخص اپنی آنتو تکو کہنچتا ہی اور تیسرے شخص کی مونہ سی خون اور  
 چکر جاری ہی اور چوتھا شخص گوشت اپنا کہا تا ہی پہر کہنچگی صاحب صندوق  
 سی کہ کیا ہو اس بد بخت کو کہ عذاب سکا ہو انڈا دیتا ہی کہنچکے یہ وہ مروی کہ  
 و مہ پر اسکی مال لوگوں کا تھا اور کچھ نہ رکھتا تھا کہ انکی قرض کو ادا کری اور دوسرا  
 شخص جو اپنی آنتو تکو کہنچتا ہی یہ شخص پروا نہ کرتا تھا پیشاب سی کہ کہاں پر  
 اوسکی بدین لگا اور تیسرا شخص کہ جسکی مونہ سی پیپ و خون جاری تھا متبع او  
 تفحص کرتا تھا لوگوں کی بری باتوں کو اور رونی بیان کرتا تھا اور چوتھا شخص کہ  
 گوشت اپنا کہا تا تھا یہ گوشت لوگوں کا کہا تا تھا غیبت کرنی سی اور چھنی  
 کرتا تھا اور درمیان میں لوگوں کی عداوت و التا تھا اور حضرت صادق ۴  
 روایت کرتی ہیں کہ لال کا فروں کی لئی عذاب ہی اور خازنان جہنم کی لئی حسرت  
 یعنی اوس سی لذت پاتی ہیں اور انکو نہیں جلاتی اور ابن بابویہ نے حضرت امام  
 محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جہنم میں ایک کو وہی کہ اوسکو اصعد  
 میں اور اسعد میں ایک واوی ہی کہ اوسکو سقر کہتی ہیں اور سقر میں ایک کنواں  
 کہ اوسکو ہب کہتی ہیں جسوقت پر وہ اوس کنوین کی مونہ پر سی ہالیسی  
 ہیں اہل جہنم اوسکی گرمی سی فریاد کرتی ہیں اور وہ کنواں جبارون اور خلفای  
 ہی مطلب سے تریدہ ان اعراف کی بیان میں خدائی فرمایا ہی وینہم لکھنچتا  
 یعنی درمیان بہشت و دوزخ کی ایک حجاب ہو گا کہتی ہیں وہ اعراف ہی کہ ایک

پہرچ

حصاری در میان بہشت و دوزخ کی پھر خدائی فرمایا و علی لا حول و لا قوۃ الا باللہ  
یَعْرِفُونَ کُلًّا بِسْمِہَا هُمْ تَرْجِعُ ظاہری یہ کہ اعراف پر چند مرد ہیں کہ پچھلے  
ہیں ہر ایک کو اس کی علامت سی اور مفسرین فی اختلاف کیا ہی معنی اعراف  
میں اور ان لوگوں کی باب میں کہ جو اس جگہ ہیں اور مشہور یہ ہی کہ اعراف  
ایک حصاری در میان بہشت و جہنم کی اور بعضے کہتی ہیں کہ اعراف کنگری  
اوس حصاری و پرکی ہیں اور بعضے کہتی ہیں صراط ہی اور پہلا قول بہت  
مشہور اور بہت ظاہری اور اختلاف ہی ان لوگوں میں کہ اعراف میں  
ہتی ہیں بعضی کہتی ہیں یہ لوگ وہ گروہ ہیں کہ حسنات و سیئات انکی  
برابر ہیں حسنات انکی مانع اسکی کہ جہنم میں جائیں اور گناہ انکی مانع ہونی ہیں  
در میان انکی اور بہشت کی پس انکو اس جگہ رکھا ہی یہاں تک کہ خدا حکم کری  
انکی حق میں جو کچھ چاہی پھر انکو داخل بہشت کرتا ہی اور بعضی کہتی ہیں بلانکہ  
ہیں مرد و انکی صورت پر کہ اہل بہشت اور جہنم کو پہچانی ہیں اور خازنان  
بہشت و جہنم ہیں یا حافظان اعمال ہیں کہ گواہ ہیں آخرت میں لوگوں کی اور  
بعضے کہتی ہیں کہ نیک اور بہترین مومنان ہیں اور ثعلبی فی ابن عباس سے  
روایت کی ہی کہ اعراف ایک موضع بلند ہی صراط پر کہ علی علیہ السلام اور جعفر اور  
حمزہ اور عباس اوس جگہ ہتی ہیں اور اپنی دوستوں کو پہچانی ہیں چہرہ انکی  
سفیدی سی اور اپنی دشمنوں کو پہچانی ہیں چہرہ انکی سیاہی سی اور بہت



احادیث میں ائمہ طہار علیہم السلام سی وار و ہوا ہی کہ ہم بین اصحاب عرف  
کہ پہچانتی ہیں ہر ایک شخص کو اوسکی علامت سی جو کہ ہمکو پہچانتا ہی اور ہم  
اوسکو پہچانتی ہیں اوسکو دخل بہشت کرتی ہیں اور جو کہ شیعہ ہمارا نہیں ہی  
اور ہم اوسکو نہیں پہچانتی ہیں اوسکو ہم دخل جہنم کرتی ہیں اور روایت میں  
وارد ہوا ہی کہ اعراف میں ہونگی ایک جماعت مستضعفین سنی کی اور جو کہ <sup>اللہ</sup>  
یعنی جو کہ چوڑی گئی ہیں اور انتظار ہی ونکی باب میں حکم خدا کا اور فساق شیعہ  
کہ حسنات اور سیئات اونکی برابر ہیں اور طریقہ جمع کا درمیان ان حدیثوں مختلف  
کی یہی کہ اصحاب اعراف کہ حاکم اعراف میں ہی رسول خدا اور ائمہ ہدی صلوات اللہ  
علیہم و علیہم ہونگی کہ مؤمنان حقیقی کو اول مرتبہ دخل بہشت کرتی ہیں اور صراط  
پار او تاروتی ہیں اور اپنی دشمنوں اور کافروں اور مخالفوں اور متعصبوں کو جہنم  
میں بھیجتی ہیں اور ایک جماعت فساق شیعہ سی اور متضعفان اہل سنت سی کہ  
اہل اعراف میں ٹھرائی جاتی ہیں اعراف میں اور آخر یہ سب شفاعت حضرت رسول  
صلی اللہ علیہ وآلہ اور اہلبیت حضرت رسول علیہم السلام دخل بہشت ہوتی ہیں  
یا بعضی انکی کہ قابل شفاعت ہیں دخل بہشت ہوتی ہیں اور بعضی ہمیشہ عرف  
میں رہنگی و دونوں باتوں کا احتمال ہی مؤلف کہتا ہی کہ مراد یہاں مستضعف  
سنی سی وہ ہی کہ حق کہ نہیں پہچانتا اور نہ کسی مذہب سی عداوت رکھتا ہوا اور نہ  
شخص سی دوستی رکھتا ہو چہ تمت باب اول

## باب دوم در طہارت میں اس میں

مقدمہ اور چہ فصلیں ہیں مقدمہ میں الخلاک ادا بین اور ادا  
 واجبہ و سکی دس ہیں پہلا چپانا عورتین کا تمیز کہنی والی سی سواستی  
 زوجہ کی اور اپنی لونڈی غیر آزاد اور غیر شوہر دار اور طفل غیر نمیکہ  
 دوسرا نہ بیٹھا قبلہ کی طرف مونہہ کر کے تیسرا نہ بیٹھا قبلہ کی طرف پشت کر  
 چوتھا نہ بیٹھا مکان محترم مثل مسجد وغیرہ میں پانچواں نہ بیٹھا ملک غیر  
 چھٹا دھونا مخرج بول کا پاک پانی سی ایک دفعہ اگر چہ تین دفعہ افضل  
 ہی اور اگر بول تعدی فحش کری تو آب قلیل سی دو دفعہ لازم  
 ہی اور مخرج غایط کو اگر نجاست متعدی نہ ہو پتہ اور لکری اور لٹہ اور  
 مثل و نہو نشی کہ پاک و رہنا بر احوط تین عدد ہون پاک کر سکتی ہی  
 اور اگر نجاست متعدی ہو تو پانی معین ہاں تو ان پاک نکرنا مخرج  
 غایط کا سرگین سی اگر چہ حیوان حلال گوشت سی ہوا ہو ان پاک  
 نکرنا اون چیز و نشی کہ جو صاحب دست ہوں مثل نان اور آٹے مرم  
 وغیرہ اور سی طرح مال غیر سی بدون اون کی نواں پاک نکرنا مخرج غایط  
 کا ہڈی و سواں پاک نکرنا مخرج غایط کا اوس ہاتھ سی کہ جس میں انگوٹی  
 ہو کہ اوس پر کلیات محترکہ نقش ہوں اگر خوف نجس ہونیکا ہو اور جانکہ  
 استبراسنت ہی اور فائدہ استبرا کا یہی کہ اگر بعد استبرا کی رطوبت

بین

دیکھی اور بخانی کہ بول ہی پا دوسری چیز وہ رطوبت پاک ہی اور  
 اگر بعد وضو کی ظاہر ہو تو وضو اسکا باطل نہیں ہوتا اور پانی پل  
 غلط کی استنجا کا پاک ہی چند شرطوں سے پہلی پانی کا مزیارنگ یا بو متخیر ہو  
 دوسری کسی دوسری نجاست سی مثل خون وغیرہ سی مخلوط نہ ہو  
 تیسری متعارف سی تعدی نگری کہ استنجا صادق نہ آوی اور  
 استنجا اگرچہ بعد حاصل ہونی شرط بند کورہ کی ظاہر ہی لیکن وضو اور  
 غسل جائز نہیں علی الاحوط بان ازالہ نجاست جائز ہی اور یحییٰ نہیں ہے  
 کہ پینا جائز نہ ہو فصل پہلی وضو میں در اس میں چند چیزیں واجب ہیں پہلی  
 مباح ہونا اوس فضا کا کہ جسمین وضو کرنیوالی کی اعضای وضو ہوتی  
 ہیں لیکن وضو کرنیوالی کی مکانات غصبی ہونا مضائقہ نہیں ہی لیکن  
 احوط ترک ہی دوسری پانی سی وضو کرنا نہ مثل گلاب و عرق سی  
 اور پاک کرنیوالا ہونہ مثل آب استنجا کی علی الاحوط اور مباح ہونہ مال غیر  
 بدون اذن اور شتبہ بمضاف و محبس و غصبی ہی نہوا اگر شبہ محصو  
 ہی تیسری نزدیک موندہ کی دہونی کی نیت قربت کی کرنا چوتھی دہونا  
 سر کی بالونکی اوگنی کی جگہ سی ہڈی کی آخر تک طول میں او عرض  
 میں جہانتک کہ بچ کی اونگی اور انگوٹھا گہیری بہ نسبت خلقت متعارف  
 اور ہونا اوس جگہ کا کہ ہون اور ڈاڑھی کی نیچی چہی ہو ضرور نہیں ہے

در بیان وضو

سائل دوم

لیکن دھونا ہونا اور ڈاڑھی کی بالوں کا جہانگ حد مذکور میں داخل  
ہی لازم ہی پانچویں دھونا دونوں ہاتھوں کا ہی کہیں نسی انگلیوں کی  
سری تک ورا اگر کوئی مانع ہو مثلاً انگوٹھی پہنی ہو تو اسکو حرکت دی  
اور میل کو ناخن کی زایل کرنا لازم نہیں مگر جب کہ ناخن متعارف نہ ہو  
ہو اور سوقت دور کرنا میل کا چاہی چھٹی مسح کرنا مقدم سر کا بقدر مستحب ہوتا  
کی رطوبت سی اور مسح دونوں پاؤں کا انگلیوں کی سری پاؤں کی قبۃ تک چھٹی  
مفصل تک طول میں اور عرض میں سنی کافی ہی اور چاہی کہ دونوں مسح ہاتھ کے  
باقی رطوبت سی ہوں اور اگر ہاتھ خشک ہو جائی اعضا می وضو سی جہا  
چاہی رطوبت لی بنا بر اقوی ساتویں مسح کرنا میلی سی یا انگلیوں کی  
باطن سی حالت اختیار میں اور اضطرار میں پشت دست سی جائز ہی  
اٹھویں موالات عینی پی در پی دھونا ساتھ مسحی کہ ایسا دھونا  
کہ قبل دھونی ایک عضو کی سبب اعضا می سابق خشک نہوں نچین  
ترتیب کہ پہلی مونہہ کو دھو وی یہ دہنی ہاتھ کو پہر بائیں ہاتھ کو پہر  
مسح سر گامی پہر پاؤں کا اور پاؤں کی مسح میں ہی ترتیب ہی بنا بر احوط  
دسویں وضو کرنا الا خود وضو کی فعل کو بجا لاوی مگر یہ کہ عاجز ہو  
اور عذر رکھتا ہو گیا رہیں جاری کرنا وضو کی پانی کا اون اعضا  
پر کہ جب کو دھوتی میں وضو میں بارہویں پانی مکان غصبی و ظرف

غصبی و ز طرف طلا اور فقرہ میں نہو کہ اگر ہوا و منحصر ہو وضو باطل  
 ہی اور اگر دو پانی ہوں ایک طرف غصبی یا طلا میں اور دوسرا طرف  
 گلی میں مثلاً وضو صحیح ہی اگرچہ طرف غصبی سی وضو کرنی تیسرہ بین  
 نیت وضو کو آخر عمل تک باقی رکھی چودھویں پاک ہونا عضو کا قبل  
 دھونی یا مسح کرنی اوس عضو کی پسند رہوین نہونا مانع کا استعمال  
 میں مثل مرض اور نہونا سب اون چیزوں کا کہ جو باعث تیمم ہیں اور جان  
 کہ وضو واسطی تین چیزوں کی واجب ہی پہلی واسطی نماز واجب کے  
 اور نماز میت کی لئی وضو لازم نہیں ہی بلکہ جنب سی ہی صحیح ہی  
 دوسرے طواف حج اور عمرہ کا تیسرے واسطی چھونی حرف قرآن کے  
 اگر چھو نا واجب ہونذریا عہد یا قسم سی یا واسطی یعنی قرآن کی کافرو  
 ماتہم سی یا واسطی پاک کرنی کی نجاست سی یا واسطی جمع کرنی قرآن کے  
 کہ ہوا وغیرہ سی متفرق ہو کی پاؤں کی نجی پڑا ہوا اور جان کہ توڑنی  
 والی وضو کی اور باعث وضو کی دس چیزیں ہیں پہلی اور دوسری  
 خارج ہونا بوال و غائط کا تیسرے وہ خواب کہ دل اور کان اور آنکھ  
 خواب میں جائی اور ذائقہ فرق درمیان شور اور شیرینی کی نگیری اور  
 اور حواس معطل ہوئی ہوں چوتھی جو چیز کہ غالب عقل پر ہوتا نہ ہوتی  
 اورستی اور صرع اور خوف و وحشت زیادہ کی پانچویں استحاضہ قلیلہ

بیان وضو

بیان طہارت

اور اس طرح متوسطہ واسطی غیر فارغ کی اور استغاثہ واسطی عصر اور  
 غشاکی اور لیکن متوسطہ واسطی صبح کی اور کثیرہ واسطی ظہر اور مغرب  
 اور صبح کی پسینہ عشیہ وضو اور غسل دونوں کا چھٹی اور ساتویں اور  
 آٹھویں مس میت اور حیض اور نفاس نوین ترمی شنبہ سہ ماہی کی  
 اگر قبل استہرا کی خارج ہو دسویں جو باد کہ مخرج متعلق متعارف سی  
 خارج ہو اور جاگہ اگر کوئی یقین رکھتا ہی طہارت کا اور شک کری  
 حدث یا شک کری دہونی مین کسی عضو کی اعضای وضو سی بعد  
 فارغ ہونی کی وضو سی تو اس شک کا اعتبار نہیں ہی و اگر یقین  
 رکھتا ہی ساتھ حدث کی اور شک کری کہ بعد واسکی وضو کیا یا نہیں  
 یا یقین دونوں کا رکھتا ہی اور شک کری تقدم اور تاخر مین کہ بخانی  
 کون پہلی ہی لازم ہی کہ وضو کری اور اگر شک دہونی مین کسی  
 عضو کی یا مسح کرنی مین کری اور ہی وضو سی فارغ نہوا ہوا  
 ہی کہ اس عضو کو دہونی یا مسح کری اور واسکی مابعد کو ہی بجلا  
 تا ترتیب ہتھ آوی فصل دوسری غسل میں سہین چیز مطالب مین  
 مطالب اعدا و غسل مین جانکہ غسل کا واجب چھ مین پہلا غسل جناب  
 و سر حیض میسر استغاثہ کثیرہ اور متوسطہ چوتھا نفاس یا پچھون سر  
 میت چہا میت مطلب و م غسل جنابت مین جانکہ جنابت و حیرت

باب اعدا و غسل واجب

باب جنابت

حاصل ہوتی ہی پہلی جماع یعنی داخل ہونا ذکر کا بعد حشفہ کی فرج میں  
اگر چہ انزال نہ ہو اور اگر دخول کریں و برین عورت یا مرد زندہ یا مردہ  
کی او انزال نہ غسل واجب ہوتا ہی بلکہ اگر دخول کریں حیوان کی فرج  
یا و برین غسل نہ دوسری نکلنا منی کا ہی خواب میں ہو خواہ پیدا میں  
مرد ہو خواہ عورت مخرج معتاد سی ہو خواہ غیر معتاد سی اور شبہ اگر فرج  
ہو کہ آیا منی ہی یا اور کوئی رطوبت ہی تو اس صورت میں پہچانا جاتا ہے  
نکلنا منی کا شہوت اور جہنگی اور سستی بدن سی اور بیماری کی وسط  
شہوت اور سستی بدن کی علامت کافی منی مطلب تیسرا غسل کی شرطین  
جانکہ غسل میں چند شرطیں ہیں پہلی بیاہ ہونا مکان کا دوسری طاہر اور  
مطہر اور بیاہ اور مطلق ہونا پانچا تیسری طاہر ہونا ہر عضو کا قبل ہو  
اوس عضو کی چوتھی نیت اور نزدیک کرنا اوس کا غسل ترقی میں اسطرح  
سی کہ نزدیک نیت کی پہلی سر او گردن کو دہوی پہر دہنی جانب بدن  
کو پہر بائیں جانب کو اور نصف ناف اور عورتیں کو دہنی طرف سی اور  
نصف دوسری کو بائیں طرف سی دہوی بلکہ تمام ناف اور عورتیں کو  
دونوں طرف سی دہونا بہتر ہی اور غسل ارتحاسی میں نیت کو نزدیک کرنا  
سبب ان کی کری پانچون غسل کرنا الا خود افعال غسل کو بجا آو  
مگر یہ کہ عاجز ہو چھٹی جاری کرنا پانچا سبب ان پر ساتون زایل کرنا

نکلیا غسل

اوس خیر کا کہ جو مانع ہو پانی پہنچنے میں یا یہ کہ پانی اوسکی نیچی جلد پر  
 پہنچاوی آہوین باقی رہنا نیت کی حکم پر کہ قصد منافی یا ریا کا نکر  
 نوین پانی منحصر طرف طلا اور نقرہ میں نہو جیسا کہ وضو میں بیان ہوا  
 و سون ترتیب غسل ترقی میں حسب طرح بیان کی گئی لیکن موالات غسل  
 ترقی میں شرط نہیں ہی اور جانکہ غسل ارتماسی حاصل ہوتا ہی ہوسکے  
 پانی میں اسطرح سی کہ پانی سب بدن کو گھیر لی اور لازم نہیں ہی باہر ہونا  
 پانی سی بلکہ ہوسکتا ہی کہ در میان پانی کی اونچی پانی کی غسل ارتماسی  
 بجالاوی اور اپنی تین حرکت دی مؤلف کہتا ہی کہ مراد یہ ہی کہ  
 پانی میں نیت غسل کی کری اور اپنی تین حرکت دی بقصد غسل تو  
 غسل ارتماسی ہو جائی گا مگر احوط یہ ہی کہ تمام بدن پانی سی باہر ہو  
 اور سوای غسل جنابت کی باقی غسلوں میں وضو واجب ہی قبل غسل  
 کی وضو کری خواہ بعد غسل کی اور اگر غسلین واجب ہی جمع ہوں تو  
 ایک غسل بنیت بسکی کافی ہی اور اسطرح اگر غسلین سنتی جمع ہوں تو  
 ایک غسل کفایت کرتا ہی اور اگر غسل واجب اسنت و نوجم ہوں اور نیت  
 بسکی کری تو کافی ہی اور اگر نیت واجب کری کفایت سنت سی  
 کرتا ہی اور اگر غسلین واجب جمع ہوں اور اونین غسل جنابت ہو  
 ہو قصد غسل جنابت کا کفایت کرتا ہی اور بواسطہ غسل جنابت کی



وضو ساقط ہی اور صحیح نہیں ہی غسل ارتماسی صایم اور محرم اور حضا  
 جبرہ سی اسواسطی کہ جبیرہ پر غوض و ہونی کی چائی مسح کری لیکر  
 احکام جنب پس آہم چیزین جنب کو قبل غسل کرنیکی جائز نہیں میں پر  
 نماز واجب و سنت و دوسری طواف کعبہ تیسری چونکہ کتابت قرآنکا  
 حتی اعراب کا اور اسطرح چونا خدا اور چودہ معصوموںکی نامونکا بنا  
 احتیاط اگرچہ کوئی دلیل واضح نہیں ہی چوتھی داخل ہونا مسجد مکہ  
 معظمہ اور مسجد مدینہ منورہ میں پانچویں ٹہرنا سب مسجد وغین چھٹی پر  
 اون سورتونکا کہ جنہیں سجدہ واجب ہی اور اگر ٹہری سجدہ واجب  
 ساتویں روزہ رکھنا آٹھویں کوئی چیز مسجد میں رکھنا اور صاحب  
 حیض و نفاس پر پہی یہ سب چیزین حرام میں اور جانکہ اگر کسی  
 سی درمیان میں غسل ترمیمی کرنی کی حدت اصغر صادر ہو تو او  
 صحیح غسل جنابت کی ہی بدون وضو کی انشاء اللہ تعالیٰ اور چھٹیا  
 ہی کہ بعد تمام کرنی غسل کی وضو کری مطلب چہ تھا تیمم میں جانکہ  
 تیمم واجب ہی اگر وضو او غسل ممکن نہو چند صورتوں میں پہلی نہونا پانی  
 کا دوسری نہ پھونچنا پانی تک سبب خوف درندہ اور وزدگی اور  
 میسر نہونا پانی کہینے کی چیزونکا تیسری خوف ضرر استعمال میں پاکی  
 بایہ ہونا مرض کا یا طول کہینا مرض کا ہرچہ شک کہتا ہوا اگر شک

درجہ

شک اوسکا و سواس سی نہو چو تہی میسر نہو نا پانی کی قیمت کا اگرچہ  
 بسبب کی ہو کہ مالک پانی کا قیمت اتنی زیادہ طلب کری کہ دینا  
 اس قدر قیمت کا موافق حال و شخص کی ضرر رکھتا ہو یا چون  
 خوف تشنگی چہی استعمال میں پانی کی درو شدید پیدا ہو کہ موافق عادت  
 کی متحمل اوسکا نہو بسبب پانی کی گرمی یا سردی کی اور چارہ نہو اور  
 اس طرح ہی اگر پانی کی استعمال سی جلد بات کی شق ہو یا سخت ہو کہ  
 دیکھنی والی کو ہر معلوم ہو ساتوین پانیکا حاصل کرنا باعث ہو  
 ذلت کا کہ مناسب حال و شخص کی نہو آٹھوین وقت گناہیں کہتا  
 ہو وضو و غسل کی نوین بدن یا کپڑا نجس ہو ساتھ اوس نجاست  
 کی کہ معفو نہیں ہی اور پانی غسل یا وضو اور ازالہ نجاست دو نو  
 کی واسطی کافی نہو اوسوقت لازم ہی کہ نجاست کو دہوی اور  
 واسطی وضو یا غسل کی تیمم کری اور جائگہ تیمم میں چند چیزیں ہوں  
 مین پہلی سباح ہونا مکان تیمم کا دوسری خاک ہونا یا جو چیز کہ حکم  
 میں اوسکی ہی مثل پتھر کی تیسری طاہر اور سباح اور خالص ہونا  
 خاک کا چوتھی طاہر ہونا اعضا تیمم کا قبل تیمم کی پانچوین نسبت  
 ساتھ تعین بدلیت کی چہی دور کرنا اوس چیز کو کہ مانع ہو اعضا  
 تیمم میں مثل انگوٹھی کی ساتوین نزدیک نسبت کی دو کف دست

کو خاک پر مارنا ایک دفعہ نہ ایسا کہ ایک کوچہ کی دوسری کی ماری  
 آٹھویں مسح پیشانی کا سر کی بالوں کی جنبی کی جگہ سے ناک کی اور  
 سر تک جو پیشانی سے ملا ہی اور ابتدا اعلیٰ سے کری اور سیدھا اوپر  
 سی نبی ہاتھ کہنیچے نہ عرضا جیسا کہ عوام میں متداول ہی اور مسح  
 میں داخل کرنا دو حصین اور ہون کا احوط ہی توین مسح دہنی پشت  
 دست کا باطن سی بائیں ہاتھ کی اور مسح بائیں پشت دست کا باطن  
 سی دہنی ہاتھ کی اس طرح سی کہ مسح ماسح واقع نہوا اور تماس نہونی  
 پاوی اور ایک ضرب کافی ہی تیم بدل وضو کی ہو خواہ بدل غسل کر  
 اور اگر کوئی تیم واسطی نماز حاضر کی تنگ وقت میں کری اوسی تیم  
 سی نماز دوسری اول وقت میں پڑھ سکتا ہی پس اگر تنگ وقت  
 میں تیم نماز ظہر اور عصر کی کری اوسی تیم سی اول وقت میں نماز  
 مغرب پڑھ سکتا ہی اور جائز ہی کہ ایک تیم سی بہت نمازین پڑھی  
 خواہ قضا ہو خواہ ادا اور جس صورت میں کہ امید زایل ہونی عدہ کے  
 نہو تو نماز اول وقت میں تیم کر کی جائز ہی مطلب پانچواں پانی کو  
 اقسام میں جان کہ پانی کی چار قسمیں ہیں پہلی اب جاری ٹوہ مر  
 ہی اوس پانی سی کہ زمین سی نکلی اور روان ہو اگر صیج زمین کے  
 ہو اور وہ نجس نہیں ہوتا ملاقات نجاست سی اور نجس ہوتا ہی سبب

دربیان تیمم

دربیان اقسام پانی

تغیر کی لیکن بعد زوال تغیر کی پاک ہوتا ہی اور حکم جاری مین مین چوہا  
 حوض حمام کی کہ متصل خزانہ سی ہون اور آب باران اور آب  
 چشمہ آلودہ اگر یہ جاری نہ ہو دوسری آب ستادہ پس اگر بقدر کر  
 کی ہو نجس نہیں ہوتا مگر سبب تغیر کی اور اگر تغیر زایل ہو پاک نہیں ہوتا  
 مگر یہ کہ مطہر دوسرا مثل باران یا آب جاری یا دوسری کوئی وسکو  
 پاک کرے اور مقدار اگر موافق مساحت کی ساڑھی تین ہشت ہی طول  
 اور عرض اور عمق مین کہ مجموع بیالیس ہشت متعارف و رسات  
 ثمن مین تیسری آب چاہ وہ نجس نہیں ہوتا بدون تغیر کی اور اگر تغیر  
 اوسکا زایل ہو بدون دوسری مطہر کی پاک ہوتا ہی اور اگر سقد  
 پانی کہینچین کہ تغیر زایل ہو پاک ہوتا ہی اور سنت ہی کہینچنا اوکو  
 پانی کا اگر نجاست اوسمین پڑی اور پانی متغیر نہ ہو بلکہ غیر نجاست ہو  
 پڑی کہ تفصیل اسکی اس سالہ مختصر مین مناسب نہیں ہی چوٹی  
 آب مصاف کہ قلیل اور کثیر اوسکا اگر چہ بقدر ایک دریا کی ہو  
 ساتھ ملاقات نجاست کی نجس ہوتا ہی مطلب چہاں مطہر  
 مین اور وہ سولہ مین پانی دوسری آفتاب کہ یہ پاک کرتا  
 زمین اور خاک زمین اور دیوار اور حصیر اور درخت اور گہائیں اور  
 جمیع اشیای غیر منقولہ کو بشرطیکہ وہ شیا تر ہوں اگر عین نجاست

و آب جاری آب ستادہ کر

و آب جاری مطہر

نہو اور کہیں کہ آفتاب فی خشک کیا تیسری زمین کہ یہہ پاک کرتی  
 ہی پائون کی تلوی او کفش کی تلوی کو اسطر حسی کہ عین سجا  
 دفع ہو اور اگر نجاست بول کی ہو تو راہ چلنی سی اور مٹی سی زمین  
 پر اگر طوبت باقی نہ رہی طہارت حاصل ہوتی ہی چوتھی استحلال  
 کہ حقیقت نجس العین کے بدل جای ساتھ حقیقت طاہر العین کے  
 مثل اسکی کہ نجس العین نمک زارین پری اور نمک ہو جای پانچین  
 اسلام کہ یہہ پاک کرتا ہی کافر کو نجاست کہ نرسی چھٹی نقص کہ یہہ  
 کم ہونا دو حصہ آب نگو رکابی بعد جوش ہونی اور قوام پکڑنی کر  
 ساتھ کم ہونی دو ثلث کی طہارت باقی کی حاصل ہوتی ہی سائون  
 انتقال مثل اسکی کہ خون آدمیکا مجھڑ وغیرہ کی شکم میں جای اگر وہ  
 حیوان خون جہندہ نہ کہتا ہی آٹھویں انقلاب مثل اسکی کہ شراب  
 سرکہ ہو جای نوین آلات استنجا مثل کلوح اور پتہ وغیرہ کی مطہر  
 میں مخرج غایط کی دستون زوال عین نجاست کا بدن حیوان  
 اور باطن انسان سی مثل باطن موہنہ اور ناک کی گیارہویں تحت  
 مثل اسکی کہ کافر کا لڑکا اسیر ہو مسلمان کا اور مان باپ و سکی ہمراہ  
 نہون اگر کافر میں دالالتبعیت مشکل ہی اور مثل اسکی ہی تحت کہ میت  
 کو او سپرل دین اور وہ کپڑا کہ بدن میت پر ہو بارہویں غایط نا

در بیان طہارت

وہ

یہہ مہر ہی بدن اور رخت مسلم کا اگر اوس مسلم کو نجاست کا علم ہو اور  
احتمال ہو اوسکی طاہر کر نیکا تیر ہوین زائل ہونا اوس تغیر کا کہ جو نجاست  
سی ہو اوس پانی سے کہ مادہ رکھتا ہو مثل کوین کی پانی کے اور پانی  
چھوٹی حوض حمام کے کہ متصل ہی بڑے حوض سی چودہ ہوین ہنہرا  
کرنا بعد بول کے کہ مہر ہے رطوبت مشتبہ کا کہ بعد بول کے نکلے  
پندرہ ہوین استبر اوس حیوان کا کہ نجاست خوار ہو کہ یہہ اوسکے  
بول اور سرگین کو پاک کرتا ہی اور مراد اوس استبر سے یہہ ہے کہ  
اوس حیوان کو چیز طاہر کہلاوین مثل اسکی کہ شتر کو چالیس روز اور  
گای کو بیس روز اور بکری کو دس روز اور مرغ خانگی کو تین روز  
بند کرین نجاست کھانی سی سو لہوین غسل میت کہ مہر مردہ کی بدن  
کا ہی سوای تہی اور امام اور شہید کی کہ میت اونکی قبل از غسل پاک  
ہی اور مہر ہونا تیم میت کا بدن میت کی واسطے جسوقت پانی نہ ملی  
خالی وجہ سی نہیں ہی بلکہ قوی ہے مثل غسل آب خالص سی جسوقت  
سداور کافور ہو کہ یہہ غسل ہی مہر ہی مطلب تو ان اقسام  
نجاست میں اور وہ دس چیزین ہیں پہلی اور دوسری بول اور  
غائط حیوان مراد کہ شت کا کہ نون جہندہ رکھتا ہو اور حلال گوشت  
نجاست مراد کہ شت کا کہ نون جہندہ رکھتا ہو اور حلال گوشت

وہ

جہندہ رکبتا ہو اگرچہ حلال گوشت ہو چوتھی خون اوس حیوان کا کہ  
خون جہندہ رکبتا ہو حلال گوشت ہو خواہ حرام گوشت پانچویں اور چھٹی  
کٹا اور شورصرائی سا توین میتہ اوس حیوان کا کہ خون جہندہ رکبتا ہو  
سوی نبی اور امام اور شہید کی اور معصوم غیر امام ہی امام کے حکم میں  
ہی اور اجزای میتہ ہی اگر حیات فی اوسمین حلول کیا ہے نجس ہیں  
پس مثل بال اور ہڈی کے پاک ہے اور باریک اجزا کہاں کی کہ  
انسان کی بدن سی جدا ہوتی ہیں اگرچہ جدا کر نہیں اونکی اذیت ہو ظہر  
طہارت اونکی ہی آٹھویں کافر عربی ہو خواہ غیر عربی نوین شراب اور  
برحیہ نشہ کرنیوالی کہ بالاصل روان ہو اور آب انگور بنا بر اظہر حکم  
میں اوسکی ہے اگر جوش میں آوی اور قوام پکڑی دسویں فقاہ کہ جو  
بنتا ہی مطلب اٹھوان کیفیت تطہیر میں جان کہ اگر کسی طرف میں  
کٹا پانی پی اور آب قلیل سی اوسکو طہا ہر کرین تو چاہیے کہ پہلی مرتبہ  
اوسمین پاک خاک ڈالے یعنی سب جگہ پہنچاویں یا ملین بلکہ بہتر  
یہ ہی کہ ایک مرتبہ اور خاک اور پانی ملا کے ملین بعد اوسکی دوسری  
پانی سی دھوویں اور بہتر ہے کہ اگر ظرف کو کٹا چائے یا جہوا و سکا  
پڑی یا کوئی عضو اوسکا پہونچے اسطرح پاک کرین اور نجس  
ہونے میں ظرف کی سورا و شراب بلکہ ہر حیہ مست کرنیوالی

روانسی اور بڑی چوہی دشتی کی طرف میں مرنی سی سات دفعہ  
 دھونا بہتر ہی لیکن آب کثیر میں ایک دفعہ دھونا کافی ہی لیکن تین دفعہ  
 بہتر ہی جس نجاست سی کہ نجس ہو اور سو اوون نجاستوں کی مذکور ہو میں  
 اگر کسی طرف کو پاک کرین تو جائز ہی کہ تین دفعہ طرف کو آب قلیل سے  
 بہر دین اور ہسکدین بلکہ جائز ہی کہ تھوڑا پانی ڈالیں اور حرکت دین  
 پانی کو کہ سب جگہ پہنچے اور اس پانی کو ہسکدین وہ طرف پاک  
 ہوتا ہی اگر تین دفعہ یا دو دفعہ ایسا کرین اور بنا بر اقویٰ مونہ ہی  
 طرف کی حکم میں ہی کہ اگر کوئی چیز مونہ میں نجس ہو ہی ہو اور پاک  
 پانی سی کلی کرین وہ چیز نجس پاک ہو جاتی ہے اگر نجاست باطن  
 میں اوسکی نہ پہنچی ہو مان خود مونہ اور آب دین محض وال  
 عین نجاست سے پاک ہوتا ہے اور تین دفعہ کلی کرنا بہتر ہی اور  
 اگر نجاست باطن طرف میں پہنچی ہو ظاہر اوسکا پاک ہوتا ہے  
 اور نجاست باطن کی سرایت ظاہر میں نہیں کرتی اور اگر چاہیں  
 کہ باطن ہی پاک ہو تو چاہیے کہ اوس طرف کو خشک کرین اور آب  
 گر یا جاری میں اتنی دیر تک رکھیں کہ پانی عمق میں طرف کی جا  
 اور اگر لباس بول طفل شیر خوار سے نجس ہو گرا پانی کا کہ پہنچی  
 سب محل نجس میں کافی ہے اگر وہ لڑکا ہو نہ لڑکی اور کم دو برس



ہو اور اکثر غذا اوسکی دودھ ہوا اور بول غیر طفل میں دو مرتبہ دھونا  
 اوسکا آبِ قلیل سی اور ہر مرتبہ پنجوڑنا لازم ہے اور غیر بول میں ایک  
 مرتبہ دھونا اور پنجوڑنا کافی ہی لیکن آبِ کر اور جاری اور باران میں  
 نجاست بول کی ہو خواہ غیر بول کی ایک مرتبہ ڈوبونا کفایت کرتا  
 ہی اور پنجوڑنا لازم نہیں ہی اور ازالہ نجاست میں زوال عین نجاست  
 کا کافی ہی اگر رنگ یا بوباقی رہے مضائقہ نہیں ہی اور کپڑا اگر رنگ  
 خام رکھتا ہے اور نجس ہو ڈوبونی سے آبِ کثیر میں پاک ہوتا ہی  
 اگر آبِ مطلق اوس میں پہونچے اور آبِ قلیل سے ہی پاک ہوتا ہے اگر پانی  
 ڈالنے کی حال میں اور پانی کی پہونچنے کی حال میں اور پنجوڑنے کے  
 وقت وہ پانی مضاف ہو جائے اور استعمال کرنا اور رکھنا طرفِ خالص  
 طہ اور نقرہ کا حرام ہے لیکن وہ چیز کہ طرف ہونا اوسپر صادق  
 نہ آوی مثل چلم کے سرپوش کے مضائقہ نہیں اور نقرہ کو باور  
 طلا کو ب میں عیب نہیں ہے لیکن احوط یہ ہے کہ لب کو مقام طلا  
 اور نقرہ پر نہ پہونچاوی **حکایت** یہ باب طہارت سب نقل کیا  
 ہی زبدۃ الفتاویٰ سی چونکہ محبت حیض و نفاس استیاضہ و احکام  
 اموات اوس میں نہ تھی لہذا رسالہ جناب ابوالحسن خاں صاحبِ عظیم  
 آبادی سی جو ملاحظہ جناب ممتاز العلما علیہ السلام سے کی گئی ہے

بَابُ طَهَارَتِ

پانچویں

نقل کیا جاتا ہی اختصار الا کہین کچھ فرق عبارت میں ہی اور کچھ  
 مطالب کے کتاب نخبہ سی کہ جو فتاویٰ مجتہد العصر حجة الاسلام میرزا  
 محمد حسن شیرازی میں زیادہ کیا ہی فصل تیسری بیان حیض میں  
 پہچان اوسکی یہی کہ خون اکثر وقت سیاہ رنگ اور گہرا اور  
 گرم ہوتا ہی باہر آنیکی وقت زور اور سوزش سی نکلتا ہی پس اکثر  
 وقت کی قید کرنا کا باعث یہی کہ کبھی اوس خون کی آئینہ صفتیز  
 نہیں پائی جاتی میں اور حقیقت میں وہ حیض ہی اور حیض کا یہ  
 ضابطہ ہی کہ تین دن متوالی سی کمتر اور دس روز سی زیادہ  
 نہیں ہوتا ہی اور اگر نو برس کی سن کی پہلی اور سن یاس کی بعد  
 خون نظر آوی تو وہ خون حیض کا نہیں ہی اور بنا بر مذہب بعض  
 کی سن یاس بعد چاس برس کی ہوتا ہی اور بعض علما وین نی  
 تصریح کی ہی کہ قرشیہ اور بطنیہ بعد ساٹھ برس کی حیض منقطع ہوتا  
 اور سو اٹھ دو قوم کی عورتوں کی اور نو چاس برس کی بعد ایام یاس  
 ہوتی ہیں پہر خون حیض نہیں آتا اور در میان دو حیض کی دس  
 روز کا فاصلہ ہوتا ضرور ہی کہ جسکو ایام طہر کہتی ہیں وہ اور حیض  
 کا دیکھنا ایام حل میں ہی ممکن ہی یا نہ یہ مسئلہ اختلافی ہی غرض  
 جب خون کا آنا موقوف نہوا و غسل سی اپنی تین ظاہر نکر می نما

از عیال

اور روزہ اور طواف یعنی خانہ کعبہ کی گرد نہ پیر ہی اور جو چیزیں جنبہ  
 حرام ہیں وہ اسپر ہی حرام ہیں اور ایام حیض میں جو نماز قضا ہوئی ہو  
 قضا کا پڑھنا ضرور نہیں ہی کسواسطی کہ جتنی دن تک حیض ہوتا ہو  
 اتنی ایام کی نماز معاف ہی مگر روزہ کی قضا البتہ ہی اور اگر درمیان  
 حیض کی غسل کری تو وہ غسل صحیح نہیں ہی اور ایام حیض میں جماع  
 کرنا قصداً اور دانستہ حرام ہی اور اگر حالت جماع میں وہ حائض  
 ہو جاوی تو مرد کو لازم ہی کہ فوراً مباحثت سیل و سکی کنارہ کر لی اور  
 حالت حیض میں بسبب جماع کرنیکی شوہر اور آقا کی اوپر کفارہ کے  
 واجب ہونی میں خلاف ہی اور کفارہ دینا احوط ہی اور یہ کفارہ  
 عورت پر دینا لازم نہیں ہے ہر چند کہ اسی حالت میں جماع کی  
 واسطے راضی ہی ہو گئی ہو مگر راضی ہونیکی سبب گنہگار البتہ ہی  
 اور یہ کفارہ اوس فقیر کو دینا چاہیے کہ جو مستحق ہوزکوۃ کا اور  
 طلاق دینا ہی حیض کی ہنگام میں جائز نہیں ہی بشرطیکہ عورت اور  
 شوہر ایک شہر میں ہوں اگر دونوں دوشہر میں ہوں اور ایام حیض شوہر  
 کو معلوم نہ ہوں مضائقہ نہیں ہی اگر نماز پڑھنے میں حیض آ جاوی تو  
 وہیں چھوڑ دیوی اور چاہیے کہ بعد فرصت قبل وقت نماز کی غسل  
 کری اور صورت غسل حیض ہی مثل غسل جنابت کی ہی مگر نیت میں

ایک نکتہ

جنابت کی بدلی غسل حیض کی کمری غسل جنابت میں وضو حرام ہے  
 اور اس میں واجب اور وضو پیش از غسل حیض کرنا بہتر ہے  
**فصل چوتھی غسل نفاس میں خون نفاس وہ خون ہی**  
 کہ عورتوں کو لڑکا جننے کی سائتہ یا بعد اوسکی آتا ہی خواہ لڑکا تمام الخلقہ  
 ہو یعنی تمام عضو اوسکی درست ہوں یا نہ حتی کہ مضغہ گوشت ہی اگر کٹیٹ  
 سی ساقط ہو اور اوسکی سائتہ یا بعد خون آوی غسل نفاس اجماعاً  
 واجب ہی اور اگر علقہ نکلی اور معلوم ہو کہ یہ مبداء ولادت انسان  
 ہی تو غسل واجب ہی اور بعد ولادت یا بعد اسقاط اس دن کی اندر  
 جب خون دیکھی اور اوسی دس دن میں خون قطع ہو نفاس پھر گاہ  
 مگر جب دس دن میں قطع نہ ہو تو ولادت سی اٹھارہ دن تک احتیاط  
 یہ ہے کہ جمع کرے بامین احکام مستحاضہ و نفاس کی اور جو خون کہ  
 پہلی لڑکا پیدا ہونی سی نکلی اگرچہ ایک پل بہر ہی پہلی ہو تو وہ نفاس نہیں ہے  
 غسل نفاس و احکام اوسکی لازم نہیں ہیں اور جب تک کہ خون آوی نفاس  
 ہوگا اور محض ولادت کافی نہیں ہی اجماعاً اور کی نفاس کی وسطی حد بھی مقرر  
 نہیں ہی بلکہ اگر ایک لخطہ ہی ہو تو غسل واجب ہوگا غرض جس عورت  
 کی واسطے ایام حیض کی عادت اور تعدا و مقرر ہی کہ مثلاً اول یا نصف  
 یا آخر ماہ میں اوسکو حیض ہوتا ہی اور چہ یا سات یا آٹھ روز مثلاً

اگر خون اوسکا دس روز سے نہ بڑھتا تو نفاس ہی اور جو دس دن سی  
 بڑھتا تو جتنی روز اوسکو حیض رہتا تھا اوسقدر نفاس ہی باقی استخاضہ  
 اور اگر اوسکو دس روز سے عادت تھی اور نفاس میں دس روز تک  
 خون آیا تو احوط ہی کہ جتنی دن ایام عادت سی زیادہ گزری اوسنفس  
 اور استخاضہ دونوں کا عمل بجالاوے اور جناب شیخ مرتضیٰ علیہ الرحمہ  
 فی حاشیہ نخبہ میں لکھا ہے کہ اگر دس دن آوی تو نفاس قرار دے اور اعمال  
 مستحاضہ ہی بجالاوی اور جناب حجت الاسلام میرزا دام ظلہ فی لکھا ہے  
 کہ اولی جمع کرنا ہی یعنی اعمال نفاس استخاضہ میں اہمارہ دن تک فقط  
 اور جو چیز کہ حیض میں حرام اور سنت اور مکروہ ہے اس میں ہی اور صورت  
 غسل کی ہی وہی ہے فقط حیض کی جگہ پر نفاس کا قصد کرے  
 فصل پانچویں غسل استخاضہ میں صورت خون استخاضہ کی  
 یہ ہے کہ اکثر وقت میں زرد اور سرور قریق ہوتا ہی اور بعضی محبتوں  
 کہا ہی کہ سستی کی ساتھ نکلتا ہی و کہی سیا ہی ہوتا ہی کہ یہ سب صفا  
 اوس خون میں اور حقیقتہً وہ حیض ہی اور استخاضہ کا خون کی طور پر ہوتا  
 یعنی رنگو لازم ہی کہ امتیاز کری اگر رونی اسقدر خون آوودہ کہ حسب قدر فرج کی  
 اندر تہی وس باہر نہیں نکلا تو استخاضہ قلیلہ ہی پس صاحب استخاضہ قلیلہ پر  
 لازم ہی کہ ہر نماز کی واسطی ظاہر فرج کو دھووی اور روئی کو تبدیل

نفس

بیان استخاضہ

کمر کی دوسری روئی کرکے اور نماز کی واسطی وضو کرے اور اگر روئی  
 سی پہونچ کر دوسری طرف پہونچا ہو اور نہ بی کی نوبت نہ پہونچی ہو  
 تو وہ استحاضہ متوسطہ ہی اس وقت میں چاہی کہ جو قلیلہ میں واجب  
 وہ سب کرے اور جو لہ بعد روئی کی ہی اسکو بدلے احتیاطاً علاوہ اسکے  
 ایک غسل نماز صبح کی واسطی کرے اگر قبل نماز صبح خون بعضت متوسطہ  
 دیکھا ہو اور اگر بعد نماز صبح متوسطہ ہو تو بھی ایک غسل کرے نماز  
 آئندہ کی واسطی احتیاطاً اور اگر دوسری طرف تر کر کے لہ وغیرہ  
 تک پہونچی تو وہ استحاضہ کثیرہ ہی پس عورت کو استحاضہ کثیرہ ہو تو  
 واجب ہے کہ جو کچھ استحاضہ قلیلہ میں کیا ہے وہی کرے اور سوائے اس  
 ایک غسل نماز ظہر اور عصر کی واسطی اور ایک غسل نماز مغرب اور عشا  
 کی لہی اور ایک غسل نماز صبح کی واسطی واجب ہے اور لہ کو بدلے  
 احتیاطاً اور اگر ان نمازون میں فرق کیا چاہی کہ ہر وقت کی  
 نماز علیحدہ پڑھے تو ہر وقت کی نماز کی واسطی ایک ایک غسل  
 اور ہر غسل کی ساتھ وضو کرے اور احوط ہے کہ وضو میں قربت کی  
 نیت کرے اور وضو پیش از غسل کرنا احوط و بہتر ہے اور جب  
 خون مختلف ہو کبھی کثیرہ اور کبھی غیر کثیرہ تو اسکی حکم میں علیٰ  
 اختلاف ہی قول احوط یہ ہے کہ قبل نماز کی اگر ایک لمخظہ کے کثرت

حکم جاری ہے

پانی جاوی تو احکام کثرت کی رعایت واسطی اوس نماز کی کمری اور  
جبستحاضہ اعمال استحاضہ بجالاوی وہ پاک کی حکم میں ہی او جو کچہ  
پاک پر مباح ہی وہ او سپر ہی مباح ہی اور اگر اس اعمال کو نہین کسی  
چیز میں ہی اوسنی خلل کیا تو اوسکی نماز صحیح نہیں ہی او جبکہ غسل میں  
خلل ہو تو اوسکا روزہ بھی بنا بر شہور کی صحیح نہیں ہوگا اور عورت  
روزہ دار پر لازم ہی کہ غسل کو صبح کی قبل کمری اور اوسی  
غسل سی صبح کی نماز پڑھی اور جو غسل وروضوں میں خلل کمری تو  
اوسپر خط و ترا نکاہی کمرنا جائز نہیں ہی اور بعضوں فی کہا ہی کہ اعمال  
مفرزہ کی قبل خصوص غسل کی پہلی مباشرت اوسکی ساتھ کمرنا جائز نہیں  
اور یہہ احوط ہی اور اگر نماز پڑھی اور اعمال مفرزہ میں خلل کیا تو  
تو اوسکی قضا لازم ہی اور یہی روزہ کا بھی حال ہی جو اگر غسل میں  
خلل کیا اور سجد و نہین داخل نہونا اوسکو اس اعمال کی پہلی احوط  
ہی اور لازم ہی غسل کی بعد اس بات میں کوشش کمری کہ بدن او  
کپڑی تک اوسکی خون نہ پہونچی اور باوجود کوشش کے پہونچ جاوے  
تو مضایقہ نہیں رکھنا ہی فصل چہٹی بیان احکام اموات میں اور سہار  
بایں مقصد میں مقصد پہلا احکام مرض و احتضار میں اکثر اس مقصد  
حلیۃ المتقین و زوال المعاد سی نقل ہی چاہئی کہ جب بیمار پر آثار موت

کی ظاہر ہوں متوجہ ہو اپنی احوال پر اور گناہوں سے توبہ کری اور  
 کئی ہوی سی پہلی کی نادم اور پشیمان ہو اور قصد کری کہ اگر زندہ رہی  
 پہر مرتکب معصیت کا نہ ہو بعد اسکی وصیت کری حقوق میں خالق  
 کی اور خلق کی اور جو کچھ کہ ذمہ میں اسکی ہو ادا کری اور جو کچھ  
 بچھوڑی پس بقدر ثلث مال اپنی وصیت کری کہ خوشیاں پریشا  
 اسکی اور فقر و سساکین اور سوای اسکی جو کام نیک میں تقسیم  
 و صرف کری پس چاہی کہ ابراہی ذمہ اپنا برادران مومن سی  
 طلب کری اور بسکی غیبت کی ہو یا کسی کو اذیت پہونچانی ہو اگر  
 وہ شخص حاضر ہی تو التماس عفو کا کری اوسی اور اگر غایب ہو تو  
 اون شخص سے جو حاضر میں التماس کری کہ اسکو راضی کریں  
 اور اسکی لمی آمرزش طلب کریں اور چاہی کہ اطفال و رعایا  
 کی لمی بعد توکل کرنی جناب قدس الہی پر ایک شخص میں چھوڑ  
 اور وصی و اسطی اپنی اولاد کی مقرر کری اور کفن حاضر کری  
 اور شہادین اور اقرار امامت کا ائمہ علیہم السلام کی اور جو جو غامض  
 وارد ہو میں تربت سی جامین علیہ السلام کی و سپرین  
 اور سنت ہی مومن کیو اسطی کفن ہمیشہ اپنی پائیں پہنا چاہی کہ او  
 امید و ارجمت الہی اور شفاعت کا رسوئد اور ائمہ ہدی علیہم السلام



رہی اور چاہی ہر مسلمان پر کہ کاغذ اعتقاد کا اپنی دست  
 کمری اس شتم سی کہ مومنوں کو حاضر کمری اور اپنی اعتقاد پر اپنی  
 کو اہی کیوں اسطور سی کہی بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
 وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَنْ اَلْجَنَّةُ حَقٌّ وَاَنَّ النَّارَ حَقٌّ  
 وَاَنَّ السَّاعَةَ اَتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ  
 پہر کہی یہ دعا کاغذ پر بسم اللہ الرحمن الرحیم شہد الشہود المسموۃ  
 فی ہذا الکتاب ان آخا ہم فی اللہ عز وجل بعد کی نام اپنا  
 لکھی و نام باپ کا اپنی اَشْهَدُ ہُمْ وَاَسْتَوْدَعُہُمْ وَاَقْرَعُہُمْ ہُمْ  
 اَنَّهُ یَشْہَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا  
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَاَنَّهُ مُقَرَّرٌ بِجَمِیعِ الْاَنْبِیَاءِ  
 وَالرُّسُلِ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ وَاَنَّ عَلِیًّا وَلِیُّ اللّٰهِ وَاِمَامُہُ وَاَلِاُئِمَّةُ  
 مِنْ وَلَدِہٖ اُئِمَّةٌ وَاَنَّ اَوَّلَہُمْ اَحْسَنُ وَاَحْسَنِ وَاَعْلٰی اَبْنُ  
 اَحْسَنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُوسٰی اَبْنُ  
 جَعْفَرٍ وَعَلِیُّ اَبْنُ مُوسٰی وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ وَعَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ  
 وَاحْسَنُ بْنُ عَلِیٍّ وَالْقَائِمُ الْمَحْجۃُ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ  
 وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَاَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ اَتِيَةٌ

السَّاعَةِ آيَةً لَا رَيْبَ فِيهَا وَإِنَّ اللَّهَ يَجْعَلُ مِنْ فِي الْقُبُورِ وَأَنَّ  
 مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ رَسُولُهُ جَاءَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللَّهِ  
 وَخَلِيفَةُ مَنْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ وَمُسْتَخْلَفُهُ فِي أُمَّتِهِ مُؤَدِّيًا  
 لَا مِرَّ بِرَأْيِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَإِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ وَابْنَيْهَا  
 الْحُسَيْنَ وَالْحُسَيْنَ ابْنَا رَسُولِ اللَّهِ وَسِبْطَاهُ وَإِمَامَا الْهُدَى  
 وَقَائِدَ الرَّحْمَةِ وَإِنَّ عَلِيًّا وَحَمْدًا وَجَعْفَرًا وَمُوسَى وَعَلِيًّا وَ  
 مُحَمَّدًا أَوْ عَلِيًّا وَحَسَنًا وَأُحْمَدَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أئِمَّةٌ وَقَادَةٌ  
 وَدُعَاةٌ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجَحَّةٌ عَلَى عِبَادِهِ بَعْدَ أَوْسَى  
 أَوْسٍ بِأَرْحَمِ كَاغْذُ كُولَيْمِيثِي أَوْ مَهْرُ كَرَمِي ابْنِي أَوْ رَاوَن سَب  
 گواہنسی ہی کہی کہ مہر کرین اور یہہ کاغذ چاہئی کہ وہی مہر  
 سبت کی جریدہ کی ساتھ رکھیں اور جب آثار احتضار کی ظاہر  
 ہوں واسطی آسان ہونی جان کنز کی یہہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ  
 اَعْفِرْ لِي الْكَثِيْرَ مِنْ مَعْصِيَتِكَ وَاقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيْرَ  
 مِنْ طَاعَتِكَ اور چاہئی کہ اولاد اور اقارب و برادران ہوں  
 اوسکو اس حالت میں اکیلا پنچھوڑیں اور نزدیک و سکی سورہیں  
 اور الوصافات پڑھیں اور ساری عتقاد حقہ توحید خدا و صفات  
 کمالیہ اوسکی اور رسالت جناب سونچا اور امامت ائمہ اثنا عشر

و راجع

تفصیل تمام اور اعتقاد قیامت کی ہونی کا اور حق ہونا بہشت و  
 دوزخ اور سوال قبر کا اوسی مکرر تلقین کرین اور یاد دلاوین تا  
 کہ وہ پڑھی اور اگر خود نہ پڑھ سکے تو اوسکی سامنی پڑھیں بلکہ دعا  
 عدیلہ کہ تمام عقائد حقہ پرستمل ہی اوسکی سامنی پڑھیں اور اگر سب  
 نجاتا ہو تو معنی اوسکی سمجھاوین کہ قوت سفارقت روح کی شرعی شیطا  
 محفوظ رہی اور دین حق سی گمراہ نہ ہو دعا ی عدیلہ یہی

بسم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَكَانَ  
 وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ  
 إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ وَأَنَا الْعَبْدُ الضَّعِيفُ الْمَذْنُوبُ  
 الْغَاصِي الْمُحْتَاجُ الْفَقِيرُ الْحَقِيرُ أَشْهَدُ لِنَبِيِّهِ وَخَلْقِهِ وَ  
 رَازِقِهِ وَمُكْرَمِيهِ كَمَا شَهِدَ لِنَاثِهِ وَشَهِدَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ  
 وَأُولُو الْعِلْمِ مِنْ عِبَادِهِ يَا نَبَّهَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ذُو النِّعَمِ وَ  
 الْإِحْسَانِ وَالْكَرَمِ وَالْأَمْنِ قَادِرٌ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عَالِمٌ أَبَدِيٌّ  
 حَيٌّ أَحَدِيٌّ مُوَحَّدٌ سَمْدِيٌّ سَمِيعٌ بَصِيرٌ مُرِيدٌ  
 كَارِهٌ مُنْذِرٌ صَمْدِيٌّ لَا يَسْتَحِقُّ لَهُ الصِّفَاتُ هُوَ عَلَى  
 مَا هُوَ عَلَيْهِ فِي عَرِصَاتِهِ كَانَ قَبْلَ قَبْلِ وَجُودِ الْقَدَرِ  
 وَالْقُدْرَةِ وَكَانَ عَلِيمًا قَبْلَ اِتِّجَادِ الْعِلْمِ وَالْعِلَّةِ لَمْ يَزَلْ سُلْطَانًا

سَلَامُنَا إِذْ لَا مَمْلَكَةَ وَلَا مَالٌ وَلَمْ يَنْزَلْ سُبْحَانًا عَلَىٰ جَمِيعِ الْأَحْوَالِ  
وَجُودُهُ قَبْلَ الْقَبْلِ فِي أَنْزِلِ الْأَزَالِ وَبِقَاءُهُ بَعْدَ الْبَعْدِ مِنْ غَيْرِ  
اِنْتِقَالٍ وَلَا زَوَالٍ عَنِّي فِي الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ مُسْتَعِينٌ فِي الْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ  
لَا جُورَ فِي قِضِيَّتِهِ وَلَا مِيلَ فِي مَشِيَّتِهِ وَلَا ظُلْمَ فِي تَقْدِيرِهِ  
وَلَا مَهْرَبَ مِنْ حُكُومَتِهِ وَلَا مَلْجَأَ مِنْ سَطَوَاتِهِ وَلَا مَتَجَىٰ مِنْ  
نِقْمَاتِهِ سَبَقَتْ رَحْمَتُهُ غَضَبُهُ وَلَا يَفُوتُهُ أَحَدٌ إِذَا طَلَبَهُ  
أَنَاحَ الْعِلَلِ فِي التَّكْلِيفِ وَسَوَىٰ لِلتَّوْفِيقِ بَيْنَ الضَّعِيفِ وَالشَّرِيفِ  
مَسَكَنٌ إِذَا أَمَامُورٌ وَسَهْلٌ سَبِيلُ اجْتِنَابِ الْمُحْظُورِ لَمْ يُكَلِّفِ  
الطَّاعَةَ إِلَّا بِقَدْرِ الْوُسْعِ وَالطَّاقَةِ سُبْحَانَهُ مَا أَبْنَىٰ كَرَمَهُ  
وَأَعْلَىٰ سُبْحَانَهُ مَا اجْعَلَ بَيْنَهُ وَأَعْظَمَ إِحْسَانَهُ بَعَثَ  
الْأَنْبِيَاءَ لِتَسْبِيحِ عَدْلِهِ وَنُصْبِ الْأَوْصِيَاءِ لِيُظْهِرَ طَوْلَهُ وَ  
فَضْلَهُ وَجَعَلْنَا مِنْ أُمَّةٍ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَخَيْرِ الْأَوْلِيَاءِ وَ  
أَفْضَلِ الْأَصْفِيَاءِ وَأَعْلَى الْأَرْجِيَاءِ مُحَمَّدِينَ الْمُصْطَفَىٰ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمْنًا بِهِ وَبِمَادَعَانَا إِلَيْهِ وَبِالْفُقَرَاءِ النَّاسِ  
أَنْزَلَهُ إِلَيْهِ وَبِوَصِيَّتِهِ الدِّينَ نَصَبَهُ يَوْمَ الْخُدَيْرِ وَأَشَارَ بِقَوْلِهِ  
هَذَا عَلَى إِلَيْهِ وَأَشْهَدُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ الْأَبْرَارَ وَاخْتَلَفُوا  
الْأَخْيَارَ بَعْدَ الرَّسُولِ الْمُخْتَارِ عَلَى قَائِمِ الْكُفَّارِ وَمِنْ بَعْدِهِ

وَرَجُلٍ

سَيِّدُ أَوْلَادِهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ أَخُوهُ السَّبُّطُ الشَّابِعُ  
لِمَرْضَاتِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ ثُمَّ الْعَابِدُ عَلِيُّ ثُمَّ الْبَاقُونَ مُحَمَّدٌ  
ثُمَّ الصَّادِقُ وَجَعْفَرُ ثُمَّ الْكَافِرُ مُوسَى ثُمَّ الرِّضَا عَلِيُّ  
ثُمَّ السَّقِيُّ مُحَمَّدٌ ثُمَّ السَّقِيُّ عَلِيُّ ثُمَّ الرَّزْكَانِيُّ الْعَسْكَرِيُّ الْحَسَنُ  
ثُمَّ الْمَجْتَبَى الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِيُّ الْمُرْجِيُّ الَّذِي يَبْقَى  
بَقِيَّةَ الدُّنْيَا وَيَمِينُهُ رِزْقُ الْوَرَعِ وَيُجَوِّدُهُ ثَبَتِ الْأَرْضُ وَ  
السَّمَاءُ وَبِهِ يَمْلَأُ اللَّهُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا بَعْدَ مَا مِلَّتْ ظُلُمًا  
وَجَوْرًا وَأَشْهَدُ أَنْ أَقُولَ اللَّهُمَّ حُجَّةً وَامْتِنَّا لَهُمْ فَرِيضَةً وَ  
طَاعَتَهُمْ مَقْرُوضَةً وَمَوَدَّتَهُمْ لَا زِمَةً مَقْضِيَّةً وَالْأَقْبَلُ  
بِهِمْ مُنْجِيَةً وَمُخَالَفَتَهُمْ مُرَدِيَةً وَهُمْ سَادَاتُ أَهْلِ الْبَيْتِ  
أَجْمَعِينَ وَشَفَعَاءُ يَوْمِ الدِّينِ وَأَيُّمَةُ أَهْلِ الْأَرْضِ عَلَى الْيَقِينِ  
وَأَفْضَلُ الْأَوْصِيَاءِ الْمَرْضِيِّينَ وَأَشْهَدُ أَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَمَسْئَلَةَ  
الْقَبْرِ حَقٌّ وَالنُّشُورَ حَقٌّ وَالْمِيزَانَ حَقٌّ وَالصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْحِسَابَ  
وَسُؤَالَ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ  
وَالنَّارَ حَقٌّ وَالشَّفَاعَةَ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا  
وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ اللَّهُمَّ فَضْلُكَ رَجَائِي وَ  
عَرْمُكَ وَرَحْمَتُكَ وَعَفْوُكَ أَهْلِي لَا عَمَلَ لِي أَسْتَحِقُّ بِهِ الْجَنَّةَ

بِهِ اُجَنَّةٌ وَلَا طَاعَةَ لِي اَسْتَوْجِبُ بِهَا الرِّضْوَانَ اِلَّا اِنِّي  
 اَعْتَقَدْتُ تَوْحِيدَكَ وَعَدْلَكَ وَاَمَرْتُ بِحَيْثُ اِحْسَانِكَ وَ  
 فَضْلِكَ وَتَشَقَّعْتُ اِلَيْكَ بِالنَّبِيِّ وَاِلَيْهِ وَاَوْصِيَانِهِ مِنْ  
 اِحْبَتِكَ وَاَنْتَ اَكْرَمُ الْاَكْرَمِيْنَ وَاَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ  
 وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ  
 بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَوْدَعْتُكَ  
 يَقِيْنِي هَذَا وَثَبَاتِ دِيْنِي وَاَنْتَ خَيْرُ مُسْتَوْدِعٍ  
 بِهِ وَقَدْ اَمَرْتُنَا بِحِفْظِ الْوَدَائِعِ فَرُدَّهْ عَلَيَّ وَقَدْ  
 حُضِرَ مَوْتِي وَفِي الْقَبْرِ عِنْدَ مَسْئَلَةٍ مُنْكَرٍ وَ  
 نَكِيْرٍ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پس چاہی ہو  
 کہ کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اوسوقت بہت کہی اور کر رہو کہ  
 تعلیم کیا جاتی اسواسطی کہ حدیث میں ہی کہ جس شخص کا آخر کلام  
 لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہو گا داخل بہشت ہو گا اور واجب ہی وقت  
 احتضار پاؤں کو اوسکی طرف قبلہ کی پھیریں کہ ملائکہ رحمت کی  
 اوسپر نازل ہوں اور چاہی کہ شخص جنب یا حیض نزدیک ہو  
 نہ آدمی کہ ملائکہ اوشی نفرت کرتی ہیں اور جب نزدیک ہو  
 کہ روح اوسکی قالب سی پرواز کری ہاتھ اوسپر نہ کہیں حضرت

امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک صاحبزادہ حضرت  
 امام جعفر صادق علیہ السلام کا احتضار میں تھا اور حضرت امام  
 محمد باقر علیہ السلام گوشہ خانہ میں بیٹھے تھے جو کوئی نزدیک  
 اس صاحبزادی کے جاتا تھا حضرت منع کرتے تھے اور فرماتے  
 تھے کہ ہاتھ اوپر نہ رکھو کہ وہ اس حال میں نہایت ناتوانی میں  
 ہی اور جو ہاتھ اوپر رکھی یا ہی کہ گویا او کو قتل کیا اور اگر  
 ہاتھ یا پاؤں کو حرکت ہو تو ہونی دے اور اگر جان کنہ و سپر  
 دشوار ہو تو لیجائیں او کو اس مقام میں جہاں اکثر نماز پڑھتا  
 تھا اور صلی پر او کو سلا دین اور کلمات فرج اوسی تلقین کریں  
 اور کلمات فرج یہ ہیں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَكِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ  
 إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ  
 وَرَبِّ الْأَرْضِينَ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَمَا يَنْهَوْنَ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ  
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اور سنت ہی کہ واسطی آسانی جان  
 کنہ کی اس عا کو تلقین کری یا مَنْ يَقْبَلُ الْيَسِيرَ وَيَعْفُو  
 عَنِ الْكَثِيرِ أَقْبَلَ مِنِّي الْيَسِيرَ وَأَعْفَى عَنِّي الْكَثِيرُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ  
 الرَّحِيمُ جب روح او کی مفارقت کری سنت ہی کہ مونہ کو اور  
 انگوٹھ کو او کی بند کریں اور ماتون کو او کی پہلو میں دراز کریں و او کو

کلمہ فرج

پیش جنازہ

چادر سی چھپاویں اور قرآن اوسکی قریب پڑھیں اور جلدی کریں  
 اوٹھائیں اوسکی اور مومنوں کو خبر دیں کہ حاضر ہوں جنازہ پر  
 اوسکی مجلس علیہ الرحمہ زاد المعاد میں لکھتی ہیں کہ حدیث حسین  
 جناب صادق علیہ السلام ہی منقول ہے کہ جب مومن کو قبر میں لکھتی  
 ہیں اوسکی تین ندا کرتی ہیں کہ پہلی عطیہ جو تجھ کو دیا وہ بہشت ہی اور  
 پہلی عطیہ کہ جو مہنی دیا ان لوگوں کو جو کہ تیری جنازہ کی ہمراہ میں آئے  
 گناہوں کی ہی پہرہ دوسری حدیث میں ہے کہ پہلی جو تحفہ کہ مومن کو جو  
 قبر کی دینی پن وہ بہرہ ہی کہ آمرزش ہوتی ہے اوسکو کہ جو ہمراہ جنازہ  
 کی تھا پہرہ دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو ہمراہی کری جنازہ کو  
 کی جینا اوسکو دفن کریں حق تعالیٰ ہر روز قیامت ستر فرشتہ کو اوپر  
 سین فرما دیگا کہ ہمراہی اوسکی کریں اور واسطی اوسکی استغفار کریں  
 قبر سی موقف حساب تک پہر فرمایا کہ جو کوئی کہ ایک طرف جنازہ  
 کا پکڑی پچیس گناہ کپڑا اوسکی بخشی جائیگی اور بخشا جائیگا اور اگر  
 چار طرف جنازہ کا پکڑی گناہوں کی باہر آوی اور چاہی کہ جنازہ  
 کو چار آوی اوٹھاویں اور جو کوئی کہ شیع جنازہ کری بہتری  
 کہ پہلی دہنی ہاتھ کو میت کی کہ بائیں طرف جنازہ کی ہوتا ہی  
 دہنی کا ندھی پر اوٹھاوی بعد اسکی دہنی پاؤں کو اوسکی انہی ہاتھ



کاندہی پر لی پھر پشت جنازہ سی آوی اور بائیں پاؤں سینکے  
 کہ داہنی طرف جنازہ کی ہی بائیں کاندہی پر اوٹھاوی پھر بائیں  
 ہاتھ اوسکا کہ داہنی جانب جنازہ کی ہی بائیں کاندہی پر لیوی  
 اور چپي جنازہ کی جانا یا پہلو میں بہتر ہی یعنی آگي جنازہ کی نہ چلی  
 اور جب چاہیں کہ تبدیل کریں اوٹھانی والی جنازہ کی آگي سی  
 نہ آویں بلکہ جانب پشت سی جنازہ کی اور پھر اوسے طرح تریج کو بجاوی  
 اور وقت اوٹھانی جنازہ کی یہ دعا پڑھیں **لَسْلِمُ لِلّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَللّٰہُمَّ**  
**صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاعْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ**  
 اور مکروہ ہی آگي گئی جنازہ کی جانا اور سوارہ جانا اور جنازہ کو  
 تیز لیانا اور مجبر کا ہونا جنازہ کی ساتھ اور نزدیک جنازہ کی  
 ہنسنا اور حرف باطل کہنا اور جو شخص کہ جنازہ کو دیکھی تو یہ  
 پڑھی **اَللّٰہُمَّ هٰذَا اَمَّا وَعَدَ نَا اَللّٰہُ وَرَسُوْلُهُ وَصَدَقَ اَللّٰہُ**  
**اَللّٰہُمَّ زِدْنَا اِيْمَانًا وَتَسْلِيمًا اَحْمَدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَةِ**  
**وَقَهَرَ عِبَادَہٗ بِالْمَوْتِ مَقْصِدٌ دُوسرا اَوْ غَسَل دینی**  
 میں میت کی جب میت کو غسل دینی کی جگہ پر لاوی بہتر ہی  
 کہ اوسکو تختہ پر سلاوی اور غسل دینی کی وقت پاؤں کو اوسکی  
 طرف قبلہ کی کری جس طرح احتضار کی وقت میں رو قبلہ کیا

اور غسل

جائناہی اور جنس علماء استقبال قبلہ کو واجب جائی میں اور بجاہی  
 اسطرح رو قبلہ میت کو رکبین سب حوال میں سوای وقت نماز  
 اور دفن کی اور چاہی کہ پڑھو کہ بدنی اوناری اور غسل دینا تنہا  
 پیراہن بن ہی درست ہی ہر گاہ کہ ستر عورتین اوسی ہو اور لنگ  
 میں ہی تنہا بی پیراہن کی اور بہتر یہی کہ فقط عورتین مستو  
 ہوں اور جسم پر مہنہ ہو بہر حال ستر عورتین واجب ہی اور جب  
 چاہن کہ پیراہن بدنی و سکی نکالین پاؤں کی بطرفی کھینچ لیں  
 اور اگر تنگ ہو تو اوسکی وارث سی اجازت لیکی بہار دالین اور  
 سنت ہی کہ ایک گڑا برابر قبلہ کی کہو دین کہ پانی غسل کا  
 جمع ہوومی اور بکان یا خیمہ کی اندر غسل دیوین کہ حایل ہو  
 درمیان میت و آسمان کی اور آب گرم سی نہ لانا مکروہی  
 اور لازم ہی پہلی نم غسل کی ازالہ نجاست کا بدنی میت کی  
 کرین اور چاہی کہ غسل دینی والی دو آدمی ہوں کہ ایک پانی  
 دیومی میت پر اور دوسرا پیری اوسکو ایک پہلو سی دوسر  
 پہلو پر اور سنت ہی کہ اوٹگاہ نکو میت کی آہستہ آہستہ نرم کرین  
 اور اگر دشوار ہو اور خوف ٹوٹی کا ہو تو ضرور نہیں ہی فوراً  
 کہ بعد ازالہ نجاست کی تین غسل دین اول آب سرد یعنی

غسل

سیر کی پتی کی پانی سی کہ تہوڑی سی پتی پانی بن مین بعد اوسکی آب  
 کا فورسی بعد اوسکی آب خالص سی اور سنت ہی کہ پہلی ہاتھ کو  
 بیت کی نصف ذراع تک بن مرتبہ دہو دین اور عورتین کو ہی  
 اوسکی بن مرتبہ کف سدر یا اوٹھنا سی دہو دی اور پانی بہت  
 اوپر ڈالین کہ خوب پاک ہو اور ہاتھ پر کوئی کپڑا لپیٹتا عورتین  
 سی س نہ ہو بعد اوسکی ہاتھ پٹ پر اوسکی باتھنگی دہواری اوپر  
 سی نجی کو کچھین جو کچھ کہ فضلہ ہو باہر آدمی پس اگر کچھ فضلہ نکلی تو  
 بہر مخزن جگہ دہو دین اور اگر عورت حمل سی ہوا لڑکی گرنیکا خوف ہو  
 تو ہاتھ نہ پیرین اور چاہی کہ سر اور ڈاڑھی اوسکی غسل کی پہلی کف  
 سدر سی دہو دین اور احتیاط یہی کہ بیت کو وضو نہ دی بعد  
 اوسکی غسل شروع کری اور سنت ہی کہ غسل دینی والا دہنی  
 طرف بیت کی کہرا ہو اور بیت یون کر می غسل دینا ہون اس  
 بیت کو آب سدر سی واجب قرۃ الی اللہ اور زوال المعاد میں ہے  
 کہ احوط ہی کہ پانی ڈالنی والا اور بیت کا حرکت دینی والا دو  
 شخص ہوں قیہ بہ بہتری کہ دونوں بیت کرین پس پہلی سر گردن بیت  
 کو آب سدر سی دہو دی اور سنت ہی کہ مین مرتبہ دہو دی پس  
 بیت کو بائیں پہلو سلاوی اور دایہنی طرف کو اوسکی دہو دی

درجہ

فصل در غسل و وضو

اور سنت ہی کہ تین دفعہ دھووی اور جو لوٹا پانی کا اوسپر گراوی چاہئے  
 کہ متوقف نہ کرے جب تک کہ پاؤں تک نہ پہنچے اور وقت پانی گرائی کی ہاتھ  
 پیٹ پر اوسکی پیڑے اور ہاتھ میت کا پہلو سی جدا کرے کہ پانی خوب  
 اوسکی نیچی پہونچے اور ضرور ہے کہ پانی لنگی کے نیچی سی اور عورتیں  
 اور ران اور سب اعضا پر چاری ہو بعد اوسکی میت کو داہنی پہلو پر  
 سلاوی اور بائیں طرف کو اوسکی اوسیطر دھو وے جیسا کہ دائیں  
 طرف کو دھویا ہے اور اوسیطر سنت ہی کہ تین دفعہ دھووی  
 اور آبِ سدر میں مستی سدر کا ملا نا کافی ہے نہ اسقدر پانی میں مینا  
 سدر کی دیوین کہ وہ پانی مصاف کہلاوے پس میت کو چپت سلاوی  
 اوز طرف کو پانی کی دھوویں کہ اثر سدر کا اوس سی دور ہوا اور غسل  
 بھی ہاتھوں کو اپنے دھووی پس تھوڑا کافور چوراکر کے پانین ملاویں  
 اور ماتون کو اور عورت کو میت کی اوسیطر پانی سے کافور کی تین  
 تین دفعہ دھوویں اور تہہ تہہ ہاتھ پیٹ پر کہنچین اور بہتر وہ  
 ہی کہ جسوقت ہاتھ پیٹ پر میت کے کہنچین سر کو اوسکی بلند کریں کہ  
 فضلات باہر آویں پھر میت کریں کہ غسل دیتا ہوں میں اس میت کو  
 کافور کے پانی سی اسلی کہ واجب ہی قربۃ الی اللہ اور اوسی طور سی  
 یعنی مثل غسل سدر کے غسل کافور کا دین پس سر میت کو دھوویں پھر

پانچ سو

پہر دہنی جانب کو پہر بائیں جانب کو آب کا فور سے دھو وین اور  
سنت ہی کہ تین دفعہ دھو وین جیسا غسل سدر میں بیان ہوا اور  
بعد فراغ پہلی ہاتھوں کو اپنی دھو وے اور برتنوں کو پانی کے بھی  
خوب دھو وی کہ اثر کا فور کا ہر طرف ہو جای اور اگر ظرف دوسرا پانی  
خالص کی لئے موجود دھو وی تو بہتر ہے پہر ہاتھ اور عورتیں میت  
کی پانی خالص سی تین تین مرتبہ دھو وین اور نیت کریں کہ غسل تہا  
ہوں میں اس میت کو آب خالص سی واجب قرۃ الی اللہ اور  
غسل دی بعد اوسکی اوسے طور سی جو مذکور ہوا ہے پس اگر خوف  
نکلی کا بنجاست کی مخرج سے ہو تو تھوڑی سی روئی مخرج پر کہی  
اور کپڑی سی بدن کو میت کی خشک کریں اور غسل دینی والا بھی اگر  
غسل کرے واسطی تکفین کی تو بہتر ہے اور سب احوال میں غسل کے  
مکرر یہ کہی رَبِّ عَفْوًا عَفْوًا

مقصد سوم کفن کریمین میت علی ہی جب  
غسل سی میت کے فارغ ہو کفن کو میت کے دست کریں اطر سے  
کہ پہلی دوسرے تا سری کو زمین پاک پر بچھا وین بعد اوسکے پیرہن کو  
اوسپر رکھیں اس طرح کہ آدھا اوپر سے اولٹ دین اور بعد اوسکی  
لنگہ و ران پچ کو اپنی جگہ پر بچھا وین اور میت کو اوسپر رکھیں

دیکھنا

اور ایک طرف ران پیچ کو پہاڑ کر کر پر مردہ کی باندھیں اور روی و برفج  
 پر اوسکی رکھیں اور دوسرے طرف ران پیچ کا پچی سی نکال کر مثل لنگوٹ  
 کی باندھی اور دونوں ران مردہ کے اوس سی لپیٹیں اور جہاں  
 تمام ہوئے سر اوسکا اوسکی تہوں میں چپا دیوے اور واجب ہی  
 حنوط کرنا میت کو کافور سے یعنی ساٹ موضع سجدہ میں کافور ملے  
 پیشانی اور دونوں ٹہلی اور دونوں زانو اور دو انگوٹھے پاؤں  
 کی اور احوط ہے کہ ناک پر بھی اوسکی کافور ملی بعد اوسکی لنگ باندھ  
 اور پیراہن پہناوے اور سنت ہی کہ دو جریدہ یعنی لکڑی تر  
 درخت خرما اور اگر میسر نہ ہو تو بیر یا انار کی والا بید سادہ بقدر  
 ہاتھ کی کفن میں رکھی ایک جانب راست میت کی پیراہن میں  
 بدن سے اوسکی ملا کر اور دوسری جانب چپا دسکے پیراہن  
 سی باہر اور سر تا سری کے اندر اور چاہیے کہ سراون دونوں کا  
 چنبر گردن تک میت کی پہونچی جب لکڑی تراون درختون کی  
 میسر نہ ہو تو ہر درخت سی لینا جائز ہے بشرطیکہ تروتازہ ہو اور اگر  
 اوسپر روی لپیٹیں تو خوب ہے کہ تری اوسکی جلد بر طرف نہ ہو  
 اور سنت ہی کہ خاک کر بلا سے دو نو جریدہ پر شہادتین لکھیں  
 اور عورتوں کے لئی سینہ بند زیادہ کرنا بہتر ہے کہ اوس سے

سینہ و کمر

سینہ و کمر

چھاتیان باندھی جاوین اور گرہ اوکی پیٹھ پر دیوین بعد اسکی  
 پیراہن پہاوین اور میت مرد کے لئی عمامہ سنت ہی اسطر حکا  
 کہ تخت الخنک رکھتا ہو اور دونوں سرے عمامہ کی ہنڈھی کے  
 نیچی سے نکالکر سینہ پر اوکی رکھین اس طور سے کہ داہنی طرف سی  
 لا کر بائیں جانب سینہ پر رکھ دیوین اور بائیں طرف سے نکالکر  
 داہنے جانب پر اور اگر عورت ہو تو بدلے عمامہ کے مقنعہ سی سر  
 او کا چپا دیوین بعد اسکی ایک ستر تاسری مین لپٹین پیر ستر تاسری  
 دوسری کو بھی اوپر سے دیوین اور کفن اصل مال میت لی سکتے  
 اور جریر محض اور پوست اور پشم کا نہو بلکہ کفن سوت کا ہو اور سفید  
 رنگ اور کپڑا اچھا اور قیمتی ہو

در بیان نماز میت

مقصد چہارم نماز مین میت لگی جانا چاہیو  
 کہ تمام احکام میت کی غسل سی دفن تک واجب کفائی ہین یعنی سب  
 مسلمانوں پر واجب ہی لکن جب ایک شخص اس عمل کو کر دی دوسرے  
 سی وجوب ساقط ہوتا ہے اور واجب ہی نماز ہر شیعہ اثنا عشری  
 پر کہ بالغ ہو اور وہ لڑکا شیعہ کا کہ چہ برس عمر او کی کامل ہوئی  
 ہو موافق مذہب مشہور کی او سپر بھی نماز واجب ہی اور واجب ہے  
 پیش نماز کو کہ رو قبلہ کھڑا ہو اور سر جنازہ کا طرف راست او کی

ہو اور باقی آدمی سب بھی پیش نماز کی کعبہ سی ہوں اور پہری  
 کھڑا ہوں برابر کھڑیت کی اگر وہ ہو اور اگر عورت ہو تو برابر بیٹھ  
 بنا بر مشہور کی اور واجب ہی کہ نیت کری نماز اس میت حاضر  
 ہوتا ہوں واجب فریہ الی اللہ اور پانچ تکبیر اس قسم سی کہی کہ  
 پہلی تکبیر کی بعد یہ دعا پڑھی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ  
 لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَرْسَلَهُ  
 بِالْحَقِّ تَشْيِيراً وَنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ بعد اسکی دوسری  
 تکبیر کی اور یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ  
 اٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَاٰلَ مُحَمَّدٍ كَاَنْتُمْضِلْ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ  
 وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ جَبِيْدٌ  
 وَصَلِّ عَلٰی جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ پھر تیسری  
 تکبیر کی اور بعد اسکی یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ  
 وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ  
 تَابِعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ اِنَّكَ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ اِنَّكَ  
 عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پھر چوتھی تکبیر کی اور یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ  
 اِنَّ هَذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَزَلَ بِكَ  
 وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُولٍ بِهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا وَ

پہلی



أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنَّا اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِي إِحْسَانِهِ وَ  
 إِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ وَاعْفُ عَنْهُ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ  
 عِنْدَكَ فِي أَعْلَى عِلِّيِّينَ وَاخْلُفْ عَلَى أَهْلِهِ فِي الْغَائِبِينَ  
 وَارْحَمْهُ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ پس تکبیر یا نجوین کہی اور فارغ  
 ہونا مری اگر میت عورت ہو تو تکبیر چوتھی کی بعد یہ کہی اللَّهُمَّ اِنْتَ  
 هَذِهِ أَمَّتُكَ وَأَنْتَ عَبْدُكَ وَأَنْتَ أَمَّتَكَ نَزَلَتْ بِكَ وَ  
 أَنْتَ خَيْرُ مَنْزُولٍ بِهِ اللَّهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا خَيْرًا وَ  
 أَنْتَ أَعْلَمُ بِهَا مِنَّا اللَّهُمَّ اِنْ كَانَتْ مُحْسِنَةً فَزِدْ فِي إِحْسَانِهَا  
 وَإِنْ كَانَتْ مُسِيئَةً فَتَجَاوَزْ عَنْهَا وَاعْفُ عَنْهَا اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا  
 عِنْدَكَ فِي أَعْلَى عِلِّيِّينَ وَاخْلُفْ عَلَى أَهْلِهَا فِي الْغَائِبِينَ  
 وَارْحَمْهَا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اور اگر میت لڑکا نابالغ ہو تو  
 بعد تکبیر چوتھی کی یہ کہی اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لِأَبَوَيْهِ وَلَنَا سَلَفًا وَ  
 فَرَطًا وَآخِرًا اور اگر میت منافق اور بد مذہب ہو اور ضرورت اتفاق نہ  
 پڑے مرنے کا دوسرے ہوئی تو چار تکبیریں بدستور کہی مگر یہ بعد تکبیر چوتھی یہ کہی  
 اللَّهُمَّ اخْرِجْ عَبْدَكَ فِي عِبَادِكَ اللَّهُمَّ أَصْلُهُ حَرَّ نَارِكَ  
 اللَّهُمَّ أَذِقْهُ أَشَدَّ عَذَابِكَ فَإِنَّهُ كَانَ يُوَالِي  
 أَعْدَاءَكَ وَيُعَادِي أَوْلِيَاءَكَ وَيُبْغِضُ أَهْلِيكَ

وَيَغْضُ أَهْلِيَّتِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اور پانچویں تکبیر  
 نہ کہی اور اگر میت مستضعف و رضعیف العقول ہو کہ تمیز درمیان مذکور  
 کی نہ کر سکتا ہو اور غرض ہی شیعوں سی اوسکو نہواوسکی واسطی تکبیر چوتھی  
 کہی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِيمْ عِلَابَ الْحَجْمِ  
 اور سنت ہی کہ جب تک جنازہ نہ اوٹھاوین اپنی جگہ پر کھڑا ہی خصوصاً پیشمار  
 مقصد پانچواں آداب فن میت کی سنت ہی کہ جب تک  
 میت کو قبر میں نہ رکھیں نہ پھینک و رواجب کفائی ہے دفن کرنا میت  
 کا اس طرح کہ میت خاک میں چپ جائی اور بوبد باہر نہ نکلی اور بد  
 میت کا جانورون سے محفوظ رہی اور سنت ہی کہ ہونا قبر کا موقت  
 قدامی کی اور لحد بنانی اندر قبر کے بجانب قبلہ اس قدر کشادہ کہ آدمی ایڑ  
 بیٹھ سکی اور جب جنازہ نزدیک قبر کے پہنچی قبر کی پائنتی اوسکو ہرین  
 اگر مرد ہو اور برابر قبلہ کے اگر عورت ہو اور مشہور درمیان علما کی یہ  
 ہی کہ ایک خطہ قریب قبر رکھیں پھر قریب تر لیجائیں اور رکھیں اس طرح  
 چوتھی مرتبہ میں قبر میں لیجاوین اور سنت ہی کہ اگر مرد ہو سر کو اوسکی  
 اگی کرین اور پائنتی سے قبر میں اوتارین اور عورت کو قبلہ کی طرف  
 عرض قبر سی رکھیں اور جو شخص کہ قبر میں میت کو اوتارتا ہی چاہیے کہ  
 بند قبا کا اپنی کہوٹے اور رد او چادر اگر اوڑھی ہو اوتاری ورنگی سر

در بیان  
 ورنگی سر

اور پاؤں قبر میں جاوی اور بہتر ہے کہ اقارب قبر میں میت مرد کو  
 داخل نکریں اور مکر وہ ہے فرش کرنا قبر میں لکڑی اور تختہ وغیرہ سی  
 یا میت کو تابوت سمیت قبر میں رکھنا مگر اس حالت میں کہ زمین سی پانی  
 نکلتا ہو یا نمی بہت ہو اور سنت ہی کہ جب میت کو نزدیک قبر کی کہیں  
 تو یہ کہیں اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ امْتِكَ تَزَلَّ  
 بِكَ وَانْتَ خَيْرُ مَنْزُولٍ يَدْخُلُ اَوْجِبْ مِيتَ كُو قَبْرِ مَن رَكِبَ تَوْبَتَيْنِ  
 بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَللّٰهُمَّ  
 اِلَى رَحْمَتِكَ لَا اِلٰى عَذَابِكَ اَللّٰهُمَّ اَفْصَحْ لَهَا فِي قَابْرِهَا وَلَقِّنْهَا  
 حُجَّتَهَا وَنَبِّئْهَا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَقِنَا وَاَيَّاهُ عَذَابَ الْقَبْرِ  
 اَوْجِبْ دُخْلَ قَبْرِ كَرِيْمٍ بِنَدَفْنِ كِي وَرَمُوْنَهٗ اَوْ سَكَا هُوْلِيْنِ وَرَدَا هِنِي كُلَّهٗ كُو اَوْ  
 زَمِيْنٍ پَرِيْوَنِيْوَ اَوِيْنِ اَوْ رَمَرُ كِي نِيْجِيْ خَاكِ سِي تَكِيْهِيْ كِي طُوْر بَلَنْد كَرِيْنِ اَوْ اَرِيْشِ  
 پِيْچِيْ پِيْطِهٖ كِي رَكِيْبِيْنِ كِهٖ چِت نہو جَا يِ اَوْ سَجْدہ گاہ خَاكِ پَاكِ كِي اَمَامِ حَسِيْنِ  
 كِي نِيْجِيْ كُلَّهٗ خَسَارِ كِي يَاسَمَنِيْ رَكِيْبِيْنِ بَعْدَ اسْكِي عَقْدَانِ حَقَّہٗ سِي وَ سِي تَلَقِّيْنِ  
 كَرِيْنِ اَوْ رِبْتِهٖ ہِي كِهٖ دَاہِنِيْ مَاہِتہٗ دَاہِنِيْ شَانہٗ كُو مِيْتِ كِي اَوْ رَاہِنِيْ بَانِہٖ  
 سِي بَاہِنِ شَانہٗ كُو حَرِكِتِ دِيْنِ اَوْ رِيْہِيْہِيْہِيْنِ اَسْمَعِ اِفْهَمِ اَسْمَعِ اِفْهَمِ  
 اَسْمَعِ اِفْهَمِ يَافْلَاَنَ بَنَ فِلَاَنٍ اِگَر مِيْتِ عَوْرَتِ ہُو تُو رِيْہِيْہِيْنِ اَسْمَعِ  
 اِفْهَمِ اَوْ رَنَامِ مِيْتِ كَا اَوْ رِبَاپِ كَا اَوْ سْكِي لِيْنِ هَلْ اَنْتَ عَلٰى اَلْعَهْدِ

زَن نَزَلَتْ

در بیان وفات

بیت اگر عورت ہو حضرت کا جنازہ

اَسْمَعِ اِفْهَمِ

تسبیح

الَّذِي فَارَقْتَنِي عَلَيْهِ مِنْ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ  
لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ  
وَسَيِّدُ النَّبِيِّينَ وَخَاتَمُ الرُّسُلَيْنِ وَأَنَّ عَلِيًّا  
أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَسَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَإِمَامُ مَنْ افْتَرَضَ اللَّهُ  
طَاعَتَهُ عَلَى الْعَالَمِينَ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيَّ بْنَ  
الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنَ  
جَعْفَرٍ وَعَلِيَّ بْنَ مُوسَى وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ  
وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَالْقَائِمَ الْحَجَّةَ الْمُهَدِّيَّ صَلَوَاتُ اللَّهِ  
عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ أَيْمَةُ الْمُؤْمِنِينَ وَحُجَّةُ اللَّهِ عَلَى الْخَلْقِ  
أَجْمَعِينَ وَأَيْمَتِكَ هُدَى أَبْنَاءِ يَاقُوتَ بْنِ فُلَانٍ  
إِذَا جَاءَكَ الْمَلِكُ الْمُقَرَّبُ بِرَسُولَيْنِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ تَبَارَكَ  
وَتَعَالَى وَسَلَامًا لَكَ عَنْ رَبِّكَ وَعَنْ نَبِيِّكَ وَعَنْ دِينِكَ وَعَنْ  
كِتَابِكَ وَعَنْ قَبِيلِكَ وَعَنْ أَيْمَتِكَ فَلَا تَخَفْ وَقُلْ فِي  
جَوَابِهِمَا اللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ رَبِّي وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
نَبِيِّي وَالْإِسْلَامُ دِينِي وَالْقُرْآنُ كِتَابِي وَالْكَعْبَةُ قِبْلَتِي  
وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِمَامِي وَالْحَسَنُ بْنُ  
عَلِيٍّ الْجَنْتِيُّ إِمَامِي وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّهِيدُ بِكَرْبَلَا

بسم الله الرحمن الرحيم

وَقَوْلِي

إِمَامِي وَعَلِيٌّ زَيْنُ الْعَابِدِينَ إِمَامِي وَمُحَمَّدٌ بَاقِرُ عِلْمِ  
 النَّبِيِّينَ إِمَامِي وَجَعْفَرُ الصَّادِقُ إِمَامِي وَمُوسَى الْكَاظمُ  
 إِمَامِي وَعَلِيُّ الرِّضَا إِمَامِي وَمُحَمَّدُ الْجَوَادُ إِمَامِي وَعَلِيُّ  
 الْهَادِي إِمَامِي وَالْحَسَنُ الْعَسْكَرِيُّ إِمَامِي وَالْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ  
 إِمَامِي هَؤُلَاءِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ أَمَّتَنِي وَسَادَتَنِي  
 وَقَادَتَنِي وَشَفَعَاتُنِي يَوْمَ تَوَلَّى وَمِنْ أَعْدَائِهِمْ أَتَبَرَأُ فِي  
 الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ أَعْلَمُ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ  
 وَتَعَالَى نِعِمَّ الرَّبُّ وَأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ نِعَمَ  
 الرَّسُولِ وَأَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأَوْلَادَهُ  
 الْأَئِمَّةَ الْأَحَادَ عَشَرَ نِعَمَ الْأَئِمَّةِ وَأَنَّ مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ حَقٌّ وَأَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَسُؤَالَ مُنْكَرٍ  
 وَنَكِيرٍ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَالنَّشْوَ حَقٌّ وَالصِّرَاطَ  
 حَقٌّ وَالْمِيزَانَ حَقٌّ وَتَطَايُرَ الْكُتُبِ حَقٌّ وَالْمِجَنَّةَ حَقٌّ  
 وَالنَّارَ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَ  
 أَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ بِمُرَكَّبِينَ\*  
 \* أَفْهَمْتَ يَا فُلَانُ بِعَنِي نَامِ مَيِّتٍ كَالْيَوْنِ\*

حدیث میں ہے کہ میت قبر میں تلقین کی بعد کہتا ہی بلے سمجھائیں بعد  
 اس کی کہی تَبَّتْ لَكَ اللَّهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ هَذَا إِلَهُكَ اللَّهُ إِلَى صِرَاطٍ  
 مُسْتَقِيمٍ عَرَفَ اللَّهُ بَيْتَكَ وَبَيْنَ أَوْلِيَانِكَ فِي مُسْتَقَرٍّ مِنْ  
 رَحْمَتِهِ پھر کہیں اَللّٰهُمَّ خَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ وَاصْعَدْ  
 بِرُوحِهِ اِلَيْكَ وَلَقِّهِ مِنْكَ بُرْهَانًا اَللّٰهُمَّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ  
 اور اگر میت عورت کی ہو تو جگہ میں ضمیر و نذر کے ضمیر بن مونت کی  
 لانا چاہیئے اور مقام ابن بنت کہنا چاہیئے پھر لحد کو خشت خام یا تختہ  
 سی بند کریں اور درون پر اینٹ دوسری رکھیں یا گیلی سٹی سی خرونگو  
 بند کریں تا خاک میت پر نگرے اور وقت رکھنی خشت کی یہ دعا پڑھی  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَحَدِّثْهُ وَالْاَنْسَ وَحَشَّتْهُ وَاَمِنْ رَوْعَتَهُ وَ  
 اَسْكِنُ اِلَيْهِ مِنْ رَحْمَتِكَ رَحْمَةً تَغْنِيْهِ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ  
 مَنْ سِوَاكَ فَاِنَّمَا رَحْمَتُكَ لِلظَّالِمِيْنَ بعد اس کی سنت ہے کہ جو لوگ  
 حاضرین پشت دست سی تین مرتبہ خاک قبر میں گراویں اور اگر شکم  
 دست سی بھی ہتھیلی میں لیکر خاک دیویں تو جائز ہے اور مکروہ ہی قبری  
 میت کو قبر میں خاک گرانا اور خاک گرائیے وقت یہ کہنا چاہیئے اَللّٰهُمَّ  
 اِيْمَانًا بِكَ وَتَصَدِّقًا بِكِتَابِكَ هَذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَ

قَمَازًا حَتَّىٰ لَا يَمْلَأَنَّ وُجُوهًا وَلَسَّ لَيْمًا \*

چنانچہ حدیث میں ہی کہ جو تین مرتبہ مٹی ڈالی اور یہ دعا پڑھی خداوند عالم بعد ہر ذرہ خاک کی حسناات اوسکی ہی لکھتا ہی اور سنت ہی کہ بقدر چار انگشت بلند کرنا قبر کا اور چوکھونٹا رکھنا اوسکا اور بطور سنہیون کی خراشت نکرین بعد اوسکی سنت ہی کہ پانی قبر پر ڈالنا چنانچہ حدیث میں ہی جب تک قبر میں تری ہو میت کو عذاب نہیں کرتی اور سنت ہی کوئی شخص قبلہ کی طرف کھڑا ہو کر قبر پر پانی دیوی اس طرح کہ سرمائی سے شروع کری اور ایک طرف سی قبر کی پانی دیتا ہوا پائنتی تک چلا جاویے اور بغیر اسکی کہ قطع کری دوسری جانب سی سرمائی تک دیتا ہوا اوی پھر دونوں طرف کی چھین گرا دیوی غرض چاہی کہ پانی برابر گرائی جاوے اور دہانہ توڑی جب تک کہ دورا سرمائی سی پائین تک اور پائین سی سرمائی تک تمام نہوی اور سنت ہی کہ حاضران جنازہ بعد دینی پانی کے ہاتھ قبر پر رکھیں انگلیوں کو کہول کے اور زور کریں کہ نشان انگلیوں کا قبر پر پڑے اور رو بقبلہ ہوں اور نہ عا پڑھیں اَللّٰهُمَّ جَاوِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ وَاَصْعَدِ الْيَكِ رُوْحَهُ وَلَقِّهِ مِنْكَ رِضْوَانًا وَاسْكِنْ قَبْرَهُ مِنْ رَحْمَتِكَ فَانْتَعِمْ بِهِ مَا عَنِ رَحْمَةِ مَنْ سَلَا اور سات مرتبہ سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑھی اور سنت ہی کہ ولی میت کا یعنی وہ شخص کہ اقرب قریبا اوسکا ہی بعد جانی لوگوں کی سرمائی قبر کی بیٹھ کر وہ

تلقین کہ جو مذکور ہوا ہے پڑھی اور اگر دو سری کو اپنی جانب سے نائب  
 کرین تو بھی جائز ہے اور مکروہ ہی قبر پر عمارت کا کرنا اور قبر پر میت کی  
 بہت توقف کرنا اور گچ کاری کرنا سوائے قبور نبیہا اور ائمہ صلوات اللہ  
 علیہم کی بلکہ قبور علما اور صلحا کی لمی ہی مکروہ نہیں جیسا بعض علمائی فرمایا  
 اور مکروہ ہی تازہ کرنا قبر کا بعد پرانے ہوئی اور حالت اختیار میں دو  
 مردہ کو ایک قبر میں کہنا اور میت کو ایک شہر سے دوسری شہر میں لیجنا  
 مگر قبور ائمہ علیہم السلام کی طرف بلکہ مدفن علما و صلحا میں لیجنا بھی بعض  
 علما فرماتی ہیں کہ مکروہ نہیں ہے بشرطیکہ خوف تغیر جسم میت کا نہ ہو والا جائز  
 نہیں اور مکروہ ہی قبر پر بیٹھنا اور راہ چلنا مگر واسطی زیارت قبر کی کہ ضرور  
 ہو اور جائز نہیں ہی کہ ہونا قبر کا اور نقل کرنا مردہ کا بعد دفن کی اور غازیہ  
 میت پڑھنا شب اول دفن بہت ثواب عظیم رکھتا ہے چنانچہ سفینۃ النجاة  
 میں ہے کہ نماز یہ میت شب اول دفن چاہی اور وہ دو رکعت ہی دریں  
 مغرب و عشا اور روایت کی ہے حضرت پیغمبرؐ کی رحم اور مہربانی کرو ہوا  
 پر ساتھ صدقہ دینی کے اور اگر صدقہ نہ دی سکو تو دو رکعت نماز اس طرح  
 پڑھو رکعت اول میں بعد سورہ فاتحہ کی اور آیت الکرسی ایک مرتبہ اور  
 دوسری رکعت میں بعد حمد کی سورہ انا انزلناہ دس مرتبہ اور بنا بر بعض  
 روایات کی پہلی رکعت میں بعد حمد سورہ اخلاص دس مرتبہ اور رکعت

بکچھ



دویم میں بعد فاتحہ کی اہلکم الشکار دس مرتبہ اور بعد سلام کی یہ کہوا اللہم  
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَبْعَثْ ثَوَابَ هَاتَا تَا کِنَا لَو کَعْتَا یَن  
اِلٰی قَبْرِ فُلَانٍ بَن فُلَانٍ جب تم ایسا کرو تو خدا اوس وقت ہزار ملک کو  
قبر پر میت کی بھیجی اور ساتھ ہر فرشتہ کی ایک حلہ ہو وی بہشت کا اور فرج  
کری قبر کو اوسکی اوس وقت تک کہ قیامت قائم ہو اور نماز کرنیوالی کو بقعد  
اون چیزوں کی کہ سپر افتاب روشن ہوتا ہی ثواب دیگا اور سنت ہی  
کہ تعزیر مصیبت کا کرین یعنی صاحبِ عزاکو صبر اور شکیبائی دین قبل و  
اور بعد دفن کی اور اقل مرتبہ تعزیر کا یہ ہی کہ جائیں اور صاحبِ مصیبت  
اونہوں کو دکھیں اور جائز ہی رونا اور نیکیان میت کی شمار کرنا بشرطیکہ  
جھوٹ نہ ہو اور بدی اوسکی چھپا وین اور جائز نہیں ہی گریبان چاک کرنا  
اور کپڑے پھاڑنی مصیبت میں سوای باپ یا بہائی کی اور مصیبت پر  
انکی مضائقہ نہیں ہی اور جائز نہیں ہی نوچنا مونہہ کا اور کاٹنا یا اوکھا  
بالون کا اور سنت ہی کہ تین دن تک مونین خصوصاً جو ہم سایہ ہوں  
کہانا صاحبِ تم کیواسطی پہچین آدین روز سی زیادہ غم والم کرنا چاہو  
مگر عورت اپنی شوہر کی لمی چار مہینے دس دن تک سوگ لی کہ کپڑی رنگین  
نہ پہنی اور زینت نکری اور سنت ہی کہ عصر کو وقتِ بخشنبہ کو اور جمعہ کو  
زیارت قبر کی مومنوں کی کرے اور حجب قبرستان میں نخل ہو تو یہ کہے

پہلے جہنم

پہلے جہنم

پہلے جہنم

السلام علیکم یا اهل الدیار من قوم مؤمنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ انتم لنا سلف و نحن لکم تبع رحمۃ اللہ المستقید منکم  
والمستأخرون اناللہ وانا الیہ راجعون اور جو شخص کہ نزدیک قبر یا  
مومن کی سات مرتبہ سورہ انا تر لناہ پڑھی تو ترس سی روز قیامت  
بی غم ہوا و خدا او سکوا اور صاحب قبر کو بخشی اور حدیث میں وارد ہے کہ ہم  
چیز مومن کو پہنچتی ہیں بعد مرگ کی اول وہ کہ فرزند او سکوا و سطلی او سکے  
استغفار کہ دویم مصحف یا کوئی کتاب کتب علم کی اوس سی رہی اور  
اوسکی لوگ او سکویں تیسوم وخت کہ اوسنی بویا ہوا و آدمی اوس سی  
نفع اوٹھا دین چہارم نہر بنا دین اور پانی کو جاری کری پنجم گنوا کہوے  
کہ آدمی منتفع ہوں ششم کوئی چیز ایسی مقرر کی ہو وی کہ خلق کو اوس  
ارشاد و ہدایت حاصل ہو مثلاً یا کوئی کتاب علم دین میں تصنیف  
کی ہو کہ اوس سے خلق کو نفع ہو

باب تیسرا نماز میں اور اس باب میں مقام اول  
مقام اول بیان فضائل نماز و بعض مقدمات مستحجہ میں نماز کے  
مثل ذکر مساجد و آذان و اقامت کی اور بیان صورت نماز کی اول  
آخر تک مع ترجمہ سورہ حمد و اذکار وغیرہ اور اس مقام اول میں چار  
ضلعیں ہیں فصل پہلی ثواب اور فضائل کی بیان میں کتاب

کتاب جمال الصالحین میں ہے کہ اہلبیت طاہرین سی ماورہی کہ بعدین  
اور معرفت کی کوئی عمل اور کوئی عبادت بہتر نماز سے نہیں اور جب  
موسر مشغول نماز ہوتا ہے خدا اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اطراف  
آسمان سے اطراف زمین تک رحمت اور سپر نازل ہوتی ہے اور اس کی اطراف  
کو قدم سے آسمان تک ملائے گہیر لیتی ہیں اور ایک فرشتہ نذا کرتا ہے کہ ای  
بندہ مومن کہ مشغول نماز ہوا ہے تو اگر جانی تو کہ کون شخص ہے کہ متوجہ  
تیری طرف ہوا ہے اور کس سی گفتگو کرتا ہے تو ہرگز اس جگہ سے دوسری جگہ  
نہ جائے اور ایک نماز بہتر ہزار حج سی ہی اور ایک حج بہتر تمام دنیا سی ہے  
اور جو خیمہ دنیا میں ہیں نعمتیں اور رحمتیں اور نماز عبادت تو نہیں مانند مستون خیمہ  
کی ہے کہ اگر مستون خیمہ مضبوط اور جگہ پر ہوتا ہے تو پردی اور مخین اور طنائ  
سب برقرار رہتی ہیں اور خیمہ استادہ رہتا ہے اگر چہ وہ خیمہ کہنہ اور زبون ہو  
اور اگر مستون اپنی جگہ پر نہ ہو تو خیمہ گر پڑی اور قائم نہ ہو اگر چہ وہ خیمہ پاکیزہ اور دنیا  
ہو اور جو مومن کہ نماز فریضہ بی لایئے موافق حد و مخالفان شیعہ کی فرشتہ  
اس کی سچی نماز پڑھیں اور اس کی دعا کریں یہاں تک کہ نماز سی فایغ ہو  
اور خدا کا ایک فرشتہ ہی کہ ہر وقت نماز پر خدا سی ایک سند لیتا ہے واسطی نما  
پڑھنے والوں کی پس جب وقت صبح ہوتا ہے اور مومن اوٹھتے ہیں اور وضو کرتے  
ہیں اور نماز صبح پڑھتے ہیں وہ فرشتہ خدا سی سند ان کی لیتا ہے اور اس سند

وہی ان کی فضیلت نماز

میں لکھا ہی کہ میں ہوں خدا ہمیشہ رہتی والا ای بندوں میری تم میری  
پناہ میں آؤ کہ تم کو اپنی حفظ و حمایت میں رکھوں اور نہ پہونچو ورنہ تمہیں  
اور گناہ تمہاری بخشی گئے وقت ظہر تک اور جب وقت ظہر پہنچا ہی اور میں  
اوٹھتی ہوں اور وضو کرتی ہوں اور نماز ظہر پڑھتی ہوں وہ فرشتہ سند انکی  
لیتا ہی اس مضمون کی کہ میں ہوں خدی توانا ای بندوں میری گناہ تمہارے  
بخشی و حسنات سے بدل دے گی اور تم کو دار جلال میں نگہبند دے گا اور  
وقت عصر پہونچتا ہے اور وضو کرتی ہوں اور نماز عصر پڑھتی ہوں وہ فرشتہ  
سند انکی لئی اس مضمون کی لیتا ہی کہ میں ہوں خدای پرگوار ای بندوں  
میں تمہاری جسد کو آگ پر حرام کیا اور تم کو نیکون کی مسکن میں ساکن کیا میں  
اور بدون کی شر کو تم سے دور کیا میں اور جب وقت نماز شام کا پہونچتا ہی اور  
وضو کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں وہ فرشتہ سند اسکی لئی اس مضمون کی  
لیتا ہی کہ میں ہوں خدای جبار بزرگ متعال ای بندوں میرے فرشتی تمہارے  
طرف سے راضی آئی حتی ہے مجھ پر کہ تم کو راضی کروں میں اور روز قیامت  
آرزو میں تمہاری تم کو پہونچاؤں میں اور جب وقت عشاء آتا ہی اور وضو کرتی  
ہوں اور نماز عشاء پڑھتی ہوں وہ فرشتہ سند انکی اس مضمون کی لیتا ہی کہ  
میں ہوں ایسا خدا کہ کوئی معبود سوا میرے نہیں ہی اور کوئی پروردگار سوا  
میری نہیں ہی سہمی میری بند و اپنی گہروں میں وضو کیا تمہنی اور میری



کتاب

مجموعہ

میرا گمان رکھتا ہے کہ حاجتین اوسکی کسی اور کی ہاتھ میں بن سوا میر  
 کہ ایسی جلد عبادت میری کرتا ہے نہیں جانتا کہ اسکی حاجت کو سوا میر  
 کوئی نہیں برلا سکتا اور جو کوئی عدا ترک نماز کری کا فرہو اور ملت اسلام  
 اوس سی بیزار ہو اور جامع الاخبار میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ  
 وآلہ سی منقول ہی کہ فرمایا او حضرت نبی کہ جو کوئی اعانت کری کسی تارک الصلوہ  
 کی ایک لقمہ طعام سی یا ایک کپڑی سے تو او سنے گو یا کہ قتل کیا ستر بنو کو  
 کہ اول او کی آدم علی نبینا وعلیہ السلام میں اور آخر او کی جناب محمد مصطفیٰ میں  
 فصل دوسری بیان فضائل مسجد میں کتاب جمال التبیان  
 میں ہی کہ اہلبیت طاہرین سی روایت ہی کہ ایک نماز مسجد جامع میں  
 برابر ہے ستونمازون کی اور ایک نماز مسجد محلہ میں برابر ہے پچیس نمازون  
 اور ایک نماز مسجد بازار میں برابر ہے بارہ نمازون کی اور جو کوئی مسجد کو  
 جای جس موضع پر قدم رکھی وہ موضع ساتویں زمین تک واسطی اوسکی  
 تسبیح کری اور جو کوئی اپنے گھر میں طہارت کری اور مسجد میں جائی گناہوں  
 پاک ہو اور زیارت خدا کی ہو اور حق ہے اوس شخص پر کہ جسکی زیارت  
 کرتا ہی کہ وہ اکر ام کرے اپنی زیارت کرنیوالیکا اور جو کوئی مسجد میں جائی خدا  
 ایک نعمت آہٹ نعمتون میں سی اوسکو عطا فرمائی یا کسی براور مؤمن سی ملاقات  
 ہو یا کوئی علم تازہ اوسی حاصل ہو یا کوئی آہ محکمہ ملی یا کوئی ایسا کلمہ سنی کہ

راہ راست پر اسی ہدایت کرے یا کوئی رحمت تازہ نازل ہوگا شہر  
نہ نازل ہوئی ہو یا ایسا کلمہ سنی کہ ہلاکت سی او سکو نجات دی یا کوئی  
گناہ ترک کری خوف خدا سے یا شرم و حیا سی اور بہتر سبک لون میں  
مسجد ہی اور بہتر اہل مسجد میں وہ لوگ میں کہ پیشتر سی میں اور بعد  
جائیں اور مروی ہے کہ جو کوئی آواز آذان کی مسجد میں سنی اور بی نماز  
پڑھی مسجد سی آئی منافق ہو مگر یہ کہ ارادہ پھر مسجد میں آنیکا رکھتا ہو  
اور بہترین مساجد واسطی عورتوں کی گہراونکی ہیں اور کوٹھری مکان کے  
عورتوں کی واسطی افضل ہی واسطی نماز کی اصل مکان سی اور اصل  
مکان افضل ہے ایوان مکان سی اور ایوان مکان افضل ہی صحیح کلنتو  
اور صحیح مکان افضل ہی بام مکان سی اور جب متوجہ مسجد کی طرف ہو  
اور گہری باہر نکلی کہی بسم اللہ الذی خلقنی فہو یہدین و  
الذی ہو یطعمنی و یسقین و اذ امرضت فہو کشفین و الذی  
یمیتنی ثم یحییہن و الذی اطمع ان یغفر لی خطیئتی یوم  
الذین ربہ ہب لہ حکما و ائحقنی بالصالحین و اجعل لی لسانا  
صدقا لا یرید و اجعل لی مؤثرہ جنتہ النعیم و اغفر لانی  
جب یہ کہی خدا او سکو ساتھ ایمان اور حق کی ہدایت کری اور طعنا  
بہشت سی سہ کری اور کفارہ اونکی گناہوں کا ہو اور خدا اونکی تمکو

در بیان نوافل

در بیان فضائل

مثل شہد کی موت کی اور اوسکی حیات کو مثل سعد کی حیات کی کری اور  
 اور جو گناہ کہ کنی ہون بخشی اگرچہ زیادہ کف در یاسی ہون اور حکمت اور  
 علم اوسکو عطا فرمائی اور صلی اگد شتہ اور آئندہ سی اوسکو ملحق کری اور سکو  
 صادقین میں ثبت کرے اور منازل کریم جنت نعیم میں اوسکو عطا فرمائے  
 اور گناہ اوسکی مان باپ کی بخشی اور اسد عاکو نجبۃ الدعوات اور  
 عذۃ الداعی میں ہی ہی اسناد سی لکھا ہی پر جمال اصالحین میں  
 ہی کہ حب چاہی کہ داخل مسجد ہو کفش کو دیکھی کہ کوئی نجاست اور کوئی  
 کثافت نہ رکھتی ہو اور دہنا پاؤں اگی رکھی اور کہی بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ  
 وَمِنْ اللّٰهِ وَآلِ اللّٰهِ وَخَيْرُ الْأَسْمَاءِ كُلِّهَا لِلّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ  
 وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ  
 رَحْمَتِكَ وَلَوْ بَيْنَكَ وَاغْلِقْ عَنِّي أَبْوَابَ مَعْصِيَتِكَ وَاجْعَلْنِي مِنْ  
 زُورِكَ وَعَمَّا مَسْجِدِكَ وَمِمَّنْ يُنَاجِيكَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ  
 الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ وَادْخُرْ عَنِّي الشَّيْطَانَ الرَّجِيمَ  
 وَجُنُودَ إِبْلِيسَ أَجْمَعِينَ اور جب داخل مسجد ہو کہی اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا  
 اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَأُحَمِّدُ لِلّٰهِ  
 كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ  
 إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

اور جب داخل مسجد ہو  
 کہی اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا  
 اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ



در بیان نماز

برابر ہی ساتھ ایک حج مقبول کی اور اگر ارادہ بیٹھنی کا رکھتا ہو بی  
 طہارت مسجد میں نہ جائی اور مسجد میں شعر نچا بیٹے پڑھنا کہ اگر کوئی مسجد  
 شعر پڑھی روایت ہوئی کہ اوس سی کہیں فضل اللہ فاک یعنی خدا  
 تیری موندہ کو توڑی اور مسجد میں تہو کننا ایک عذاب ہی اور کفار راہ و کا  
 بیہی کہ دفن کری اور اگر وسطی تعظیم مسجد کی کوئی آب و ہن یا آبِ باغ کو  
 گنجائی خدا ایک حسنہ وسطی او سکی لکھی اور ایک گناہ مٹائی اور قوت و سک  
 زیادہ کرے اور کوئی کوفت اور کوئی مرض نہو مگر بیہ کہ او سکوز اہل کری  
 اور روز قیامت خوشحال اور خندان مبعوث ہو اور نامہ عمل و سکا او سکی  
 دہنی ماتہ میں دین اور مسجد میں حرف باطل اور گفتگوی دنیا نگری کہ مسجد  
 جگہ عبادت کی ہے اور کہوئی چیز کو مسجد میں نہ ڈھونڈ ہی مروی ہی کہ او  
 سی کہیں لا رتد اللہ علیک یعنی خدا کہوئی چیز کو تجہ تک نہ پہنچاؤ  
 اور مسجد میں آواز بلند نہ کرے اور لڑکون اور ویوانون اور خرید و فروخت  
 کو مسجد سی دور کریں اور اگر کوئی مسجد میں تجارت کرے اوس سی کہیں  
 لا اخرج اللہ تجارتک یعنی خدا تیری تجارت میں فائدہ نہ دی اور جو  
 کوئی ایک چرخ مسجد میں روشن کری جب تک روشنی او سکی باقی رہی تمام  
 عرش و ملائکہ وسطی او سکی استغفار کریں اور جو کوئی مسجد میں جہاڑ و  
 ایسا بیہ ثواب رکھتا ہی کہ ایک بندہ آزاد کیا اور اگر کوئی بقدر ایک روزہ

بج

کہ انگہ میں پڑے کوئی کثافت مسجد سی نکالی خدا و کفل رحمت کی  
 اوسکو دی اور اگر کوئی مسجد میں روزِ پنجشنبہ اور شب جمعہ کو جہاڑود  
 اور بقدرِ سرمہ کے کہ انگہ میں لگاتی ہیں کثافت مسجد سے باہر نکالی گنا  
 اوسکی بخشی جائیں اور جب چاہی کہ مسجد سی باہر آئی در مسجد پر ستادہ ہو  
 اور کہی اللہمَّ دَعَوْتِي فَأَحْبِبْتُ دَعْوَتَكَ وَصَلَيْتُ مَكَتُوبَتَكَ  
 وَأَنْتَشَرْتُ فِي أَرْضِكَ كَمَا أَمَرْتَنِي فَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَمَلِ  
 بِطَاعَتِكَ وَاجْتِنَابِ سَخَطِكَ وَالْكَفَاءِ مِنَ الرِّزْقِ بِرَحْمَتِكَ  
 اور باہر آنی وقت بایان پاؤں الگی رکھی اور بسم اللہ کہی اور صلوات  
 پیغمبر اور انکی اہلبیت پر بھیجے اور کہی اللہمَّ اغْفِرْ لِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ  
 فَضْلِكَ اور مرشد المؤمنین میں ہی کہ مکروہ ہی نماز علی الاشہر  
 حمام میں اور مقبروں میں اور اون گہروں میں کہ جنین شراب ہو یا سنی  
 نماز پڑھنے والی کے آگ روشن ہو یا کوئی تصویر یا مصحف کھلا ہو ہو  
 اور اگر کسی حامل چیز کو رو برو اپنی رکھیں اگرچہ عصا ہو بنا بر شہور کی کڑا  
 زائل ہوتی ہی فصل تیسرے فضائل و آداب آذان و اقامتین  
 کتاب جمال الصالحین میں ہی کہ جب چاہی تو کہ شروع کری نماز وسط  
 نماز فریضہ کی آذان و اقامت کہو اگر کوئی شخص آذان و اقامت دونو  
 کہی دو صفین ملائکہ کی پیچی اوسکی نماز پڑھیں اور اگر فقط اقامت کہی

وہاں آواز

صف ملائکہ پر پہنچے ہر ایک صف مشرق سے مغرب تک ہوا اور جو مؤذن کو اس  
 خدائی اذان کہی نہ واسطی اجرت و ریائی روز قیامت بہشت میں اوپر ایک  
 مشک کی ٹیلی کی کہڑا ہوا اور بیٹھنا اور میان اذان و اقامت کی ثواب ایسی  
 شہید کا رکھتا ہے کہ راہ خدا میں اپنی خون میں لوٹا ہو کسینی کہا یا رسول اللہ  
 لوگ اذان دینی میں پیش دستی کرتی ہیں اور فرصت نہیں دیتی ہیں حضرت  
 نبی فرمایا ایک زمانہ آتا ہے اذان کہنا از روی تکبر کی ضعیفوں پر و گناہ  
 ہوگا اور گوشت انکا آگ پر حرام کیا ہے اور جو کوئی کہ واسطی خدائی اذان کہے  
 خدا ثواب چالیس ہزار شہیدوں کا اسکو عطا فرمائی اور چالیس ہزار گنا  
 گاروں کو اسکی شفاعت سے بہشت میں لیجائی اور جب کہ شہدائے کمال  
 اَللّٰہُ کہی ستر ہزار فرشتی واسطی اسکی دعا و استغفار کریں اور روز  
 قیامت سائر عرش خدا میں رہی جب تک حساب لوگوں کا تمام ہو اور جب کہ  
 اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ چالیس ہزار فرشتی ثواب و سکا لکھیں  
 اور اگر ایک برس کسی شہر مائی اسلام کی شہر میں اذان کہی گناہ اسکی  
 سب بخشی جائیں اگرچہ مثل کوہ احد کی ہوں اور بہشت او سپر واجب ہو  
 اور چاہیے کہ اذان کو بتائی یعنی ٹہر ٹہر کی اور پکار کی کہی کہ آواز اسکی  
 جس خشک و تر پر کہ پہونچی گی واسطی اسکی گواہی دینگی اور جس قدر کہ بلند  
 ہو اسقدر گناہ اسکی بخشی جائیں اور جو کوئی اسکی اذان سنکی نماز پڑھے

شہدائے کمال  
 مؤذن

فضائل  
آذان

وہ آذان دینی والا ساتھ اسکی ثواب میں شریک اور بعد ہر آدمی کی کہ اس میں مؤذن کی آواز سی نماز پڑھے واسطی اسکی ایک ثواب لکھا جائی اور خدائی ایک ہو کہ آذان پر موکل کیا ہی کہ آواز آذان کی آسمان پر لیجائی جب ملائکہ سنیں کہیں یہ آواز امت محمدی کی ہی کہ توحید خدا کرتی ہیں پس واسطی انکی استغفار کریں یہاں تک کہ نماز سی فارغ ہو اور اگر گہر میں آذان پکار کی کہی شیطان کو دور کرے اور واسطی اطفال کی خوب ہو کہ صلہ آذان کی اور آواز ایمان ہمیشہ سنی اور بیماری اور پریشانی زائل کرے راوی نے کہا میں اور اہلخانہ میری ہمیشہ علیل رہتی تھی اور کہی ایسا ہوتا تھا کہ کوئی باقی نہ رہتا تھا کہ خدمت کرے یہاں تک کہ یہ حدیث سنی مینی اور اسپر عمل کیا بیماری اور کوفت میری گہری زائل ہوئی اور ایک شخص زہری بیماری اور بی فرزندی کی خدمت امام رضا علیہ السلام میں شکایت کی فرمایا اپنی گہر میں آذان پکار کے کہہ اس طرح کیا بیماری واسکی زائل ہوئی اور اولاً اسکی بہت ہوئی اور اقامت کو آہستہ تر اور روان تر کہیں اور جب نام حضرت پیغمبر کا آئی کہنی والا اور سنی والی صلوات بھیجیں اور آذان ٹہرے اور سوار ہو کی راہ میں اور بی طہارت اور بغیر قبلہ اگر شہادتیں کہنی میں رو بہ قبلہ ہو کہہ سکتا ہی لکن اقامت بشرائط و ہیئت نماز کہی اور اثنائی دعا اور اقامت میں بات کرنا جائز ہے لیکن ترک اسکا افضل ہی تخصیص اثنائی

اقامت میں اور جب قنک قاصت الصلوٰۃ کہی جای احادیث وارد ہو  
 یں کہ بات کرنا حرام ہوتا ہی مؤذن اور سب جماعت پر مگر اس قدر جائز ہی کہ  
 واسطی امامت کی کسیکو کہیں کہ اگی استادہ ہو اور بعضی علما تجویز بات کرنی کی  
 واسطی سب امور کی کہ متعلق نمازی ہوں کرتی ہوں اور اگر بات کرنی قاصت کا  
 اعادہ کری بیان اذان و اقامت مع ترجمہ آخوند ملا محمد باقر  
 علیہ الرحمہ فی رسالہ ترجمۃ الصلوٰۃ میں لکھا ہی کہ اذان میں چار مرتبہ اللہ اکبر  
 کہی یعنی خدا اس سے بزرگ تر ہے کہ عظیم اوس تک پہنچ سکین اور دو مرتبہ  
 اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود  
 ہی لائق پرستش کی سوائی اوس معبود یکتای حق کی کہ موصوف ہی ساتھ جمع  
 صفات کمال کی اور دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ یعنی گواہی  
 دیتا ہوں میں کہ محمد ہیجا ہوا خدا کا ہے اور دو مرتبہ حَسْبِيَ اللّٰهُ  
 یعنی دوڑ و طرف نمازی اور دو مرتبہ حَسْبِيَ اللّٰهُ یعنی دوڑ و طرف  
 اوس چیز کی کہ موجب رستگاری آخرت کی ہے اور دو مرتبہ حَسْبِيَ  
 خَيْرُ الْعَمَلِ یعنی دوڑ و طرف اوس عمل کی کہ بہترین عملوں کا ہے کہ وہ نما  
 ہی اور دو مرتبہ اللہ اکبر اور دو مرتبہ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اگر بعد  
 شہادتین کی ایک مرتبہ یا دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ کہی بقصد  
 تبرک نہ اس قصد ہی کہ داخل و رجز اذان ہے بد نہیں یعنی گواہی دیتا ہوں

بجائے

میں کہ علی ولی خدا ہے اور صاحب اختیار امور خلاق ہے اور مرشد  
المؤمنین میں ہی کہ اقامتہ ہی مثل اذان کی ہے مگر اللہ اکبر اسم اول میں  
دو مرتبہ ہی اور بعد حی علی خیر العمل کے قد قامت الصلوۃ دو مرتبہ  
کہی مؤلف کہتا ہے کہ قد قامت الصلوۃ کے معنی یہ ہیں کہ تحقیق  
برپا ہوئی نماز پر مرشد المؤمنین میں ہی قد قامت الصلوۃ کی بعد  
لا الہ الا اللہ آخرین ایک مرتبہ چاہیے کہنا پس اقامت سترہ کلمہ  
اور ترتیب فصلوین شرط ہے اور علی الاشہر اذان راقامت مستحب  
واسطی فرائض یومیہ و نماز جمعہ کے اور احوط یہ ہے کہ واسطی نماز صبح اور نماز  
مغرب کی اقامت کو ترک نہ کرے بلکہ اذان کو بھی ترک نہ کرے اور قبل و خان  
وقت نماز کے تو اذان صحیح نہیں ہی لیکن قبل صبح کی اذان واسطی گاہ گزیر  
جائز ہے اور بعد و خل ہوئی وقت کی پہر عادی اذان کا مستحب ہی اور واسطی  
نماز نامی قضا کی ایک مرتبہ اذان اور واسطی نماز کی اقامتہ کافی ہی اور  
مستحب ہی کہ اذان کو باواز بلند ٹہر ٹہر کے کہی اور اقامت بہت ٹہر ٹہر کی کہی  
لیکن اس قدر تعجیل نہ کری کہ وصل ساتھ سکون کی لازم آئی اور عورتیں اذان  
واقامتہ کو آہستہ کہیں اور اگر چاہیں اکتفا تکبیر اور شہادتین پر کر سکتی  
ہیں اور مکر وہ ہے مؤذن کو مونہہ پیہر ناطف و ہنی اور بائیں کی اور آستان  
اذان کی کلام اجنبی کرنا کہ اہت رکھتا ہے اور اشہد ان علیا ولی اللہ

جز ایمان ہی لیکن داخل آذان نہیں اور ترجمہ الصلوٰۃ میں ہے  
 کہ در میان آذان و اقامت کی اس دعا کو پڑھنا سنت ہی اللہم اجعل قلبی  
 باز آو غیشنی قازا اور زرقی دائرا واجعل لی عند قبر رسولک  
 محمد مستقر او قرأ مر اینی خداوند کرد دل میرا نیکی کرنیوالا اور زندگ  
 میری خوشی اور شادمانی میں اور روزی میری بہت آنی والی اور کرد سطلی  
 میری نزدیک قبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محل قرا حیات میں اور بعد  
 مرتبگی اور جمال الصالحین میں ہی کہ در میان آذان و اقامت کے  
 ایک لمحہ فاصلہ کرے کم سے کم یہ کہ ایک سانس کی یا الحمد للہ یا سبحان  
 کہی یا بیٹی یا سجدہ کری اگر بیٹی تو کہے اللہم اجعل قلبی باز آو الخ کہ کو  
 ہوا اور اگر سجدہ کری کہے لا الہ الا انت ربی سجدت لک خاضعا  
 خاشعا ذلیلا فصل علی محمد و آل محمد و اغفر لی وارحمہنی  
 و تب علی انک انت التواب الرحیم تو خدا تعالیٰ سب گناہ اوسکی  
 بخشے اور اگر در میان آذان و اقامت شام کی بیٹی اس طرح ہی کہ را خدا  
 میں اپنی خونین لوٹا ہو فصل چوتھی بیان کیفیت نماز میں  
 مع ادعیہ و اذکار مستحجہ اور ترجمہ سورہ حمد و سورہ قدر و سورہ توحید  
 و ترجمہ ذکر ترجمہ الصلوٰۃ میں ہی کہ مرد کو سنت ہی کہ جب سطلی  
 نماز کی استادہ ہو اپنی پاؤں بقدر ایک بالشت کی ایک دوسری سٹی و

وہی

نہی

رہی اور چار انگشت کشادہ تک ہی خوب ہی اور چاہی کہ برابر ایک دوسرے  
 کی ہوں اور انگلیاں پاؤں کی رو بقبلہ ہوں اور مخرف قبلہ سی ہوں اور  
 ہاتھوں کو لٹکائی اور زانو پر رکھے برابر کہنوں کی اور انگلیاں کہلی ہوئی  
 نہوں اسپین ملی ہوئی ہوں پس سات مرتبہ اللہ اکبر کہی چہ کو بقصد  
 سنت بحالائی یا یہ کہ پہلی تین مرتبہ کہی اللہ اکبر اور ہر تکبیر میں دو نو  
 ہاتھوں کو اوٹھائی کان کی لوتکا اوٹھیلیاں ہاتھوں کی رو بقبلہ ہوں اور  
 بعد اسکی یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا  
 اَنْتَ سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ  
 لِيْ ذَنْبِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ یعنی خداوند اتو ہی پادشاہ  
 ثابت اور دائم نہیں ہی کوئی معبود و سوا ی تیرے پاک جانتا ہوں میں  
 اور منہ سچھتا ہوں میں تجھ کو اون چیزوں ہی کہ لائق جلال و ات اور  
 کمال صفات تیری کی نہیں ہے اور تیرا حمد اور شکر کرتا ہوں میں بد کیا  
 مینی اور تم اپنی نفس پر کیا ہی مینی پس شمس میری لمی گناہ میری تحقیق  
 کہ نہیں بخشا گناہوں کو سوا تیرے کوئی پھر دو مرتبہ کہی اللہ اکبر اور کہی  
 لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَبْرُ فِیْ یَدِیْکَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ الْمَهْدِی  
 مَوْہِدِیَّتَ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ ذَلِیْلٌ بَیْنَ یَدِیْکَ مِنْکَ  
 وَبِکَ وَلَکَ وَ اِلَیْکَ لَا مَلْجَا وَلَا مُنْجٰی وَلَا مَفْرَ وَلَا

پہلی



مَهْرَبٌ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ مُسْتَحَانُكَ وَحَنَانُكَ تَبَارَكْتَ  
وَتَعَالَيْتَ مُسْتَحَانُكَ رَبَّنَا وَرَبَّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ

یعنی استاد ہونا ہون میں تیری خدمت میں استاد ہونا بعد استاد  
ہونیکے یعنی ہمیشہ تیری خدمت میں استاد ہون یا یہ کہ جو مجھ کو واسطے  
نماز کی طلب کیا ہی تو فی اب اجابت تیری کی ہی مینے اور لیسک کہتا ہوں  
تیری خدمت میں استاد ہوں میں اور یاری کرتا ہوں میں سیر یاری کرنا  
بعد یاری کرنیکے یعنی ہمیشہ فرمان بردار تیرا ہوں میں اور نیکیاں دنیا  
و آخرت کی سب تیری دست قدرت میں ہیں اور بدی تجھے نہیں ہی اور  
تیری طرف راہ نہیں رکھتی اور ہدایت یافتہ وہ شخص ہی کہ جسکو تو فی ہدایت  
کی ہی بندہ تیرا ہوں میں اور کینہ زارہ اور غلام زادہ تیرا ہوں میں کہ  
تیری خدمت میں استاد ہوں تجھے ہی ابتدای وجود اور تجھے ہی بقا  
اور یاور میسر اور واسطی تیری ہیں کام میسر اور طرف تیری باز  
میسر نہیں ہی کوئی پناہ اور کوئی امید گاہ اور کوئی بہا گنی کی جگہ تجھے  
مگر طرف تیری پاک اور منزه جانتا ہوں میں میدان کبریائی کو تیری  
غبار سی اوس چیز کے کہ تجھ کو سنرا اور نہیں اور چاہیے اور حالانکہ سوال  
کرتا ہوں میں تجھ سی رحمت اور مہربانی کا ہمیشہ پیدا رہے برکتوں کا تو  
دنیا اور عقبی میں اور بلند تر ہی تو آدراک اور عقولن آورو ہونسی پاک و منزه

ہی تو اسی پروردگار خانہ کعبہ یعنی معبود اور مقصود میرا تو ہی ہے نہ کعبہ  
 اور رو بقبلہ ہوا ہونین تیرے فرمانی سی پھر بکبیرا بکبرتہ کہی نیت کری کہ  
 نماز صبح یا ظہر یا عصر یا مغرب یا عشا پڑھتا ہوں میں واسطی اسکی کہ واجب ہے  
 قرۃ الی اللہ اور یہی کہ اسکی دلیمن ہونیت ہی پس کہی اللہ اکبر بقصد  
 تکبیرۃ الاحرام کے اور یہ دعا پڑھے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ  
 السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرٰهٖمَ وَدِّیْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ  
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَلٰی صَلَواتِ اللہِ عَلَیْہِ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَمَا اَنَا  
 مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَواتِکَ تَنْسُکِی وَتُحْیِی اَی وَمَمَاتِی لِلہِ رَبِّ  
 الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ \*  
 یعنی موتہ اپنے دل کو پیرا میںی واسطی اس شخص کے کہ حسنی بیاد اور  
 مدت کی ساتھ نہایت کمال و قدرت کی پیدا کیا آسمانوں اور زمینوں  
 ایسی حالت میں کہ ملت یگانہ پرستی حضرت ابراہیم پر اور دین حق محمد  
 صلی اللہ علیہ وآلہ پر اور طریق مستقیم علی علیہ السلام پر اصول اور فروع میں  
 میں نہایت اور راسخ ہوں میں اور مائل ہوں میں شرک اور باطل دین چھوڑ کر  
 طرف تیری توحید کی اور دین حق رسول خدا اور ائمہ ہدی علیہم السلام کی اور  
 مطیع ہوں میں تمام انکی امرون اور نہیوں کا اور نہیں ہوں میں شرک کرنے کو

سی نہ شرک جلی مانند بُت پرستی کے نہ شرک خفی مانند ریا اور متابعت اور  
 محبت غیر ائمہ ہدیٰ کے نہ تحقیق کہ نماز میری اور نیک میرا یعنی قربانی میری  
 یا حج میرا یا تمام عبادتیں میری اور زندگی میری اور مرنا میرا جو کچھ کرتا ہوں  
 میں زندگی میں اور جو کچھ چھوڑتا ہوں بعد میری مرئی خالص ہی درِ سطر  
 اوس خدا کی کہ پروردگار چنانوں کا ہے نہیں اوس کا کوئی شریک پیدا اُس عالم  
 میں اور عبودیت میں اور عبادتوں کی استحقاق میں یعنی عبادتوں میں کسیکو  
 ساتھ اوسکی شریک نہیں کرتا ہوں میں اور اسکا حکم ہوا ہے مجھی خدا کی طرف  
 سی کہ اوسکو ساتھ بگائگی کی پرستش کروں میں اور طیعوں اور فرمانبرداروں  
 میں سی ہوں اور اوسکی کتاب میں ہے کہ بعد تکبیرۃ الاحرام اور دعای  
 توجہ کی کہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ یا کہی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ  
 السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ یعنی پناہ لیجا تا ہوں میں اور  
 التجا کرتا ہوں میں ساتھ معبود حق اور خداوند مطلق کی کہ سنی والا ہوں  
 جمیع باتیں خلاق کی اور جاننے والا ہی جمیع معلومات کا خصوصاً اعمال  
 اور نیتیں بندوں کی شر سے اور دوسہ سی دیو فریب دینی والی سرکش کے  
 یا جو دور رحمت حق سی ہے اور رحیم ہی یعنی سنگ باران کیا ہی اوسکو  
 ملائکہ فی جب آسمان سی دور کیا یا ساتھ تیر شہاب کی یا ساتھ لعنت خدا  
 اور لعنت خلق کی مروجہ ہے اور چونکہ پڑھنا سورہ حمد کا نماز میں واجب ہے

تسبیح

اور بعد حمد سورہ حمد کے بہترین سورہ ماکثر نمازون میں سورہ قل  
 ھُوَ اللہُ اَحَدٌ اور سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ ہے ترجمہ ان سوروں کا  
 مجل مناسب ہی بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یعنی استعانت و توفیق  
 ہونے میں ساتھ نام ہی خدا کی کہ نہ اوپر ستش ہے اور جامع سبکال  
 کی صفت و نکاحی اور رحمان ہے تمام خلق کی لئی ساتھ نعمتہا سی عام کر  
 اور رحیم ہی مومنوں کی لئی دنیا اور آخرت میں ساتھ رحمتہا سی خاص  
 کی الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ یعنی تمام ستائشیں مخصوص اوس  
 خدا کی لئی ہیں کہ پیدا کر نیوالا اور تربیت کر نیوالا تمام عالموں کا ہی الرَّحْمٰنُ  
 الرَّحِیْمُ تاکید ہے اوس معنی کی کہ جو بسم اللہ میں مذکور ہیں یا یہ کہ بسم اللہ  
 میں ان لفظوں سی مراد رحمانیت اور رحمتیت دینا ہے اور اس جہ  
 مراد رحمانیت اور رحمتیت آخرت ہی کہ دوبارہ انکو زندہ کرتا ہے اور  
 مومنوں کو نجات دیتا ہے اور داخل بہشت کرتا ہے مَا لَکَ یَوْمَ الدِّیْنِ یَعْرِ  
 جزا دینی والا روز جزا کا یا متصرف امور روز جزا کا اور قاریوں کی ایک  
 جماعت نِی مَلِکَ یَوْمَ الدِّیْنِ پڑتا ہے بغیر الف کی اور رَبِّرِّحِیْمِ پر  
 اور زیر لام پر یعنی بادشاہ روز جزا اور دونوں طرح جائز ہے اور اکثر  
 روایات دلالت رکھتی ہیں مَا لَکَ یَوْمَ الدِّیْنِ پر شاید اختیار کرنا  
 اسکا اولیٰ ہو اور جو سبب استعاذہ کی شیطان رحیم سی اور یہ سبب استعاذہ

طلب کرینگے خداوند رحیم سی اور سبب کر کے صفات کمالہ رب العالمین  
 کی اور سبب قرار قیامت کی نماز پڑھنے والی کو بعد نہایت دوری کے  
 فی الجملہ ایک نزدیک حاصل ہوتی ہے اور بعد نہایت جدائی کے تھوڑا  
 وصل ہم پہنچتا ہے اور مقام غیبت یعنی مقام دور سے گویا مجلس  
 اور حضوری میں پہنچکی مخاطب ہو کی عرض کرتا ہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ  
 یعنی عبادت کرتا ہوں تیری اس مقام میں اور وہ کو بھی ملایا کہ شاید  
 برکت سی اونکی عبادت اسکی ہی قبول کرے اور جو یہ کلام یہ وہ کہتا  
 تھا کہ یہ کہنی والا فخر اپنی عبادت میں کرتا ہے اور اپنی تسبیح و تہلیل  
 جانتا ہی اسلیٰ خداوند عالم نے فرمایا کہ بعد اسکی کہی وَاِيَّاكَ لَنَسْتَعِيزُ  
 یعنی تجھسی اعانت طلب کرتا ہوں نہ تیری غیر سے سب امور میں خصوصاً  
 عبادت میں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ یعنی ہدایت اور رہنمائی  
 کر مجھ کو طرف راہ راست یعنی راہ حق کے اسو اسلیٰ کہ راہ حق سید ہی جائے  
 ہی طرف بہشت صوری اور معنوی کی اور بہشت صوری بہشت آخرت ہے  
 اور بہشت معنوی تقرب خدا ہے اور اس راہ راست میں افراط اور تفريط  
 اور غلو اور تقصیر نہیں ہوتی اسو اسلیٰ کہ جس امر میں جو کوئی غلو کرتا ہے وہی  
 طرف سی گمراہ ہوتا ہے اور جو کوئی تقصیر کرتا ہی بائیں طرف سی گمراہ ہوتا  
 چنانچہ فرمایا ہی کہ راہ راست و چپ گمراہ کرنیوالی ہے اور حق راہ دریا

وہ سبب سورہ

ترجمہ سورہ ۱۰

کی ہے مثل اسکی کہ ایک جماعت فی حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے  
باب میں غلو کیا ہے اور انکی خدائی کے قائل ہوئی ہیں اور انکو بہتر  
سی جانتی ہیں اور گمراہ ہوئی ہیں اور بعضی انحضرت کی امامت کی باغاف  
قائل نہیں ہوئی ہیں اور کافر ہوئی ہیں اور راہ در میان کی راہ اوس  
جماعت کی ہے کہ جنہوں نے اعتقاد جناب میر کی امامت کا بعد حضرت  
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی فاصلہ کیا اور انحضرت کی گیارہ فرزند  
بترتیب بعد جناب میر امام اپنا سمجھے اور متابعت انکی گفتار اور کردار میں  
اپنی اوپر واجب جانے یہ وہ لوگ ہیں کہ بطرح دنیا میں صراط مستقیم پر  
ہیں آخرت میں بھی باسانی صراط پر سے گزرتے ہیں چنانچہ حدیث میں وارد  
ہوا ہے کہ صراط دو صراط ہیں ایک صراط دنیا کہ ولایت اور متابعت  
اہلبیت رسالت کی ہی کہ راہ دین حق ہی اور دوسری صراط آخرت  
کہ راہ بہشت کی ہے واسطی مومنوں کی روی جہنم پر مثل پل کی جو مومن کہ  
دنیا میں صراط دین حق پر ثابت رہی ہیں اوس صراط پر سی گزر کے  
داخل بہشت ہونگی اور احادیث مستفیضہ منی اور شیعہ میں وارد ہوا ہے  
کہ صراط مستقیم علی بن ابیطالب علیہ السلام ہیں یعنی ولایت اور متابعت  
انحضرت کی اور انحضرت کی گیارہ فرزندوں کی یعنی مجاہد ایمان پر ثابت  
رکھو اور کمال مرتبہ یقین پر پہنچو اور جو کمال ایمان ساتھ مجھے اور ولایت

اور متابعت انبیاء اور اوصیاء کی ہے تو اس مقام میں خداوند عالم فی فرمایا  
 کہ بندہ کہی صراط الذین انعمت علیکم یعنی صراط مستقیم راہ اوں گروہ  
 کی ہی کہ انعام کی ہی توئی انہر اور مراد اس سی نعمت دنیا نہیں ہی ہو سکتے  
 کہ نعمت دنیا مومنوں اور کافروں اور صالحوں اور فاسقوں کو عطا کی ہو  
 بلکہ کافروں اور فاسقوں کو زیادہ دی ہے پس مراد نعمت سی نعمت دین  
 اور محبت اور معرفت اور قرب خدا ہی چنانچہ خداوند عالم فی دوسری آیہ  
 میں شان شیعیان اہلبیت میں فرمایا ہے کہ جو کہ اطاعت خدا اور رسول  
 خدا کی کری ولایت علی ابن ابی طالب اور ولایت باقی ائمہ علیہم السلام میں  
 پس یہ بہشت میں ساتھ ایسی گروہ کے ہیں کہ انعام کیا ہی خدا نے  
 انہر پیغمبر و نسی اور صدیقوں سی اور شہیدوں سی اور صالحوں سی اور پی  
 رفیق ہیں یہ لوگ اور احادیث میں وارد ہوا ہے کہ مراد پیغمبر و نسی حضرت  
 رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور مراد صدیقوں سی حضرت امیر المومنین  
 علیہ السلام ہیں اور مراد شہیدوں سی حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین  
 علیہما السلام ہیں اور مراد صالحوں سی اور سب ائمہ ہیں پس مراد صراط  
 الذین انعمت علیہم سی یہ ہے کہ راہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 اور راہ ان کی اہلبیت کی مجھو دکھا اور مجھو تابع ان کا کر اور جب اس آئین  
 اشارہ ایک رکن کا فرمایا کہ عمدہ ایمان ہی کہ وہ ولایت اور متابعت دوستان

خدا کی ہے اور نیزاری دشمنان خدا سی ہی ارکان ایمان میں سے ہے اور اسکی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ دانستہ واسطی دنیا کی راہ جن سے پہر جاتی ہیں دوسری یہ کہ نادانی سے متابعت ان لوگوں کی کرتی ہیں مثل اکثر عوام کی پس خدا نے اشارہ قسم اول کا کیا اور فرمایا غیبرا المغضوب علیکھم یعنی نہ راہ اوں گروہ کی کہ غضب کیا ہی تو نے جسپر کہ دانستہ مخالفت اہلبیت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرتے ہیں پہر خدا نے اشارہ دوسری قسم کا کیا اور فرمایا وَلَا الضَّالِّینَ یعنی اور نہ راہ اوں جماعت کی کہ نادانی سے گمراہ ہوئی ہی اور اکثر احادیث سی اسطرح ظاہر ہوتا ہی اور بعضی کہتی ہیں کہ مَغْضُوبٌ عَلَیْہِمُ یہودی ہیں اور ضَالِّیْنَ نصاریٰ ہیں اور بعضی کہتی ہیں کہ مَغْضُوبٌ عَلَیْہِمُ وہ لوگ ہیں کہ اصول دین میں گمراہ ہوئے ہیں اور ضَالِّیْنَ وہ لوگ ہیں کہ فروع دین میں گمراہ ہوئی ہیں اور ترجمہ سورہ قدر کا یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ  
 یعنی بہ تحقیق کہ سچا ہمنی قرآن مجید کو شب قدر میں کہ انیسویں یا کسویں  
 یا تسیسویں شب ماہ مبارک رمضان کی ہے اور حدیثیں تیسویں شبکی  
 بیشتر ہیں یعنی وہ شب قدر کہ حق تعالیٰ امور سال کو او سمین مقرر کرتا ہے  
 اور اختلاف ہی اس بات میں کہ نازل ہونا قرآن مجید کا شب قدر میں

ترجمہ سورہ قدر



کیا معنی رکھتا ہے بعضی کہتی ہیں ابتدا نازل ہونے کی شب قدر میں ہوئی اور بعضی کہتی ہیں خاتمہ نازل ہونے کی شب قدر میں ہو اور بعضی کہتی ہیں کہ تمام قرآن شب قدر میں لوح محفوظ سے بیت المعمور میں نازل ہوا اور تیسری میں آیہ اور سورہ سورہ کر کے موافق مصلحت کی نازل ہوا وَمَا اَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ اور کہاں سے جانتا تو نے کہ شب قدر کیا ہے اور کیا فضیلت رکھتی ہے جب تک نہ کہیں ہم لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ یعنی شب قدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے اور بعضی روایات میں وارد ہوا ہے کہ عبادت شب قدر کی بہتر ہے اور ہزار مہینوں کی عبادت سے کہ چھ مہینوں کی عبادت سے اور بعضی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ بنی امیہ مانند بندہ کے میری منبر پر چڑھے ہیں اور لوگ پچھلی قدم پر تھے میں حضرت اس خواب سے طویل ہوئے کہ جبریل اس سورہ کو واسطی اور حضرت کی تسلی کی لائے کہ شب قدر واسطی تیری اہلبیت اور شیعیان اہلبیت کی قربتوں اور کرامتوں میں کہ انکو اس شب حاصل ہوتی ہیں بہتر ہے بادشاہی بنی امیہ کی ہزار مہینوں سے کہ جن مہینوں میں شب قدر نہیں تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ مَرٍ یعنی ہمیشہ روز قیامت تک وترتی ہیں

شب قدر

اور روح کہ عظم ہی فرشتوں سی اوس شب میں امام زمان پر ساتھ  
 حکم انکی پروردگار کے واسطی آگاہ کرنے ہر ایک امر کی کہ مقدر ہوا ہی واسطی  
 ہر شخص کی اوس شب میں یا واسطی ہر ایک امر کے مصلح دین و دنیا ہی ہوا  
 سی سلام مہی حتی مطلع الفجر یعنی باعث سلامتی ہی یہ شب واسطی  
 دوستان خدا کی طلوع صبح تک یا ملائکہ و روح صبح تک خدمت امام علیہ السلام  
 میں آتی ہیں اور سلام کرتے ہیں یا یہ کہ زمین میں سلام کرتے ہیں خدا کی  
 طرف سی ہر ایک مومن پر کہ نماز میں یا رکوع میں یا سجدہ میں یا دعائیں ہو  
 طلوع صبح تک اور تفسیر سورہ توحید کی یہ ہے روایت کرے  
 ہیں حضرت اصادق علیہ السلام سی کہ یہودی خدمت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم  
 علیہ وآلہ وسلم میں آئی اور کہا وصف اپنی پروردگار کا ہم سے بیان کرو  
 او سوقت یہ سورہ نازل ہوا بسم اللہ الرحمن الرحیم قل  
 هو اللہ احد یعنی کہہ محمد کہ جس خدا کا تمنی سوال کیا وہ ایسا خدا  
 ہی کہ مستحق عبادت کا ہے اور پیدا کر نیوالا تمام ممکنات کا ہی و جامع  
 سب کمال کی صفتو نگاہی اور عقلیں او سکی ذات و صفات میں حیران ہیں  
 ایسا خدا واحد ہی یعنی کسی طرح کی کثرت او سکی ذات و صفات میں نہیں ہے  
 اور مرکب اعضا اور اجزا سی نہیں اور بسیط مطلق ہی اور اجزای خارجیہ  
 اور ذہنیہ اور عقلیہ و روہانیہ نہیں رکھتا اور صفت موجود زائد اپنی ذات

و صلوة  
 و صبح

نہیں رکھتا اور خدائی میں کوئی شریک نہیں رکھتا اللہ الصمد یعنی خداوند  
 اور معبود برحق صمد ہے یعنی تمام خلق سب امور میں اسکی محتاج ہی اور وہ محتاج  
 اپنی غیر کا نہیں اور تمام چیزیں اسبب و سبکی قائم ہیں اور وہ قائم کسی چیز سے  
 نہیں کامل فعل میں سب جہتوں سے ہی اور محل حوادث و انفعالات  
 نہیں کلمہ یلدا کوئی اوس سی پیدا نہیں ہوا جس طرح حسی کفار کہہتی ہیں کہ  
 ملائکہ لڑکیاں خدا کی ہیں اور جس طرح ترساؤن فی کہا کہ عیسیٰ بیٹی خدا کی  
 ہیں اور جس طرح بعضے یہودیوں نے کہا کہ عزیر بیٹی خدا کی ہیں اور یہ باتیں سچ  
 ہوتیں تو چاہیے تھا کہ خدا کا جسم ہو مثل اونکی اور انہیں کی قسم میں سی ہو  
 اور مرکب ہو انواع ترکیبات سی اور محتاج اور ممکن ہو اور محتاج کسی خلق کا  
 ہو کہ اوسکو ایجاد کرے اور حضرت امام حسین علیہ السلام سی منقول ہی کہ  
 تمہ تقسیر لفظ صمد کا ہی یعنی خدا سی کوئی کشیف چیز پیدا نہیں ہوتی مانند  
 فرزند اور بول اور غلط اور مٹی اور سب کثافتیں کہ مخلوقیں سی نکلتی ہیں اور  
 نہ کوئی لطیف چیز مانند سانس اور کلام اور آواز کی اوس سی پیدا ہو  
 ہی اور خدا محل حوادث نہیں مانند اونگہنی اور سونی اور خطورات دل اور  
 غم اور اندوہ اور خوشی اور تنہی اور رونی اور وہشت اور امید اور غمت  
 اور خوف اور مانگی اور ہوک اور سیر ہونی کے و کلمہ یولدا یعنی پیدا  
 نہیں ہوا ہی اور اوسکی باپ اور مان نہیں اور یہ رو ہی نصاریٰ کہ عیسیٰ

یہ تقسیر سورہ  
 صافات

پیدا ہوئی ہیں مریم سی او کو خدا بھانتی ہیں اور خدا موجود اپنی ذات  
 ہی اور ہونا او سکا مستند کسی علت اور کسی سبب کا نہیں اور شہد  
 نی فرمایا یعنی خدا کسی چیز سی پیدا نہیں ہوا اور کسی چیز سے باہر نہیں نکلا  
 ہی وہ نہ جس طرح سے کہ شیاء کثیفہ اپنی عناصر سی نکلتی ہیں مانند حیوان کی کہ  
 اور حیوان سی پیدا ہوا اور مانند گھاس کے کہ زمین سی او گتی ہی اور مانند  
 پانی کی کہ چشمی سی نکلتا ہے اور خدا مانند چیز نامی لطیف کی نہیں کہ اپنی جا  
 قراری نکلتی ہیں مانند بنائی کی کہ آنکھ سی نکلتی ہی اور سننا کہ کان سے ہو پختا ہی اور  
 سونگھنا کہ ناک سی ہوتا ہی اور چکھنا کہ مونہ سی ہوتا اور دانائی اور تمیز کہ دلی پیدا  
 ہوتی ہے اور آگ کہ پتھر سے نکلتی ہی بلکہ وہ ہی خداوند صمد یعنی کسی علت  
 اور کسی سبب سے ہم نہیں ہو پختا اور نہ کسی چیز میں ہے کہ مکان رکھتا ہو  
 مانند جسم کی کہ محتاج مکان کا ہی اور خدا مانند عرض کی نہیں کہ محتاج جگہ کا  
 ہی مانند سیاہی اور سفیدی کی اور خدا کسی چیز پر ہے مانند کسی پادشاہ کی  
 کہ تخت پر بیٹھا ہو اور خدا کی تمام ممکنات کو نیست سی ہست کیا ہی اور  
 اپنی قدرت کاملہ سی سب کو خلعت ہستی پہنایا ہی اور فانی کرتا ہی جس کو پختا  
 کہ زائل کرے اور باقی رکھتا ہی جس کی بقا میں مصلحت چاہتا ہی و کہ  
 یکن کہ کفو اَحَد یعنی کوئی ممکنات میں سی کفو اور مثل و شبیہ اور  
 نظیر او سکا نہیں پس نہ جسم ہی کہ مانند جسموں کی ہو اور نہ جوہری کہ جو اہر

تفسیر سورہ بقرہ

شببہ ہو اور نہ عرض ہی کہ مانند عرضون کی محتاج جگہ کا ہو اور خدا  
 خداوندی میں کوئی عدیل و کوئی شببہ نہیں رکھتا اور حضرت امیر المومنینؑ  
 علیہ السلام سی پوچی تفسیر اس سورہ کی فرمایا کہ خدا احد ہی بی اسکی کہ تقد  
 او سکی ذات اور صفات میں ہو اور صمد ہے بی اسکی کہ اعضا اور اجزا رکھتا  
 ہو اور فرزند نہیں رکھتا کہ وارث او سکی بادشاہی کا ہو اس واسطیٰ جو کہ فرزند  
 رکھی جسم ہی اور فانی ہے اور اس سی بادشاہی دوسرے کو پہنچتی ہی اور  
 خدا کسی سی پیدا نہیں ہوا ہے اسلیٰ کہ اگر کسی سی پیدا ہوتا تو وہ شخص خدا کا  
 سزاوارتر ہوتا اور کم سی کم شریک اس خدا کا ہوتا اور تفسیر میں اس سورہ  
 کی اگر کتابین لکھی جائیں تو ہی عشر عشیر اسکا نہوسکی سنت ہی کہ جب  
 اس سورہ سی فارغ ہو خواہ نماز میں خواہ غیر نماز میں تین مرتبہ کہے  
 کَذٰلِکَ لَیْلَۃٌ رَبِّیَّۃٌ یعنی ایسا ہی ہی وہ خدا کہ پروردگار میرا ہی اور  
 بہترین سورہ میں کہ نماز میں پڑھی جائیں یہ دو سو رکعین اور حدیث  
 میں وارد ہوا ہے کہ عجب کہتا ہوں میں اس شخص سی کہ ان دو سو رکعوں کو  
 نماز میں نہ پڑھی کیونکہ نماز او سکی مقبول ہوتی ہے اور بعضی روایات میں  
 وارد ہوا ہے کہ رکعت اول میں سورہ اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ پڑھی کہ یہ سورہ  
 حضرت رسولؐ اور انکی اہلبیت کا ہی اور انکو شفیع اپنا گردانی درگا  
 خدا میں اور انسی متوسل ہو اور دوسری رکعت میں سورہ توحید پڑھی

کہ بعد اسکی دعا مستجاب ہی یا یہ کہ جو دعا کہ قنوت میں پڑھے مستجاب ہوتی ہی  
 اور اسی کتاب میں ہے کہ جب سورہ تمام ہو تو ہوا تو وقف کرے بعد اسکی  
 ہاتھ اوٹھائی اور کہی اللہ اکبر واسطی رکوع میں جانی کی اور واجب ہی  
 جھکنا رکوع میں اسقدر کہ ہاتھ زانو تک پہنچیں اور بہتر یہ ہے کہ تین  
 مرتبہ کہی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ یعنی پاک اور پاکیزہ اور مقدس  
 اور منترہ جانتا ہوں میں اپنی پروردگار بزرگ کو اور چیزوں کی لائق  
 اسکی عظمت و جلال کی نہوں اور اسکی کبریائی اور جبروت کی سزاوار نہوں  
 اور حالانکہ شکر و ثنا کرتا ہوں میں اسکی سلسلی کہ محکمہ توفیق اپنی پاک جانی کو  
 دی ہی اسی کتاب میں ہے کہ رکوع سی سیدنا ہونکی بعد کہی سَمِعَ اللَّهُ  
 لِمَنْ حَمِدَهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ یعنی خدائی سنا اور قبول کیا اور  
 جزای خیر دی اس شخص کو کہ حسنی تعریف اسکی کی سب ثنائیں اور تعزیریں  
 واسطی اس خدائی ہیں کہ پروردگار عالموں کا ہی اور فقط سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ  
 حَمِدَهُ کہنی سی ہی مستحب پر عمل ہو جاتا ہے پس اللہ اکبر کہی ہاتھ  
 اوٹھانیکل وقت اور جب کہ چلی تکبیر تو سجدہ میں جائی اور جب دست  
 قرار پکڑے ذکر کری بہتر یہ ہی کہ تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى  
 وَبِحَمْدِهِ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ کہی اور ایک مرتبہ ہی کافی ہی اور ترجمہ اسکا  
 یہ ہے کہ منترہ اور مقدس جانتا ہوں میں اپنی پروردگار کو سب چیزوں

بیان کی ہو  
 ترجمہ

ترجمہ

کہ بلندی و در رفت اوسکی کو سزاوار نہیں حالانکہ مشغول ہونین اوسکی سزاوار  
 و شنایین پہلی کہ توفیق دی ہے مجھکو کہ پاک جانوں اوسی اور بعد سجدہ اول  
 کی سیدنا بیٹی اور پشت و ہنی پاؤں کی بائیں پاؤں کی شکم پر رکھی پہر تہ  
 اوٹھائی اور کہی اللہ اکبر پہر کہی استغفر اللہ ربی و اتوب الیکہ  
 یعنی طلب آمرزش کرتا ہوں میں اپنی پروردگار سے اور پہر تہ ہوں میں  
 طرف اوسکی بعد اوسکی کہی اللہ اکبر اور تہ اوٹھائی پہر دوسرا سجدہ کری  
 مثل سجدہ اول کی بعد اوسکی درست بیٹی اور اللہ اکبر کہے اور جب چاہیے  
 اوٹھی واسطی دوسری رکعت کی پہلی گھٹنوں کو زمین سی اوٹھائی پہر تہ ہوں  
 اور وقت اوٹھنی کی کہے بحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد یعنی  
 ساتھ یاری خداوند عالم کی اور ساتھ اوسکی قدرت اور توانائی کہے اوٹھتا  
 ہوں میں اور بیٹھا ہوں میں اور جب دوسری رکعت کی لمی ستادہ ہو سو  
 حد پڑھی بہ نیت واجب اور دوسرا سورہ پڑھی بہ نیت قربت اور بہتر  
 یہی کہ قل هو اللہ احد پڑھی پہر اللہ اکبر کہے تہ اوٹھا کہے  
 واسطی قنوت کی پہر تہ ہوں کو سامنی مونہہ کی رکھی اور بیٹیلیاں تہ ہوں  
 طرف آسمان کی رہیں اور قنوت پڑھی احتیاطاً بقصد قربت اور بہتر یہی  
 کہ کلمات فرج کو پڑھی لا الہ الا اللہ الحلیم الکرم یعنی نہیں ہے  
 کوئی معبود سوا ہی خدای یکتا کی کہ جامع جمیع صفات کمال ہی کہ بربا

و  
 اوسکی

وَنَحْشَنِي وَاللّٰهِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ یعنی ہمیں ہی کوئی معبود  
سوا ہی معبود بحق کی سزاوار پرستش کا کہ بلند مرتبہ ہی اور بزرگواری شجاعت  
اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْأَرْضَيْنِ السَّبْعِ وَمَا  
فِيهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
یعنی پاک اور منزہ اور مقدس ہی وہ خدا کہ پروردگار ساتوں آسمانوں  
اور ساتوں زمینوں کا ہے اور پروردگار اون چیزوں کا ہی کہ جو ان  
آسمانوں اور زمینوں میں ہی اور جو چیزیں درمیان ان چیزوں کی  
میں اور پروردگار عرش عظیم کا ہے یعنی وہ تخت کہ خدائی اور آسمانوں  
کی اور کرسی اور پردوں کی اور سراپردوں کے پیدا کیا ہی اور سب  
جسمی بزرگتر ہی وہ تخت اور بعضی حدیثوں میں تفسیر عرش کی علم  
حق تعالیٰ ہے اور سب تعریفیں اور آفرین حاصل وس خدا کی لمی ہیں کہ  
پروردگار جہانوں کا ہے اور اس کا کہ کلمات فرج کہتی ہیں بہترین  
دعا ہی اور نمازون کی قنوت میں مستحب ہی خصوصاً نماز جمعہ اور نماز  
وتر اور تلقین میت میں اور وقت جان کنڈن کی واسطی آسانی قبض  
روح کی پس بہتر ہے کہ بعد ان کلمات فرج کی کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ  
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ کہ بہترین دعا ہے اور دعائی صلوات پہنچی کے  
محمد اور آل محمد پرستجا بہین ہوئی یعنی خداوند رحمت اور درود اور

دعائی قنوت



شنا اور تحیہ بیچ محمد اور آل محمد پر کہ حضرت علیؑ اور فاطمہؑ اور گیارہ فرزند  
 امام انکی فرزندون میں سے ہیں پر کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا  
 وَعَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ  
 قَدِيْرٌ یعنی خداوند بخشن گناہ میرے اور رحم کر مجھ پر اور عافیت می  
 مجھ کو در دون اور بیماریوں اور قنوتوں سی اور عفو کر مجھ سی خطائیں میرے  
 سر امی دنیا اور آخرت میں یہ تحقیق کہ تو سب چیزوں پر قادر و توانا ہی تو  
 اور جس قدر دعا زیادہ پڑھی قنوت میں بہتر ہے اور حدیث میں وارد ہوا  
 جس کیسکا قنوت طولانی تر ہے راحت او سکی آخرت میں بیشتر ہے اور فقط  
 کلمات فرج یا فقط اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا پڑھی آخر تک یا فقط صلوات پڑھ  
 اور کم سی کم دعا پر قنوت میں اکتفا کر سکتا ہی اگرچہ ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ  
 بھی ہو اور بعد قنوت کے اللّٰهُ اَکْبَرُ کہے اور رکوع میں جای مثل رکعت  
 اول کی اور جب سر دوسری سجدہ سی اوٹھائی بائیں ران پر بیٹھی اور  
 دونوں پاؤں کو وہنی طرف باہر نکالی اور پشت وہنی پاؤں کی بائیں پا  
 کی شکم پر رکھی در ہاتھوں کو رانوں پر رکھی اور انگلیوں کو آپس میں ملا لیں اور  
 نظر اپنی دامن پر کرے اور تہجد پڑھی اور عورت کو وقت تہجد اور  
 بیٹھنی کی جگہ نماز میں سطح بیٹھنا سنت ہی کہ رانوں کو ایک دوسری سی  
 ملائی اور گھٹنوں کو زمین سی اوٹھائی اور اگر کو بیٹھی اور اگر گھٹنوں کو زمین پر

نہ اوٹھائی تو اس طرح بیٹھی کہ اعضا اور رانیں آپس میں چسپیدہ رہیں اور  
جب درست قرار پکڑے تشہد پڑھی اس طرح کہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ  
وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ یعنی گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ نہیں ہے  
کوئی معبود سوا اوس خدا کے کہ جامع سب کمالوں کا ہی اور مستحق سب  
عباد تو نکاحی اسی حال میں کہ یکتا اور فرد ہے خدا زمین اور آسمان کوئی  
شریک نہیں استحقاق عبادت میں وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ  
وَرَسُولُكَ یعنی گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ محمد بندہ اوس کا ہی  
اور پیغمبر بھیجا ہوا اوس کا ہے اور بہتر یہ ہے کہ بعد رسول کے یہہ کہے  
اَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بِمَا فِي يَدَي السَّاعَةِ اَشْهَدُ اَنَّ رَبِّي  
نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا نِعْمَ الرَّسُولُ وَاَنَّ السَّاعَةَ اَتِيَةٌ كَلَامُ رَبِّ  
قِيَامًا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ اَحْمَدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا  
لِالْهُدٰى اَوْ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ \*  
یعنی بھیجا ہی اوس کو ساتھ رہتی اور رہتی کی شیک و بی شبہہ اسی حالت  
میں کہ بشارت دینی والا ہے رحمت و فضل خدا کی اوس شخص کو کہ دین  
حق کا اقرار کری اور ڈرانے والا ہی عقوبت و عدل خدا سی اوس شخص کو  
کہ دین حق سی نکلجائی یا اصرار گناہان کبیرہ پر کرے اور پیش روی  
قیامت مبعوث ہوا ہی یعنی نزدیک قیامت اور کوئی اور پیغمبر بعد و کو

بیان تشہد  
معہ ترجمہ

مبعوث ہوگا اور گواہی دیتا ہوئیں کہ پروردگار میرا چہار پروردگار ہی  
 اور یہ ہی گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد چہار رسول ہے اور یہ تحقیق کہ  
 قیامت انیوالی ہے اور اوس میں شک و شبہ نہیں اور یہ تحقیق کہ خدا  
 اوٹھاتا ہی اور زندہ کرتا ہے اور لوگوں کو کہ قبروں میں دفن ہیں سناؤ  
 ستائش خاص اوس خدا کی لئی ہے کہ جس نے اپنی فضل سی راہ دکھلائی ہو  
 ان اعتقادات کی اور نہ تھی ہم ایسی کہ اپنی قوت سی راہ پاسکتی ان اعتقا  
 کی اگر خدا ہکو راہ نہ دکھلاتا **اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ** یعنی  
 خداوند اور وہیج محمد اور آل محمد پر یعنی تعظیم کرو انکی ساتھ انکی بلندی  
 دین اور اطہار دعوت و عظمت ذکر اور بقاء شریعت کی اور آخرت میں  
 ساتھ قبول کرنے شفاعت انکی کی حق میں انکی امت کی اور تمام صفا  
 کرنے انکی ثواب کی اور ساتھ ظاہر کرنے انکی فضیلت کی اولین اور  
 آخرین پر اور تقدیم انکی تمام نبیا اور مرسلین پر اور مذکور ہوا کہ مراد  
 آل محمد سے بارگاہ امام اور حضرت فاطمہ علیہم السلام ہیں **وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ**  
**فِي أُمَمَتِهِ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ** یعنی قبول کر شفاعت او حضرت کی واسطی  
 انکی امت کی اور بلند کرو رجب انکی بہشت میں پس سنت ہی کہ بعد اس  
 دو مرتبہ یا تین مرتبہ کہے **اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْعَالَمِينَ** پس اگر نماز دو تہ  
 ہو تو سلام کہی اور اگر نماز سہ رکعتی یا چہار رکعتی ہو تو تہ شہد پڑھ کی و

اور کہی بخولِ اللہ و قوتہ اقوّم و اقعد اور اختیار رکھتا ہی دو  
 رکعت آخر یا ایک رکعت آخرین سورہ حمد یا تسبیحات اربعہ پڑھنی کا اور  
 بعد تشہد آخر نماز میں چاہیے کہ سلام نہی بقصد قربت اور بہتر یہ ہے کہ  
 اس طرح کہی السّلامُ علیکَ ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
 السّلامُ علینا وعلی عباد اللہ الصّالحین السّلامُ علیکم  
 ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سلام پہلا سنت ہی اور داخل تشہد ہی اور آخر  
 کی دو سلاموں میں ہی جس کی سیکو پیشتر کہی او سکی کہنی سے نمازی باہر  
 آتا ہی یعنی سلام تجہیر ہو اسی پیغمبر خدا اور رحمتیں خدا کی اور برکتیں او سکی  
 اور سلام ہمہ پر ہو اور بندگان شایستہ خدا پر اور سلام تمہیر ہو اور رحمت  
 خدا کی اور برکتیں او سکی یعنی زیادتی او سکی نیکوں کی اور چاہیے کہ بندگان  
 شایستہ سی انبیاء اور ائمہ کا قصد کرے اور سلام آخرین دو فرشتی کہ  
 او سکی ساتھ میں اونکا اور سب ملائکہ اور مومنین اور مومنات کا قصد  
 کری اور اگر پیش نماز ہو ماموین کو داخل کری قصد میں اور اگر ماموم ہو  
 پیش نماز اور سب ماموین کا ہی قصد کرے مقام ثانی  
 مسائل نماز اور تفصیل نماز مائی واسبہ وسنتی میں  
 اور اس مقام میں ایک مقدمہ اور پانچ فضلیں ہیں اور یہ مسائل سال  
 زبدۃ الفتاویٰ سی نقل کی گئی ہیں کہ سب فتاویٰ جناب شیخ زین العابدین

نماز مائی  
 ہر نماز میں  
 دو سلام

دام طلبہ کے بین اس واسطی کہ تقلید مجتہد حنفی کی واجب ہی اور یہ سالہ  
ترجمہ کیا ہوا ہے جناب سید ولایت علی صاحب غازی پوری کارلساز سنہ  
مین جناب شیخ سی مقدمہ مقدمات نماز میں اور اوّلین چند مقدمات  
مقصود پھلا اعداد نماز واجب میں جانکہ نماز میں جب چہرہ پر  
پہلی نماز یومیہ دو رکعت جمعہ تیسری عیدین چوتھی آیات  
پانچویں طواف چہرہ وہ نماز کہ واجب ہو برباد خارج کے مثل نذر  
اور عہد اور قسم اور آجارہ یعنی اور نماز باپ کی اور جان کہ نماز یومیہ کے  
سترہ رکعتیں ہیں حضرتین ظہر اور عصر اور عشاء ہر ایک چار رکعتیں ہیں  
اور مغرب کی تین رکعتیں اور صبح کی دو رکعتیں اور سفر میں ہر چار  
رکعتی نمازی دو رکعتیں آخر کی کم ہو جاتی ہیں  
مقصود دوسرا اوقات نماز یومیہ میں جان کہ ابتدائی وقت  
نماز ظہر کا بعد زوال آفتاب کی ہے جب تک کہ باقی رہی مغرب میں بقدر  
ادا کرنے نماز عصر کی اور بعد اوسکے کہ ابتدائی وقت میں نماز ظہر کو بجا  
لاوی ابتدائی وقت نماز عصر کا ہی اور غروب آفتاب تک منہتی ہوتا ہے  
پس اول وقت ظہر سے تا بمقدار ادا کرنے ظہر کی موافق حال مصلی کے  
مختص ساتھ ظہر کے ہی اس طرح آخر وقت میں بقدر ادا کرنی نماز عصر کے  
موافق حال مصلی کی مختص ساتھ عصر کی ہی اور باقی اوقات مشترک ہیں

مقدمات نماز  
ورعداد نماز واجب

در بیان اوقات نماز

در میان ظہر اور عصر کی پس اگر آخر وقت میں باقی نہ رہی نسبت شخص حاضر کی بیک وقت  
 نماز عصر کی یعنی چار رکعت کا وقت فقط باقی ہو تو نماز عصر کو ادا کرے گی اور نماز ظہر  
 ہی مانگے نسبت شخص حاضر کی آخر وقت سے بقصد ادا کرے یا نہ کرے تو وہ نماز کو  
 بقصد ادا کی بجالاوی و شخص مسافر ہی اگر بقدر تین رکعتوں کی آخر وقت  
 سے یاوی تو دو و تون نماز میں بقصد ادا کی بجالاوی اور وقت نماز عصر کا  
 بعد غروب آفتاب کی ہے اور غروب آفتاب بعد گذر فی حمرۃ مشرقیہ کے  
 ہی اوپر سی سر کے اور آخر وقت اسکا یہ ہی کہ باقی رہی نصف شب میں بقصد  
 بجالائی نماز عشا کی اور وقت عشا کا بعد مقدار ادا کرنے نماز مغرب کے  
 داخل ہوتا ہے اور باقی رہتا ہی نصف شب تک اور وقت نماز صبح کا  
 وقت ظاہر ہونے سفیدی کی ہے عرض کنارہ آسمان میں پورے  
 طرف و انتہا و سکی طلوع آفتاب تک ہی اور منظر وقت کی داخل ہونی  
 میں کافی نہیں ہی اگرچہ ایک عادل کی گواہی اور اذان معتمد سی ہو مگر روز  
 ابرا و شب ہفتاب و مثل میں انکی یعنی جس جگہ ممکن نہ ہو تحصیل کرنا  
 ایسی مقام میں کافی ہے

یہی

مقصد تیسرا قبلہ میں جان کہ وجہ ہی استقبال کعبہ کا  
 واسطی و نکی کج دیکھتی ہیں خانہ کعبہ کو اور جو لوگ کہ نہیں دیکھتی ہیں قبلہ  
 اونکا جہت کعبہ کی ہے یعنی وہ جانب کہ خانہ کعبہ اوسمیں ہی لیکن

نہیں وہ سب جانب بلکہ وہ مقدار اوس جانب سی ہی کہ اگر ایک خط نماز پڑھنے والی سی پینچین کعبہ کی کسی جوتک پہنچی اور وہ پچائے جاتی ہی ستار و نشی اور مسلمانوں کی قبروں اور مسجدوں اور علم ہیئت سی اور اگر ممکن نہ ہو علم کفایت کرتا ہے اوسمین منظر اگرچہ حاصل ہو قول کافر اور نفق سی اور اگر بعد نماز کی ظاہر ہو کہ قبلہ کی طرف پشت ہی اعادہ کر اگر وقت نماز باقی ہو قضا غیر وقت میں لازم نہیں ہے لیکن احوط ہی اور اگر معلوم ہو کہ انحراف قبلہ سی عین دہنی اور بایں طرف تھا تو اعادہ لازم ہے اور قضا نہیں ہی اور اگر قبلہ در میان ہی اور بایں کی واقع ہو حاجت اعادہ اور قضا کی نہیں ہے

وہاں چنانچہ مصلو

مقصد چوتھا مکان مصلیٰ میں اسمین دو امر واجب ہیں پھلا مکان کا مباح ہونا ہے کہ غصبی نہ ہو پس اذن مالک کا لازم ہے اور کافی ہی اوسمین اذن فحوی مثل اسکی کہ کوئی کہی کہ رضی ہو مین کہ سیر مکان کو تو بیچ ڈالی پس نماز پڑھنی کو بطریق اولیٰ اذن دیا ہی اور کافی ہی شاہد حال مثل بہان کی کہ اگر چاہے نماز پڑھی اذن صریح لازم نہیں ہی اور مثل صحر اور کاروان سرای اور مثل انگلی مین نماز جائز ہی دوسرا خالی ہونا مکان کا ہی اوس نجاست سی کہ لباس و ربدن مصلیٰ کو نجس کری بشرطیکہ وہ نجاست معاف نہ ہو لیکن مقام مسجد پیشانی کا طاهر ہونا

لازم ہے اور جائز ہے نماز گشتی میں اگر مضطر ہو اور باہر آنا اسی ممکن نہ ہو بلکہ اختیار ابھی جائز ہے ولیکن احوط ترک ہے لیکن واجب ہی جمیع اقوال و افعال میں استقبال قبلہ کا اگر ممکن ہو اور اگر ممکن نہ ہو جمیع اقوال و افعال میں تو استقبال کری تکبیر الاحرام میں اور حسب قدرین ممکن ہو۔

و بیان لباس  
مصلیٰ

مقصد پانچوان لباس مصلیٰ میں اور سہمین پانچ امور جو واجب پہلا لباس غصبی نہ ہو جیسا کہ مکان مصلیٰ میں مذکور ہوا دوسرا محض شتم نہ ہو وسطیٰ مرد کی حالت اختیار میں لیکن حالت ضرورت مثل سرمایہ شدید میں جائز ہے تیسرا اطلاق نہ ہو کہ نماز مرد کی اوسمین باطل ہی اور حرام نہیں ہی پاس کہنا طلای مسکوک اور غیر مسکوک کا چونکہ لباس کا طاہر ہونا مگر ہونا اون نجاستوں کا کہ عفو میں مضائقہ نہیں ہی چنانکہ عفو ہی خون زخم اور دمل کا جب تک اچھا نہ ہو اور عفو ہی وہ نجاست کہ ازالمین اوسکی مشقت شدید اور عسر و حرج ہو اور عفو ہی نجاست اوس لباس کی گھور کرنا اوس لباس کا باعث اذیت شدید کا سردی وغیرہ سی ہو اور عفو ہی بول اوس شخص کا کہ جو عارضہ سلسل البول کا رکھتا ہو اگر ہر روز ایک مرتبہ طاہر کری اور عفو ہی نجاست لباس کی اوس عورت کی کہ جو بچہ کو پرورش کری لڑکا ہو خواہ لڑکی بول ہو خواہ غایط اگر ہر روز ایک مرتبہ طاہر کری اور



دوسرا لباس نہ رکھتی ہو اور عفو ہی خون کمتر درہم سے کہ مقدار او کی بقدر  
ہتیلی کے گڑھی کے ہی بنا بر اقویٰ اور عفو ہی نجاست اوس لباس  
کی جس سے عورتیں نہ چھپی پانچواں پوست اور سب اجزاء حیوان حرام  
گوشت کی نہون یعنی بال یا کھال سی حرام جانور کے نماز درست نہیں اور  
جانور حلال گوشت کی کھال میں نماز درست بشرطیکہ میتہ نہ ہو اور بال میں اس کے  
نماز جائز ہے اور جائز ہی نماز پوست خراور سنجاب و راجز انسان کی  
ضرر نہیں رکھتی اگر طاهر ہوں مثل بال و رٹھی اور پینہ اور دود کی  
اور موم شہد اور شہد اور خون مجہر کا اور مثل و سکی بعض حشرات الارض  
بہی قباحت نہیں رکھتی **فصل پنجم** واجبات نماز میں اور وہ  
آئینہ میں پھندا قیام میں جان کہ واجب ہی کہہنا ہونا نماز واجب میں تھا  
تکبیرۃ الاحرام میں اور حمد اور سورہ کی پڑھنی کے حال میں اور بعد رکوع  
کی اور قیام حالت تکبیرۃ الاحرام اور قیام متصل برکوع رکن ہی اور او  
رکن نماز سی یہی کہ عہد اور سہوا ترک کرنا اور سکا نماز کو باطل کرنا ہی  
اور واجب غیر رکن کی عہد ترک کرنے سی نماز باطل ہوتی ہی اور اگر سہوا  
ترک کر ہی مضائقہ نہیں ہی اور واجب میں قیام میں چہ چیزیں ہیں  
استقلال یعنی تکبیر کسی چیز پر نہ کرے اس طرح کہ اگر وہ چیز جدا ہو مصلیٰ  
گڑھی اور بعض کے لئے تکبیر کرنا بیٹھنے پر اور بے تکبیر کی بیٹھنا تکبیر کرنا

پنجم و سب اجزاء

اور سیدنا عبید بن جراحؓ پر مقدم ہی اگر مطلق بیٹنی سی عاجز ہو سوا تو کرا  
 پہلو بائیں پہلو پر اور بائیں پہلو چپ ہوئے پر مقدم ہے دوسری  
 سیدنا کبراہونا تیسرے دونوں پاؤں سی بطور متعارف کھڑا ہونا نہ  
 پنجون سی یا ایڑیوں سی اور مثل اونکی چوتھی پاؤں کو بہت دور نہ رکھنا  
 کہ متعارف کھڑا ہونا ہو یا پنجون استقرار کہ راہ نہ چلی چٹنی طمانیت کہ  
 حرکت نکرے دوسرا واجب نیت ہی اور نیت ارادہ کرنا کسی فعل کا ہی  
 اور لازم ہی اوسین تعین کرنا فعل کا اگر مشترک ہو اور ضرور ہے قصد قربت  
 اور نیت شرط خارج ہے نہ جزو دخل اور اسقدر کافی ہے کہ مثلاً قصد کری  
 کہ نماز صبح پڑھتا ہوں میں قربۃً الی اللہ اور قصد وجوب و راد الاحوط ہے  
 تیسرا واجب تکبیرۃ الاحرام ہے یہ واجب اور رکن ہی اور سات چہرین  
 اسمین واجب ہیں پہلی عربی میں کہنا دوسری بعد نیت کے فوراً کہنا  
 تیسرے کہنا لفظ اللہ اکبر کا ساتھ ترتیب و مولات کی درمیان حرفوں  
 اور فاصلہ قرار دینا چوتھی ہمزہ اکبر کو وصل نہ کرنا اور سی طرح ہمزہ اللہ کو ہٹا  
 یا پنجون سنوانا اگرچہ خود سنی چٹنی حرفوں کو مخرجوں سی واکرنا سا یون  
 خصوصاً اللہ اکبر کہنا اور عوض اوسکی مثلاً اللہ اعظم نہ کہنا چوتھا واجبیت  
 ہی واجب ہی پڑھنا حمد اور سورہ کا ساتھ اسم اللہ کے نماز صبح میں اور  
 پہلی دو رکعتوں میں نماز ظہر اور عصر اور مغرب و عشا کی اور ایک رکعت آخر مغرب

واجب

اور آخر دو رکعتوں میں نماز چار رکعتی کی اختیار ہی کہ حمد پڑھی یا تسبیحات اربعہ  
لیکن پڑھنا تسبیحات اربعہ کا افضل ہے اور تسبیحات اربعہ کا ایک مرتبہ پڑھنا  
واجب ہے اور علاوہ اسکی دو مرتبہ مستحب ہی اور صورت تسبیحات اربعہ کی  
یہ ہے سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اور قرأت  
میں چند چیزیں واجب ہیں پہلی ادا کرنا حرفوں کا مخرجوں سی اسطرحی کہ  
تمیز درمیان حرفوں کے عرف عرب میں حاصل ہو اور زیادہ اس سی لازم  
نہیں ہی دوسری صحیح پڑھنا لفظوں کا اور اعراب تیس کے عربی میں پڑھنا  
چوتھے ترتیب درمیان حمد اور سورہ اور انکی آیتوں اور کلموں کے  
پانچویں سوالات عربی الفاظ اور آیات میں اسطرحی کہ فاصلہ زیادہ نہ  
حرفوں اور کلمات اور آیات کی نہ ہو کہ سلسلہ نظم قرأت کا ٹوٹ بجائی چھٹی  
تعیین کرنا سورہ کا قبل شروع کرنے بسم اللہ کی اور عادت بمنزلہ تعیین کے  
کی ہے بلکہ بیچ لازم ہونے تعیین سورہ کی تامل ہی لیکن احوط تعیین ہے  
ساتویں مردوں کے لئے جہر نماز صبح اور دو رکعت اول نماز مغرب اور عشاء میں  
اور اخفات اسکی سوا میں اور جہر اور اخفات حمد و سورہ میں ہے اور باقی میں  
لازم نہیں ہی مان بسم اللہ میں جہر مستحب ہی اگرچہ نماز اخفاتی میں ہو اور  
عورت کو مقام جہر میں اختیار ہے درمیان جہر اور اخفات کی اگر آواز اسکی  
نامحرم نہ سنی اور جائز ہے ایک سورہ کو چوڑے کے دوسری سورہ کو پڑھنا

قبل نصف پڑھنی کے لیکن سورہ قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون  
 نہ ہو کہ شروع کر کی چوڑا نا انکا ناز فریضہ یومیہ میں جائز نہیں ہی پانچویں  
 واجب کو ع ہی یہ رکن ہی ایک دفعہ ہر رکعت میں اور چند چیزیں آئین  
 واجب میں پہلی خم ہونا اس طرح سے کہ ممکن ہو پونچھنا کیسے قدر انگلیوں کے  
 باطن کا زانو پر اور ہاتھ زانو پر رکھنا واجب نہیں دو ٹکڑے یعنی کہنا  
 مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہِ یا تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ  
 تیس کے صحیح کہنا ذکر کا اور ادا کرنا اس کی طرف کا محرابی چوتھی ٹہرنا وقت  
 شروع کرنے ذکر سی جب تک کہ ذکر تمام کرے پانچویں سر اوٹھنا چھٹی  
 ٹہرنا بعد سر اوٹھنا کی چھٹا اور سجود ہی اور واجب ہیں دو سجدی ہر رکعت میں  
 اور دونوں ملکی ایک رکن ہے اور چند چیزیں آئین واجب میں پہلی رست  
 اعضا کو زمین پر رکھنا اور وہ پیشانی اور دو کف دست اور دو زانو اور دو  
 انگوٹھی پاؤں کی بین بقدر مستی اور جو طرف انگوٹھوں کا زمین پر رکھی کافی ہے  
 دوسرے بوجھا بدن کا سب اعضا پر ڈالنا تیس کے پیشانی رکھنی کی جگہ  
 کا کھڑی ہو نیکی جگہ سے زیادہ چار انگل سی پست اور بلند نہونا اور بلندی  
 اور پستی دوسری پانچ اعضا کی مضائقہ نہیں ہے چوتھی ذکر کرنا یعنی  
 ایک مرتبہ کہنا سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہِ یا تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ  
 پانچویں ٹہرنا وقت شروع کرنے ذکر سی جب تک کہ ذکر تمام کری چھٹی

رکھنا پیشانیکا خاک پر یا اوس چیز پر کہ خاک سی اوگی ہو لیکن کھانی اور پینے  
کی چیز نہ ہو سنا توین سر اوٹھانا اور ٹہرنا بیٹھنے میں درمیان دو مسجد و دو گچ  
آنکھوں میں صحیح کہنا ذکر کا اور ادا کرنا اوسکی حرفوں کا مخرجوں سی سنا تو ان جواب  
تہد بہ یہ واجب ہی نماز دو رکعتی میں ایک مرتبہ اور سہ رکعتی اور چہار  
رکعتی میں دو مرتبہ اور چند چیزیں تہدین واجب ہیں پہلی شہادتین کو  
اس طرح پڑھنا **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ  
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ** اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ  
مُحَمَّدٍ دوسری پڑھنا تہد کا بیٹھنے کے حال میں تیسرے طمانینت اور  
قرار دینا بدن کو پڑھنی کی حال میں چوتھی صحیح پڑھنا اور ادا کرنا حرفوں کا مخرج  
پانچویں پڑھنا ساتہ موالات اور ترتیب مذکور کے آٹھواں واجب سلام  
ہی یہ ہر نماز میں اور یہ کہنا **السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ**  
کا ہی **يَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ** اور دونوں میں جسکو پہلی  
کبھی نماز سی خارج ہو نا ہی اور کہنا اور رحمة اللہ وبرکاتہ کا احتیاط ہی اور  
واجبات سلام کی مثل واجبات تہد کی ہیں خاتمہ ادعیہ تعقیبات  
نماز پنجگانہ اور سجدہ شکر کی بیان میں اس باب میں آٹھ فصلیں ہیں  
فصل پہلی بیان میں ادعیہ تعقیب نماز پنجگانہ کے کتاب خلاصۃ الاعمال  
لکھا ہی کہ جناب باری فی کلام مجید میں فرمایا ہی **فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ**

واجبات نماز

پنج فصلیں

وَالِی رَّبِّكَ فَارْغَبْ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا  
خلاصہ معنی اس آیت کی کہ جب ناشی فلن یجوزوا تعقیب و ردعائیں مشغول  
ہو اور حاجات اپنی حق تعالیٰ سے طلب کر اور امید اپنی قطع نہ کر اور منقول  
ہی وہ حساب سی کہ فرمایا حق سبحانہ تعالیٰ نے واجب کفین میں نمازین بہتر ہی  
ساعات میں پس چاہی تم کو کہ دعا کرو بعد ہر نماز کی اور حضرت امیر المومنین علیہ  
السلام منقول ہی کہ تعقیب بعد ہر صبح کی اور بعد ہر عصر روز کو زیادہ کرتی  
ہی از انجملہ کتاب عین الحیوۃ میں بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام منقول  
ہی کہ جب حضرت سالت پناہ صلی اللہ علیہ والہ فی سلمہ کہ ففتح کیا نماز ظہر کو نزدیک  
حجر الاسود کی سات اپنی اصحاب کے ادا کیا اور جب کلمہ ہاتھ میں مرتبہ  
سبارک کو اوٹھایا اور تین مرتبہ اللہ اکبر فرمایا پس یہ دعا پڑھے  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ وَحْدَهُ أَبْخَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ  
وَأَعَزَّ جُنْدَهُ وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ  
يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پس مع ہر طرف اپنی صحت  
کی کیا اور فرمایا کہ ترک نہ کرو ان تین تکبیروں کو اور اس دعا کو بعد ہر نماز واجب  
جو کہ بعد سلام نماز کی اسکو پڑھیں تحقیق کہ ادا کرتا ہی جو کچھ کہ اس پر وہاں ہی شکر  
حق تعالیٰ سے اور تقویت سلام و اہل سلام کی اور مقباس المصباح و جمال الصالحین

پس مع ہر طرف اپنی صحت

اور مصباح کفعمی میں یہی اس دعا کو ذکر کیا ہے از انجملہ تسبیح جناب  
فاطمہ الزہرا صلوات اللہ علیہا ہی اور حدیثیں اسکی بی انتہا ہیں چنانچہ  
مقباس المصباح میں حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے حکم  
کرتے ہیں ہم اپنی اطفال کو ساتھ تسبیح فاطمہ زہرا علیہا السلام کی جیسا کہ  
حکم کرتی ہیں ہم انکو واسطی نماز کے پس اسکو ترک نہ کرو کہ جو مداومت کری  
اوسپر بدبخت اور شقی نہیں ہوتا ہے اور روایت معتبرین وارد ہوئے  
کہ ذکر کشید کہ خدا قرآن مجید میں فاطمہ کی حکم فرماتا ہے تسبیح حضرت فاطمہ  
زہرا ہے اور جو کہ بعد ہر نماز کے اوسپر مداومت کری خدا کو بہت یاد کیا اور  
ایہ کریمہ و اذکر اللہ ذکر کثرت پر عمل کیا اور بسند معتبر حضرت امام  
محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو تسبیح فاطمہ زہرا علیہا السلام کہی اور  
اور بعد اسکی استغفار کرے خدا اسکو بخشنے اور وہ زبان سی سوہی اور  
ترازوی عمل میں ہزار ہے اور خدا کو خوش کرتی ہے اور شیطان کو دوا  
کرتی ہے اور بسند ثانی صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کہ  
تسبیح اون حضرت کی بعد ہر نماز کے کہی پہلی اوس سے کہ پاؤں کو سیات  
نماز سی پیری بخشا جاتا ہے اور بہشت اوسپر واجب ہوتا ہے اور حدیث  
معتبرین فرمایا کہ تسبیح فاطمہ علیہا السلام کو بعد ہر نماز کی پڑھنا بہتر ہے اور  
کہ ہر روز ہزار رکعت نماز پڑھی اور روایت معتبرین حضرت امام محمد باقر

تسبیح فاطمہ

مروی ہی کہ عبادت الہی نہیں کی گئی ہے ساتھ کسی چیز کی تعجید اور تقطیع سے  
 کہ بہتر تسبیح حضرت فاطمہؑ سی ہوئی ہو اور اگر اوس سی کوئی چیز بہتر ہوتی ہے  
 رسولؐ اوسکو حضرت فاطمہؑ علیہا السلام کو عطا کرتی اور حدیثین فضیلت  
 میں اوسکی بہت وارد ہیں کہ یہ کتاب گنجائش اونکی ذکر کی نہیں رکھتی  
 اور کیفیت میں اوس تسبیح کی اختلاف حدیثوں میں ہی اور اشہر یہ ہے  
 کہ چونتیس مرتبہ اللہ اکبر ۳۳ مرتبہ الحمد للہ ۳۳ مرتبہ سبحان  
 الہی اور بعض روایات میں سبحان للہ پہلی الحمد للہ کے وارد ہوا اور  
 بعضی علمائی جمع اس طرح کیا ہے کہ بعد نماز کی بطریق اول پڑھی اور وقت  
 دہنی کے بطریق ثانی پڑھی اور بطریق اول کہ مشہور ہی مطلقاً اونکی  
 اور سنت ہی بعد تمام کرنے تسبیح فاطمہؑ علیہا السلام کی ایک مرتبہ لا الہ  
 الا اللہ کہی پانچ حضرت صادق علیہ السلام روایت ہی کہ جو کہ بعد نماز  
 فریضہ کی تسبیح فاطمہؑ علیہا السلام کو کہی اور بعد اوسکی ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ  
 کہی خدا اوسکو بخشی اور بہتر یہ ہی کہ تسبیح تربت امام حسین علیہ السلام پر حنا  
 اوسکا نگاہ رکھی اور یہ امر سبذکار میں سنت ہی اور ہمیشہ تسبیح تربت حضرت  
 امام حسین علیہ السلام کو ہمراہ رکھنا مستحب ہی اور حرز ہی واسطی بلاؤں کے  
 اور باعث ثواب بی انتہا ہی اور منقول ہی کہ ابتدا میں حضرت فاطمہؑ علیہا  
 السلام فی ثور بالون کا بٹا ہوا اور اوس میں گزین وی تھیں اور اوس تسبیح کہ تہیز

تسبیح فاطمہؑ  
 علیہا السلام

تسبیح فاطمہؑ  
 علیہا السلام



یسا تک کہ حضرت حمزہ بن عبد المطلب شہید ہوئی پس حضرت فاطمہ علیہا السلام  
نی تربت قبر سے اون شہید بزرگوار کی خاک لی اور تسبیح بنائی اور سپر تسبیح ہو  
تھیں اور آدمیوں نے ہی ایسا ہی کیا اور جب سید الشہد حسین بن علی  
شہید ہوئے سنت ہو کہ تربت سی اور امام مظلوم علیہ السلام کی تسبیح  
بنائیں اور سپر ذکر کہیں اور حضرت صاحب الامر علیہ السلام سی روایت  
ہو کہ تسبیح تربت امام حسین کو ماتمہ میں رکھتا ہو اور ذکر کو ہول جائی نوا  
ذکر وسطیٰ او سکی لکھا جاتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سی منقول  
کہ تسبیح انحضرت کی تربت کی ذکر کہتی ہے اور تسبیح کہتی ہی بی او سکی کہ می  
ذکر کری اور فرمایا کہ ایک ذکر یا استغفار کہ او سپر کہا جاتا ہی برابر ہی ستر  
ذکر کی کہ اور چیز پر کی کہا جائی اور اگر بی ذکر کی پیراوی او پر ہر دانی کے  
سات تسبیحیں وسطیٰ او سکی لکھی جائی ہیں اور دوسری روایتیں ہی اگر  
ساتمہ ذکر کی پیرائی او پر ہر دانی کی چالیس سنہ وسطیٰ او سکی لکھی جائیں  
اور اگر ذکر ہول جائی او پر پیرائی او پر ہر دانی کے بیس سنہ وسطیٰ او  
لکھی جائیں اور روایت ہی کہ حورین بہشت کی جب کسی فرشتی کو دیکھتی  
ہیں کہ او پر زمین کی جاتا ہے اس سی التماس کرتی ہیں کہ تسبیح تربت  
حضرت امام حسین علیہ السلام وسطیٰ ہماری لانا اور حدیث صحیح میں حضرت  
امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سی منقول ہی کہ مومن چاہی کہ خالی نہو یا پنج

تسبیح  
تسبیح  
تسبیح

تسبیح  
تسبیح  
تسبیح

چیزوں سے مسواک اور گنہگار اور نماز اور تسبیح کہ چونتیس دانہ ہوں  
 اوسمیں اور انگوٹھی عقیق کی اور ظاہری کہ تسبیح کچی اور پکی دونوں خوب  
 ہیں اور کچی تسبیح بہتری اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ  
 جو اوپر تسبیح تربت حسین علیہ السلام کی ایک تسبیح کہی حق تعالیٰ واسطی  
 اوسکی چار سو حسدہ لکھی اور چار سو گناہ اوسکی مٹائی اور چار سو حاجتیں  
 اوسکی بر لاوی اور چار سو درجہ واسطی اوسکی بہشت میں بلند کرے اور  
 مروی ہے کہ مستحب ہے کہ ڈورا اوسکا نیلا ہو بزرگ آسمان ازراجملہ  
 تسبیحات اربعہ ہی چنانچہ بسند صحیح عین الحیوۃ میں حضرت امام جعفر  
 صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک روز جناب سالتماب صلی  
 اللہ علیہ وآلہ نے اصحاب سے فرمایا کہ جو کچھ کہہ رہی ہو تم لباس طوف سے  
 اگر جمع کرو زیر و بالا تو وہ آسمان تک پہنچیں گی یا نہ سب کہا یا رسول اللہ  
 نہیں فرمایا کہ چاہی کہ مکود لالت کرو میں ویراوس عمل کی کہ جزا و سک  
 بیج زمین کی ہے اور شاخیں اوسکی آسمان میں کہا ارشاد کجی یا رسول اللہ  
 فرمایا کہ ہر ایک تم میں سے جب نماز سے فارغ ہوئیں مرتبہ تسبیحات  
 اربعہ یعنی سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ  
 پڑھے بد رستیکہ جزا اوسکی زمین میں ہے اور شاخیں اوسکی آسمان میں  
 اور دور کرتی ہے آدمی کو جہنمی سے اور ڈوبنی سے اور مکان کی غلی و جزا

تسبیحات اربعہ

اور کنوین میں گرنی سی اور مرگ بدسی اور یہہ بین باقیات الصالحات اور  
 کتاب مقباس المصابیح اور جنة الواقية اور تحذیب الاحکام  
 میں ہی اسی ذکر کیا ہے اور بسند معتبر تفسیر سید علی صاحب مرحوم میں  
 حضرت ابی جعفر سی روایت ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی فریاد کہ  
 جو کوئی تسبیحات اربعہ کی حق تعالیٰ بعوض ہر تسبیح کی دو دخت بہشتین  
 لگاتا ہے کہ جمیع انواع کی میوہ پہنچتی ہیں اور یہہ ہی اسی تفسیر مذکور میں  
 پیغمبر سی روایت ہے کہ شب معراج کو دیکھا مینی فرشتوں کو کہ زمین  
 پر عمارت بناتی ہیں کہ ایک خشت طلا کی اور ایک نقرہ کی ہے اور بعض  
 ہنگام میں توقف اسکی بنائیں کرتی ہیں اونی باعث اسکا پوچھا کہ انہوں  
 فی حبس وقت خرچ ہک ملتا ہے بنائیں اسکی مشغول ہوتی ہیں مینی استغفار  
 کیا کہ خرچ کیا ہی عرض کی انہوں نے کہ پڑھنا تسبیحات اربعہ کا ہی جو  
 بندہ خدا پر ہنی میں اسکی مشغول ہوتا ہے ہم عمارت بنائیں مشغول ہوتی ہیں  
 والا ترک کرتی ہیں انتہی اور کتاب عدۃ الداعی میں بھی یہی مضمون لکھا  
 ہے از انجمل کتاب مقباس المصابیح میں لکھا ہے کہ کلینی بسند معتبر  
 حضرت باقر علیہ السلام سی روایت کرتی ہیں کہ جو کہ بعد نماز فریضہ کی پہلی  
 اوس سی کہ اپنی پاؤں کو پیر سی تین مرتبہ اس دعا کو پڑھے خدا اسکی نیکو  
 بخشی اگرچہ مانند کف دریا کی ہوں زیادتی میں استغفر اللہ اللہ

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَأَتُوبُ  
 إِلَيْهِ اورد دوسری روایتیں وارد ہو رہی ہیں کہ جو کہ اس استغفار کو  
 ہر روز پڑھے حق تعالیٰ چالیس گناہ کبیرہ اور کسی نجس اور مصباح کفر  
 اور جمالِ لقائیں اور جنتہ الواقیہ اور عین الحیوۃ میں ہی  
 اس استغفار کو ذکر کیا ہی از انجملہ کتاب مقباس المصباح پڑ  
 برقی بسند موثق حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتی ہیں کہ جو  
 کہ بعد فراغ ہونے نماز کی پہلی اوس سی کہ زانو و نگو اپنی جگہ سے حرکت  
 دی و س مرتبہ اس تہلیل کو پڑھے ہی حق تعالیٰ چالیس ہزار گناہ اور کسی محو کتاب  
 ہی اور چالیس ہزار ہزار یعنی چار کروڑ حسنہ واسطی اوسکی لکھتا ہی اویسا  
 ہو کہ بارہ مرتبہ قرآن کو ختم کیا ہو اور فرمایا کہ میں سو مرتبہ پڑھتا ہوں  
 اور تم کو دس مرتبہ کافی ہے اور تہلیل یہ ہے اَشْهَدُ اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اِلَهًا وَاحِدًا صَدًا لَمْ يَتَّخِذْ  
 صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا اور فضیلت اس تہلیل کی بہت وارد ہوئی ہی  
 خصوصاً بیچ تعقیب نماز صبح اور شام کی اور وقت طلوع و غروب آفتاب  
 کی از انجملہ کتاب مقباس المصباح میں ہی کہ شیخ طوسی رحمہ اللہ اور  
 شیخ طبرسی رحمہ اللہ اور کفعمی رحمہ اللہ اور علما بسند مائی معتبر حضرت  
 امام موسیٰ بن جعفر سے روایت کرتی ہیں کہ منجملہ حقوق واجب شیعہ

تہلیل  
 یا توبہ

ہماری وہ یہ ہے کہ پاؤں اپنی نہ پیریں بعد نماز فرضیہ کی جب تک یہ  
 دعائے پڑھی اَللّٰهُمَّ بِبِرِّكَ الْقَدِيْمِ وَرَأْفَتِكَ بِبِرِّيَّتِكَ اللّٰطِيْفَةِ  
 وَشَفَقَتِكَ بِصُنْعِكَ الْحَكْمَةِ وَقُدْرَتِكَ بِسِيْرَتِكَ الْجَمِيْلِ وَ  
 عَلَيْكَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاٰخِ قُلُوْبُنَا بِدِيْنِكَ  
 وَاجْعَلْ نُوْبَنَا مَغْفُوْرَةً وَعِيُوْبَنَا مَسْتُوْرَةً وَفَرَاغَنَا  
 مَشْهُوْرَةً وَتَوَافِلَنَا مَبْرُوْرَةً وَقُلُوْبُنَا بِدِيْنِكَ  
 مَعْمُوْرَةً وَنَفُوْسَنَا بِطَاعَتِكَ مَسْرُوْرَةً وَعَقُوْلَنَا عَلَى  
 تَوْحِيْدِكَ مَجْبُوْرَةً وَاَرْوَاحَنَا عَلَى دِيْنِكَ مَقْطُوْرَةً وَجَوَارِحَنَا  
 عَلَى خِدْمَتِكَ مَقْمُوْرَةً وَاَسْمَانَا فِيْ خَوَاصِكَ مَشْهُوْرَةً وَ  
 حَوَاجِنَا لَدَيْكَ مَيْسُوْرَةً وَاَرْزَاقَنَا مِنْ خَزَائِنِكَ مَدْرُوْرَةً اَنْتَ  
 اَللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ لَقَدْ فَارَمْنَا وَاَلَاكَ وَسِعَدٌ مِّنْ تَّجَالِكَ  
 وَعَزٌّ مِّنْ نَّادَاكَ وَظَفَرٌ مِّنْ رَّحْلِكَ وَغَنِمٌ مِّنْ قَصْدِكَ وَرَيْحٌ مِّنْ  
 تَابَحِكَ اِنْ اَجْمَلَهُ كِتَابٌ مَّقْبَاسِ الْمَصَاحِيْجِ مِنْ لِّكْمَا هِيَ سُنْتُ هِيَ  
 جَنَابُ نَسِيْ فَاغْهُوْكَى اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ  
 وَاجْزِلْنِيْ مِنَ النَّارِ وَارْزُقْنِيْ الْجَنَّةَ وَزَوِّجْنِيْ الْخُودَ  
 الْعَيْنِ بِجَنَابُ نَحْهْ حَيْثُ مَعْتَبَرِيْنَ حَضْرَتِ امِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

جَابِ  
 جَابِ

جَابِ  
 جَابِ

امیر المؤمنین علیہ السلام سی منقول ہے کہ چاہیے کہ بندہ نماز سے فارغ نہو مگر یہ کہ حق تعالیٰ سے سوال کری بہشت کا اور پناہ لیجائی طرف خدا کی آتش جہنم سی اور سوال کری کہ تزیوج کری اوس سی حور العین کو اور یہی فرمایا کہ چار چیزیں ہیں کہ حق تعالیٰ نے سنا سنخ خلایق کا انکو عطا کیا ہی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ بہشت اور دوزخ اور حور العین پس جسوقت فارغ ہو بندہ نماز سے چاہیے کہ صلوات بھیجی حضرت رسالت پناہ پیر اور سوال کری خدا بہشت کا اور پناہ لیجائی طرف اوسکی آتش جہنم سی اور سوال کری خدا کہ تزیوج کری اوسکو حور العین سی اوسو اسطی کہ جو کہ صلوات بھیجی اونھت پردعا اوسکی مستجاب ہوتی ہے اور جو کہ بہشت کو خدا سی مانگی بہشت کہتای پروردگار اپنی بندی کو عطا کر جو کچہ کہ سوال کیا اور جو کہ ان چاہی خدا سی جہنم کہتای پروردگار اپنی بندی کو امان دی اوس چیز سی کہ امان طلب کی اوس سی اور جو کہ خدا سی حور العین کا سوال کری حورین کہتی ہیں پروردگار عطا کر اپنی بندی کو جو کچہ کہ طلب کیا اور بند صحیح حضرت صادق علیہ السلام سی قریب منضم ہو روایت ہوئی ہی اور آخر اوسکی مذکور ہی کہ جو بندہ جای نماز سی وٹھی اور خدا سی بہشت اور حور العین اور خلاصی جہنم کا سوال نہ کری حورین

فصلت دعا  
بعد نماز

حورین بہشت کی کہتی ہیں کہ یہ بندہ ہم کو نہیں چاہتا اور بہشت کہتا ہے  
 کہ یہ بندہ طرف میرے رغبت نہیں رکھتا اور جہنم کہتا ہے کہ یہ نہیں مجھے  
 چھوڑتا اور میری شدت عذاب کو نہیں جانتا اور فرمایا کہ جو بندہ کہ صلوات  
 یا سلام حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجی البتہ ان حضرت تک پہنچے  
 ہی اور حضرت سنتی ہیں اور بنید صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے منقول  
 ہے کہ فراموش نہ کرو دو چیزوں کو کہ اوپر تمہاری واجب ہوئی ہیں پہلی یہ  
 مانگو بہشت کو دوسری یہ کہ سوال کرو خلاصی جہنم سے اور بندہ معتبہ حضرت  
 صادق سے منقول ہے کہ اگر ایک حور بہشت کی اوپر اہل دنیا کی نظر کری  
 اور ایک گیسو اپنا انکو دکھائی ہر آئینہ سب اہل دنیا مفتون اور عاشق  
 اسکی ہوں اور جو کوئی نماز سے فارغ ہوا اور جو العین کو خدا سے مطلب  
 کری یہ کہتی ہے یہ بندہ کس قدر بی رغبت ہی طرف ہماری اور تفسیر حضرت  
 امام حسن عسکری علیہ السلام میں مذکور ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ  
 فی فرمایا کہ شب معراج قصر ہائی بہشت مجھ کو دکھائی دیکھا میں کہ سونی اور  
 چاندی کی خشت سی بنائی ہیں اور بجائی گل مشک اور عنبر کامین لائی ہیں  
 ولیکن بعضی کنگرہ بلند رکھتا ہے اور بعضی نہیں رکھتا ہے اور جب جبریل علیہ  
 سوال کیا میں سب اسکا کہا جو قصر کہ کنگرہ نہیں رکھتی ہیں قصر اون بجا  
 کی کہ یہ نمازی اور اوپر تمہاری آل کی صلوات نہیں بھیجتی تو

ظاہر ہو کہ یہ فقرا وں جماعت کی ہیں کہ صلوات نہیں بھیجتی از انجملہ  
 کتاب مقباس المصباح کہ کلینی اور ابن بابویہ اور اوروں نے بسند  
 معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ شیبہ ہذیلی خدمت  
 میں حضرت رسالت پناہؐ کی آیا اور کہا کہ یا رسول اللہؐ میں پیر ہوا ہوں  
 اور قوت میری وفا نہیں کرتی ہے اوپر اوں اعمال کی کہ قبل ازین واسطی  
 عادت کی تھی مینی نماز اور روزہ اور حج اور جہاد کی پس تعلیم کرو مجھ کو ایسا کلام  
 کہ خدا بسبب اسکی نفع بخشی اور مجھ پر سبکدراں ہو حضرت نے فرمایا کہ پیر  
 کہہ اسنی تین مرتبہ اس سخن کو بیان کیا پس حضرت نے فرمایا کہ نہ مارگو دیری  
 کوئی درخت اور کوئی ڈھیلہ لگر یہ کہ رو یا واسطی ترجمہ کی اوپر تیری جسوت  
 نماز صبح سے فلغ ہو دس مرتبہ کہہ مؤلف نے اسد کا کو بیان ترک کیا  
 انشاء اللہ تعقیب صبح میں بیان ہوگی پھر فرمایا حضرت نے کہ خدا تجھ کو عطا  
 دیگا ساتھ برکت اسد عالی کوری اور دیوانگی اور خورہ اور بیسی و پریشا  
 اور حرف ہونی سی شیبہ نے کہا یا رسول اللہؐ یہ واسطی میری دنیا کی  
 ہی واسطی میری آخرت کی کوئی چیز فرمائی فرمایا کہ کہہ تو بعد ہر نماز کی اللهم  
 اهْدِنِي مِنْ عِنْدِكَ وَاقْضْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ اَنْشُرْ عَلَيَّ  
 مِنْ رَحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ پس حضرت نے فرمایا کہ جو  
 اسد کا بعد ہر نماز کی پڑھے اور عدا ترک نہ کری مرنیکے وقت تک جب

بہارِ نبوی  
 شمسِ محمدی  
 نماز

حج  
 زیارت



صحرائی محشر میں ایسا آہون دروازی بہشت کی واسطے اوسکی پہلو  
 جائیگی اور تھذیب الاحکام اور مصباح کفعمی اور عدۃ الداعی  
 میں بھی یہ دعا لکھی ہے از انجملہ کتاب مقباس المصلح میں  
 ہی کشیش مفید رحمۃ اللہ کتاب مجالس میں محمد بن حنفیہؓ سے روایت  
 کرتی ہیں کہ ایک روز حضرت امیر المومنینؑ گرد کعبہ کے طواف کرتی تھی لگا  
 ایک مرد کو دیکھا کہ ہاتھ سے پردہ کعبہ کو تھامی ہوئی یہ دعا پڑھتا ہے  
 پس حضرت امیر المومنینؑ علیہ السلام نے کہا یہی دعا تیری کہاں مان مگر  
 سنی اپنی حضرت بنی فرمایا مان سنی مینی کہا پس کہہ اس دعا کو بعد ہر نماز کے  
 خدا کی قسم کہ جو مومن اس دعا کو پڑھی بعد ہر نماز کی البتہ حق تعالیٰ بخشا  
 اوسکو گناہوں کو ہر چند بعد دستارہ ہائے آسمان اور قطرہ ہائی باران  
 اور ریل زمین اور ذرہ ہائی خاک کی ہوں پس حضرت امیر المومنینؑ  
 نے فرمایا کہ جانتا ہوں میں اسکو اور حق تعالیٰ واسع العطا اور کریم ہے  
 اوس شخص نے کہا سچ فرمایا اپنی یا امیر المومنینؑ علیہ السلام ہر دانا سنی وائتر  
 ہیں آپ اور وہ مرد حضرت خضر علیہ السلام تھی اور کفعمی ہی اس دعا کو لکھا  
 بلد الامین میں روایت کرتی ہیں اور دعا یہی یا من لا یسئلہ  
 سمع عن سئع یا من لا یغلطہ السائلون یا من لا یبرؤہ  
 ابحاح الملحین اذ قتی بر د عفوک و مغفرتک وحلاوۃ

بجانب  
راوی  
کتاب

وَحَمْدُكَ أَزْأَجْمَلَهُ كِتَابُ مِقْبَاسِ الْمَصْلَحِ مِنْ هِيَ كَسَيِّدِ  
ابْنِ طَاوُسٍ بَسْنَدِ مُعْتَبِرِ جَبَلِ بْنِ دَرَّاجٍ سَيِّ رَوَايَتِ كَرْتَنِ هِنِ كَلَامِهِ  
خَدَمَتِ حَضْرَتِ اِمَامِ جَعْفَرِ صَادِقٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِينَ اَيَا اَوْرَكِهَا اَيِ مَوْلَا اَمِيرِ  
سَنِ مِيرِ زِيَادِهِ هُوَا هِيَ اَوْرَعِ زِيَمِيرِي مَرَكُمِي هِنِ اَوْرَكُوْطِي مَوْسِ نَهْمِنِ  
رَهْكَتَا هُونِ مِينَ اَوْرَدَتَا هُونِ مِينَ كَهْ مَجْهُوْطِي مَوْتِ اَلِي حَضْرَتِ نِي فَرِيَا  
كَهْ بَرَاوَرَانِ مَوْسِنِ صِلَاحِ وَطْلِي اَسْ كِي بَهْتَرِ هِنِ قَارِبِي اِگَرِ دَرَا زِي اِنِي  
عَمْرِ اَوْرَعِ زِي رُونِ اَوْرَدِ وَسْتُونِ اِنِي كِي چَا هِتَا هِيَ اَسَدَا كَهْ بَعْدِ هِنَا  
كِي بَرَهْ اَوْرِ مَصْبَاحِ كَهْفَمِي مِينَ بَهِي اَسْ دَعَا كُو لَكْهَا هِيَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ  
عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّ رَسُوْلَكَ الصَّادِقَ وَالْمُصَدِّقَ  
صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَالِ اِنَّكَ قُلْتَ مَا تَرَدَّدْتُ فِيْ  
شَيْءٍ اَنَا فَاَعْلَمُهُ كَتَرَدَّدِيْ فِيْ قَبْضِ رُوْحِ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ  
يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَكْرَهُ مُسَاسَمَتَهُ اَللّٰهُمَّ فَصِّلْ عَلَى مُحَمَّدٍ  
وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ لَوْلِيْكَ الْفَرَجَ وَالْعَافِيَةَ وَالنَّصْرَ وَلَا تَسْتَوِ  
فِيْ نَفْسِيْ وَلَا فِيْ لَحْدِيْ مِنْ اَحْبَبْتِيْ اَوْرَا اَكْرَحَا هِيَ اَيَا اِيَكِ كَا اِنِي  
دَوَسْتُوْنِيْنَ سَيِّ نَامِ لِيْ وَلَا فِيْ فُلَانٍ وَلَا فِيْ فُلَانٍ رَاوِيْ نِيْ كَهْ  
اَسْنِ عَابِرِ مَدَاوَسْتِ كِي مِيْنِيْ اَسْقَدِ رَعْمِ رِيَا لِيْ مِيْنِيْ كَهْ زَنْكِيْ سَيِّ مَلُولِ هُوَا  
مِينَ اَوْرِ هِيَهْ دَعَا بَهْتِ مُعْتَبِرِيْ اَوْرَا كَثْرِ دَعَا كِي كِتَابُونِ مِينَ نَقْلِ هُوِيْ

پیش  
دعا کی  
ایمان کی

از انجملہ کتاب مقباس المصباح میں ہے کہ شیخ طوسی بسند معتبر  
محمد بن سلیمان دیلمی سی روایت کرتے ہیں کہ خدمت حضرت صادق  
علیہ السلام میں عرض کی مینی کہ شیعہ آپ کی کہتی ہیں کہ ایمان اور دو قسم  
ہی ایک وہ کہ مستقر وثابت ہی اور دوسری یہ کہ امانت سونپا گیا  
ہی اور زائل ہوتا ہی پس سکھائی مجھ کو ایسی دعا کہ جسوقت پڑھوں میں  
ایمان میرا کامل ہو اور زائل نہ ہو فرمایا کہ کہ بعد ہر نماز واجب کے  
رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ نَبِیِّا وَبِ اٰلِہٖ  
دِیْنًا وَبِ الْقُرْآنِ کِتَابًا وَبِ الْکَعْبَةِ قِبْلَةً وَبِ عَلِیٍّ وَلِیًّا  
وَإِمَامًا وَبِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ وَعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ  
عَلِیٍّ وَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُوسٰی بْنِ جَعْفَرٍ وَ عَلِیِّ بْنِ مُوسٰی  
وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَ عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَ الْحَکَمَ بْنَ  
الْحَسَنِ صَلَّوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْہِم اٰمِنَۃً اَللّٰھُمَّ اِنِّی رَضِیْتُ بِہِم  
اٰمِنَۃً فَارْضِنِی لَھُمْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اُوْر تَحْذِیْرُ الْاِحْکَامِ  
میں بھی اس دعا کو ذکر کیا ہی از انجملہ کتاب مقباس المصباح  
میں ہے کہ کفعمی روایت کرتی ہیں کہ رسالت پناہ فی شب معراج ایک  
فرشتہ کو دیکھا کہ ہزار ہزار سر رکھتا تھا اور ہر ایک سر میں ہزار ہزار چہرہ  
رکھتا تھا اور ہر ایک چہرہ میں ہزار ہزار مونہہ رکھتا تھا اور ہر ایک مونہہ

میں ہزار ہزار زبان رکھتا ہوں اور ہر ایک زبان میں ہزار ہزار لذت رکھتا ہوں ایک  
 روز خدا سی سوال کیا کہ آیا تیرا کوئی بندہ ہے کہ عبادت اوسکی مانند میری عبادت  
 کی ہو حق تعالیٰ نے وحی کی اوسکو کہ میرا زمین پر ایک بندہ ہے کہ عبادت اوسکی جیسے  
 تر اور تسبیح اوسکی تجھسی بیشتر ہے پس فرشتہ نے حق تعالیٰ سے رخصت طلب کی  
 کہ واسطی اوسکی زیارت کے جاوی جب رخصت پائی تو زمین پر آیا نہایت عبادت اوسکی  
 مگر کہ بعد ہر نماز تسبیح پڑھتا تھا سبحان اللہ کُلَّمَا سَبَّحَ اللَّهُ شَيْءٌ وَكَامِلُ حَيْثُ  
 اللَّهُ أَنْ يُسَبِّحَ وَكَمَا هُوَ أَهْلُهُ وَكَامِلُ بَعْدَ لِكْرَمِ وَجْهِهِ وَعِزِّ جَلَالِهِ  
 وَلِكَمْدُ لِلَّهِ كَلَّمَا حَمْدَ اللَّهِ شَيْءٌ وَكَامِلُ حَيْثُ أَنْ يُحْمَدَ وَكَمَا هُوَ أَهْلُهُ  
 وَكَامِلُ بَعْدَ لِكْرَمِ وَجْهِهِ وَعِزِّ جَلَالِهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلَّمَا هَلَّلَ اللَّهُ  
 شَيْءٌ وَكَامِلُ حَيْثُ اللَّهُ أَنْ يُهَلَّلَ وَكَمَا هُوَ أَهْلُهُ وَكَامِلُ بَعْدَ لِكْرَمِ  
 وَجْهِهِ وَعِزِّ جَلَالِهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ كَلَّمَا كَبَّرَ اللَّهُ شَيْءٌ وَكَامِلُ حَيْثُ  
 أَنْ يُكَبَّرَ وَكَمَا هُوَ أَهْلُهُ وَكَامِلُ بَعْدَ لِكْرَمِ وَجْهِهِ وَعِزِّ جَلَالِهِ وَ  
 سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ عَلَىٰ عَدَدِ عِلْمٍ  
 نِعْمَةٍ أَنْعَمَ بِهَا عَلَيَّ وَعَلَىٰ كُلِّ أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ مِمَّنْ كَانَ أَوْ يَكُونُ  
 إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ  
 وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا أَرْجُوا وَمِنْ خَيْرِ مَا لَا أَرْجُوا وَأَعُوذُ بِكَ  
 مِنْ شَرِّ مَا أَحْذَرُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَا أَحْذَرُ \* تمت

تسبیح  
 و تہلیل  
 و تکبیر

اور کتاب مصباح کفعمی اور حنبیہ الواقیۃ اور اور کتب میں ہی اس دعا کو ذکر کیا ہی از انجملہ کتاب مقباس المصباح میں لکھا ہی کہ کیونکہ  
 بسند حسن حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتے ہیں کہ جو کہ بعد  
 ہر نماز فرض کی تین مرتبہ یا مَنْ یَفْعَلْ مَا یَشَاءُ وَلَا یَفْعَلْ اِیْثَاءً  
 اَحَدٌ غَیْرُہٗ پڑھی جو حاجت کہ سوال کری روا ہوتی ہی اور ختبہ الواقیۃ  
 میں ہی اس دعا کو لکھا ہی از انجملہ کتاب مقباس المصباح میں بسند  
 موثق حضرت صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ جب حق تعالیٰ نی حکم  
 کیا کہ ان آیات کو زمین پر لائیں متعلق ہو میں عرش الہی سی اور کہا کہ  
 اسی پروردگار ہر کو طرف اہل خطا اور گنہگاروں کی پہچتا ہی تو پس حق  
 تعالیٰ فی وحی کی طرف انکی کہ جاؤ طرف زمین کی قسم اپنی عزت و جلال کی  
 کہاتا ہوں میں کہ تلاوت نہ کریگا تمکو کوئی آل محمد اور انکی شیعوں سی مگر  
 مگر یہ کہ نظر رحمت کرو نگاہیں طرف انکی اپنی رحمت مائی پوشیدہ سی  
 ہر روز ستر نظریں اور ہر ایک نظریں ستر حاجتیں انکی بر لاؤ نگاہیں  
 اور توبہ انکی قبول کرو نگاہیں ہر چند معصیت بہت کی ہو اور اور  
 روایت میں ہی کہ جو کہ ان آیات کو بعد ہر نماز کی پڑھی او سکوسا کن  
 کرو نگاہیں خطیرہ قدس میں ساتھ جس گناہ کی کہ کہتا ہو اور اگر یہیہ  
 میں تو نظر کرو نگاہ طرف او سکوسا ساتھ نظر رحمت خاص اپنی کی ہر ایک فرد

عربی  
 عالمی شیشہ  
 بیان میں

عربی  
 بین ملاوت  
 رانی بعد نماز

شتر نظر اور اگر نکر و نگاہ میں یہ تو ہر روز ستر حاجتین بر لاؤنگاہ میں کہ مکتہ  
اون حاجتوں میں سی بخت ناگنا ہو نگاہ ہو اور اگر یہ نکر و نگاہ میں تو پناہ ہو نگاہ  
اوسکو شری ہر ایک دشمن کی اور یاری دون اوسکو اوپر انگلی اور مانع نہ ہو  
اوسکو دخل ہوئی سی بہشت کی سواموت کی اور وہ آیتیں یہ ہیں سورۃ  
الفتح الخ اور آیت الکرسی تا وهو العلی العظیم اور اگر ہم فہا خالدا  
تک پہ بہتری اور آیت الکرسی یہ ہے اللہ لا الہ الا هو الحي القيوم  
لَا تَأْخُذُہُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَّہُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہُ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْہِمۡ وَمَا خَلْفَہُمۡ وَلَا  
یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ  
وَلَا یُؤَدُّہُ حِفْظُہُمَا وَہُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ لَا اِکْرَآہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَبَیَّنَ  
الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ یَوْمَ مِنْ بِاللّٰہِ فَقَدْ  
اسْتَسْکَبَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی لَا اَنْقِصَامَ لَهَا وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ اللّٰہُ  
وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُوْہُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا  
اَوْ لٰیۤا وُہُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِکَ  
اَصْحَابُ النَّارِ ہُمْ خَالِدُوْنَ \* وَآیۃ شہادت شہد اللہ اللہ لا الہ الا  
ہو ولا ملائکہ واولو العلم قائما بالقسط لا الہ الا هو العزیز الحکیم  
اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الدِّیْنُ اَوْ تَوَالَیَ کِتَابُ

یہ آیتیں جو نماز

نماز

اور کتاب مصباح کفعمی اور حنبیہ الواقیۃ اور اور کتب میں ہی اس  
 دعا کو ذکر کیا ہی از انجملہ کتاب مقباس المصباح میں لکھا ہی کہ کلین  
 بسند حسن حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتے ہیں کہ جو کہ بعد  
 ہر نماز رضی کی تین مرتبہ یا مَن یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ وَلَا یَفْعَلُ شِئًا  
 اَحَدٌ غَیْرُہُ پڑھی جو حاجت کہ سوال کری روا ہوتی ہی اور ختبہ الواقیۃ  
 میں ہی اس دعا کو لکھا ہی از انجملہ کتاب مقباس المصباح میں بسند  
 موثق حضرت صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ جب حق تعالیٰ نی حکم  
 کیا کہ ان آیات کو زمین پر لائیں متعلق ہوئیں عرش الہی سی اور کہا کہ  
 اسی پروردگار ہر کو طرف اہل خطا اور گنہگاروں کی پہچتا ہی تو پس حق  
 تعالیٰ نی وحی کی طرف انکی کہ جاؤ طرف زمین کی قسم اپنی عزت و جلال کی  
 کہاتا ہوں میں کہ تلاوت نہ کریگا تمکو کوئی آل محمد اور انکی شیعوں سی مگر  
 مگر یہ کہ نظر رحمت کرونگا میں طرف انکی اپنی رحمت مائی پوشیدہ سی  
 ہر روز ستر نظریں اور ہر ایک نظریں ستر حاجتیں انکی بر لاؤنگا میں  
 اور توبہ انکی قبول کرونگا میں ہر چند معصیت بہت کی ہو اور اور  
 روایت میں ہی کہ جو کہ ان آیات کو بعد ہر نماز کی پڑھی او سکوسا کن  
 کرونگا میں خطیرہ قدس میں سا تہ جس گناہ کی کہ رکھتا ہو اور اگر یہ  
 میں تو نظر کرونگا طرف او سکوسا تہ نظر رحمت خاص اپنی کی ہر ایک فرد

و عا ہا ہی نشیۃ  
 بیان میں

بائیں ملاوت  
 قرآنی بعد ہر نماز

شتر نظر اور اگر نکر و نگاہ میں یہ تو ہر روز ستر حاجتین بر لاؤنگاہ میں کہ مکتہ  
 اون حاجتوں میں سی بخت ناگنا ہو نگاہ ہو اور اگر یہ نکر و نگاہ میں تو پناہ ہو نگاہ  
 او سکو شری ہر ایک دشمن کی اور یاری دون او سکو او پر انکی و رانج ہو  
 او سکو و خل ہوئی سی بہشت کی سواموت کی اور وہ آیتیں یہ ہیں رے  
 الفاتحہ الخ اور آیت الکرسی تا و هو العلی العظیم اور اگر ہم مہا خالک  
 تک پہنچتے ہی اور آیت الکرسی یہ ہے اللہ لا الہ الا هو ارحم الراحمین  
 لا تأخذہ سنیۃ ولا نوم لہ ما فی السموات وما فی الارض من  
 ذالذی یشفع عنده الا یا ذیہ یعلم ما بین یدیم وما خلفہم ولا  
 یحیطون بشئ من علیہ الا بما شاء وسیع کرسیہ السموات والارض  
 ولا یؤدہ حفظہا و هو العلی العظیم لا اکرأ فی الدین قد تبیین  
 الرشد من الغی فمن یرکبوا الطاعوت یؤمن باللہ فقد  
 استمسک بالعروة الوثقی لا انفصام لہا واللہ سميع علیم اللہ  
 ولی الذین امنوا یخرجہم من الظلمات الى النور والذین کفروا  
 اولیاء وہم الطاعوت یخرجونہم من النور الى الظلمات اولئک  
 اصحاب النار ہم خالدون اور آیت شہادت شہد اللہ انہ لا الہ الا  
 هو ولا ملائکہ واولو العلی قائما بالقسط لا الہ الا هو العزیز الحکیم  
 ان الذین عند اللہ الاسلام وما اختلف الذین اوتوا الکتاب

یہ آیتیں ہر روز پڑھ کر

مکمل



مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمْ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ وَمَنْ يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ  
 فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ أَوْ رَأَى مُلْكًا قُلْ اللَّهُمَّ مَا لَكَ الْمُلْكُ تَوَنَّى  
 الْمُلْكُ مِنْ تَشَاءٍ وَتَنْزِعُ الْمُلْكُ مِنْ تَشَاءٍ وَتَعَزُّ مِنْ تَشَاءٍ وَتَذِلُّ  
 مِنْ تَشَاءٍ بَيِّنَاتُ الْخَيْرِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يُؤْتِيكَ اللَّيْلُ فِي  
 النَّهَارِ وَيُؤْتِيكَ النَّهَارُ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ  
 الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ \*  
 اور سید معتبر حضرت موسیٰ بن جعفر علیہما السلام سی منقول ہی کہ جو کہ آیت  
 الکرسی کو بعد ہر نماز فریضہ کی پڑھے او سکھو کوئی گزند ضرر نہیں پہنچاتا  
 اور حدیث معتبر میں فرمایا کہ رسول خدا نے فرمایا کہ اوپر تمہاری ہی تلاوت  
 آیت الکرسی کی بعد ہر نماز فریضہ کی تحقیق کہ محافظت نہیں کرتا ہی و سپر مگر  
 کوئی پیغمبر یا کوئی صدیق یا کوئی شہید اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ جو کہ آیت الکرسی بعد ہر نماز کی پڑھی نماز اسکی  
 مقبول ہوا و امان خدا میں رہی اور خدا او سکھو بلاؤں اور گناہوں سے  
 نگاہ رہی از انجملہ کتاب مقباس المصباح میں ہی کہ کسفی حضرت سید  
 پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی روایت کرتے ہیں کہ ایک روزی او حضرت سی  
 شکایت کی بیماری اور تنگدستی کی فرمایا کہ بعد ہر نماز فریضہ کی کہ تو  
 عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْمَيِّتِ الَّذِي لَا يَحْيِي صَاحِبَهُ وَلَا وَلَدًا

ترجمہ  
 اور سید معتبر حضرت موسیٰ بن جعفر علیہما السلام سی منقول ہی کہ جو کہ آیت  
 الکرسی کو بعد ہر نماز فریضہ کی پڑھے او سکھو کوئی گزند ضرر نہیں پہنچاتا  
 اور حدیث معتبر میں فرمایا کہ رسول خدا نے فرمایا کہ اوپر تمہاری ہی تلاوت  
 آیت الکرسی کی بعد ہر نماز فریضہ کی تحقیق کہ محافظت نہیں کرتا ہی و سپر مگر  
 کوئی پیغمبر یا کوئی صدیق یا کوئی شہید اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ جو کہ آیت الکرسی بعد ہر نماز کی پڑھی نماز اسکی  
 مقبول ہوا و امان خدا میں رہی اور خدا او سکھو بلاؤں اور گناہوں سے  
 نگاہ رہی از انجملہ کتاب مقباس المصباح میں ہی کہ کسفی حضرت سید  
 پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی روایت کرتے ہیں کہ ایک روزی او حضرت سی  
 شکایت کی بیماری اور تنگدستی کی فرمایا کہ بعد ہر نماز فریضہ کی کہ تو  
 عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْمَيِّتِ الَّذِي لَا يَحْيِي صَاحِبَهُ وَلَا وَلَدًا

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَهِيدٌ فِي الْمَلِكِ وَلَمْ يَكُنْ لِي مِنَ الدَّلِيلِ وَكَتَبَهُ  
تَكْبِيرًا اور روایت میں ہے کہ حضرت نے فرمایا کوئی شدت مجھ پر وارد  
نہیں ہوئی مگر یہ کہ جبریلؑ واسطی میری متشکل ہوئی اور کہا یہ دعا پڑھو اور بہت  
احادیث مقبرہ میں وارد ہوئے کہ واسطی و سوس سینہ اور قرض اور پیشانی  
اور بیماری کی کمر اس دعا کو پڑھنا چاہیے اور بعض روایات میں پہلی اس  
دعا کی لاکھول وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ہی از انجملہ کتاب مقبلا  
المصباح میں لکھا ہے کہ شیخ طوسی اور کلینی بسند معتبر حضرت صادقؑ سے  
روایت کرتی ہیں کہ وہ حضرت بعد ہر نماز فریضہ کے چار مرد اور چار عورتوں  
پر لعنت کرتی تھے اور انکی نام لیتی تھی اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا  
وَفُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا مؤلف کہتا ہے کہ ان  
اون مردوں اور عورتوں کی مثل شیطان کی مشہور ہیں احتیاج تصدیق  
کی نہیں اور شیخ طوسی بسند معتبر حضرت صادقؑ علیہ السلام سے روایت کرتے  
ہیں کہ جامی نماز سے نہ اوٹھو یہاں تک کہ لعنت کرو بنی امیہ پر پس چاہے  
کہ ہی اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِي اُمِيَّةٍ از انجملہ کتاب مقبلا المصباح  
میں ہے شیخ طوسی اور کفعمی اور علامہ حلی اور سوانحی رحمہم اللہ علیہم اونیہ  
سر میں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ  
حق تعالیٰ نے وحی کی اور حضرت پر کہ اے محمدؐ جو چاہی تیری امت میں سے کہ

بجانب مقبول  
عبد بنیامین

کہ قبول کروں میں نماز باہمی فریضہ اور نافلہ اوسکی پس کسی بعد نماز  
 فریضہ و نافلہ کی یا اشارۃً لِمَا لَیْکَ مِنَ الدِّینِ الْقِیمَ دیناً راضیاً بہ  
 مِنْهُمْ لِنَفْسِهِ وَاِلَّا خَالِقٌ مِنْ سَوَى الْخَلِیقَةِ وَاِلَّا خَالِقٌ مِنْ سَوَى الْمَلَائِکَةِ  
 مِنْ خَلْقِهِ لِذَٰلِکَ بِدِینِہِ وَاِیْمَانِہِ بِمَا مَسْخَرًا مِنْ خَلْقِہِ لِدِینِہِ رُسُلًا  
 اِلٰی مَنْ دُوْنَہُمْ وَاِیْمَانِہِ اٰہْلِ الدِّینِ بِمَا عَمِلُوْا فِی الدِّیْنِ اِحْطٰی  
 بِحَوَاسِبِکَ الَّذِیْ کُلُّ شَیْءٍ مِنْ الْخِیَارِ مَسْکُوْبٌ اِلَیْہِ مِنْ اَہْلِ دِیْنِکَ  
 الْمُؤْتَرِ بِہِ بِالْاِیْمَانِ مِکْہَمْ حَقُّہُ وَتَقَرُّ بِغِیْکَ قُلُوْبُہُمْ لِلرَّغْبَۃِ فِی  
 اِذَا حَقِّکَ فِیْہِ اِلَیْکَ لَا یَجْعَلُ بِحَوَاسِبِکَ الَّذِیْ فِیْہِ تَفْصِیْلُ  
 الْاُمُوْرِ کُلِّہَا شَیْئًا سِوٰی دِیْنِکَ عِنْدِیْ اَبْلٰنَ فَضْلًا  
 وَلَا اِلٰی اَسَدٍ تَحَبُّبًا وَلَا بٰی لَاصِقًا وَلَا اَنَا اِلَیْہِ مُنْقَطِعًا  
 وَغَلِبَ بَالِیْ وَهَوَاۤیْ وَسَرِیْرَتِیْ وَعِلَآئِیْتِیْ وَاشْفَعُ بِنَاۃِ  
 الْمَکَلِّ مَا تَرَاہُ لَکَ مِنْیْ رِضَا مِنْ طَاعِیْکَ فِی الدِّیْنِ اَوْر  
 مصباح کھنمی میں بھی اس دعا کو لکھا ہے از آئندہ کتاب مقبول المصباح  
 میں ہی کہ ابن بابویہ اور شیخ طوسی و کھنمی اور سوانکی حضرت امیر المؤمنین  
 سی روایت کرتے ہیں کہ جو چاہی کہ ثواب دیا جائی موافق اوس کیل  
 کی کہ وافی ترین کیا لوں گا ہی پس کہی بعد تعقیب نماز کی بُحْبُحَانِ رَبِّکَ  
 رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلٰی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

وَمَا یَعْبُوْنَ

سمیعی

اور شیخ طوسی رحمہ اللہ کہتی ہیں کہ تین مرتبہ ان آیات کو پڑھی اور اور  
 روایت میں وارد ہوا ہے کہ آخر میں ہر مجلس کی ان آیات کو پڑھی کہ  
 کفارہ اس مجلس کا ہی اور کتاب مصباح کھنقی میں بھی ان آیات کو لکھا  
 فصل دوسرے میں بیان اوجیہ تعقیب نماز ظہر کا ہے  
 از انجملہ کتاب مقباس المصباح میں ہے کہ ابن ادریس بسند صحیح  
 حضرت صادق علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ صلوات محمد اوال  
 محمد پر در میان نماز ظہر عصر کی ثواب و سکا برابر ہی ساتھ ثواب شتر  
 نماز کی اور کھنقی اور حضرت سی روایت کرتی ہیں کہ جو کہ بعد نماز صبح کی و بعد  
 نماز ظہر کی کہی اللہم صل علی محمد و آل محمد و عجل فرجہم نہ مر بکا  
 تا اینکه قائم آل محمد کی زیارت کری از انجملہ کتاب عدۃ الداعی میں ہے  
 کہ روایت کرتا ہی عمرو بن شعیب اپنی باپ سی اور باپ و سکا روایت کرتا  
 اوسکی جد اور جد و سکا روایت کرتا ہی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ  
 سی کہ جبریل آئی نزدیک اور حضرت کی اور لالی اسن عاکو آسمان سی سنا  
 خورم اور ہستی ہوئی اور کہا السلام علیک یا محمد اور حضرت لی کہا  
 وعلیک السلام ای جبریل جبریل نے کہا کہ حق تعالیٰ نے بھیجا ہی طرف  
 تمہاری ایک ہدیہ و حضرت نے فرمایا کہ کیا چیز ہے وہ ہدیہ کہا کہ چند کلمہ ہیں  
 خزانہ مای عرش سی کہ اگر ام کیا حق تعالیٰ نے تلو ساتھ ان کلموں کی و حضرت

فرمایا کہ وہ کلمہ کو نسی میں جبریل نے کہا کہ ہو یا من اظہر الجمیل وستر  
 القبیح یا من لم یؤاخذ بالجریۃ ولکہ یتک الستر یا عظیم العفو  
 یا حسن التجاوز یا واسع المغفرۃ یا باسط الیدین یا رحمۃ یا صاحب  
 کل بحر و منہی کل شکوی یا کریم الصغ یا عظیم المن یا مبتدئ  
 بالنعیم قبل استحقاقہا یا ربنا یا سیدنا و مولانا یا غایۃ رحمتنا  
 اسئلك یا اللہ یا اللہ یا اللہ ان لا تشوہ خلقی بالنار برحمتک یا ارحم الراحمین  
 پس آنحضرت نے کہا جبریل سی کہ کیا ہی ثواب ان کلمات کا جبریل نے  
 کہا ہیحات ہیحات اگر جمع ہوں فرشتے ساتون آسمانوں اور ساتون  
 زمینوں کی اور اتفاق کریں سپر کہ وصف کریں ثواب ان کلموں کا روز  
 قیامت تک وصف نہ کر سکیں گی ہزار حصہ میں سی ایک حصہ کا پس حسبوقت بند  
 کہی یا من اظہر الجمیل وستر القبیح چھپاتا ہی حق تعالیٰ گناہ اوکی اور  
 رحم کرتا ہی او سپر دنیا میں اور نیک کرتا ہی حال او سکا آخرت میں اور  
 چھپاتا ہی اوکی ہزار پردہ دنیا اور آخرت میں اور حسبوقت کہتا ہی  
 یا من لم یؤاخذ بالجریۃ ولکہ یتک الستر حق تعالیٰ اوکی حساب  
 سی در گذر کرتا ہی روز قیامت میں اور نہیں فاش کرتا ہی پردہ اوکا  
 اوس روز کہ فاش ہوتی میں پردی اور حسبوقت کہی یا عظیم العفو  
 بخش حق تعالیٰ گناہ اوکی اگرچہ مثل کف دریا ہوں اور حسبوقت کہی

تفسیرات نامہ

يَا حَسَنَ الْجَاوِزِ وَرَگْزَرِ حَقِّ تَعَالٰی اَوْسْکِ جَمِيعَ اَعْمَالِ بَشَرِيَّتِي کِه پُورِی  
 اور شراب پینا ہو اور سوا اوں کی گناہان کبیرہ سی اور حبس وقت کہی یا  
 وَاسِعِ الْمَغْفِرَةِ کہولی حَقِّ تَعَالٰی واپسلی اوسکی ستر در رحمت کی اور غرق ہو  
 وہ رحمت حَقِّ تَعَالٰی میں یہاں تک کہ جائی دنیا سی اور حبس وقت کہی یا بَابِ سَط  
 الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ مَبْسُوطِ کَرِّی حَقِّ تَعَالٰی اپنی دست قدرت کو اوپر  
 ساتھ رحمت کی اور حبس وقت کہی یا صَاحِبِ کُلِّ نَجْوٰی وَمُنْتَهٰی کُلِّ  
 شَكْوٰی عطا کری حَقِّ تَعَالٰی اوسکو اجر اور مزدوری اور ثواب نیلین  
 ہر مصیبت زدہ کا اور ثواب اوسکا جو کہ سالم ہو اور ثواب ہر بیمار کا  
 اور ثواب ہر نابینا کا اور ثواب ہر مسکین اور ہر فقیر اور صاحبِ مصیبت کا  
 روز قیامت اور حبس وقت کہی یا اَکْرَمَ الصَّفْحِ کَرَامَتِ کَرِّی حَقِّ تَعَالٰی  
 وہ کرامت کہ بغیر و نہیں ہو اور حبس وقت کہی یا عَظِيمَ الْمَنِّ دِی حَقِّ تَعَالٰی  
 اوسکو روز قیامت میں اوسکی آرزو اور آرزوی جمیع خلایق کو اوقافِ قیامت  
 کہی یا مُبْتَدِئًا بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا عطا کری حَقِّ تَعَالٰی اوسکو  
 ثواب بعد اوں لوگوں کی کہ شکر کرتی ہیں نعمتہائی حَقِّ تَعَالٰی کا اور حبس وقت  
 کہی یا دُبْنًا وَسَيِّدًا کہی حَقِّ تَعَالٰی کہ گواہ ہو ای فرشتہ کہ غنیمتینی  
 اوسکو اور دیا مینی اوسکو ثواب بعد اوں آدمیوں کی کہ پیدا کیا ہی نی  
 انکو اور بہشت و دوزخ اور سات آسمان اور سات زمین اور آفتاب اور

ان نعمات نامت

تاہتاب اور ستاری اور قطرہ ہائی باران اور طرح طرح کی چیزیں کی پید  
 کی ہیں مینی اور پہاڑوں اور خاک اور پتھروں اور سوا اسکی اور عرش  
 اور کرسی کی اور جسوقت کہی یا مَوْلِیْنَا پر کری حق تعالیٰ اسکی دل کو  
 ایمان سی اور جسوقت کہی یا غَايَةِ رَغْبَتِنَا عطا کری حق تعالیٰ اسکو  
 قیامت میں جو کچھ کہ رغبت رکھتا ہے مثل رغبت خلافت کی اور جسوقت  
 کہی اَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ اَنْ لَا تُشَوِّهَ خَلْقِي بِالنَّارِ  
 کہی خدای جبار جل جلالہ کہ ازادی طلب کی میری بندی نی دوزخ سی  
 گواہ ہو ای فرشتو کہ ازاد کیا میں اسکو اور باپ اور مان اور بہائیوں  
 اور بہنوں اور اہلیت اور فرزندان اور ہمسایوں کو اسکی آتش دوزخ  
 سی اور اجازت شفاعت دی مینی اسکو کہ شفاعت کری ہزار آدمیوں  
 کی ایسی آدمی کہ واجب ہوا ہو خاص ان پر دوزخ اور بری کیا مینی اسکو  
 آتش دوزخ سی پس کہا جبریلؑ نی کہ یا محمدؐ تعلیم کرو ان کلموں کو تفسیر  
 اور تعلیم کرو منافقوں کو یہ تحقیق کہ یہ کلمہ دعای مستجاب ہر اچھی  
 کلموں کو کہی اِنشَاء اللہ تعالیٰ اور یہ دعای اہل بیت المعمور ہی مؤلف  
 کہتا ہی کہ اس کتاب سی اختصاص اس دعا کا تعقیب ظہر میں ظاہر میں  
 ہوتا اور مقباس المصابیح میں ہی یہ دعا مع چارہ معصوم علیہم السلام  
 کی ناموں کی لکھی ہی چونکہ عبارت بڑھی ہوئی تھی لہذا دوبارہ یہ دعا

۱۰  
 کتاب

لکھی جاتی ہے چنانچہ لکھا ہے کہ کفعمی اور اور علی تقییب ظہر میں سرور عالم  
 ایراد کرتی ہیں یا من اظہر الجہل و ستر القبیح یا من کہ یواخذ یا  
 بحریرہ و کم یتدیک الستر یا عظیم العفو یا حسن التجا و یا باسط  
 الیدین بالرحمة یا صاحب کل حاجۃ یا واسع المغفرة یا مفرج کل  
 کربة یا مقیل العثرات یا کریم الصغیر یا عظیم البر یا مبتدئ النعم  
 قبل استحقاقها یا اربابہ یا سیدہ یا غایۃ و غبتاد استک بک و یحمد  
 علی و ذالطمة و الحسن و الحسنین علی بر الحسنین و محمد بن علی و جعفر  
 بن محمد و موسیٰ بن جعفر و علی بن موسیٰ و محمد بن علی و علی بن  
 محمد و الحسن بن علی و القائم المہدی الامام الہادیہ علیہم  
 السلام ان تصلی علی محمد و آل محمد استک یا اللہ یا اللہ  
 ان لا تنوۃ خلقی بالنار و ان تفعل فی ما انت اہلہ  
 اور شیخ کفعمی اور شیخ ابن ہمدانی ایک روایت اسطے اسد عالمی ذکر کرتے  
 ہیں کہ مشتمل ہی بہت فضیلت اور ثواب پر لیکن روایت سی متصل  
 ساتھ تقییب ظہر کی ظاہر نہیں ہوتا اور شیخ طوسی تقییب نوافل میں  
 اسد عالمی ذکر کرتی ہیں اور مصباح کفعمی اور مفاتیح التجار عبدی  
 اور اور کتب معتبرہ میں ہی تقییب نماز ظہر میں اسد عالمی ذکر کیا ہے  
 فصل تیسرے میں بیان اوعیہ تقییب نماز عصر کا



از بچہ کتاب مقباس لمصباح میں ہی کہ شیخ موسیٰ اور اور علما بسند  
معتبر حضرت امام رضا علیہ السلام سی روایت کرتے ہیں کہ ایک روز وہ ایک  
حضرت رسول کی آیا اور کہا یا رسول اللہ مجھ کو تعلیم کچھ ایسا عمل کہ جو بچہ لاوا  
میں اور درمیان میرے اور بہشت کی کوئی حائل نہ ہو فرمایا اوپر اس شہر کی  
کہ غضبناک بنو کسی پر اور آدمیوں میں سی کسی چیز کا سوال نہ کرو اور واسطی  
آدمیوں کی پسند کر جو کچھ کہ واسطی اپنی پسند کرتا ہے تو کہا یا رسول اللہ زیاد  
فرمائی فرمایا کہ جب نماز عصر کو ادا کری تو ستر مرتبہ استغفار کر تو گناہ تیری  
ستہتر سال کی بخشی جائیں کہا ستر ہتر برس نہیں رکھتا میں فرمایا کہ واسطی تو  
باپ و رمان اور عزیزوں کی قرار دی اور ابن بابویہ بسند معتبر حضرت  
سادق علیہ السلام سی روایت کرتی ہیں کہ جو کہ بعد نماز عصر کی ستر مرتبہ  
استغفار کری حق تعالیٰ اوس روز کی سات سو گناہ اوسکی بخشی اور اگر  
سات سو گناہ نہ رکھتا ہو گناہ اوسکی باپ کی بخشی اور اگر باپ کی گناہ اتنی  
نہوں اوسکی مان کی گناہ بخشی اور اگر اوسکی مان کی گناہ اتنی نہوں اوسکی  
بہائیک کی گناہ بخشی اور اگر بہائیک کی گناہ اتنی نہوں اوسکی بہن کی گناہ بخشی  
اور اگر بہن کی گناہ اتنی نہوں اوسکی عزیزوں کی گناہ بخشی اور روایت کی  
ہی کہ جو عصر کی ستر مرتبہ استغفار کری گناہ اوسکی ستر ہتر برس کی بخشی  
اور اور روایت میں ہی کہ گناہ پچاس برس کی اوسکی بخشی جائیں جملاً

تخصیبات  
نماز عصر

طالب

حدیث

حدیثین استغفار کی فضیلت میں بعد عصر کی کثرت سی منقول ہیں اور  
 چاہے کسی کہ ستر مرتبہ یا ستر مرتبہ استغفر اللہ ربی و اتوب الیک کہ  
 اور استغفر اللہ یہی کافی ہی اور مصباح کھنمی اور حنبیہ الواقیمہ اور  
 عین الحیوۃ وغیرہ میں ہی ستر مرتبہ استغفار کو بعد نماز عصر کی لکھا ہوا ہے  
 بسند معتبر عین الحیوۃ میں حضرت رسول سی منقول ہی کہ جو کہ ہر روز  
 بعد نماز عصر کی ایک مرتبہ کہی استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الحی  
 القيوم الرحمن الرحیم ذو الجلال والاكرام واسئلہ ان یتوب علی  
 توبۃ عبد ذلیل خاضع فقیر بالیس مسکین مستکین  
 مستجیر لا یملک لنفسہ نقوا ولا ضررا ولا موتا ولا حیوۃ ولا شوقا  
 حق تعالیٰ حکم فرماتا ہی کہ او کی صحیفہ گناہان کو چاک کرین اور حنبیہ الواقیمہ  
 اور مصباح کھنمی میں ہی یہ دعا ہی مگر لفظ مستکین نہیں ہی اور  
 مقباس المصباح میں ہی یہ دعا ہی مگر قیوم کی بعد الرحمن الرحیم  
 نہیں ہی از انجملہ مصباح کھنمی اور مفاتیح النجات عباسی میں حضرت  
 امام محمد تقی علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو کہ پڑھی سورہ انا انزلناہ  
 کو دس مرتبہ بعد نماز عصر کی عطا کری او کو خدا ثواب مثل اعمال خلائق  
 کی اسدن اور کتاب مقباس المصباح اور حنبیہ الواقیمہ میں ہی فی کتب  
 فضائل جوہی میں بیان اول دعا و نکاحی کہ جو مشرکین پر

تغیب نماز مغرب اور نماز صبح کی لمبی آرائی جملہ بسند معتبرین کی حیوۃ  
 میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب نماز شام کو  
 فارغ ہو تو اپنی جگہ سے حرکت نہ کری اور کسی سے بات نہ کری اور سو مرتبہ  
 کہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ  
 الْعَظِیْمِ اور یوں سو مرتبہ کہی بعد نماز صبح کی تحقیق کہ جو ان دونوں وقت  
 اس دعا کو پڑھی حق تعالیٰ اس سے دور کری ستو طرح کی بلاؤں کو کہ کمزور  
 بلاؤں میں سے خدام اور کوڑھ اور شر شیطان اور شر بادشاہوں کا ہوا اور  
 کتنی سند معتبر کی حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کہ ان کلمات  
 کو بعد نماز صبح اور شام کی سات مرتبہ پڑھی حق تعالیٰ اس سے شر  
 طرح کی بلاؤں کو دور کری کہ کمزور بلاؤں میں سے قویج اور کوڑھ اور  
 دیوانگی اور خدام ہو اور اگر نام او سکا نامہ اشقیاء میں ہو مٹا دینا نہ  
 سعد امین لکھیں اور ایک روایت میں تین مرتبہ واقع ہوا ہے ساتھ  
 اسی ثواب کی کتاب مقباس المصباح میں کلینی اور شیخ طوسی  
 اور اور علما سے بسند صحیح روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد نے خدمت  
 حضرت صادق علیہ السلام میں عرض کی کہ چشم بہت اڑھاتا ہوں  
 میں حضرت نے فرمایا کہ چاہتا ہے تو ایسی دعا تعلیم کروں میں کہ نافع  
 ہو واسطی تیرے دنیا اور آخرت کی اور آزار چشم سے امان پاوی

تو کہا مان فرمایا کہ بعد نماز صبح کی اور مغرب کی کہہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ  
 اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ  
 وَاَنْ تَجْعَلَ النُّوْرَ فِیْ بَصَرِیْ وَالبَصِیْرَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَالیَقِیْنَ فِیْ  
 قَلْبِیْ وَالاِخْلَاصَ فِیْ عَمَلِیْ وَالسَّلَامَةَ فِیْ نَفْسِیْ وَالسَّعَةَ فِیْ رِزْقِیْ  
 وَالتَّشْكُرَ لَكَ اَبَدًا مَا اَبْقَیْتَہِیْ

اور مصباح کھنٹی وغیرہ میں یہی دعا کو لکھا ہے از انجملہ کتاب مقباس  
 المصابیح میں یہی کہ سید ابن طاووس اور ابن بابویہ رضی اللہ عنہما بسند صحیح  
 حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتی ہیں کہ جو کہ بعد نماز صبح اور نماز  
 شام پہلی اوس سی کہ پاؤں کو پیر ی یا کسی سی بات کری اس صلوات کو  
 ایک مرتبہ پڑھی حقیقی سو حاجتیں اوسکی بر لاوی ستر حاجتیں آخرت کی  
 اور ستر حاجتیں دنیا کی اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِکَتُہُ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ  
 یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی  
 النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ وَعَلَیْ ذُرِّیَّتِہِ وَعَلَیْ اٰہْلِ بَیْتِہِ اور موافق روایت  
 ابن بابویہ کی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْ مُحَمَّدٍ وَذُرِّیَّتِہِ یہی اور مصباح کھنٹی  
 اور حنبیہ الوافیتہ میں یہی اسی ذکر کیا ہے از انجملہ مقباس المصابیح پڑ  
 ہی کہ کلینی بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتی ہیں  
 کہ جو کہ بعد نماز صبح اور نماز مغرب کی پہلی اوس سی کہ اپنی زانوؤں حرکت

وہی مرتبہ اس تہلیل کو پڑھی خدا کی ملاقات نہ کر گیا کوئی ساتھ ایسی عمل کے  
 کہ تیرا وہی عمل سے ہو مگر وہ شخص کہ جو یہ عمل میں آتا ہی وہ ہی بجا لائی  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْخَلْقُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اور اس تہلیل کا  
 اوجیہ صبح و شام میں ہی ذکر ہو گا از انجملہ کتاب مقیاس المصباح میں  
 کہ سید ابن طاووس بسند صحیح حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے  
 ہیں کہ جو کہ بعد نماز مغرب اور نماز صبح کی کہی سُبْحَانَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
 أَغْفِرُ لِي ذُنُوبِي كُلَّهَا جَمِيعًا فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذَّنُوبَ كُلَّهَا جَمِيعًا  
 إِلَّا أَنْتَ حَسْبُكَ مَا لَكَ كَوْنِي كَرْتَابِي كَلْبِي وَسَطِي مِيرے ہندی کا امیر  
 اس کی گناہوں کی واسطی اہل کہ جانتا ہی اور اقرار کرتا ہی کہ گناہوں کو کوئی  
 سوا میری نہیں بخشتا ہی ورمصباح کھفنی اور خبۃ الواقعہ میں ہی اس کا ذکر  
 مفصل پانچویں میں بیان اوجیہ تعقیب نماز عشا کا ہے  
 از انجملہ کتاب مقیاس المصباح میں ہی کہ سید ابن طاووس رضی اللہ  
 عنہ عبید بن زرارہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز خدمت حضرت  
 صادق علیہ السلام میں آیا اور تنگہ ستی کی شکایت کی اور کہا ہر چند واسطی  
 طلب روزی کی شہرہ میں پہرتا ہوں میں تنگی معیشت میری زیادہ  
 ہوتی ہی حضرت نے فرمایا کہ جب نماز عشا کی فارغ ہو تو یہ دعا پڑھ راوی

تقیب نماز عشا



بسم اللہ

اور اس دعا کو تہذیب الاحکام میں لکھا ہی اور کتاب طب اللائمہ میں حضرت  
 امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کرتی ہیں جو کہ بعد نماز عشاء اس دعا کو پڑھی اس  
 رات اور اس طرح چور و نکو ضرر سے امن ہوگا اَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ اَعُوذُ بِقُدْرَتِهِ  
 اللّٰهِ وَ اَعُوذُ بِمَغْفِرَةِ اللّٰهِ وَ اَعُوذُ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَ اَعُوذُ بِسُلْطَانِ اللّٰهِ اللّٰهُ  
 هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَ اَعُوذُ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَ اَعُوذُ بِجَمْعِ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ  
 كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ وَ شَيْطَانٍ مَّرِيدٍ وَ كُلِّ مُعْتَدِلٍ وَ سَارِقٍ وَ عَارِضٍ  
 وَ مِنْ شَرِّ السَّامَةِ وَ الْهَامَةِ وَ الْعَامَةِ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ صَغِيرَةٍ  
 اَوْ كَبِيرَةٍ بَلِيلٍ اَوْ نَهَارٍ وَ مِنْ شَرِّ فُسَّاقِ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ وَ  
 فُجَّارِهِمْ وَ مِنْ شَرِّ فُسْقَةِ الْبَحْرِ وَ الْاَنْسِ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ  
 دَابَّةٍ رَبِّيْ اِخْلَدْ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلَى الصِّرَاطِ مُسْتَقِيمٌ  
 از انجملہ سند معتبر عین الحیوق میں حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے  
 منقول ہے کہ جو کہ بعد نماز عشاء سات مرتبہ سورہ انا انزلناہ کو پڑھی  
 نہانت الہی میں رہتا ہے صبح تک اور مصباح کھنچی اور خیمہ الوافیتہ  
 اور معقباس المصابیح میں ایسی لکھا ہے از انجملہ کتاب طب اللائمہ  
 میں حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتے ہیں کہ محافظت کرو اپنی  
 غورتوں اور قریزدون اور مال کی پڑھنے اس دعا کی بعد نماز عشاء کے  
 اَعُوذُ بِنَفْسِیْ رَزَقَہِ رَبِّیْ وَ اَهْلَ بَیْتِیْ وَ مَالِیْ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ

التَّائِمَاتِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامِئَةٍ  
 از انجمله کتاب مقباس المصباح میں ہی کہ جعفر بن احمدی نے کتاب مسند  
 میں حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سی روایت کرتے ہیں کہ حضرت  
 رسولؐ نے فرمایا کہ آیۃ الکرسی کو بھی عطا کیا ہے ایک خزانہ سی بھی عرش  
 کی اور کسی پیغمبر کو پہلی مجلس ہی نہیں پس حضرت امیر المومنین علیہ السلام  
 فرمایا کہ میں ہر شب تین مرتبہ اس آیۃ شریفہ کو پڑھتا ہوں اول بعد نماز  
 عشا کی پہلی نماز وترہ سے دوسری وقت سونی کی تیسرے پہلی نماز وترہ  
 کی سحر کو پس حضرت نے فرمایا جب کہ حضورؐ رسولؐ سی اس حدیث کو سنا میں کسی  
 شب ہنس آیا یہ بزرگ کا ترک نہیں کرتا ہوں میں  
 فصل چھٹی میں بیان ادعیہ تعقیب نماز صبح اور ادعیہ صبح کا  
 اور وہ زیادہ سب تعقیبات سی ہیں اور حدیثین فضیلت میں خصوص  
 اس تعقیب کی بہت ہیں چنانچہ کتاب مقباس المصباح میں لکھا  
 کہ بہت روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ درمیان طلوع صبح کی طلوع  
 آفتاب تک رزق فرزندان آدم کو تقسیم کرتے ہیں جو کہ اس وقت مشغول  
 عبادت اور دعا اور تلاوت ہو روزی اوسکی زیادہ ہوتی ہے اور جو کہ  
 اس وقت سوتا ہو زیادتی روزی سی محروم ہوتا ہی اور سونا اس وقت کا  
 شوم ہی اور روز یکو دور کرتا ہی اور رنگ چہرہ کا زرد کرتا ہی اور مونہ کو



صبح کرتا ہے خدا کو ایسی سونسی اور بسند مقبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام  
 سی منقول ہی کہ جودن کہ فرزند آدم پر وارد ہوتا ہے کہ تا ہی اوس سی کہ نین  
 نیادن ہوان تجپیر گواہی دونگا پس مجہدین کا رنیک کرا و سخن نیک کہہ تو  
 گواہی دون میں تیری واسطی قیامت میں کہ بعد اسکی مجھکوند کیہیگا تو او  
 حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سی منقول ہے کہ فرخدا بعد نماز صبح کے  
 طلوع آفتاب تک بہتر ہی اوس روزی کی تحصیل کرنی سی کہ سفر کری کہ خشک  
 اور حضرت رسول صلعم سی منقول ہی کہ جو کہ طلوع صبح سی طلوع آفتاب تک  
 اپنی جای نماز پر بیٹھی اور تعقیب میں مشغول ہو خدا او سکواتش جنم سی محفوظ  
 رکھی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی منقول ہے کہ شیطان لشکر و کا  
 طلوع صبح سی طلوع آفتاب تک پہلانا ہے اور لشکرات کا غروب آفتاب  
 دور ہونے سرخی مغرب تک پس خدا کو ان دونوں ساعتوں میں بہت  
 یاد کرو کہ ان دونوں ساعتوں میں شیطان آدمی عبادت خدا تعالیٰ سی  
 غافل کرتا ہے اور بسند صحیح معتبر منقول ہی کہ حضرت امام رضا علیہ السلام  
 خراسان میں جب نماز صبح پڑھتی تھی طلوع آفتاب تک اپنی مصطفیٰ پڑھتے  
 تھی پس ایک بھیلی واسطی او حضرت کی لاتی تھی کہ مسواکین و سمن تین ایک  
 ایک و نین سی مسواک کرتی پس تہوڑا کندر چباتی تھے پس قرآن کو لیتی  
 تھی اور تلاوت کرتی تھے اور حضرت رسول سی منقول ہی کہ جو کہ طلوع صبح

تعبیر

طلوع آفتاب تک مشغول تعقیب ہو تو اب حج کا واسطیٰ او سکی لکھا جائی اور  
 حدیث قدسی میں وارد ہوا ہے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ای فرزند آدم یا درمخو  
 بعد صبح کی ایک ساعت اور بعد عصر کی ایک ساعت تا کفایت کرو نہیں تیری جمیع  
 مہمات کو اور کتاب تحفۃ الابرار میں لکھا ہے کہ تہذیب میں مروی ہے  
 امام حسن علیہ السلام سی کہ آنحضرتؐ فی روایت فرمائی اپنے والد بزرگوارؑ  
 امیر المؤمنین علیؑ السلام سی کہ آنحضرتؐ فی فرمایا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم فی فرمایا کہ جو مسلمان کہ بیٹھی اوس جگہ کہ نماز صبح کو اور جگہ کہ اکیلا  
 اور مشغول ہو ذکر خداوند عالم جل شانہ میں طلوع آفتاب تک اجر اوسکا مثل  
 اوس شخص کی ہے کہ زیارت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہو اور  
 ثواب تعقیب نماز صبح کی بشمار ہین اور دعائیں ہی تعقیب نماز صبح کی  
 بہت ہین از انجملہ جو دعائیں کہ اس باب کی چوتھی فصل میں کہ  
 نماز مغرب میں بیان ہوئیں وہ دعائیں مشترک ہین تعقیب نماز مقرب و نماز  
 صبح میں تو وہ دعائیں ہی نماز صبح کی بعد پڑھنی چاہنی اور مخصوص تعقیب نماز  
 صبح کی ہی بہت دعائیں ہین از انجملہ کتاب عدۃ الداعی میں  
 کہ روایت کی ہے حماد بن عثمان فی امام جعفر الصادق علیہ السلام سی کہ کہا  
 جو کوئی کہ بعد ہر نماز صبح کی پہلی اوس سی کہ کوئی بات کری کہی رَبِّ صَلِّ  
 عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآہْلِ بَيْتِہٖ نگاہ رکھی حق تعالیٰ اوسکی مونہہ کو آتش و فحسی

تہذیب

تہذیب

از انجملہ کتاب مقباس المصابیح میں ہے کہ ابن بابویہ بسند معتبر حضرت  
 امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرے کہ چونکہ بعد نماز صبح کی ستر مرتبہ  
 اَسْتَغْفِرُ اللہَ رَبِّیْ وَ اَتُوْبُ لَکَ اَیُّہِیْ خدایا و سکو بخشی ہر چند اوس روز  
 ستر ہزار گناہ کری اور دوسری روایت میں ہے کہ اگر سات سو گناہ کری  
 از انجملہ کتاب تحفۃ الابرار میں ہے کہ شیخ صدوقی کتاب ثواب  
 الاعمال میں اور کتاب خصال میں کاتب علوم الاول والاواخر  
 جناب حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے ایک حدیث کہ جناب  
 مضمون اوسکا یہ ہے کہ ایک شخص واسطے الکتاب سعادت کی خست  
 جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مشرف ہوا اور عرض کی کہ میں  
 سن پیری تک پہونچا اور قوت میری ضعیف ہوئی ہے اور نہیں بجالا  
 ہوں جو کچھ کہ پیشتر میری عادت تھی اور روزہ اور حج اور جہاد پس تعلیم  
 فرمائی مجھکو ایسی دعا کہ خداوند عالم جل شانہ مجھکو برباؤسکی پڑھنی کے  
 نفع بخشی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعد اوسکی کہ نماز صبح سے فارغ ہو تو  
 دس مرتبہ کہہ سُبْحَانَ اللہِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا  
 بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یہ باعث اسکی ہوتا ہے کہ محفوظ رہی تو کورہونے  
 اور دیوانہ ہونے اور جذام اور فقر اور ضعف پیری سے باقی روایت تفہ  
 فی ترک کی اور مفتاح الفلاح میں بھی اسی لکھا ہے از انجملہ کتاب

درملا

درملا

تحفۃ الابرار میں ہی کہ اصول کافی کی باب الدعا تعقیب صلوة میں  
 ماثور ہے کہ جسوقت کوئی پڑھی بعد نماز صبح کی اس دعا کو جو حاجت خدا سے  
 رہا ہی برآورده ہوئی ہے اور کفایت کرتا ہے خداوند عالم او سکی امور میں کہ  
 بِسْمِ اللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَقْرَضَ امْرِئًا لِلّٰهِ  
 اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي بِالْعَمَلِ فَوَيْلٌ لِّلَّذِي سَيِّئَاتٍ مَّا مَكْرُوًّا اِلَّا اِلَهِ  
 اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنَّكَ كُنْتَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَاسْتَجِبْنَا لِلّٰهِ وَنَجِّنَا  
 مِنَ الْغَرِّ وَآذِنَكَ لِيْكَ نَجِي الْمُؤْمِنِيْنَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ  
 فَاَنْقِلِبُوْا بِنِعْمَةِ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلِ لِّمُؤْمِنِيْهِمْ سَوْءٌ مَّا شَاءَ اللّٰهُ لَا  
 حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ مَّا شَاءَ اللّٰهُ مَا لَا شَاءَ  
 النَّاسُ مَّا شَاءَ اللّٰهُ وَارْكَرَ النَّاسُ حَسْبِيَ الرَّبُّ مِنَ الْكَرُوْبِ  
 حَسْبِيَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقِيْنَ حَسْبِيَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوْقِيْنَ حَسْبِيَ  
 الَّذِيْ لَمْ يَزَلْ حَسْبِيْ مِنْذُ قَطَّحَسْبِيَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلَٰهَ هُوَ عَلَيْهِ  
 تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اور مصباح کفر اور مصلح افلاک  
 اور جنبۃ الواقیہ اور مقباس المصابیح میں اس دعا کو لکھا ہے از انجاء  
 تحفۃ الابرار میں ہی کہ عیاشی سے نقل ہوئی ہے کہ وہ کاشف اسرار  
 ووقائق جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کرتی ہیں کہ وسط  
 طلب وسعت معاش اور ادا ہونے قرض کی اس دعا کو بعد نماز صبح کی

بِسْمِ اللّٰهِ وَآلِ

بِسْمِ اللّٰهِ وَآلِ

برای دعا کی

پڑھی تو کثرت علیٰ الحی الذی لا یموتُ والحمد لله الذی لم یتخذ  
 وَلَدًا وَلَمْ یَکُنْ لَهُ شَرِیکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَهُ وَلِیٌّ مِنَ الذَّلٰلِ  
 وَکِبَرٌ تَکْبِیْرًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبُؤْسِ وَالْفَقْرِ وَمِنْ  
 غَلْبَةِ الدِّیْنِ وَالسَّقَمِ وَاسْأَلُکَ اَنْ تُعِیْنَنِ عَلٰی اَدَاءِ حَقِّکَ وَاَدَاءِ  
 حَقِّ النَّاسِ اِلِی النَّاسِ اَوْ مَقْبَاسِ الْمَصَابِیْحِ مِنْ ہِیْ بِہِ دَعَاہِی مگر  
 عَلٰی اَدَاءِ حَقِّکَ کِی بَعْدَ اِلَیْکَ وَالِی النَّاسِ ہِیْ پھر دعا کو تمام کیا ہِی  
 اَوْ بِرِوَایَتِ شَیْخِ طُوسِ وَغِیْرَہِ اسطرح ہے وَمِنْ غَلْبَةِ الدِّیْنِ فَصَلِّ  
 عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَاعِیْنِ عَلٰی اَدَاءِ حَقِّکَ اِلَیْکَ وَالِی النَّاسِ اَوْ اَحْمَدِ  
 مَقْبَاسِ الْمَصَابِیْحِ مِنْ لَکَہَا ہِیْ اَوْ جَبَابِ مِمَّا زَالَمَہُ الرَّسَالُہُ  
 نَحْبَہُ الدَّعَوَاتِ مِنْ لَکَہِی ہِیْنِ کہ شَیْخِ طَلَسِنِی وَغِیْرَہُ رَوَایَتِ کَرَنِی ہِیْنِ کہ اِیکِ  
 مَرْدُوْنِی خَدَمَتِ حَضْرَتِ اِمَامِ مُوسٰی کَاظِمِ عَلَیْہِ السَّلَامِ مِنْ شَکَایَتِ کِی کہ جَمِیعِ  
 فَوَائِدِ مِیْرے مَسَد و دہو گئی ہِیْنِ اَوْ جِس کَامِ کِی طَرَفِ مَتَوَجَّہِ ہوتا ہوں فائدہ  
 ہِیْنِ ہوتا اَوْ جَوَاجِبِ کہ طَلَبِ کرتا ہوں ہر اَوْرَدِہ ہِیْنِ ہوتی حَضْرَتِ  
 فِی فَرَمَا بَعْدَ نَارِ صَبْحِ کِی دُسْ مَرْتَبَہِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ  
 اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاسْأَلُہُ مِنْ فَضْلِہٖ رَاوِی نِی کہ ہاتھوڑی زبَانِ کہ  
 اُسپر دَاوَمَتِ کِی مِیْنِ اِیکِ جَمَاعَتِ صَمِیْرَاسِی نِی اَوْ جِہِ کہ خَبَرِ کِی کہ اِیکِ مَرْدِ  
 قَوْمِ سِی مَر گِیا ہے اَوْ سَوَا مِیْرِی کُوْنِی وَاَرِثِ ہِیْنِ رَکھتا پس بہت اَل مِیْر

جواب

ماتہ آیا اور ایک شتاج نہیں ہون میں اور مکارم الاخلاق میں  
 روایت کی کہ او حضرت سے عرض کی میں نے کہ ایسی دعا کو مجھ کو تعلیم کیجی  
 کہ جامع ہو واطمی دنیا اور آخرت کی اور آسان ہو حضرت نے یہ دعا  
 اوسکو سکھا اور حال اوسکا نیک ہو از انجملہ مقباس المصباح میں قطب  
 راوندی رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم نماز سے جب فارغ ہوتی تو یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ  
 بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاجْعَلْ مَا اَلُوْا بَيْنِيْ وَبَيْنَ ثَابِتٍ فِيْ عَدُوِّ  
 از انجملہ کتاب مذکور میں ہے کہ سید ابن باقی سلمان فارسی رضی اللہ  
 عنہ سی روایت کرتے ہیں کہ کہا حامل شمشیر حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام  
 پر لکھا دیکھا میں پوچھا یا امیر المؤمنین یہ کیا لکھا ہی فرمایا کہ گیارہ کلمہ  
 ہیں کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو تعلیم کی ہیں چاہتا  
 ہی تو کہ مجھ کو سکھاؤں کہ سبب و سکی سفر اور حضرین اور رات اور نگو  
 جان اور مال و فرزند تیرے بلاؤں سے محفوظ رہیں کہا میں نے فرمایا  
 کہ جب نماز سے فارغ ہو یہ دعا پڑھ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا عَالِمُ السَّ  
 مٰوٰتِ خَفِیَّۃً یَّا مَنِ السَّمَاءُ یَقْدَرُ عَلَیْہِ مَبْنِیَّۃٌ یَّا مَنِ الْاَرْضُ  
 یَقْدَرُ عَلَیْہِ مَلْحِیَّۃٌ یَّا مَنِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ یُورِجُلَاہِ مَضِیَّۃٌ  
 یَّا مَنِ الْبَحَارُ یَقْدَرُ عَلَیْہِ مَجْرِیَّۃٌ یَّا مُنَجِّیْ یُوسُفَ مِنْ رِّقِّ الْعَبُوْدِ

بجانب

بجانب

يَا مَنْ يَصْرِفُ كُلَّ نِقْمَةٍ وَبَلِيَّةٍ يَا مَنْ جَوَّاجُ السَّائِلِينَ عَنْهُ مَقْضِيَّةٌ  
يَا مَنْ لَيْسَ لَهُ حَاجِبٌ يُغْشِي وَلَا وَزِيرٌ يُرْشِي صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ  
مُحَمَّدٍ وَاحْفَظْنِي فِي سَفَرِي وَحَضْرِي وَنَيْلِي وَنَهَارِي وَنَقْضِي  
وَمَنَامِي وَنَفْسِي وَاهْلِي وَمَالِي وَقَلْبِي وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ  
از انجملہ عین البیود میں سند صحیح حضرت امیر المومنین علیہ السلام منقول  
ہی کہ جو کہ سورہ قل ہو اللہ احد کو بعد نماز صبح کے گیارہ مرتبہ پڑھی وں  
روز کو لی گناہ او سپر لازم نہو ہر چند ناک شیطان کی خاک پر ملی جائے  
از انجملہ وہ دعائیں ہیں کہ جو دعائیں صبح اور شام میں بیان ہوگی  
پڑھنا چاہیے اور اوعیہ صبح بہت ہیں واسطی طول کی ترک کی گئیں  
از انجملہ کتاب بحار الانوار کی تیرہویں جلد میں لکھا ہے کہ علی بن  
طاووس کتاب مصباح الزائرین جناب جعفر بن محمد صادق علیہ  
سی روایت کرتے ہیں کہ اون حضرت فی فرمایا کہ جو کہ چالیس صبح  
اس عہد نامہ کے درگاہ الہی میں دعا کرے خدا او سکھ وقت ظہور کی  
اوسکی قبر سے باہر لاتا ہی اور غرض میں اوسکی ہر کلمہ کی ہزار حسنة او سکھ  
عطا فرماتا ہی اور نہرا گناہ اوسکی نامہ علی سی مٹاتا ہی اور وہ عہد نامہ  
یہ ہی اَللّٰهُمَّ رَبَّ النُّوْرِ الْعَظِيْمِ وَالْكَرْبِيِّ الرَّفِيعِ وَرَبَّ الْبَحْرِ  
السَّجُورِ وَمَنْتَ لِمَا التَّوْرِيَّةِ وَالْاِنْجِيلِ وَالزُّبُورِ وَرَبَّ الظِّلِّ

جواب

جواب

در تعقيب

وَأَحْمَدُ رُوْمُنَزَلِ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَرَبِّ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَ  
 الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَبِنُورِ  
 وَجْهِكَ الْمُنِيرِ وَمُلْكِكَ الْقَدِيمِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي  
 أَشْرَقَتْ بِهِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُونَ يَا حَيُّ قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ وَيَا حَيُّ بَعْدَ كُلِّ  
 حَيٍّ يَا حَيُّ حِينَ لَا حَيَّ إِلَّا بِحَيِّهِ الْمَوْتَى مُنِيتِ الْأَحْيَاءُ يَا حَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا  
 أَنْتَ اللَّهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا الْأِمَامَ الْهَادِيَ الْمَهْدِيَّ الْقَائِمَ بِأَمْرِكَ صَلَوَاتُ  
 اللَّهِ عَلَيْهِ وَعَلَى آبَائِهِ الطَّاهِرِينَ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِي مَشَارِقِ  
 الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا سَهْلَهَا وَجَبَلِهَا بَرِّهَا وَبَحْرِهَا عَنِّي وَعَنْ وَالدِّينِ مِنْ  
 الصَّلَاةِ زَيْنَهُ عَزَّ شَرُّ اللَّهِ وَمِدَادُ كَلِمَاتِهِ وَمَا أَحْصَاهُ عَلَيْهِ وَأَحَاطَ بِهِ  
 كِتَابُهُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَحْبَبْتُ دَلَهُ فِي صَبِيحَةِ يَوْمِي هَذَا وَمَا عِشْتُ مِنْ آيَاتِهِ  
 عَهْدًا وَعَقْدًا وَبَيْعَةً لَهُ فِي غُنْفِي لَا أَحُولُ عَنْهَا وَلَا أَزُولُ أَبَدًا اللَّهُمَّ  
 اجْعَلْنِي مِنْ أَنْصَارِهِ وَأَعْوَانِهِ وَالذَّابِّينَ عَنْهُ وَالْمُسَارِعِينَ إِلَيْهِ فِي  
 قَضَاءِ حَوَائِجِهِ وَالْمُحَامِلِينَ عَنْهُ وَالسَّابِقِينَ إِلَى إِرَادَتِهِ الْمُسْتَشْهِدِينَ  
 بَيْنَ يَدَيْهِ اللَّهُمَّ إِنَّ حَالِي بَيْنِي وَبَيْنَهُ الْمَوْتُ الَّذِي جَعَلْتَهُ عَلَيَّ عِبَادَةً  
 حَتْمًا فَأَخْرِجْنِي مِنْ قَبْرِ مُؤْتَرِّكَفْنِي شَاهَرًا سَيْفِي مُجَرِّدًا قَتَائِي  
 مُبَلِّيًا دَعْوَةَ الدِّاعِي فِي الْحَاضِرِ وَالْبَادِ اللَّهُمَّ ارْزُقِي الطَّلْعَةَ الرَّشِيدَةَ  
 وَالْغُرَّةَ الْحَمِيدَةَ وَاجْعَلِي بَصَرِي بِنَظَرَةِ مَنِّي إِلَيْهِ وَجَعَلِي فَرْجَهُ



وَسَيَسِّرُ مَخْرَجَهُ وَأَوْسِعَ مِنْجَاهُ وَأَسَانِي بِنِي مَحَجَّتَهُ وَأَنْفِذْ أَمْرَهُ  
وَأَشْدُدْ دَاوْرَهُ وَأَعْمِرِ اللَّهُمَّ بِهِ بِلَادَكَ وَأَخِي بِهِ عِبَادَكَ فَإِنَّكَ قُلْتَ  
وَقَوْلِكَ حَقٌّ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ  
فَاطْهَرِ اللَّهُمَّ لَنَا وَلِيكَ وَابْنِ بِنْتِ نَبِيِّكَ الْمُسَمَّى بِاسْمِ رَسُولِكَ  
حَتَّى لَا يَظْفَرَ بَشَرٌ مِنَ الْبَاطِلِ إِلَّا مَرْقَهُ وَتُحَقِّقَ الْحَقُّ وَيُحَقِّقَهُ  
وَأَجْعَلْهُ اللَّهُمَّ مَفْزَعًا لِمَنْ ظَلَمَ عِبَادَكَ وَنَاصِرًا لِمَنْ لَا يَجِدُ لَهُ نَاصِرًا  
غَيْرَكَ وَتُجَدِّدَ الْمَاعِظَ مِنْ أَحْكَامِ كِتَابِكَ وَمُسْتَشِيدًا لِأَوْرَدِهِ مِنْ  
أَعْلَامِ دِينِكَ وَسُنَنِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاجْعَلْهُ مِمَّنْ  
حَصَّنَتْهُ مِنْ بَاسِ الْمُعْتَدِينَ اللَّهُمَّ وَسِّرْ نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَآلِهِ بِرُؤْيَيْهِ وَمَنْ تَبِعَهُ عَلَى دَعْوَتِهِ وَارْحِمِ اسْتِكَانَتَنَا بَعْدَهُ  
اللَّهُمَّ اكْشِفْ هَذِهِ الْغَمَّةَ عَنِ الْأُمَّةِ بِحُضُورِهِ وَجْعَلْ لَنَا ظُهُورَهُ لِيُخَلِّصَ  
يُؤْنَسَ بَعِيدًا وَنُورِيهِ قَرِيبًا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ بِسْمِ تِسْتَبِيحِهَا  
رَبِّ السَّامِوَاتِ أَوْرَسَتْ بَرِيٍّ أَوْرَسَتْ بَرِيٍّ أَلْجَلَّ يَا مُوَلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ أَوْرَسَتْ  
مَنْفَاحِجَ الْبَنِيَّةِ مِنْ حَضْرَتِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَيُفْقَلُ هِيَ جَوْكِهِ سَدَّ عَالِيهِ  
نَاصِيحِ كِيٍّ ثِيْرِيٍّ وَطَلِيٍّ بِرَأْسِ حَاجَتِ كِيٍّ حَاجَتِهَا مِنْ دُنْيَا أَوْرَاسَتْ سَيٍّ وَهْمُ قُرُونٍ  
بِأَجَابَتِ سَوَّلِيٍّ أَوْرَاسَتْ جَمَامَ عَالَمٍ بِرَأْسِ بِلَا هُوَ كَلِمَةُ خَيْرٍ أَوْ سَكُونٍ بِهَوْنٍ كَلِمَةُ أَوْرَاسَتْ سِنِيٍّ وَاللَّهِ  
أَسَدٌ عَاكِفٌ أَلْبَهُونِيٍّ أَوْ مِيُونِيٍّ مَغْزُورٍ أَوْرَاسَتْ مِيُونِيٍّ أَوْرَاسَتْ شَمْسٍ دَسِيرٍ غَالِبٍ أَوْرَاسَتْ أَوْرَاسَتْ

جو کوئی قصد او سکی بدیگا کریگا تو وہ بدی پھر کی اسی طرف عاید ہوگی اور خدا تعالیٰ  
 ہیکہ اسد عالمی پڑھنی والی کیواسطی دس لاکہ حسنہ ورمحو کریگا دس لاکہ گناہ اور سلا  
 کریگا و باور طاعون تو ورمگ مفاجات سی تو پھونچیکا اسی رزق اوس حکیم سی کہ  
 گمان نہ کرتا ہوگا اور جائیگا و نیاسی ایمان اور حبوبت کہ قبر سی باہر نکلیگا تو آئیگا ایک  
 فرشتہ اور او سکی سانس الی کہڑا ہوگا ایک بوق لیکر اور سوار کریگا اوس براق پر اور پھونچیکا  
 طرف بہشت کی اور جو کہ باعقاد صحیح اسد عالمی پڑھنی دلیل و حقیر ہو دنیا و آخرت میں اور  
 بزرگان مانہ پڑھنی پڑ اسد عالمی ملاومت کرنی آئی میں و کہتی ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام  
 اسد عالمی نام کہابی مفتاح افشوح اور رمز الكنوز اور ایک سید بزرگ فی کہا ویکہا مینی یک  
 سفینہ میں لکھی ہوئی یہ غاخط جناب امیر المؤمنین علیہ السلام سی بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 الْأَيُّهَا مَنْ دَلَعَ لِسَانَ الصَّبَاحِ بِنُطْقٍ تَبْلُجُهُ وَسَجَّ وَطَعَ اللَّيْلُ  
 الْمُظْلِمَ بِغَيَاهِبِ تَجْلُجِهِ وَأَتَقَنَ صُنْعَ الْفَلَاحِ الدَّارِ فِي مَقَادِيرِ  
 تَبْرِجِهِ وَشَعَّعَ ضِيَاءَ الشَّمْسِ بِنُورِ تَأَجُّجِهِ يَا مَنْ دَلَّ عَلَى آتِهِ  
 بِذَاتِهِ وَتَنَزَّاهُ عَنْ مُجَانَسَةِ مُحَلِّ قَاتِهِ وَجَلَّ عَنْ مُلَامَرَةِ كَفْيَاتِهِ  
 يَا مَنْ قَرُبَ مِنْ خَطَرَاتِ الظُّنُونِ بَعُدَ عَنْ مُلَاحَظَةِ الْعُيُونِ وَ  
 عَلِمَ بِمَا كَانَ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ يَا مَنْ أَرَقَدَنِي فِي مَهَادِ آمِنِهِ وَأَمَانِهِ  
 وَاقْطَعَنِي إِلَى مَا مَخَنَنِي بِهِ مِنْ مَنَنِهِ وَاحْصَانِهِ وَكَفَّ أَكْفَ الشُّوْعِ  
 عَنِّي بِيَدِهِ وَسُلْطَانِهِ صَلِّ اللَّهُمَّ عَلَى الدَّلِيلِ إِلَيْكَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

وہی

وَأَلْهَمَكِ مِنْ أَسْبَابِكَ بِحَبْلِ لَشَرَفٍ لِطَوْلٍ وَالنَّاصِغِ الْحَسْبِ  
 فِي ذُرْوَةِ الْكَاهِلِ الْأَعْبَلِ وَالثَّابِتِ الْقَدَمِ عَلَى زَحَالِقِهَا فِي الزُّمْرِ  
 الْأَوَّلِ وَعَلَى إِلَهِ الطَّيِّبِينَ الْأَخْبَارِ وَالْأَمَّةِ الْمُصْطَفَيْنِ الْأَبْرَارِ  
 وَأَفْتَحِ اللَّهُمَّ لَنَا مَصَارِيعَ الصَّاحِ بِمِفْتَاحِ الرَّحْمَةِ وَالْفَلَاحِ الْبِسْمِ  
 اللَّهُمَّ مِنْ أَفْضَلِ خَلِجِ الْهَدَايَةِ وَالصَّلَاحِ وَأُغْرِسِ اللَّهُمَّ لِعَظَمَتِكَ فِي  
 شَرِبِ جَنَانِي نَبَايِعَ الْخُسُوعِ وَأَجْرِ اللَّهُمَّ هَيْبَتِكَ مِنْ أَمَاقِي ذُرْفَاتِ  
 الدُّمُوعِ وَأَدِّبِ اللَّهُمَّ نَزَقَ الْحُرْقِ مِنْ بَازِمَةِ الْقُنُوعِ إِلَهِي إِنْ لَمْ  
 تَبْتَدِ أُنِي الرَّحْمَةَ مِنْكَ مُحْسِنِ التَّوْفِيقِ فَمِنْ السَّالِكِ بِي إِلَيْكَ فِي أَوْضَحِ  
 الطَّرِيقِ وَإِنْ أَسْلَمْتَنِي أَنْتَ لِقَائِدِ الْأَمَلِ وَالْمُنَى فَمِنْ الْمُقْبِلِ عَثْرَاتِي  
 مِنْ كِبَوَاتِ الْهَوَى وَإِنْ خَدَلْتَنِي نَصْرَكَ عِنْدَ مُحَارَبَةِ النَّفْسِ وَالشَّيْطَانِ  
 فَقَدْ وَكَلْتَنِي خَدْلَكَ إِلَى الْحَيْثُ النَّصَبِ الْحَرَمَانِ إِلَهِي أَتَرَانِي مَا أُنَيْتَكَ  
 إِلَّا مِنْ حَيْثُ الْأُمَالِ أَمْ عَلِقْتُ بِأَطْرَافِ جِبَالِكَ إِلَّا حِينَ بَاعَدْتَنِي ذُنُوبِي  
 عَنْ دَارِ الْوَصَالِ فَبَسُّ الْمِطْبَةِ الَّتِي امْتَطَلَتْ نَفْسِي مِنْ هَوَاهَا قَوَاهَا  
 لِمَا سَوَّلَتْ لَهَا ظُنُونُهَا وَمَنَاهَا وَتَبَّالَهَا مَجْرَاهَا عَلَى سَيْدِهَا وَمَوْلَاهَا إِلَهِي  
 قَرَعْتُ بَابَ رَحْمَتِكَ بَيْدِ رَجَائِي وَهَرَبْتُ إِلَيْكَ لِاجْتِمَاعِ مَنْ فَرَطَ أَهْوَائِي وَ  
 عَلِقْتُ بِأَطْرَافِ جِبَالِكَ أَنَا مِلَّ وَلَا بِي فَاصْغِ اللَّهُمَّ عَمَّا كَانَ أَجْرُكُمْ مِنْ زِلَالِي  
 وَمَخْطَأِي وَقَلْبِي اللَّهُمَّ مِنْ صَرْعَةِ رَدَائِي فَإِنَّكَ سَيِّدِي وَمَوْلَايَ

وَمُعْتَمِدِي وَسَجَلِي وَغَايَةُ مُنَايَ فِي مُنْقَلَبِي وَمَتَوَايَ إِلَهِي كَيْفَ  
 تَطْرُدُ مِسْكِينَ التَّجَالِيكَ مِنْ لَذْنُوبٍ هَارِبًا أَمْ كَيْفَ تَحْبِثُ مُسْتَرْشِدًا  
 فَصَدَّ إِلَى جَنَابِكَ سَاعِيًا أَمْ كَيْفَ تَرُدُّ ظِمَانًا وَرَدَّ إِلَى حِيَاضِكَ شَارِبًا  
 كَلَّا وَحِيَاضُكَ مُتَرَعَّةٌ فِي ضَنْكِ الْحَوْلِ وَبَابُكَ مَفْتُوحٌ لِلطَّلَبِ وَ  
 الْوَعُولِ وَأَنْتَ غَايَةُ السُّؤْلِ وَنَهَايَةُ الْبَأْمُولِ إِلَهِي هَذِهِ أَرَمَةٌ  
 نَفْسِي عَقَلْتَهَا بِعِقَالِ مَشِيَّتِكَ وَهَذِهِ أَعْبَاءُ ذُنُوبِي دَرَأْتُهَا  
 بِرَأْفَتِكَ وَعَفْوِكَ وَرَحْمَتِكَ وَهَذِهِ أَهْوَاؤِي الْمُضِلَّةُ وَكَلَمْتُهَا  
 إِلَى جَنَابِ لُطْفِكَ وَكَرَمِكَ وَرَأْفَتِكَ وَعَفْوِكَ وَاجْعَلِ لِلَّهِمَّ  
 صَبَاحِي هَذَا نَارًا لَا عَلَى بَضِيَاءِ الْهَدَى وَالسَّلَامَةِ فِي الدَّيْرِ وَالدُّنْيَا  
 وَمَسَائِي جَنَّةً مَرَكَبِيكَ الْعِدَا وَوَقَايَةً مِنْ مُرْدِيَاتِ أَهْوَايَ إِنَّكَ قَادِرٌ  
 عَلَى مَا تَشَاءُ تُوْنِي الْمُلْكَ مِنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ  
 مِنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ  
 تُوْجِعُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْجِعُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتَخْرِجُ أَحْمَى مِنَ الْبَيْتِ وَ  
 تَخْرِجُ الْبَيْتَ مِنْ أَحْمَى وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
 سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ جَلَّ شَأْؤُكَ مَنْ ذَا يَعْرِفُ قُدْرَتَكَ  
 فَلَا يَخَافُكَ وَمَنْ ذَا يَعْلَمُ مَا أَنْتَ فَلَا يَمْلِكُ الْفِتْ بِقُدْرَتِكَ  
 الْفِرْقَ وَفَلَقْتَ بِرَحْمَتِكَ الْفَلَقَ وَأَنْزَلْتَ بِكَرَمِكَ دِيَارَ أَحْمَى الْعَسَقِ

وَجَوَابُ

وَأَنْهَرْتَ الْمِيَاهَ مِنَ الصُّمِّ الصَّيَاحِيْدِ عَذَابًا وَأُجَاجًا  
وَأَنْزَلْتَ مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَاجًا وَجَعَلْتَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ  
لِلْبَرِّيَّةِ سِرَاجًا وَهَاجًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تُمَارِسَ فِيهَا ابْتَدَأْتَ  
لُغُوبًا وَلَا عِلَاجًا فَيَا مَنْ تَوَحَّدَ بِالْعِزِّ وَالْبَقَاءِ وَقَهَرَ عِبَادَهُ  
بِالْمَوْتِ وَالْفَنَاءِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الْأَتْقِيَاءِ وَاسْتَمِعْ نِدَائِي  
وَاسْتَجِبْ دُعَائِي وَاهْلِكْ أَعْدَائِي وَحَقِّقْ بِفَضْلِكَ أَمَلِي وَرَجَائِي  
يَا خَيْرَ مَنْ دُعِيَ إِلَيْهِ لِكَشْفِ الضُّرِّ وَالْمَأْمُولِ لِكُلِّ عُسْرٍ  
يُسِّرْ بِكَ أَنْزَلْتَ حَاجَتِي فَلَا تُرُدَّنِي يَا سَيِّدِي مِنْ سَنِي مَوَاهِبِكَ  
خَائِبًا يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ  
وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَذَرِّيَاتِهِ أَجْمَعِينَ \* پس سجدہ کراؤ  
کہ اے الٰہی قلبی محجوب و عقلی مغلوب و نفسی معیوب و  
ہوائی غالب و طاعتی قلیل و معصیتی کثیر و لسانی مقتر  
بالذنوب و کفایتی یا علام الغیوب فاغفر لی ذنوبی  
یا غفار الذنوب یا ستار العیوب یا شدید العقاب یا غفور  
یا حلیم اقص حاجتی بحق القرآن العظیم و صلی اللہ علی محمد  
وآلہ الطاہرین \* فصل ساتویں پانچویں صبح و شام کی سجدہ  
معتبرین الحیوۃ میں حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے جو کہ پہلی طلوع

در صلوٰۃ

در صلوٰۃ

آفتاب سی اور پہلی غروب آفتاب سی دس مرتبہ استہلیل کو پڑھی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْخَزَائِفُ وَهُوَ حَيٌّ وَيَمُوتُ وَيَحْيِي وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ \* كفارہ اوسکی گناہوں کا ہواوس روز کی اور دوسری روایت میں ہی خدا کی ملاقات نہیں کرتا ہی بندہ ساتھ کسی بہتر غسل کی اوسکی عمل سی مگر وہ شخص کہ مثل اوسکی عمل کرتا ہو اور کتاب مقباس المصابیح میں لکھا ہی کہ کلینی اور ابن بابویہ اور شیخ طوسی اور علمانی ہی ہی لکھا ہے اور دوسرے روایت میں وارد ہوا ہی کہ سنت لازم کہ استہلیل مذکور کو دس مرتبہ پڑھی اور دس مرتبہ بھی أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ يَحْضُرُونِ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ \* اور فرمایا کہ اگر ان دونوں ذکر کو ان دونوں وقت میں فرما کر کری تو قضا کری جس طرح نماز کی قضا کرتا ہی اور کتاب عین الحیوة میں بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام منقول ہی کہ جو کہ وقت طلوع دس مرتبہ استہلیل کو پڑھی جو مذکور ہوئی اور دس مرتبہ اللَّهُ هُمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ \* اور پچیس مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ اور پچیس مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور پچیس مرتبہ الْحَمْدُ لِلَّهِ کہی اوسکو اوس صبح غافلون میں نہ لکھیں گے اور اگر ہی ذکر شام کو کہی اوسکو اوس غافلون میں نہ لکھیں گی اور انجیل

اور پچیس مرتبہ

کتاب مقباس المصابیح میں لکھا ہے کہ ابن بابویہ اور اور علما بسند ہی  
 بسیار معتبر حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اور حضرت صادق علیہ السلام  
 سی روایت کرتی ہیں کہ جو کہ شام کو سو مرتبہ اللہ اکبر کہی ایسا ہو کہ سو بندہ  
 آزاد کنی ہوں اور اور سند صحیح میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی منقول  
 ہی کہ جو کہ سو مرتبہ اللہ اکبر کہی پہلی طلوع ہونی آفتاب سی اور پہلی غروب  
 ہونی آفتاب کی حق تعالیٰ ثواب سو بندہ آزاد کرے گا اور کی نامہ اعمال میں لکھتا  
 ہی اور کتاب عین الحیوۃ میں ہی اسی لکھا ہے اور بسند معتبر کتاب عین الحیوۃ  
 میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو کہ صبح کو چار مرتبہ یہ کہے  
 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ بہ تحقیق کہ شکر اس دنیا کیا ہی اور اگر شاہ حضرت امام  
 علیہ السلام سی منقول ہی کہ فرمایا جو کہ قدرت نہ کہتا ہو کسی چیز پر کہ کفارہ دی اپنی  
 گناہوں کا صلوات بہت بھی محمد اور آل محمد پر فرمایا گناہوں سی پاک ہوگا مانند آن  
 دنی کہ انکی پیٹ سی پیدا ہوا تھا اور عین الحیوۃ میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی  
 منقول ہی کہ جو کہ صبح اور شام کو تین مرتبہ کہی رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا  
 وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نَبِیًّا وَبِالْقُرْآنِ بَلَاغًا وَبِعِلِّی  
 اِمَامًا وَبِالْاَوْصِیَاءِ مِنْ وَلَدِہٖ اَیْمَۃً عَلَیْہِمُ السَّلَامُ  
 البتہ حق تعالیٰ پر لازم ہی کہ روز قیامت میں اس کو راضی کرے اور  
 کتاب مذکور میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی منقول ہی

صحیح

کو چار مرتبہ یہ کہے

منقول ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص پر گزری کہ  
 اپنی باغ میں درخت بوتا تھا حضرت کہڑے ہوئی اور فرمایا کہ چاہتا ہی  
 تو تجھ کو دالت کروں میں اوس درخت بونے پر کہ جڑ اوسکی ثابت تر  
 اور سیوہ اوسکا جلد تر پہونچی والا اور نیک تر اور باقی تر ہو کہا مان فرمایا  
 ہر صبح اور شام کو کہہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ  
 اکْبَرُ کہ حق تعالیٰ بعد دہر سچ کی دس درخت بہشت میں تجھ کو کرست  
 فرمائے گا طرح طرح کی میوؤں کی از انجس کہ کتاب بلد الامین میں حضرت  
 امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ پوچھا میں  
 حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی تفسیر مقالید یعنی کلید مائی  
 حاجتا اور سعادات کو فرمایا کہ دس مرتبہ صبح کو اور دس مرتبہ شام کو یہ دعا  
 پڑھے کہ جو کہ پڑھے خدا چہہ خصلتیں اوسکو عطا کرے اول یہ کہ شیطان  
 کو اور اوسکی لشکر کو اور دشمن شخص پر دست رس نہ ہو دوسرے یہ کہ ایک  
 قطار ثواب و سکوعطا کریں کہ اوسکی ترازوی عمل میں کوہ احدی سنگین تر  
 ہو تیسری یہ کہ اوسکو ایک درجہ دین کہ سوانیکو کارون کے کوئی اس  
 درجہ پر نہ پہونچی چوتھی خدا حورون کو اوس سے ترویج کری یا چون  
 بارہ فرشتی وقت پڑھے دعلی حاضر ہوں اور نامہ میں لکھیں اور روز  
 قیامت کو واسطی اوسکی گواہی دین چھٹی ایسا ہو کہ توریث اور خلیل اور

بسم اللہ



قرآن کی تلاوت کی ہو اور ایسا ہو کہ حج اور عمرہ مقبول کیا ہو اور اگر اس  
رات یا اوس دن مرے اوسکو زمرہ شہداء میں لکھیں یہ دعا ہے  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالحمد لله استغفر الله  
لأحوال ولا قوة إلا بالله هو الأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ  
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ سَيِّدُ الْخَيْرِ  
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اور اس دعا کو جنتہ الواقیہ اور مقباس  
المصابیح اور مصباح کفعمی میں بھی لکھا ہے از انجملہ کتاب جنتہ الواقیہ  
میں وارد ہے کہ ایک شخص جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت  
میں آیا شکایت کی فقراور بیماری کی فرمایا کہ ہر صبح اور شام یہ دعا پڑھ  
اوتی تین دن یہ دعا پڑھ ہی دور ہوا اوس سی فقراور بیماری لأحوال  
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا يَمُوتُ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ  
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذَّلِيلِ وَكَتَبْتُ تَكْبِيرًا از انجملہ دعا  
صحیفہ کاملہ کی صبح و شام پڑھنا چاہیے کہ جو انشاء اللہ تعالیٰ عینہ بھی کرے  
فصل آہون میں بیان سجدہ شکر اور ادعیہ سجدہ شکر کا  
اور ثواب سجدہ شکر کا سجدہ بی انتہا ہے چنانچہ مقباس المصابیح  
میں لکھا ہے کہ اجماع علماء شیعہ ہی کہ سجدہ شکر سنت ہی وقت حاصل

تکبیر

ہوئی کسی نعمت کی اور دور ہوئے کسی بلا کی اور بہترین اقسام سجدہ بعد نماز کی ہے واسطی شکر توفیق ادای نماز کے اور سجدہ صحیح حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتے ہیں کہ جو مومن خدا کو سجدہ کرے واسطی شکر کسی نعمت کی سو نماز کی حق تعالیٰ واسطی اوسکی دس حسنه لکھی اور دس گناہ مٹائی اور دس درجہ بہشت میں بلند کرے اور بہت سند ہای معتبرین اور حضرت علیہ السلام سی منقول ہے کہ نزدیک ترین احوال بندہ کا خدا وہ حالت ہی کہ سجدہ میں ہو اور روتا ہو اور آواز حدیث صحیح میں فرمایا کہ سجدہ شکر واجب ہی ہر مسلمان پر تمام کرتے ہو تم سجدہ شکر سے اپنی نماز کو اور خوش کرتے ہو تم ساتھ اوسکی اپنی پروردگار کو اور خوش کرتے ہو تم ملائکہ کو اپنی سے اور تعجب میں لاتے ہو تم تحقیق کہ جس وقت بندہ نماز پڑھتا ہی اور بعد اوسکی شکر کرتا ہے پروردگار عالمیان حجاب کو درمیان سی بندہ اور ملائکہ کی کہوتا ہے پس فرماتا ہے اے ملائکہ میری نظر کرو میرے بند کی کی طرف کہ ادا کیا فرض میرا اور تمام کیا حمد میرا پس سجدہ کیا بھی واسطی اون شکر نعمتوں کی کہ جو میں نے اوسکو دین ای ملائکہ میرے اوسکو کیا چاہیے دینا ملائکہ عرض کرتے ہیں پروردگار رحمت تیری پس حقیقتاً فرماتا ہی کہ اور کیا چاہیے دینا فرشتے عرض کرتے ہیں پروردگار بہشت تیرا پہر فرماتا ہے کہ اور کیا چاہیے دینا عرض کرتے ہیں پروردگار اکفا

کفایت اسکی ہمت کی اور بر لانا حاجتیں اسکی پس حق تعالیٰ مکرر سوال کرتا  
 ہی اور ملائکہ جواب دیتی ہیں یہاں تک کہ ملائکہ کہتے ہیں پروردگار! اور ہم  
 کچھ نہیں جانتی اسوقت خداوند کریم فرماتا ہے کہ میں اسکا شکر کروں  
 جس طرح سے اسنی میرا شکر کیا ہی اور توجہ کروں میں طرف اسکی ساتھ پھر  
 فضل کی اور رحمت عظیم اپنی قیامت میں اسکو دکھاؤں میں اور پسند  
 منون حضرت امام رضا علیہ السلام سی منقول ہے کہ سجدہ بعد نماز واجب  
 شکر خدا ہے واسطے اسکی کہ ادا کیا فرض اسکا اور کمتر جو کچھ کہ اس سجدی  
 میں کہیں یہ ہے کہ تین مرتبہ کہیں شکر اللہ راوی فی پوچھا کہ کیا  
 معنی رکھتا ہے شکر اللہ حضرت فی فرمایا کہ معنی اسکی یہ ہے کہ یہ سجدہ  
 مجھ سے شکر خدا کا ہی اوپر اسکی کہ مجھ کو توفیق دی کہ خدمت میں اسکی قیام  
 کیا اور فرض اسکا ادا کیا میں اور شکر خدا موجب مزید نعمت اور توفیق اعطا  
 ہی اور اگر نماز میں کوئی تقصیر ہو گئی ہو کہ ناپلون میں تمام نہ ہوئی ہو اس سجدہ  
 میں تمام ہوتی ہے اور کیفیت اس سجدہ کی جس طرح کہ واقع ہو عمل میں آتی ہے  
 اور احوط یہ ہے کہ اگر زمین پر ہو اور ہو کی مثل سجدہ نماز کی سات عضو  
 سجدہ کرے اور پیشانی کو اوپر چیز پر رکھے کہ نماز میں اوپر رکھتا ہے  
 اور فضل یہ ہے کہ برخلاف سجدہ نماز کی ماتھوں کو زمین پر گاوی اور سینہ  
 اور شکم کو زمین پر پونچا دے اور سنت ہی کہ پہلی پیشانی اوپر زمین کے

بیان سجدہ

رکھی پھر دہنی رخسار کو پھر بائیں رخسار کو پھر پیشانی کو زمین پر رکھے  
 اور اس سبب سی و سجدہ شکر کہتے ہیں اور ظاہر ابدون ذکر بھی عمل میں  
 آتا ہے اور سنت ہی کہ کوئی ذکر کرے اور بہتری کہ کوئی ذکر اور دعا ہو گا  
 اور اوعیہ میں سی کہ مذکور ہونگی اور سجدہ ہی کہ سجدہ کو طول دے چنانچہ  
 منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام بعد طلوع صبح کی سجدہ کرتی تھے  
 وقت زوال تک اور بعد عصر کے شام تک اور صبح منقول ہی کہ حضرت  
 امام رضا علیہ السلام اس قدر سجدہ میں رہتی تھے کہ سنگریزی مسجد کی پسینے  
 سی اور حضرت کی تر ہو جاتی تھے اور روی مبارک اپنی کود و طرف زمین  
 مسجدی ملاتی تھے اور اہل بیہ ہی کہ سجدہ شکر بعد سب تعقیبات کی ہو اور  
 پہلی نوافل کے اور نماز مغرب میں اکثر کہتے ہیں کہ بعد نوافل کی عمل میں لائے  
 اور بعض پہلی نوافل کی کہتے ہیں اور ظاہر او و نون خوب ہیں اور پہلی  
 نوافل سی بجالانا افضل ہے اور دعائیں اس سجدہ کی بہت ہیں ازنا جملہ  
 منجۃ الدعوات میں جناب ممتاز العلماء علی اللہ مقامہ فی لکھا ہی کہ سند  
 مقبر حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر چاہی تو سو مرتبہ  
 شکر اشکر کہہ اور چاہے سو مرتبہ عفو عفو از اجملہ رسالہ  
 مذکور میں ہی کہ سید ابن طاووس علیہ الرحمہ روایت کرتے ہیں کہ جو کہ سجدہ  
 شکر میں اس دعا کو پڑھی پہلی اس سے کہ سر اوٹھائی حاجت او کی برائی ہے

برائے سجدہ

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ قَصَدْتُ وَإِلَيْكَ اعْتَمَدْتُ وَأَسْرَدْتُ وَبِكَ وَفَّقْتُ  
وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَأَنْتَ عَالِمُ بَيْمَارِكْتُ أَزْجَلْمَهْ مَقْبَاسُ الْمَصَابِيحِ  
میں لکھا ہی کہ بہت روایات معتبرہ میں منقول ہے کہ حضرت صادق ۴  
اور حضرت موسیٰ کاظم صلوات اللہ علیہما سجدہ شکر میں بہت فرماتی تھے  
اِنَّكَ مَلِكُ الرَّاحَةِ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوِ عِنْدَ الْحِسَابِ اور بعضی  
روایتوں میں وَلَا مَكْرَ عِنْدَ الْحِسَابِ ہی اور رسالہ نخبۃ الدعوات  
میں ہی اسی لکھا ہی از انجملہ رسالہ مذکور میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام  
سی مروی ہے کہ بہترین سخن نزدیک حق تعالیٰ کی یہ ہے کہ بندہ سجدہ میں  
تین مرتبہ کہی رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِّیْ از انجملہ مقبایس المصابیح  
میں بسید صحیح حضرت صادق علیہ السلام سی مروی ہے کہ سجدہ میں  
کہتے تھے سَجْدًا وَجْهِي لِلَّيْمِ لَوْجِهِ رَبِّ الْعَرْشِ اَزْجَلْمَهْ کتاب  
مذکور میں لکھا ہے کہ ابن بابویہ بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے  
روایت کرتے ہیں کہ جسوقت بندہ سجدہ میں تین مرتبہ کہی يَا اَللّٰهُ يَا  
رَبَّ اَبْنَاءِ يَاسِيْدَا اَلْخَدَاوَنْدِ كَرِيْمِ اَوْ سَكُوْجَابِ دیتا ہے لَبَّيْكَ اِیْ بِنْدُوْ  
میری اور مکارم الاخلاق میں روایت کی ہے کہ جسوقت بندہ  
سجدہ میں يَا رَّبَّ اَبْنَاءِ يَاسِيْدَا اسقدر کہی کہ ایک سانس تمام ہو تو تھا  
فرماتا ہی کہ اپنی حاجت طلب کر از انجملہ مقبایس المصابیح میں لکھا ہے

الْحَمْدُ

بَابُ

کہ گھنٹی اور اور علما بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتے  
 ہیں کہ حیثیت کوئی در اور بیماری اور آزار رکھتا ہو تو بعد نماز کے ہاتھ پہر  
 مسجد گاہ خاک پر اور یہ وہ دعا پڑھ پہر ہاتھ اوپر موضع درو کے پہر اور سات  
 مرتبہ اسی طرح کرو عا یہ ہے یا مگر لکس الارض علی الماء وسدّ الهواء  
 بِالسَّمَاءِ وَاخْتَارَ لِنَفْسِهِ أَحْسَنَ الْأَسْمَاءِ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ  
 عَافِنِي مِنْ كُلِّ سُقْمٍ وَدَاوِ وَأَقْضِ حَوَائِجِي كُلَّهَا پس اپنی حاجتیں طلب  
 فصل دوم کے مبطلات نماز میں بعد الفتاویٰ سی جان کہ جائز ہیں  
 پہنچنا نماز واجب کا حالت اختیار میں بدون سبب کی اور باطل کرنے  
 والی نماز کی چند چیزیں ہیں پہلی جو چیز کہ باطل کرتی ہے وضو کو اغسل  
 اور تیمم کو عمد سے ہو خواہ سہو سے اختیار سی خواہ اضطرار سے دوسرے  
 وہ چیز کہ صورت نماز کی اوس سی باقی نہ رہی مثل اسکی کہ اس قدر سکوت کر  
 کہ اہل سلام اگر مطلع ہوں اوسکی حال سے کہیں کہ نماز نہیں پڑھتا ہی  
 تیسرے کہ فقہہ مارنا عمد اگر چہ بی اختیار ہو چوتھے دو حرفوں سے  
 کلام کرنا ساتھ کلام آدمی کے اگر چہ بے معنی ہو عمد یا ایک حرف معنی دار  
 ہو یا پنجویں رونا امور دنیا یا میت کی لئے عمد الیکن رونا خوف آخرت  
 سی اور واسطے اہلیت طاہرین علیہم السلام کی مضائقہ نہیں ہی چھٹے  
 بدون تقیہ کی آئین کہنا بعد حمد پڑھنے کے ساتویں بدون تقیہ ہاتھ

باندہ فی نماز پڑھنا اٹھوین ترک یا زیادہ کرنا کسی واجب کو واجبات  
 نماز سے عداً نوین زیادہ یا کم کرنا کسی رکن کو ارکان نماز سے عداً ہو  
 خواہ سہو ہو و سہوین منحرف ہونا قبلہ سے عداً اور اگر کوئی مصلیٰ پر  
 درمیان نماز میں سلام کہی تو واجب ہی جواب شل و سکی سلام کی معنیہ  
 فصل تیسرہ زبدۃ الفتاویٰ سی بیان میں اون خللون کے  
 جنکی سبب سی دو سجدے واجب ہوتی ہیں پہلا فراموش کرنا ایک  
 سجدہ کا دوسرا فراموش کرنا شہد کا اور اجزاء شہد حتی درود کا  
 تیسرا شل درمیان چار اور پانچ رکعتوں کی بعد و نون سجدہ کی  
 چوتھا سلام کہنا غیر محل میں یا پانچواں کلام بیجا بغیر ذکر دعا اور قرآن  
 کی شل اسکی کہ سہو نماز میں بات کرے اور علاوہ ان پانچ صورتوں  
 مثلاً اگر کبڑا ہو بیٹھنے کی جگہ یا بیٹھے کھڑی ہونے کی جگہ اور واسطے بیٹھنے  
 اور کھڑی کی کہ سہو واقع ہو دو سجدی سہو کی احوط ہیں اور واجب ہی  
 آمین نیت اور ذکر اسطرح کہ ہر سجدی میں کہی بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ  
 وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اور چاہئے کہ شہد خفیف پڑھے  
 اسطرحی اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً رسول اللہ  
 اللہم صل علی محمد و آل محمد پھر و نون سلاموں سے ایک کو کہی اور  
 معتبر ہی ان دو سجدہ و نین استقبال قبلہ اور طہارت اور سب وجہین کہ جو

در سجدہ نماز  
 سہو  
 اگر کسی نے نماز میں سہو کر لیا تو اسے دوبارہ پڑھنا چاہیے

معتبرین احتیاط اور لازم ہے کہ بعد نماز کی فوراً بجالا دے اور اگر فراموش  
 کرے جبہ وقت کہ یاد آوی بجالا دے اور اگر دیر کری احوط ترک کرنا ہے  
 اور چاہیے کہ جو چیز کہ فراموش ہوئی ہو اسکو ادا کری بعد اسکی وضو نہ ہو کر  
 فصل چوتھی رکعتوں کے شک کی بیان میں جان کہ شک  
 نماز دو رکعتی اور ستر رکعتی میں مبطل نماز ہے اور اگر طرح نماز باطل ہے  
 اگر نہ جانیں کہ کتنی رکعتیں مانگ پر ہیں اگرچہ نماز چار رکعتی ہو اور اگر  
 اگر شک کری درمیان ایک رکعت اور زیادہ کی نماز باطل ہے لیکن شک  
 درمیان دو اور زیادہ کے حکم اسکا نہ ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ اور شک  
 ہونیکے ساتھ ہی نماز فریضہ میں حکم ساتھ باطل ہونیکے نہیں ہوتا بلکہ  
 بعد اقرار شک کی بان اقویٰ نہ لازم ہونا تروی کا ہے اگرچہ تروی  
 احوط ہی مؤلف کہتا ہے کہ تروی کی سنتے فکر کرنا ہے اپنی شک سے نکلنے  
 یاد آوے اور نماز چار رکعتی میں شک کی چند تسعین میں پہلی شک نماز  
 چار رکعتی میں درمیان دو اور تین رکعتوں کی اگر قبل اکمال دونوں  
 سجدوں کی ہے نماز باطل ہے اگر یہ اکمال دونوں سجدوں کی ہے تو  
 بناتین رکعت پر کر کے نماز کو تمام کرے بعد اسکی اگر کوئی احتیاط کی  
 کھڑی ہوئی خواہ دو رکعت بیخص کی پر ہے اور اکمال دو سجدہ و نماز مکمل  
 ہوتا ہی ساتھ ہر اوٹھانی کے دوسری سجدی ہے، دوسرے شک درمیان



تین اور چار کی قبل دونوں سجدوں کی ہو خواہ بعد بنا چار رکعت پر کرے  
 نماز کو تمام کرے اور ایک رکعت نماز احتیاط کھڑی ہو کے خواہ دو رکعت  
 بیٹھنے کی پڑھے تیسے شک درمیان دو اور چار کے قبل اکمال دونوں  
 سجدوں کی نماز باطل ہے اور بعد اکمال دونوں سجدوں کے صحیح ہی بنا  
 چار پر کرے نماز کو تمام کرے اور دو رکعتیں نماز احتیاط کی کھڑی ہو کے  
 پڑھے چوتھے شک درمیان دو اور تین اور چار کے قبل اکمال دو سجدوں  
 نماز باطل ہی اور بعد اکمال دو سجدوں کی صحیح ہی بنا چار پر کر کے نماز کو  
 تمام کرے اور دو رکعت نماز احتیاط کی پہلی کھڑی ہو کی بعد اوسکی دو رکعت  
 بیٹھنے کی پڑھے پانچویں شک درمیان چار اور پانچ کی اگر بعد سر اوٹھنا  
 دوسرے سجدے سے ہو بنا چار پر کر کے نماز کو تمام کرے اور دو سجدے  
 سہو کی کری اور شک اگر قبل رکوع کی ہو بیٹھے اور بنا چار پر کر کے نماز کو  
 تمام کرے اور ایک رکعت نماز احتیاط کھڑی ہو کے یا دو رکعت بیٹھنے کی  
 پڑھے اور علاوہ ان دو قسموں کے نماز باطل ہے چھٹی شک درمیان تیرا ہی  
 پانچ کی کھڑی ہونے کی حال میں پس بیٹھ جائی اور یہ شک رجوع کرتا ہے دو  
 اور چار کی طرف اور حکم اوسکا بیان ہوا ساتویں شک درمیان سو اٹھ تیر  
 چار اور پانچ کے کھڑی ہونے کی حال میں پس بیٹھ جائی اور یہ شک رکوع  
 کرتا ہی طرف دو اور تین اور چار کی اور حکم اوسکا مذکور ہوا آٹھویں شک

بیان شد

در میان پانچ اور چہ کی کثرت ہو نیکی حال میں پس بیٹھ جای اور یہ  
 شک رجوع کرتا ہے چار اور پانچ کی طرف اور حکم اوسکا گذرا کہ بعد فراغ ہونے  
 دو نو سجدہ و نسی بنا چار پر کرے اور دو سجدہ ہی سہو کی کری اور واجب  
 نماز احتیاط کو فوراً قبل اسکی کہ کوئی مبطل نماز عمل میں لاوی بجا لاوی  
 اور اس نماز میں حمد کا پڑھنا مقرر ہی نہیں ہے در میان حمد اور تسبیح  
 اربعہ کی اور سورہ ساقط ہے اور اخفات سی پڑھنا احوط اور اولی ہے  
 اور اگر شک کری نماز احتیاط کی رکعت میں بنا اکثر پر رکے مگر یہ کہ اکثر  
 ہو اور نماز احتیاط میں سبب شتر طین کہ جو نماز میں واجب میں ہیں معتبر  
 ہیں اور واجب ہی ہمیں تشہد اور سلام اور ذکر رکوع اور سجود اور سب  
 ارکان اور افعال اور اگر منافی نماز قبل نماز احتیاط کی واقع ہو یا تاخیر  
 نماز احتیاط کی پڑھنے میں اسقدر ہو کہ عرف میں فوریت باقی نہ رہی تو احتیاط  
 یہم ہی کہ نماز احتیاط کو بجا لاوے اور اعادہ اصل نماز کا کرے اور چونکہ  
 لازم ہی وہ اعادہ اصل نماز کا ہی اگر جمع ہوں سجدہ سہو اور اجزاء فراموش  
 شدہ اور نماز احتیاط پس مقدم کری نماز احتیاط کو اجزاء فراموش شدہ  
 پر اور سجدہ سہو کو بسکی آخرین بجا لاوی پس اگر اول نماز میں سہو بات  
 لی اور تشہد اول کو فراموش کیا اور شک کیا در میان تین اور چار رکعتوں  
 مثلاً تو پہلی نماز احتیاط کی پڑھے بعد اسکی تشہد کو قضا کری بعد اوسکے

پانچ

سہو کی سجدی کرے واسطی کلام بیجا کی

فصل پانچویں مسائل متفرقہ میں جو بطریق تتمہ زبدۃ الفتاویٰ  
میں مذکور ہیں مسئلہ حالت اختیار میں ترک کرنا سورہ کا نماز سنتی  
میں جائز ہے اور سب طرح بیہوشی کے نماز پڑھنا مسئلہ بعد فرض عجز اور قصو  
کی درست کرنی تجوید سے ہر چند سائبہ سفر کرنے بدون جرح کی ہو نماز  
صحیح ہی خصوصاً و سوقت کہ نماز جماعت ہی اوسکی واسطی ممکن نہ ہو لیکن بار  
اد پر اخراج حروف کی مخارج مقررہ ہی نہیں ہے بلکہ مدار اوپر حاصل ہو  
تینہ کے ہی نزدیک اہل خبرہ کی کیا خود رجوع کرے طرف اہل خبرہ اور اہل  
لسان کی عرب فصیح سی یاد و شاید عادل خبر دین مسئلہ اگر کسی پیش نماز کو  
دیکھی کہ بیچھی اوسکی بہت مؤنین نماز پڑھتے ہیں اگر سبب وثوق اور  
اطمینان عدالت کا ہو تو چھپے اوسکی نماز جائز ہے مسئلہ مضطر کو بعد  
نصف شب کی پڑھنا نماز عشا کا بقصد قربت بدون تعرض واداء و قضا  
فی ولی ہے مسئلہ عورت کو نماز میں چھپانا باطن قدم اور پشت و  
اور کف دست کا لازم نہیں ہی مسئلہ زیور خشن اگر عورت کی بدن  
میں ہو نماز صحیح ہی مسئلہ رومال رشیم کا اور جو چیز رشیم کی کہ لباس  
اوسکو نہ کہہ سکیں نماز میں جائز ہی بلکہ پائیں کہنا لباس حریر کا بھی نماز  
میں جائز ہے مسئلہ سنجاف حریر جس قدر تک کہ عرف میں سنجاف

بنا کمال متغیر

کبیرین نماز اور غیر نماز میں مردوں کو جائز ہے مسئلہ یا سوم کو پڑھنا قضای  
 نماز صبح کا امام کی ظہر کے ساتھ و رقصای عصر و امام کی مغرب کی ساتھ یا نماز  
 مغرب کے ساتھ امام کی عشا کی یا عکس صبح ہی سوای اون نمازون کی کہ جب  
 زیادت میں اختلاف ہو مثل نماز صبح کی ساتھ ازایات کے یہہ شکل ہے  
 مسئلہ سنی سلام السلام علیک میں و طعی میت کی رحمت خدا اور وہ  
 زندہ کی سلامتی ہے مسئلہ جو شخص کہ شعوال لذتہ ہر ساتھ دوسرے  
 واجبات مثل حج اور زکوۃ اور نماز یومیہ وغیرہ کی نماز یومیہ حاضر کو وقت  
 میں پڑھ سکتا ہے مسئلہ لباس بال کا کہ کافر کی باتہ سے ملی اور  
 مجہول ہو کہ نہیں جائز ہے کہ کس حیوان سے ہے طابری لیکن نماز اون  
 جائز نہیں ہی اگر شک عقلائی ہو کہ حیوان حلال گوشت سے ہی یا نہیں  
 لیکن مثل نبات میں کہ قول لوگوں کا اور اکثر عقلا کا یہ ہے کہ وہ حیوان حلال  
 گوشت سے ہی نماز جائز ہے مسئلہ ایسا جو راب کہ پند لیون کو نہ چپاؤ  
 پہننا او سکا نماز میں جائز ہی مسئلہ او غام بقاعدہ یہ بلون لازم نہیں  
 مسئلہ وقف ساتھ حرکت کی جائز ہے اور وسیل ساتھ مکون ہی بنا  
 اقوی جائز ہے اگر بعد اسکی ہمزہ وصل نہ ہو اور اگر ہو اور فی الجملہ فصل کرے  
 صحیح ہی مسئلہ او غام صغیر کہ ایک لفظ میں ہوتا ہی مثل جد لازم ہی اور  
 او غام کبیر کہ دو لفظوں میں ہوتا ہے مثل جادت تلک سنت ہی مسئلہ

جائز نہیں ہے

محروف مقطعات مثل الم اور مد متصل کہ لفظ واحد میں ہوتا ہے مثل جاہ  
 واجب ہی اور منفصل کہ دو لفظوں میں ہوتا ہے مستحب ہی مثل لا الہ الا اللہ  
 وقف میں سکوت بقدر ایک نفس کہنچنے کی ثابت نہیں سکوت فاصل کافی ہی  
 مسئلہ مد بقدر چار الف کی یا کم ثابت نہیں ہی مد عرفی کفایت کرتا ہے  
 مسئلہ نماز پڑھنی عورت کی مرد کی پہلو میں یا او سکی آگے بدون دس ٹاہ  
 کی فاصل کی یا بدون حائل کے جائز ہے مسئلہ حکم جہر اور اخفات کا  
 فرائض یومیہ کیو سطلی ہے اور دوسری نماز و نین اختیار ہے در میان جہر اور  
 اخفات کی مسئلہ سنگ غیر معدنی پر باوجود ہونے زمین کی سجدہ نماز کا  
 جائز ہے اور سجدہ کرنا گچ پر کہ سوختہ نہ ہو جائز ہی اور گچ سوختہ پر ہی و تسبیح  
 اور خشت پختہ پر جائز ہونا سجدہ کا خالی قوت سی نہیں ہی مسئلہ جو شخص  
 کہ ذمہ لو سکی نماز واجب تھا ہونا نماز مستحب اس سی صحیح ہی مسئلہ اگر کاغذ  
 کہانی اور پٹنی کی چیز سے بنا ہو سجدہ او سپر صحیح ہی اس شرط سی کہ ایسی چیز  
 سی لکھا نہ ہو کہ سجدہ او سپر صحیح نہیں ہی والا لازم ہے رکھنا پیشانی کا او  
 مقام پر کہ خالی ہو مانع سی مسئلہ اگر کوئی شخص کم آہٹہ فرسخ سی اور زیا  
 چار فرسخ سی جاوے یا چار فرسخ ایک روز میں جانی اور دوسری روز  
 قبل پٹنی دس روز کی پیری قصر قوی و راحوط جمع ہی مسئلہ جس جگہ نما  
 قصر ہی روزہ ہی ساقط ہی اور جس جگہ روزہ ساقط ہی نماز قصر ہی مگر بعض

نماز پڑھنی

مواضع میں مسئلہ کافی ہی حاصل ہونی میں وطن کی کہ شخص قصد کر کہ اس بلد میں مثلاً رہی اور اخذ کری اور اس بلد کو مکان اپنے رہنی کا اور ملک ضرور نہیں ہی اور چہمہ مہینی رہنا ہی شرط نہیں ہی مسئلہ دس روز اقل اقامہ ہے مسئلہ حد ترخص میں پوشیدہ ہونا دیوار کا یا نہ سنا جانا اذان کا ایک دو نون میں واسطے قصر نماز کی کافی ہے جانی میں ہو خواہ پہلے میں مسئلہ مسافر فی کسی مقام میں جسا تہ قصد دس روز رہنی کی ایک نماز تمام پڑھی جب تک کہ وہاں ہی حکم مقیم میں ہی روزہ رکھیگا اور نماز تمام پڑھیگا عازم سفر کا ہو خواہ مترود ہو جب تک کہ اس بلد سے بقصد سفر کی باہر نہ جاوی مسئلہ اگر سہو کیا رکوع کو اور قبل سجدی کی یا کیا سیدھا کھڑا ہوا اور رکوع کرے مسئلہ اگر طہارت اور ذکر رکوع کو فراموش کری اور قبل سجدی کے یاد آوی ساقط ہی بھت اسکی کہ محل وسکا گذر گیا اور عود اسکی طرف باعث زیادتی رکن کا ہی مسئلہ اگر قیام بعد رکوع کو یا اس میں درنگ کرنی کو فراموش کری اور قبل سجدی کی یاد آوے چاہیے سیدھا ہوا اور درنگ کری اور بعد سجدہ کی یاد آوی تو ضرور نہیں رکھتا مسئلہ اگر سہو کری ایک سجدی کو اور قبل رکوع کی یاد آوی سجدہ کرنا واجب ہی اور مراعات ترتیب کی اقوال اورال میں لازم ہی مسئلہ اگر شک کری دو نون سجدوں یا ایک سجدی میں تشہد

یہ سب کچھ

پڑھنی کی حال میں اعتبار نہیں ہے مسئلہ الحاق مقدمات کا ساتھ فعل  
کی مشکوک میں قوی ہے مسئلہ اگر شک کرے قیام متصل ہر رکوع میں حمد  
نہ ہونیکے اور قبل پہنچی حد رکوع میں اعتبار نہیں ہی بنا برا قوی مسئلہ  
اگر شک کرے قبل سجدی کی قیام بعد رکوع میں یا اوسمین دنگ کرنے کو  
اعتبار نہیں ہی اگر خم ہوا ہی مسئلہ درمیان دو سجدہ سہو کے بیٹھنا اور  
دنگ کرنا واجب ہی مطابق فتویٰ ایک جماعت کی لیکن بقصد قربت  
بجالانا بہتر ہے مسئلہ شک افعال دو رکعتی اور دو رکعت اول نماز  
رکعتی اور چار رکعتی میں سب نماز نہیں ہی مسئلہ نماز احتیاط میں سلم  
کو حمد کی جہر سے پڑھنا مستحب ہی بنا برا قوی مسئلہ قضای سجدہ اور  
تہتہ اور صلوٰۃ فراموش شدہ میں طہارت اور جمع شرائط نماز کی معتبرین  
مسئلہ اگر فراموش کرے سجدہ یا تشہد یا رود اور یاد کری بعد محل کے  
اگر بعد سلام کی حدت صادر ہو ہے احتیاط ہی کہ قبل طہارت اور بعد  
طہارت کی و سکوبجاولی و اعادہ اہل نماز کا کری

فصل چہٹی نماز جمعہ اور عیدین میں یہہ بحث مطابق مجتہدین ہے  
جمع حواشی کی کتاب فتوای سہرکار حضرت میرزا محمد حسن شیرازی ام  
ظہ العالی میں درج ہی بیان نماز جمعہ کا نماز جمعہ کی وجوب میں غم  
میں امام علیہ السلام کے درمیان علما کی خلاف ہی اور مذہب اکثر علماء

کہ نماز جمعہ واجب بخیر ہے یعنی انسان کو اختیار ہے نماز جمعہ اور  
ظہر میں اور احوط جمع کرنا ہے مابین نماز جمعہ اور ظہر کے بدینت قربت اور  
جسوقت میں کہ پانچ آدمی ایک جگہ میں ہوں نماز جمعہ کی پڑھ سکتی ہیں  
کہ ایک شخص اس میں سے پیش نماز اور خطیب ہو اور باقی چار ماموم اور عت  
اس نماز میں شرط ہے اور بدو ن جماعت نہیں ہو سکتی مگر پیش نماز کو واسطے  
عادل ہونا ضرور ہے اور وقت نماز جمعہ کا وقت زوال آفتاب ہی ہی  
اور سوقت تک کہ سایہ برابر شاخص کی ہو اور نماز جمعہ دو رکعت ہے  
مثل نماز صبح کی اور خاص سورہ نکاح و نخبہ میں نہیں ہی مگر کتب دیگر میں  
مذکور ہے کہ پیش نماز کو چاہیے کہ رکعت اول میں سورہ جمعہ پڑھے بعد حمد  
اور رکعت دوسری میں سورہ منافقین اور سنت ہی کہ اس نماز میں بنا بر  
مشہور کی دو قنوت ایک رکعت اول میں قبل رکوع کی اور دوسرا  
رکعت دوم میں بعد رکوع کے اور یہی واجب ہی کہ قبل نماز جمعہ کی دو خطبہ  
پڑھنا اور احوط یہ ہے کہ مشتمل ہوں و پر حمد و ثنائی خدا تعالیٰ اور وصلوۃ  
او پر پیغمبر اور آل او سکی کی اور وعظ پراور ایک سورہ کو تاہ پراور اگر دو عت  
نماز جمعہ کی دو جگہ پڑھیں واجب ہی کہ در میان میں او کی فاصلہ ایک فرسخ کا  
ہو یا زیادہ ایک فرسخ سی اور اگر کم ہو اور دونوں برابر شروع کریں  
نماز کو تو نماز دونوں کی باطل ہوگی اور جو کوئی کہ اس میں پہلی پڑھیگا تو

نماز جمعہ

نماز جمعہ



اسکی صبح ہے اور ساقط ہی نماز جمعہ آٹھ آدمی سے اول عورت دویم بندہ  
 سیوم مسافر چہارم نابینا پنجم پیر عاشر ششم بیمار عاجز ہفتم اوس شخص  
 سی جو راہ چلنی سی عاجز ہو اور نماز جمعہ میں آنا باعث حج ہو ششم اوپر  
 جو مسجد جامع سی زیادہ دو فرسخ پر رہتا ہو اور سوای نماز جمعہ کہیں  
 رکعت نماز نافلہ جمعہ کی مستحب ہی جسوقت چاہی بجالاوے لیکن افضل  
 یہ ہے کہ چہر رکعت صبح کو اور چہر رکعت وقت بلند ہونی آفتاب کی اور  
 چہر رکعت وقت زوال کی اور دو رکعت نزدیک زوال کی ہے  
 بیان نماز عیدین حضور میں امام کی واجب ہی اور قیمت میں  
 امام کی سنت ہی پس نماز عید کو افضل ہی کہ جماعت کی ساتھ بجالاوین  
 اور تنہا ہی پڑھنا مستحب ہی اور یہ نماز دو رکعت ہی رکعت اول میں  
 بعد قرات حمد و سورہ کی پانچ تکبیر کہے اور ہر تکبیر کی بعد ایک وضو مار  
 قنوت پڑھی اور رکعت دوسری میں چار تکبیر اور چار قنوت میں اور جو  
 قنوت کہ نماز یومیہ میں پڑھتے ہیں اوسیکو پڑھیں لیکن قنوت مخصوص  
 نماز عیدین کی واطی یہ ہے اور پڑھنا اسکا بہتر ہی اَللّٰهُمَّ اَهْلَ الْکِبَرِ  
 وَالْعِظَمَةِ وَاَهْلَ الْجُودِ وَالْجَبَرُوتِ وَاَهْلَ الْعَقْوِ وَالرَّحْمَةِ  
 وَاَهْلَ التَّقْوٰی وَالْمَغْفِرَةِ اسْتَغْنٰکَ بِحَقِّ هٰذَا الْیَوْمِ الَّذِیْ جَعَلْتَهُ  
 لِلْیُسْلَامِ عَیْدًا وَلِلْحَمْدِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ دُخْرًا وَمَنْ نَدٰ

نماز عیدین کا بیان

عیدین کا بیان

دعا کی قنوت

اَنْ تَصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُدْخِلَنِيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ اَدْخَلْتَهُ  
 فِيْهِ مُحَمَّدًا وَاَالَ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُخْرِجَنِيْ مِنْ كُلِّ سُوءٍ اَخْرَجْتَ مِنْهُ  
 مُحَمَّدًا وَاَالَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ  
 مَا سَأَلْتُكَ بِهِ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ  
 عِبَادُكَ الْخٰلِصُوْنَ بَيَانِ نَمَازِ آيَاتِ كَا يَعْنِي نَمَازِ كُسُوفٍ وَخُسُوفٍ  
 وَزَلْزَلَةٍ وَغَيْرِهِ كِي جَانِ تُو كَجِبِ كُسُوفٍ هُوَ يَعْنِي سُوْرَجِ كُو كَهْنِ لُكِي بِاَلْخُسُوفِ هُوَ  
 يَعْنِي چَانْدِ كُو كَهْنِ لُكِي خَوَاهِ تَامِ مِيْنِ هُوَ خَوَاهِ بَعْضِ مِيْنِ يَا زَلْزَلَةٍ هُوَ يَعْنِي مِيْنِ  
 كُو حَرَكَتِ هُوَ چَاهِي بَاعَثِ خَوْفِ هُوَ يَانِ هُوَ نَمَازِ وَاجِبِ هِي اَوْ سَطْرَحِ  
 جِبَلِ نَدِ هِي سِيَاهِ يَا سَرِخِ چَلِي يَا رَعْدِ گِرَجِ يَا بَرْقِ چَلِي اِسْ شَدِ شِي كِه  
 خَلَاْفِ مَتَعَارِفِ هُوَ تُو نَمَازِ وَاجِبِ هِي بِشَرَطِي كِه يِهَ حِيْزِيْنِ مَوْجِبِ خَوْفِ  
 اَكْثَرِ خَلْقِ كِي هِيُوْنِ اَوْ رُكِيْفِيْتِ اِسْ نَازِ كِي يِهَ هِي كِه دُوْر كَعْتِيْنِ مِيْنِ هِيُوْر كَعْتِ  
 مِيْنِ پَانچِ رُكُوْعِ اَوْ دُو سَجْدِي اَوْ رُقُوتِ هِيُوْر سُوْرِي رُكُوْعِ كِي قَبْلِ سُنْتِ  
 هِي اَوْ تَفْصِيْلِ اسْكِي يِهَ هِي كِه پَهْلِي نِيْتِ كِرِي كِه دُوْر كَعْتِ نَمَازِ كُسُوفِ يَا  
 خُسُوفِ كِي يَا زَلْزَلَةِ كِي شَلَا پُڑِيْتَا هِيُوْنِ وَاجِبِ قُرْبَةِ اِلَى اللّٰهِ بَعْدَاوُسْكِي كُبِيْرِ  
 كِهِي وَرْ حَمْدِ سُوْرَةِ كُو پُڑِيْتَا اَوْ رُكُوْعِ مِيْنِ جَاوِي جِبِ كُوْعِ سِي سِرَاوِيْتَا  
 پَهْرِ كُبِيْرِ كِهِي بَعْدَاوُسْكِي حَمْدِ سُوْرَةِ كُو قَرَارَتِ كِرِي اَوْ رُقُوتِ پُڑِيْتَا اَوْ رُكُوْعِ  
 رُكُوْعِ مِيْنِ جَاوِي اَوْ رُكُوْعِ كِهِي اَوْ سَطْرَحِ پَانچِ مَرْتَبَةِ قَرَارَتِ وَرُكُوْعِ كِرِي

پنج  
 رکعت

پانچ  
 رکعت

غرض جب پانچویں رکوع سی سر اوٹھاوی تو کہے سمیع اللہ لمن جحدہ  
 بعد اوسکی دو سجدوں کو بجالا دے اور دوسری رکعت ہی بدستور رکعت  
 اول پڑھی اور یہی ہو سکتا ہے کہ اول مرتبہ سورہ حمد پڑھ کی سورہ تمام  
 نہ پڑھے بلکہ ایک آیت یا چند آیت سورہ کی پڑھ کی رکوع کرے اس طرح پانچ  
 رکوع پر تقسیم کرے تاکہ ایک سورہ پانچ رکوع میں تمام ہو جائی اور سورہ  
 حمد اس صورت میں دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے مثلاً پہلی رکعت  
 میں الحمد پڑھ کی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی اور رکوع میں جاری رکھ کر  
 سی اوٹھ کی سیدنا ہو اور پڑھی قل ہو اللہ احد پھر رکوع کری پھر اوٹھ کے  
 کہی اللہ الصمد پھر رکوع میں جاری پھر اوٹھی اور کہی لم یلد ولم یولد پھر  
 رکوع کرے پھر اوٹھی اور کہی و لم یکن کہ کفوا احد پھر رکوع کری بعد  
 اوسکی سجدتین بجالائی پھر اوٹھ کر دوسری رکعت مثل رکعت اول بجالا دے  
 اور واجب ہی قضا اس نماز کی اگر کہن تمام آفتاب یا تمام ماہتاب میں  
 لگا ہو چاہی عدا ترک کی ہو نماز چاہیے ہو خواہ او وقت اطلاع ہو کہ  
 ہوئی ہو یا بعد خبر ہوئی ہو اور اگر تمام قرص میں کہن نہ ہو بلکہ بعض میں ہو  
 اس صورت میں اگر اطلاع نہ ہوئی تھی کہن کی اس سبب سی نماز نہ پڑھی  
 تو قضا نہیں ہی اور اگر او وقت معلوم تھا کہ کہن لگا ہے تو قضا واجب  
 ہی خواہ عدا نماز نہ پڑھی ہو خواہ ہو الیکن باقی آیات مثل زلزہ وغیرہ

پانچ رکوع

کی نہیں اگر بروقت علم نہ تھا تو قضا چاہیے اور احتیاط یہ ہے کہ اگر علم نہ ہو  
تو احتیاطاً قضا کرے اور کسوف اور خسوف کی کل صورتوں میں اگر نماز  
نہ پڑھی ہو تو قضا کری مگر نماز زلزلہ ظاہر اتمام عمر ادائے اور احتیاط یہ ہے  
کہ نماز زلزلہ کی اگر بعد وقت زلزلہ کی پڑھے تو قصداً اور قضا کرے نہ کرے  
اور بعید نہیں کہ نماز زلزلہ واجب فوری ہو پس وقت اسکاں میں ضرر  
نکرنا چاہیے

فصل ساتویں نمازهای مستحب کی بیائیں اس فصل میں چنانچہ  
مطلب پہلا ثواب نوافل یومیہ یعنی جو نوافل ہر روز ساتھ فرما کر  
کی مقرر ہوئی ہیں جان تو کہ ثواب ان نوافل کا بہت عظیم ہی و حدیثوں  
میں تاکید بہت وارہے خصوصاً نماز شب و زنا فہ مغرب کی اور احادیث  
اہلبیت علیہم السلام میں ہی کہ اگر فرض میں کوئی سہواً یا کوئی نقصان  
ہو تو خدا اوسکو ساتھ نوافل کے تمام کری اور ترک کرنا نوافل کا بی ضرر  
و بی عذر نچا بیئے جس طرحی ترک کرنا فریضہ کا کفر ہے اور اگر نافلہ فوت  
ہو جاوی قضا اوسکی چاہیے کرنا جیسا کہ حدیث میں ہے کہ خداوند عالم  
مباہات کرتا ہے او سپر جو نماز شب کی قضا دن کو کرے اور کہتا ہے  
ای ملائکہ ویکو میرا بند ایسی عبادت کو کہ میں نے او سپر فرض نہیں کی ہے قضا  
کرتا ہے گواہ رہو کہ گناہ اوسکی بخشی یعنی اور فضائل نماز شب کی مخصوص

نماز شب کی فضیلت

مطلب سوم میں بیان ہوئی انشاء اللہ

مطلب دوم و سرانافلہ نماز پنجگانہ کی بیان میں نجات العباد  
وغیرہ میں ہی کہ وقت نافلہ ظہر کا زوال شمس سی ہے یہاں تک کہ سایہ  
شاخص کا دو قدم تک پہنچے یعنی شاخص کی سات حصوں میں سی و حصہ  
تک سایہ پہنچی اس مدت میں نافلہ و نماز ظہر ہو جانا چاہیئے اور اس طرح  
نافلہ عصر مع نماز عصر اس وقت تک پڑھ سکتا ہے کہ سایہ چار قدم شاخص  
ہو جائے یعنی چار حصہ تک پہنچی سات حصہ سی اور وقت نافلہ مغرب کا  
سرخی جانب مغرب سی زائل ہونے تک ہی اور وقت نافلہ عشا کا آدھی  
رات تک باقی رہتا ہے اور وقت نافلہ صبح کا طلوع صبح کا ذب سی ہی  
جب تک کہ ظاہر ہونی میں سرخی افق کی مقدار نماز صبح کی باقی رہے  
اور جانا چاہیئے کہ ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ نافلہ مثل مدیکے  
ہی جس وقت بجالائی قبول ہوتا ہے اور مؤید اس روایت کی اور چند روایات  
ہی ہیں پس جس وقت کوئی نوافل کی بجالائی میں اوقات معین پر تقصیر  
کری چاہی کہ بہ نیت قضا بجالائے بنا بر شہو علیٰ نوافل یومیۃ  
چونتیس رکعتیں ہیں نافلہ صبح قبل فریضہ کی دو رکعتیں اور نافلہ ظہر قبل  
نماز ظہر کے آٹھ رکعتیں ہیں دو دو رکعتیں مثل نماز صبح کی اور نافلہ عصر  
قبل نماز عصر کی آٹھ رکعتیں ہیں دو دو رکعتیں مثل نماز صبح کی اور نافلہ

وقت نماز نوافل

معلوم نماز نوافل

مغرب بعد نماز مغرب کی چار رکعتیں ہیں دو دو رکعتیں کر کے مثل نماز  
 صبح کی اور نافلہ عشا بعد نماز عشا کی دو دو رکعتیں بیٹھنے کی بجائے کہ شام  
 ایک رکعت محسوب ہوتی ہے اور سفر میں نافلہ ظہر میں اور نافلہ عشا قسط  
 ہوتی ہے اور نوافل میں بلا ضرورت بھی اتنا سورہ فاتحہ پر کر سکتی ہے  
 مطلب تیسرا فضائل اور ثواب نماز شب کی بیابین  
 ثواب نماز شب کی حدی زیادہ ہیں عین الحیوۃ میں جناب حضرت امام  
 جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ نماز شب مومنہ کو روشن  
 کرتی ہے اور آدمی کو خوشبو کرتی ہے اور روزی کو زیادہ کرتی ہے  
 اور باعث ادائی قرض ہوتی ہے اور بچ و غم کو دور کرتی ہے اور چشم کو  
 جلا دیتی ہے اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ جن گہر و غمین کہ نماز شب  
 پڑھتی ہیں اور تلاوت قرآن کی نماز میں کرتے ہیں وہ اہل آسمان کو  
 روشنی دیتی ہیں جیسی کہ ستاری اہل زمین کو روشن کرتے ہیں اور کتاب  
 مذکور میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ  
 جس کیسے کہ خدا تعالیٰ نماز شب روزی فرماتا ہے یعنی توفیق دیتا ہے  
 مردوں کو یا عورتوں کو اور اوٹھتی ہیں خالص واسطے خدا کی غرض  
 کامل کرتی ہیں اور واسطی خدا کی پڑھتے بہ نیت صادق کی اور ایسی  
 دل کی کہ سالم ہو بد چیزوں سے اور ساتھ بدن خشوع کنندہ کی اور چشم

گرایان کی حق تعالیٰ چھپی اوسکی نو صفین ملائکہ کی مقرر فرماتا ہے عدد ہر  
 صف ملائکہ کی سوا خدا کے کوئی نہیں گن سکتا ہی اور ایک سر اہر صف کا  
 مشرق میں ہوتا ہے اور دوسرا سر مغرب میں پس جب فارغ ہوتا ہی  
 نماز سے بعد و اون ملائکہ کی واسطی اوسکی درجات لکھی جاتی ہیں اور  
 بسند صحیح اوی کتاب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہے  
 کہ کہی ہوتا ہے کہ بندہ اوٹتا ہی رات کو اور نیند او سپر غالب ہوتی ہی اور  
 اس سبب سی داہنی اور بائیں طرف جھکتا ہے اور ذوق اوسکا سیننی کر  
 ملتا ہے یعنی اونگتا ہی پس حق تعالیٰ حکم فرماتا ہے کہ درمائی آسمان کہو پوز  
 اور ملائکہ سی فرماتا ہی کہ نظر کرو میرے بندی پر کہ کیسی رحمت اپنی او پر پھوٹا  
 ہی واسطی تقریب وس چیز میں کہ او سپر واجب نہیں کی مینے اور محسوسی سید  
 ایک تین چیزوں میں سی رکھتا ہے کہ یا گناہ اوسکی بخشو غین یا توبہ اوسکی  
 تازہ کروں یا روزی اوسکی زیادہ کروں ای ملائکہ تلو گواہ کرتا ہوں میں  
 کہ تینوں باتیں اوسکو عطا کی مینے بہت زیب الاحکام میں لکھا ہے کہ  
 روایت کی ہے بعض اصحاب ابی عبد اللہ علیہ السلام سی کہ فرمایا نماز شب  
 بہ تحقیق کہ وہ سنت تمہاری نہی کی ہے اور اب ولن صاحبون کا ہے کہ  
 پہلی تسی تہی اور باعث دور ہونی تمہاری آزار و کما ہی تمہاری خوشی  
 اور پھر کتاب مذکور میں روایت کی ہے ابو بصیر سی کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام

یہاں تک کہ

فرمایا کہ کہا مجھے میری پذیرگوارنے اور اونسے اونکی پدرنی اور اونسے  
 علی بن ابیطالب علیہ السلام نے کہا ہونا رات کو واسطے نماز کی چاق کرینا  
 بد نکاہے اور باعث رضای پروردگار ہے اور پیروی کرنا پیغمبر کی  
 اخلاق کی ہے اور متعرض ہونا ہی ساتھ رحمت حق تعالیٰ کے  
 مطلب چوتھا پنج ترکیب اور کیفیت اجمالی نماز شب کی  
 جان تو کہ وقت نماز شب کا بعد نصف شب کی ہے تا طلوع صبح صحت  
 اور نماز شب آٹھ رکعت ہے اور وہ آٹھ رکعت دو دو رکعت کر کے  
 مثل نماز صبح کی پڑھی جاتی ہے پس پہلی آٹھ رکعت جس سورہ سی کہ چاہے  
 پڑھی اور بعد آٹھ رکعت بجالانی کے دو رکعت نماز شفع کی بجالاوی  
 جس سورہ سی کہ چاہے اور نماز شفع میں قنوت نہیں ہے اور بعد اوسکی  
 ایک رکعت وتر کی پڑھی کہ اوسکا بعد شفع کی پڑھنا چاہیے اور اس  
 ایک رکعت میں قنوت ہی بجالاوی پس مجموع گیارہ رکعتیں ہوں  
 آٹھ نماز شب کی اور دو شفع کی اور ایک وتر کی اور کبھی مجموع ان گیارہ  
 رکعتوں کو نماز شب نام رکھتی ہیں اور نماز وتر کے قنوت میں دعای مغفرت  
 مومنین مردہ اور زندہ اور دعای مغفرت والدین کی تاکید ہی بلکہ  
 منقول ہی کہ چالیس مومن کی لئے نام بنام دعای مغفرت کی کری اور نماز  
 یہم ہی کہ ہر ایک دو رکعت کی بعد حوائج مشروعہ کو خدا سی طلب کری

اور نماز شب



کہ دعا اور سوقت کی مقرون باجابت ہے پس یہی ترکیب مختصر اور  
ماکفی نماز شب کی اور لاکھ یا اویسہ ورسونات اس نماز کا بجا لانا  
ہی اور ثواب وسمین بیشتر ہی اس واسطی مطلب آئندہ میں تفصیل کو  
ہی مگر جب وقت تنگ ہو یا نفس راغب ہو طول دینی میں تو مختصر پڑھا  
اور ترک کرے اہل نماز شب کو

مطلب پانچواں بیچ مقدمات اور کیفیت تفصیلی نماز شب کے  
جانتو کہ بعد فراغ ضروریات کے وضو کرے اور دعائیں اور آداب وضو  
کی مشہور ہیں پس جبکہ وضو سے فانی ہو وی تو عطر اپنے کپڑوں میں  
اور بدن میں ملی اس واسطی کہ اکثر حدیثوں میں ثواب و تعریف عطر لگانے کی  
بہت سی مذکور ہیں چنانچہ منقول ہی کہ دو رکعت نماز اس شخص کے  
کہ جو عطر لگا کر بجا لاوے بہتر ہی ستر رکعتوں سے کہ جو بی عطر کی پڑھے ہو  
پس مستحب ہی کہ رو قبلہ بیٹھے اور اس دعا کو پڑھے کہ حضرت امام  
زین العابدین علیہ السلام رات کو اس دعا کو پڑھا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ غَارِثُ  
بُحُورِ سَمَائِكَ وَنَامَتُ عَيْنُونَ اَنَا مَكَ وَهَدَاتِ اصْوَاتُ  
عِبَادِكَ وَاَنْعَامِكَ وَغَلَقَتِ الْمُلُوكُ عَلَيْهَا ابْوَابُهَا وَطَافَ عَلَيْهَا  
حُرَّاسُهَا وَانْحَبَبُوا عَمَّنْ يَسْأَلُهُمْ حَاجَةً وَيَنْتَجِعُ مِنْهُمْ فَاِتَدَّ  
وَاَنْتَ اَللّٰهُمَّ قِيَوْمٌ لَا تَأْخُذُكَ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ وَلَا يَشْغُلُكَ

عطر نماز  
شب

و کلمہ

شئ عن شئ ابواب سماک لمن دعاک مفتحات و خزائنک  
 غیر مغلقات و ابواب رحمتک غیر محجوبات و فوائدک  
 لمن سألک غیر محظورات بل ہی مبذولات الہی انت  
 الکبریم الذی لا ترد سائلاً من المؤمنین سألک ولا تنجب  
 عن احد منهم ارادک لا وعزیک و جلالتک ولا تختذل  
 حوائجهم ولا یقضیہا احد غیرک اللہم وقد ترانی فوفی  
 وذل مقامی بین یدیک تعلم سریری و تطلع علی ما فی قلبی  
 و ما یصلح بہ امر اخرتی و دنیاى اللہم ان ذکر الموت  
 و احوال المظلم و الوقوف بین یدیک نقصنی مطعمہ و مشربہ  
 و اغصنی بریقتی و اقلقنی عن و سادی و منعننی رقادی  
 کیف ینام من یخاف ملک الموت فی طوارق اللیل و طوارق  
 النہار بل کیف ینام العاقل و ملک الموت لا ینام لا  
 باللیل ولا بالنہار و یطلب روحہ بالبیات و فی اناء  
 الساعات و یرجہ وہ جناب اس دعا سے فارغ ہوتے تھے توجہ  
 کرتے تھے اور اپنی رخساروں کو خاک پر رکھ کر فرماتے تھے اسئلک  
 الروح و الراحة عند الموت و العفو عنی القاتک پس جان تو  
 کہ مناسب ہی یہ کہ جب نماز شب کو شروع کری تو پہلی اس دعا کو پڑھ

کلمہ

و دعای شب

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوْجِّهُ اِلَیْكَ بِسَبِّكَ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ وَاللّٰهِ وَاَقْدَمُهُمْ  
 بِیْنَ یَدَیْ حَوَائِجِیْ فَاجْعَلْنِیْ بِهِمُّمْ وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ  
 وَمِنْ الْمُقَرَّبِیْنَ اَللّٰهُمَّ اَرْحَمْنِیْ بِهِمُّمْ وَلَا تُعَذِّبْنِیْ بِهِمُّمْ وَاهْدِنِیْ  
 بِهِمُّمْ وَلَا تُضِلَّنِیْ بِهِمُّمْ وَارْزُقْنِیْ بِهِمُّمْ وَلَا تَحْرِمْ مِنْیْ بِهِمُّمْ وَتَضَرِّ  
 لِیْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَكُلُّ شَیْءٍ  
 عَلَیْهِمْ بَعْدَ دَعَایِ مَذْكُوْرِهِ كَمَا نَازِلٌ شَبِّ كَوْشَرُوعِ كَرِیْ سَطْرُ حَسْبِیْ كَمَا  
 تَبِیْنُ وَفَعَلَ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِیْ اُوْرَاسِ دَعَا كَوْشَرُوعِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ  
 الْمُبِیْنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ  
 نَفْسِیْ فَاعْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّهُ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ بَعْدَ سَلٰی  
 وَتُكْبِیْرِیْنَ كَبِیْ اُوْرَاسِ دَعَا كَوْشَرُوعِ لَبِّكَ وَسَعْدَیْكَ وَالتَّحْمِیْلُ  
 فِیْ یَدَیْكَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْكَ وَالْمُهْدِیُّ مِنْ هَدِیَّتِ عَبْدِكَ  
 وَابْنِ عَبْدِكَ ذَلِیْلٌ بِیْنَ یَدَیْكَ مِنْكَ وَیَكَ وَالِیْكَ  
 لَا مَلْجَا وَلَا مَنَاجَا وَلَا مَفْرَءَ وَلَا مَهْرَبَ مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ سُبْحَانَكَ  
 وَحَنَانِكَ تَبَارَكَتْ وَتَعَالٰیكَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَرَبِّ الْبَلَدِیْنِ  
 بَعْدَ سَلٰی اِیْكَ تَكْبِیْرُ كَبِیْ نِیَّتِ كَرِیْ سَطْرُ حَسْبِیْ كَمَا نَازِلٌ شَبِّ كَوْشَرُوعِ  
 سُنَّتِ قُرْبَةِ اِلِی اللّٰهُ اَوْ مُتَّصِلِ نِیَّتِ تَكْبِیْرَةِ الْاِحْرَامِ كَبِیْ اُوْرَاسِ دَعَا  
 كَوْشَرُوعِ وَجِیْ لَدُنِّیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَالِمُ الْغُیْبِ

وَالشَّهَادَةُ عَلَىٰ مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَدِينِ مُحَمَّدٍ وَمِنْهَا جَعَلْتُ  
 حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي  
 وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ  
 أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ جب اس دعا کو پڑھ چکی تو سورہ حمد اور  
 جو نسا سورہ چاہی پڑھے لیکن مستحب یہی کہ پہلی رکعت میں بعد سورہ  
 حمد کے تیس مرتبہ سورہ توحید پڑھے اور دوسری رکعت میں بعد سورہ  
 حمد کی سورہ حمد یعنی قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھے اور باقی چہرے تین  
 سورہ ہای بزرگ مثل سورہ انعام اور کہف اور سورہ نسیں اور جویم  
 اور امثال اسکی اور اگر یاد نہ ہوں تو قرآن میں ہی دیکھ کی پڑھ سکتا ہی  
 اور اگر دشوار ہو تو مختصر سورہ پڑھے پس تکبیر کہی رکوع وسجود مثل نماز  
 صبح کی بجالادی اور سنت ہے کہ رکوع میں اس دعا کو پڑھے اَللّٰهُمَّ  
 لَكَ رَكَعَتٌ وَلَكَ اسْلَمْتُ وَبِكَ اَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ  
 وَاَنْتَ رَبِّيْ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَلَحْنِيْ  
 وَدَمِيْ وَنَحْيِيْ وَعَصَبِيْ وَعِظَامِيْ وَمَا اَقْلَتَكَ قَدْ مَآيْ غَيْرَ  
 مُسْتَكْفٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٍ وَلَا مُسْتَعْبِدٍ بعد اس دعا کی تین مرتبہ یا  
 پانچ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ کہے اور سجدہ میں اس دعا کو  
 پڑھی اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجْدَةٌ وَبِكَ اَمَنْتُ وَلَكَ اسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ

بیت  
 السلام

تَوَكَّلْتُ وَأَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَنُفْسٌ سَمِعَتْهُ وَبَصَرٌ  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ بَعْدَكَ  
 تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ کہای اور حسبِ وقت  
 کہ دونوں سجدوں سے فارغ ہو وی واسطی دوسری رکعت کی اوٹھ  
 کھڑا ہو وی اور سورہ حمد اور دوسرا سورہ جو نسا چاہی پڑھے اور قنوت  
 پڑھی کہ مستحب ہے اور دعا قنوت کی مشہور ہے اور اگر اس دعا کو قنوت میں  
 پڑھی تو افضل ہے کہ قنوت میں طول دینا بہتر ہے بچت اسکی کہ وقت  
 بہت وسیع ہے اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے  
 کہ جس کا تم میں سی دنیا میں قنوت زیادہ اور طولانی ہے قیامت کی دن  
 اوسکو راحت زیادہ ہے اور ادعیہ قنوت کی کتب ادعیہ میں حضرت کر  
 اکثر منقول ہیں اور یہ قنوت کہ اون میں سی مختصر ہے اور حضرت امام  
 جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے پس اگر اسکو بجای  
 اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَأَعْفُ عَنَّا فِي الدُّنْيَا  
 وَالْآخِرَةِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کی پڑھی تو بہتر ہے المعنی کیف  
 ادْعُوكَ وَقَدْ عَصَيْتُكَ وَكَيْفَ لَا ادْعُوكَ وَقَدْ عَرَفْتُ حُبَّكَ  
 فِي قَلْبِي وَإِنْ كُنْتُ عَاصِيًا مَدَدْتُ إِلَيْكَ يَدًا بِالذُّنُوبِ مَمْلُوءَةً  
 وَعَيْنًا بِالرَّجَاءِ مَمْدُودَةً مُوَلَايَ أَنْتَ عَظِيمُ الْعُظْمَاءِ وَأَنَا

تین مرتبہ

اَسِيرُ اِلَّا سِرًا اَنَا اَلْاَسِيرُ بِذَنْبِي اَلْمُرْتَهَنُ بِجُرْمِي اِلٰهِي لَنْ  
 طَالَبْتَنِي بِذَنْبِي لَا طَالِبَتَكَ بِكْرَمِكَ وَلَنْ طَالِبَتَنِي بِجُرْمِي  
 لَا طَالِبَتَكَ بِعَفْوِكَ وَلَنْ اَمَرْتُ نِي اِلَى النَّارِ لَا خَيْرَ اَهْلًا  
 اِنِّي كُنْتُ اَقُولُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّ الطَّاعَةَ  
 كُتْرًا وَالْعَصِيَّةَ لَا تَحْصُرُكَ فَهَبْ لِي مَا يَسِّرُكَ وَاغْفِرْ لِي  
 مَا لَا يَضُرُّكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پَسِ حِسْوَته كہ قنوت سے  
 فارغ ہو وی تو رکوع اور سجود کو بطریق مذکور بجا لاوی اور تشهد کہ  
 مشہور ہے پڑھے اور استغاثہ ہی کہ تشهد بہ نشست تو رکب پڑھے چونکہ  
 تشهد طولانی پڑھنا بہتر ہے اور سنت ہی اگر اس تشهد کو پڑھے تو نسا  
 ہی بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَخَيْرُ اَلْاَسْمَاءِ كُلِّهَا لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ  
 لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
 وَرَسُولُهُ اَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيْ السَّاعَةِ  
 وَاَشْهَدُ اَنْ رَبِّي نِعَمَ الرَّبِّ وَاَنْ مُحَمَّدًا نِعَمَ الرَّسُولِ اَللّٰهُمَّ  
 صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ فِيْ اُمَّتِهِ وَاَوْفِ  
 دَرَجَتَهُ پَسِ سلام پڑھے اس طرح کہ کہی السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ  
 وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّادِقِيْنَ  
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ جب سلام پیر چکی دو رکعت

تشهد طولانی

نماز تمام ہوئی پس سنت ہی کہ بعد فراغ ہر ایک دو رکعت کی تسبیح  
حضرت فاطمہ زہرا کی پڑھے اور اگر اس دعا کو بھی بعد ہر ایک دو رکعت  
کی پڑھے تو سنت اور بہتر ہے اور وہ یہ ہے **اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ**  
**وَلَمْ یَسْئَلْ مِثْلَکَ اَنْتَ مَوْضِعُ مَسْئَلَةِ السَّائِلِیْنَ وَ سُنَّتِہِیْ**  
**رَغْبَةُ الرَّاعِبِیْنَ اَدْعُوْکَ وَلَمْ یُدْعَ مِثْلَکَ وَ اَرْغَبُ اِلَیْکَ**  
**وَلَمْ یُرْغَبْ اِلَیْ مِثْلَکَ وَ اَنْتَ مُجِیْبُ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ**  
**وَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اَسْئَلُکَ بِاَفْضَلِ مَسَائِلٍ وَ اَبْجَحِّ اَوْ اَعْظَمِ**  
**یَا اللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ وَ بِاَسْمَائِکَ الْحُسْنٰی وَ اَمْثَالِکَ الْعُلَیَّ**  
**وَ نِعَمَکَ الَّتِیْ لَا تُحْصٰی وَ یَا کَرِیْمَ اَسْمَائِکَ عَلَیْکَ وَ اَجْمَلِ اِلَیْکَ**  
**وَ اقْرِبْہَا مِنْکَ وَ سَبِیْلَہٗ وَ اَشْرَفْہَا عِنْدَکَ مَنَزِلَہٗ وَ اَجْزَلْہَا**  
**لَدَیْکَ ثَوَابًا وَ اَسْرِعْہَا فِی الْاُمُوْر اِجَابَہٗ وَ بِاَسْمِکَ الْمَکْنُوْنِ**  
**الْاَکْبَرِ الْاَعْزَیْ الْاَجَلِ لَا کَرَمَ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ تُحِبُّہٗ وَ تَهْوٰہُ**  
**وَ تَرْضٰی بِہٖ عَمَّنْ دَعَاکَ وَ اسْتَجَبْتَ لَہٗ دَعَاؤُہٗ وَ حَقَّ عَلَیْکَ**  
**اَنْ لَا تُرَدَّ سَآئِلُکَ وَ بِکُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَکَ فِی التَّوْحِیْدِ وَ الْاَبْجَلِ**  
**وَ الزُّبُوْرِ وَ الْفُرْقَانِ الْعَظِیْمِ وَ بِکُلِّ اِسْمٍ دَعَاکَ بِہٖ حَمَلٌ عَرْشِکَ**  
**وَ مَلَأَ نِکْمَکَ وَ اَنْبِیَاؤُکَ وَ رُسُلُکَ وَ اَهْلُ طَاعَتِکَ مِنْ**  
**خَلْقِکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تُعْجَلَ فَرَجٌ وَّلَیْکَ**

وَابْنِ وَلِيكَ وَتُعْجِلْ خِزْيَ اَعْدَائِهِ وَاَنْ تَفْعَلَ بِكُنَاوَلِنَا  
 اور بجای کنڈ اور کنڈ کی اپنی حاجت کو ذکر کرے بعد دعا مانگنے کی و  
 سجدہ شکر بجالا دے اور اگر ایک میں ان دونوں سجدہ منے اس عاکو  
 پڑھی تو بہتر ہے اس واسطی کہ یہ دعا منسوب ہی طرف حضرت امام زین العابدین  
 علیہ السلام کی اور مثل ہے اوپر مضامین عالیہ اور تضرع اور زاری کے  
 اور وہ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ عَزِّزْ نِيَّكَ وَجَلِّ اِلَيْكَ وَعَظِّمْتَ لَوْ اَنَّ  
 مُنْذُ بَدَعْتَ فِطْرَتِي مِنْ اَوَّلِ الدَّهْرِ عَبْدُكَ دَوَامَ  
 خُلُودِي رَبُّوْبِيَّتِكَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ فِي كُلِّ طَرْفَةِ عَيْنٍ سَرْمَدًا لَا يَبَدُ  
 بِحَمْدِكَ خَلْقٌ وَشُكْرِهِمْ اَجْمَعِينَ لَكُنْتُ مُقَصِّرًا فِي بُلُوغِ اَدَاءِ  
 شُكْرِ خَفِيِّ نِعْمَةٍ مِنْ نِعَمِكَ عَلَيَّ وَلَوْ اَنَّ كَرِهْتُ مُعَادِنَ حَدِيدِ  
 الدُّنْيَا بِاَنْيَابِي وَحَرَشْتُ اَرْضَهَا بِاَسْفَارِ عَيْنِي وَبَكَيْتُ مِنْ  
 خَشْيَتِكَ مِثْلَ جُحُورِ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَيْنِ دَمًا وَسَدِيدًا  
 لَكَ اِنَّكَ اَللّٰهُمَّ عَذَّبْتَنِي بَعْدَ ذَلِكَ بِعَذَابِ اَبْنِ خَلْقٍ اَجْمَعِينَ  
 وَعَظَّمْتَ النَّارَ خَلْقِي وَجَسَمِي وَمَلَأْتَ طَبَقَاتِ جَهَنَّمَ مِنِّي  
 حَتَّى لَا يَكُونَ فِي النَّارِ مُعَذِّبٌ غَيْرِي وَلَا يَكُونُ لِي جَهَنَّمٌ  
 حَظَبٌ سِوَايَ لَكَ اِنَّكَ بَعْدَ ذَلِكَ عَلَيَّ قَلِيلًا مِنْ كَثِيرٍ

وہ دعا



مَا سَأَلْتُكَ مِنْ شَيْءٍ فَكُنْتُ عَلَيْهِ سَاطِعًا فَإِنْ خَشِيتُكَ فِرْتُ بِخَشْيَتِكَ  
 اُنہوں رکعتوں کو یاد اب وشرائط مذکورہ بجا لاوی یہاں تک کہ اُنہوں  
 رکعتوں سے فارغ ہووی جب اُنہوں رکعتیں پڑھ چکی تو اوسکی بعد اس  
 دعا کو پڑھی یا اللہ یا اللہ وس مرتبہ صَلَّی عَلَی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ  
 وَاٰخِرُہِی وَتَبَّتْ عَلَی دَیْنِکَ وَدَیْنِ نَبِیِّکَ وَلَا تُرِغْ قَلْبِیْ  
 بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنِی وَهَبْ لِی مِنْ کَدُّنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ  
 اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام بعد اُنہوں رکعت کی اس دعا کو پڑ  
 ہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ حُرْمَةً مِّنْ عَازِیْکَ وَتَجَا اِلَی عِزِّکَ  
 وَاسْتَنْظَلَ بِعِیْثِکَ وَاعْتَصَمَ بِحَبْلِکَ وَکَلَّمَ نَبِیَّکَ لَا بِکَ یَا حَبِیْبُ  
 الْعَطَا یَا مَاطِلِقَ الْاَسَارِ یَا مَنِ سَمِیَ نَفْسُهُ مِنْ جُودِہِ  
 وَهَابًا اِذْ دَعَاکَ رَاغِبًا وَرَاہِبًا وَخَوْفًا وَطَمَعًا وَالْحَاجَا  
 وَالْحَافَا وَتَضَرُّعًا وَتَمَلُّقًا وَتَائِبًا وَقَاعِدًا وَرَاکِعًا وَسَاجِدًا  
 وَمَرَاکِبًا وَمَا شِئَا وَذَاهِبًا وَجَائِیًا وَفِی کُلِّ حَالًا اِنِّیْ اَسْأَلُکَ  
 اَنْ تُصَلِّیَ عَلَی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَفْعَلَ بِنِیْ کَذَا وَکَذَا اور بجا  
 کذا اور کذا کی مطلب اپنی کو ذکر کرے اور دعا مانگی کہ مقرون باتجا  
 ہی یہ بھی ترکیب نماز شب کی با اوعیہ و قنوت مختصرہ اور بہت سی  
 دعائیں اس نماز کی بیچ کتب و عیہ کی جابجا مذکور ہیں اس سالہ میں فقط

درستی

نماز  
و شفع

اوجیہ تشرہ ذکر کی کہیں تمت بیچ کیفیت نماز شفع اور وتر  
کی معلوم ہو کہ جسوقت آہون رکعت نماز شب سی فارغ ہووے  
تو چاہیے کہ متوجہ ہووے طرف دو رکعت نماز شفع اور ایک رکعت  
نماز وتر کے اور بہترین اوقات شفع و وتر کا درمیان صبح صادق  
اور کاذب کی ہے یعنی جسوقت کہ صبح کاذب شروع ہووے اوسو  
سی تا طلوع صبح صادق وقت فضیلت نماز شفع اور وتر کا ہے اور  
اگر بعد آٹھ رکعت نماز شب کی بجائے تو بھی کچھ مضائقہ نہیں ہے  
پس جب نماز شفع شروع کرے تو چاہیے کہ دونوں رکعتوں میں بعد  
سورہ حمد کی سورہ توحید پڑھے اور اگر چاہے بعد سورہ حمد کی قل  
اعوذ برب الفلق پہلی رکعت میں اور دوسری رکعت میں قل اعوذ  
برب الناس پڑھے اور قنوت نماز شفع میں نہیں ہے پس جسوقت کہ  
دونوں رکعتوں شفع سے فارغ ہووے تو سنت ہی کہ اسن عاکو  
پڑھے اَللّٰهُمَّ تَعَرَّضْ لَكَ فِيْ هَذَا اللَّيْلِ الْمُتَعَرَّضُونَ وَقَصْدَكَ  
فِيْهِ الْقَاصِدُونَ وَأَمَلْ فَضْلَكَ وَمَعَرَّوْكَ الطَّالِبُونَ  
وَلَكَ فِيْ هَذَا اللَّيْلِ نَفَاتٌ وَجَوَازٌ وَعَطَايَا وَمَوَاهِبٌ تَمُنُّ  
بِهَا عَلٰی مَنْ تَشَاءُ مِنْ عِبَادِكَ وَتَمْنَعُهُمْ مَنْ لَمْ تَشِقْ لَهُ الْعِزَّةَ  
مِنْكَ وَهَآ اَنَا ذَا عَبْدُكَ الْفَقِيرُ إِلَيْكَ الْوَقِيلُ فَضْلَكَ

و صلوٰۃ

وَمَعْرُوفَكَ فَإِن كُنْتَ يَا مُوَلَّائِي تَفَضَّلْتَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ عَلَى  
 أَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ وَعَدْتَ عَلَيْهِ بِعَاقِدَةٍ مِنْ عَطْفِكَ فَصَلِّ عَلَى  
 مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ الْأَخْيَرِينَ الْفَاضِلِينَ وَجُدْ عَلَى  
 بِطَوْلِكَ وَمَعْرُوفِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ  
 خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ الَّذِينَ إِذْ هَبَّ اللَّهُ عَنْهُمْ  
 الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ نَظْهِيرًا إِنَّ اللَّهَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ اللَّهُمَّ إِنِّي  
 أَدْعُوكَ كَمَا أَمَرْتَ فَاسْتَجِبْ لِي كَمَا وَعَدْتَ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ  
 الْمِيعَادَ بَعْدَ أَوْسَلَى مَشْغُولٌ هُوَ وَهُوَ أَيْكَ رَكَعَتِ نَازِوَتَيْنِ بِسُنَّتِكَ  
 كَهَبْلِي وَهَتَيْنِ دُعَائِينَ كَهَبْلِي نَازِوَتَيْنِ بِسُنَّتِكَ بِجِلاوَسَ سَابِقَةٍ  
 تَكْبِيرَاتِ هَفْتِ كَانَهُ كَهَبْلِي أَوْغَيْنِ سَهْبَةِ الْأَحْرَامِ هَبْلِي أَوْغَيْنِ  
 أَوْغَيْنِ الْأَحْرَامِ كَهَبْلِي سَوْرَةُ حَمْدِكَ مَرَّتَيْنِ دَفْعَةً قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ  
 أَوْغَيْنِ مَرَّتَيْنِ قُلْ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفُلُقِ أَوْغَيْنِ مَرَّتَيْنِ قُلْ أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّاسِ  
 كَهَبْلِي سُنَّتِكَ هَبْلِي وَالْأَنَّهُ خَتِيَارُ هَبْلِي جَوْشَنَ سَوْرَةِ چَاهَبْلِي بِرُتَبِ بَعْدِكَ  
 مُسْتَعْبِقُ هَبْلِي كَهَبْلِي هَبْلِي كَهَبْلِي قَنُوتِ كَهَبْلِي مَوْهَبِ كَهَبْلِي وَهَبْلِي  
 أَوْغَيْنِ وَهَبْلِي سَبْعَ عَشْرَ سَبْعَ سَبْعَ سَبْعَ سَبْعَ سَبْعَ سَبْعَ سَبْعَ سَبْعَ  
 قَدْ مَدَدْتُهَا إِلَيْكَ بِالذُّنُوبِ مَمْلُوءَةً وَعَيْنَايَ بِالرَّجَاءِ مَمْلُوءَةً  
 وَحَقِّ لِي دَعَاكَ بِالْإِسْتِغْنَاءِ تَذَلُّدًا أَنْ يُجِيبَهُ بِالْكَرَمِ تَفَضُّلاً

بیان نازوت

سَيِّدِي اَمِنْ اَهْلِ الشَّقَاءِ خَلَقْتَنِي فَاُطِيلُ بِكَ اِيَّامِي مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ  
 خَلَقْتَنِي فَاُبَشِّرُ رَجَائِي سَيِّدِي الْضَرْبُ لِمَقَامِكَ خَلَقْتَ اَعْضَائِي  
 اَمْ لِشَرْبِ الْحَمِيمِ خَلَقْتَ اَمْعَائِي سَيِّدِي لَوْ اَنْ عَبْدًا سَطَّاعَ الْهَرَبِ مِنْ  
 مَوْلَاهُ لَكُنْتُ اَوَّلَ الْهَارِبِينَ مِنْكَ لَكِنَّ اَعْلَمُ اِنِّي لَا اَفُوتُكَ سَيِّدِي  
 لَوْ اَنْ عَذَابِي مَيَّازِيْدُ فِي مُلْكِكَ لَسَا لَتَكَ الصَّبْرُ عَلَيَّ لَكِنَّ  
 اَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يَزِيْدُ فِي مُلْكِكَ طَاعَةُ الْمُطِيعِيْنَ وَلَا تَقْصُرُ  
 مِنْهُ مَعْصِيَةُ الْعَاصِيْنَ سَيِّدِي مَا اَنَا وَمَا خَطَرِي هَبْ  
 لِي بِفَضْلِكَ وَجَلِّلْنِي بِشَرِّكَ وَاَعْفُ عَن تَوْبِي بِكَرَمِ وَ  
 اِلَهِي وَسَيِّدِي اَرْحَمْنِي مَصْرُوعًا عَلَي الْفِرَاشِ ثَقِيْلِي  
 اَيْدِي اَحْبَبْتِي وَاَبْرَحْنِي مَطْرُوعًا عَلَي الْمَغْتَسَلِ يَغْتَلِبُنِي صَاحِبُ  
 جَبَرَتِي وَاَرْحَمْنِي مَحْمُولًا قَدْ تَنَاولَ الْاَقْرَبَاءُ اَطْرَافَ جَنَازَتِي  
 وَاَرْحَمْنِي فِي ذَلِكَ الْبَيْتِ الْمَظْلَمِ وَخَشَنِي وَغَرَبْتَنِي وَوَحَدْتَنِي بَعْدَ  
 اِسْرَءَالِي سَمَرُ مَرْتَبَةٍ اسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّي وَاَتُوبُ اِلَيْهِ كَيْفَ وَرَسَنَتِي هِيَ كَمَا  
 طَلَبَ مَغْفَرَتِي چالیس برادران مومن کی لئے کری اس طرح سے اَللّٰهُمَّ غَفِرْ  
 لِفُلَانٍ وَفُلَانٍ نام ہر ایک کا ذکر کرے بعد اس قنوت کی رکوع اور سجدہ  
 اور تشہد اور سلام بطریق سابق کی بجالاوی جب نماز سی فارغ ہووے  
 تو تسبیح حضرت فاطمہ زہرا کی پڑھے اور اگر اس مناجات کو توجہ سے کہے

سید  
 صاحب

سید  
 صاحب

بجلاوى تو بهتر به انجيك ياموجود انى كل مكان لعلك  
 شمع يداني فقد عظم خبري وقل حياتي مولاي مولاي اى  
 الا هو ال تذكروا ايها الشئ ولو لم يكن الا الموت لكفى كيف  
 وما بعد الموت اعظم وادهى مولاي مولاي حتى متى الى  
 متى اقول لك العتبى مرة بعد اخرى ثم لا تجد عندي  
 صدقا ولا وفاء فيا غوثاه ثم واغوثاه بك يا الله من هو  
 قد غلبني ومن عدو قد استكلب على ومن دينا قد زنت  
 لي ومن نفس مارة بالسوء الا ما رحم ربى مولاي مولاي  
 انكنت رحمت مثلي فارحمني وانكنت قبليت مثلي فاقبلني  
 يا قابل السكرة اقبلني يا من لم ازل اتعرف منه الحسنى يا  
 من يغدني بالنعمة صباحا ومساء ارحمني يوم اتيك  
 فردا شاخصا اليك بصري مقلدا على قد تبارج جميع الخلائق  
 منى نعم والى واهى ومن كان له كدى وسعى فان لم  
 ترحمني فمن يرحم ومن يونس في القبر وحشى ومن يبطو  
 لسانى فاخلوته بعلى وسالتي عما انت اعلم به منى فان  
 قلت نعم فاين المهرب من عدلك وان قلت لم افعل  
 قلت لم اكن الشاهد عليك فعفوا وعفوا يا مولاي

رحمك الله

قَبْلَ سَرَّائِلَ لَقَطِرَانٍ عَفْوِكَ عَفْوِكَ يَا مَوْلَايَ قَبْلَ أَنْ  
 تُغْلَى الْأَيْدِي إِلَى الْأَعْنَاقِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَخَيْرَ الْغَافِرِينَ  
 بعد اسکی سجدہ شکر کری اور سجدہ میں کم سے کم تین مرتبہ ورنہ سو مرتبہ شکر  
 لِلّٰہ کی اور اس دعا کو اگر سجدہ میں پڑھی تو خوب ہے یا خیر مَنْ رَفَعَتْ  
 إِلَيْهِ أَعْنَاقُ الرَّاغِبِينَ وَيَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ  
 صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الطَّيِّبِينَ بِطُفْئِكَ الْخَفِيِّ فِي شَأْنِي كُلِّهِ  
 پس جو چاہی خدا سے دعا مانگے کہ دعا آخر شب کی مقبول اور مقرون  
 باجابت ہے فَاسْتَجِبْ جَانِ تُوْكَ مَا زَمَّيْ سُنَّتِي كِي تَتَّيْنِ بِلَا عَذْرٍ بِيَارِ  
 و طاقت وغیرہ کی بیٹھہ کی پڑھنا درست ہے پس نماز شب کی تین گہرا  
 ہو کی اور بیٹھہ کی دونوں طرح پڑھ سکتا ہے مگر بلا عذر کی کٹری ہو کر  
 پڑھنا بہتر ہے اور اگر وقت تنگ ہووے اور رات کم رہی ہو تو فقط  
 سورہ حمد اور سورہ توحید ہر رکعت میں پڑھنا کافی ہے بلکہ اگر وقت  
 زیادہ تنگ ہووے تو ہر رکعت میں خالی سورہ حمد پڑھ سکتا ہی اور  
 رکوع اور سجدہ کو مخفف بند کر واحد کر کے نماز کو جلد تمام کرے اور اگر صبح  
 طالع ہو جاوی تو پہر نماز صبح کو مقدم کر گیا اور نافلہ شب کی قصا کر گیا اور  
 نخی نہ رہی کہ صاحب عذر اور مغلوب النوم کیواسطے بعض علمائی آجات  
 دی ہے کہ نماز شب قبل نصف شب کی پڑھ سکتا ہی اور بعض علمائے

زجیرہ

قضا کو افضل جانا ہے قبل وقت کی پڑھنی ہو

مطلب چہاں بیچ بیان نماز حضرت رسول خدا کے

زاوالمعاد میں ہی کہ سید ابن طاووس رحمۃ اللہ فیہ بسند معتبر حضرت امام رضا علیہ السلام سی روایت کی ہے کہ اونحضرت سی سوال کیا کیفیت نماز جعفر طیار سے حضرت امام رضا علیہ السلام نی فرمایا کہ کیون غافل تم نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شاید پیغمبر خدا نے نماز جعفر طیار نہ پڑھی ہو اور شاید جعفر نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجا لالو

ہوں راوی نے عرض کی پس آپ مجھی نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلیم فرماوین حضرت نے فرمایا کہ وہ دو رکعت ہی باین ترکیب کہ ہر رکعت میں بعد حمد کی پندرہ مرتبہ سورہ انا انزلناہ کے تین پڑھے بعد اوسکی رکوع کرے اور پندرہ دفعہ رکوع میں اوسی سورہ کو پڑھے پس رکوع سی سر اوٹھاوے اور سیدھا کھڑا ہو کے پھر اوسی سورہ کو پندرہ مرتبہ پڑھے اور سجدے میں جاوی پس سجدہ اول میں پندرہ دفعہ اوسی سورہ کو پڑھے پس سجدی سے سر کو اوٹھاوی اور درست ٹھیکر پندرہ دفعہ انا انزلناہ پڑھے کے دوسرا سجدہ کرے اور دوسری سجدی میں بطریق سابق پندرہ دفعہ پڑھے کے سر کو سجدی سی اوٹھاوی اور

کیفیت نماز جعفر طیار

درست بیٹھی اور پہنچدہ مرتبہ انا انزلناہ کو پڑھ کے دوسری رکعت  
 کیواسطے اوٹھ کھڑا ہووے پس دوسری رکعت کو مثل رکعت اول  
 کی بجالوئی اور جب دوسری رکعت کی سجدہ ثانیہ سی فارغ ہو کر درست  
 بیٹھی پندرہ دفعہ انا انزلناہ کی تین پڑ کی تشہد اور سلام بجالو  
 حضرت فرماتی ہیں کہ جب فارغ ہوگا تو نماز سے تودرمیان تیری اور  
 خدا کی کوئی گناہ باقی نہ رہیگا مگر یہ کہ بخشا جاوےگا اور جو دعا کہ طلب کی  
 وہ روا ہے اور بعد نماز کی اس دعا کو پڑھے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّنَا  
 وَرَبُّ آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِلَهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ  
 مُسْلِمُونَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ  
 وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ وَحْدَهُ وَحْدَهُ الْحَمْدُ  
 وَحْدَهُ وَنَصْرُ عَبْدِهِ وَأَعِزُّ جُنْدِهِ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ  
 فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ أَنْتَ  
 نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ فَلَكَ الْحَمْدُ وَأَنْتَ قِيَامُ  
 السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ فَلَكَ الْحَمْدُ وَأَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ  
 الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَإِنْجَازُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ اللَّهُمَّ  
 لَكَ اسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ  
 وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا



اَخْرَجْتَ وَاسْرَرْتُمْ وَاَعْلَنْتُمْ اَنْتَ الْاِلٰهَ الْاِنْتِ صَلِّ  
عَلَى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ  
اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

مطلب یہ کہ ان بیچ بیان نماز جناب امیر علیہ السلام کے  
زاد المعاد میں بسند نامی صحیح و معتبر حضرت امام جعفر صادق  
علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو کوئی چار رکعت نماز بد و سلام  
بجلاوی یعنی دو رکعت کر کے بائیں طریق کہ ہر رکعت میں بعد سورہ  
حمد کی پچاس مرتبہ سورہ قل ہو اللہ احد کے تسنن پڑھے جب نماز سے  
فارغ ہوگا تو درمیان اوس شخص کی اور حق تعالیٰ کی کوئی گناہ باقی نہیں  
رہتا کہ جو نجات نہ جاوے اور سید مرتضیٰ علم الہدیٰ اور شیخ ابو جعفر طوسی  
رحمہما اللہ فی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے  
کہ جو کوئی چار رکعت نماز حضرت امیر المومنین علیہ السلام بجلاوی اپنی  
گناہوں سے اس طرح باہر آتا ہے کہ جب سطح لڑکا روز ولادت اپنی مائے  
شکم سے پاک و پاکیزہ گناہوں سے متولد ہوتا ہے اور حواج اوس شخص کے  
بر آتی ہیں ہر رکعت میں بعد سورہ حمد کے پچاس مرتبہ قل ہو اللہ احد  
پڑھے جب چاروں رکعتوں سے فارغ ہووی تو اس دعا کو پڑھے کہ  
یہ بیچ اوس جناب کی ہے سُبْحَانَ مَنْ لَا یَبْئُودُ مَعَالِہُ سُبْحَانَ

نماز جناب امیر علیہ السلام

بیچ بعد نماز کو

مَنْ لَا تَنْقُصُ خَرَاتِينَهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا أَضْحَاحَ لَاحٍ لِفَخْرِهِ وَسُبْحَانَ  
 مَنْ لَا يَنْفَدُ مَا عِنْدَهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا انْقِطَاعَ لِمُدَّتِهِ سُبْحَانَ مَنْ  
 لَا يُشَارِكُ أَحَدًا فِي أَمْرِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا إِلَهَ غَيْرُهُ يَسْمَعُ دُعَائِي  
 يَا مَنْ عَفَى عَنِ السَّيِّئَاتِ كَمْ مُجَازٍ بِهَا رَحِمَ عَبْدُكَ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ  
 نَفْسِي نَفْسِي أَنَا عَبْدُكَ يَا سَيِّدَهُ أَنَا عَبْدُكَ بَيْنَ يَدَيْكَ يَا رَبَّاهُ  
 بِكَ اللَّهُمَّ بَلِّغُونِيكَ يَا أَمْلَأَهُ يَا رَحْمَانَهُ يَا غِيَاثَهُ عَبْدُكَ عَبْدُكَ  
 لَا حِيلَةَ لَهُ يَا مُنْتَهَى غَبَاةٍ يَا جُرَى الدَّمِ فِي عُرْوَةِ عَبْدُكَ يَا  
 سَيِّدَهُ يَا مَالِكَهُ يَا هُوَا يَا هُوَا يَا رَبَّاهُ يَا رَبَّاهُ عَبْدُكَ  
 عَبْدُكَ لَا حِيلَةَ لِي وَلَا غِنَى لِي عَنْ نَفْسِي وَلَا اسْتَطِيعُ لَهَا ضَرًّا وَلَا  
 نَفْعًا وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصَانِعِهِ تَقَطَّعَتْ أَسْبَابُ الْخَدَائِعِ عَنِّي وَأَضْحَكَ  
 كُلُّ مَظْطُونٍ عَنِّي أَفْرَدَنِي الدَّهْرُ إِلَيْكَ فَفُتُّ بَيْنَ يَدَيْكَ هَذَا  
 الْمَقَامَ يَا اللَّهُ بِعِلْمِكَ هَذَا كَانَ كَلَهُ فَكَيْفَ أَنْتَ صَالِحٌ بِي  
 وَلَيْتَ شِعْرِي كَيْفَ تَقُولُ لِدُعَائِي أَتَقُولُ نَعَمْ أَمْ تَقُولُ  
 لَا فَإِنْ قُلْتَ لَا فَيَا وَيْلِي يَا وَيْلِي يَا وَيْلِي يَا وَيْلِي يَا وَيْلِي  
 يَا شِقْوَتِي يَا شِقْوَتِي يَا شِقْوَتِي يَا ذُلِّي يَا ذُلِّي يَا ذُلِّي مَنْ  
 وَمَنْ أَوْعِنْدَ مَنْ أَوْ كَيْفَ أَوْ مَاذَا أَوْ إِلَى أَيْ شَيْءٍ أُنْجِئُ  
 وَمَنْ أَرْجُو وَمَنْ يَجُودُ عَلَيَّ بِفَضْلِهِ حِينَ تَرْضُونِي يَا وَاسِعَ

الْمَغْفِرَةِ وَإِنْ قُلْتَ نَعَمْ كَاهُو الظَّنِّ بِكَ وَالرَّجَاءُ إِلَيْكَ فَطَوَّلْ  
 إِلَى أَنَا السَّعِيدُ وَأَنَا السَّعُودُ فَطَوَّلْ لِي وَأَنَا الْمَرْحُومُ يَا مُرَحِّمُ  
 يَا مُتَرَفِّعُ يَا مُتَعَطِّفُ يَا مُجَبِّرُ يَا مُتِمِّلُ يَا مُقْسِطُ لَا عَمَلَ  
 لِي مَعَ نِجَاحِ حَاجَتِي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي جَعَلْتَهُ فِي مَكْنُونِ  
 غَيْبِكَ وَاسْتَقَرَّ عِنْدَكَ فَلَا يَخْرُجُ مِنْكَ إِلَى شَيْءٍ سِوَاكَ اللَّهُمَّ  
 بِكَ وَبِكَ وَبِكَ أَجَلُ وَأَشْرَفُ أَسْمَائِكَ لَا شَيْءَ لِي غَيْرُ هَذَا وَلَا  
 أَحَدٌ أَعُوذُ عَلَى مِنْكَ يَا كَيِّنُونَ يَا مُكُونُونَ يَا مَنْ عَرَفَنِي نَفْسُهُ  
 يَا مَنْ أَمَرَنِي بِطَاعَتِهِ يَا مَنْ نَهَانِي عَنْ مَعْصِيَتِهِ وَيَا مَدْعُوِيَا  
 مَسْئُولُ يَا مُطْلُوبُ إِلَيْهِ رَفَضْتُ وَصَيْتَكَ الَّتِي أَوْصَيْتَنِي بِهَا وَلَمْ  
 أَطِيعَكَ وَلَوْ أَطَعْتُكَ فِيمَا أَمَرْتَنِي لَكَفَيْتَنِي مَا قُتُّ إِلَيْكَ فِيهِ  
 وَأَنَا مَعَ مَعْصِيَتِي لَكَ لَاحُ فَلَا تَحُلْ بَيْنِي وَبَيْنَ مَا رَجَوْتُ يَا  
 مُرَحِّمُ لِي أَعِزَّنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَمِنْ خَلْفِي وَمِنْ فَوْقِي وَمِنْ  
 تَحْتِي وَسِنْ كُلِّ جِهَاتِ لِحَاطَةِ لِي اللَّهُمَّ بِمُحَمَّدٍ سَيِّدِي  
 وَبِعَلِي وَلِيِّي وَبِالْإِمَامَةِ الرَّاشِدِينَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اجْعَلْ  
 عَلَيْنَا الْوَافِيَةَ صَلَوَاتِكَ وَرَأْفَتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَأَوْسِعْ  
 عَلَيْنَا مِنْ مِرْزِقِكَ وَأَقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَجَمِّعْ حَوَائِجَنَا يَا اللَّهُ يَا  
 اللَّهُ يَا اللَّهُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ \*

مطلب ہوا ان پنج بیان نماز حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام  
 زاوالمعاویہ میں سید ابن طاووس علیہ الرحمہ بند معتبر حضرت صادق علیہ السلام  
 سی روایت کرتے ہیں کہ <sup>فما یا</sup> ان میری حضرت فاطمہ علیہا السلام دو رکعت  
 نماز پڑھتی تھیں کہ جبریل نے انہیں سکھائی تھی پہلی رکعت میں بعد  
 سورہ حمد کی سو مرتبہ سورہ قدر دوسری رکعت میں سو مرتبہ سورہ توحید  
 پڑھتی تھیں اور جب سلام کہتی تھیں یہ دعا پڑھتی تھیں سُبْحَانَ ذِي الْعَرْشِ  
 الشَّامِخِ الْمُنِيفِ سُبْحَانَ ذِي الْكَلَالِ الْبَاقِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ ذِي  
 الْمُلْكِ لِفَاخِرِ الْقَدِيمِ سُبْحَانَ مَنْ لَبَسَ الْبَهْجَةَ وَالْجَمَالَ سُبْحَانَ  
 مَنْ تَرَدَّى بِالنُّورِ وَالْوَقَارِ سُبْحَانَ مَنْ يَرَى أَثَرَ النَّمْلِ فِي الصَّفَا  
 سُبْحَانَ مَنْ يَرَى وَقَعَ الطَّيْرِ فِي الْهَوَى سُبْحَانَ مَنْ هُوَ كَذَا  
 وَلَا هَكَذَا غَيْرُهُ سید کہتی ہیں کہ دوسری روایت میں وارد ہوا ہے  
 کہ بعد اس نماز کی تسبیح مشہور حضرت فاطمہ علیہا السلام کہ بعد نماز کے  
 پڑھی جاتی ہے پڑھی اور بعد اس کی صلوات سو مرتبہ محمد اور آل محمد  
 پیجے اور شیخ رحمہ اللہ مصباح میں اس نماز کو روایت کرتے ہیں کہ کہتی  
 ہیں کہ جب سلام کہی تو تسبیح فاطمہ علیہا السلام کو پڑھ اور اس کا کوڑا  
 یعنی جو دعا کہ پہلی گزری پہر کہتے ہیں کہ نماز اور ہے واسطے اس شخص  
 کی کہ اس نماز کو پڑھے اور دعا کی مذکور سے فارغ ہو تو اپنی گھٹنوں کو

اور اپنے ماتون کو کہنیوں تک برہنہ کرے اور سجدہ میں جاوے اور  
ساتون عضو سجدی کے خاکیر پہونچائے کہ کپڑا درمیان میں مانع نہواو  
و عاکرے اور حاجت اپنی خدا سے طلب کیے یا مَن لَکِيسْ غَيْرُكَ رَبُّ  
يَدْعِيْ يٰاَمَنْ لَکِيسْ فَوْقَهُ اِلٰهٌ يُّخَشِئُ يٰاَمَنْ لَکِيسْ دُوْنَهُ مُلْكٌ  
يَّتَقٰى يٰاَمَنْ لَکِيسْ لَهُ وَزِيْرٌ يُّؤْتِى يٰاَمَنْ لَکِيسْ لَهُ حَاجِبٌ يُّرْشِئُ  
يٰاَمَنْ لَکِيسْ لَهُ بَوَابٌ يُّغَشِّئُ يٰاَمَنْ لَا يَزِدُّا دُ عَلٰى كَثْرَةِ السُّؤَالِ اِلَّا  
كُرْمًا وَجُودًا وَ عَلٰى كَثْرَةِ الدُّنُوْبِ اِلَّا عَقُوْبًا وَ صَفْحًا صَلَّیْ عَلٰی  
مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَعْمَلْ فِیْ کَذَا اِسْرَافًا وَ اَعْمَلْ فِیْ کَذَا کِیْ جَلْبَهٗ اِسْنِ  
حاجتون کو بیان کرے

مطلب نوان پنج بیان نماز حضرت جعفر طیارؑ سے  
زاوالمعاد میں ہے نماز حضرت جعفر طیارؑ از جملہ متواترات ہی اور صلا  
شیعہ و سنی فی بسند مائی بسیار روایت کی ہے اور مخالفین مذہب ہی  
اس نماز کو سنت جانتے ہیں مگر کم اور اکثر اہل سنت بسبب اتوں ظن  
کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے رکعتی ہیں اس نماز کو منسوب ظن  
عباس کی چچا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی تھے کرتے ہیں بہر تقدیر سوا  
نوافل شبانہ روزی کی اور کوئی نماز بحسب صحت سند اور کثرت ثواب  
اس نماز کو نہیں پہونچتی ہے اور بسند معتبر حضرت امام زین العابدینؑ

ور بیان نماز  
جعفر طیارؑ

علیہ السلام سے منقول ہی کہ جب جعفر طیار برادر حیدر کرار نے ہجرت  
حبشہ سی مراجعت فرمائی تو وہ دن وہ تھا کہ اوسی روز جناب امیر المومنین  
علیہ السلام فی فتح خیبر کی تہی پس جعفر طیار آئی تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ  
وسلم بقدر سافت ایک تیر کے بسرت تمام واسطی استقبال جعفر رضی اللہ  
عنه کی تشریف لیگی جب جعفر طیار کی نظر اوپر جمال عدیم المثال اوس جناب  
کی پڑی مشتاقانہ پیغمبر خدا کی طرف دوڑے پیغمبر خدا انی او کو اپنی سینہ  
لگایا اور اپنی ماتہ جعفر کی گردن میں ڈالکر تا یک ساعت باتیں کیں بعد  
اوسکی وہ جناب ناقہ غضبنا پر سوار ہوئے اور جعفر کو حضرت فی اپنی چھپی  
بٹھالیا جب وہ ناقہ چلنے لگا تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی فرمایا  
کہ ای جعفر برادر تو چاہتا ہے کہ میں تجھی بخشش عظیمہ اور عطیہ گران بہاد  
بیش قیمت دون حضرت کی اس کلام سے لوگون نے گمان کیا کہ آج  
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جعفر کے تئیں بہت سال کہ جو غنیمت  
خیبری حضرت کی ماتہ لگا ہے عنایت کرینگے جعفر نے عرض کی کہ ہاں  
اور باب میرے آپ پر فدا ہوں عنایت فرمائی پس حضرت فی صلوة اہم  
جعفر کو تعلیم کی اور دوسری روایت معتبر میں منقول ہے کہ پیغمبر خدا نے  
فرمایا کہ اگر ہر روز تو اس نماز کو بجالا دے تو بہتر ہے واسطی تیری تمام دنیا  
اور اہلیا سے اور اگر دوسری دن یعنی ایک روز درمیان اس نماز کو بجا

لاوی توجو گناہ کہ در میان دو نمازون کی کئے ہوں وہ سب بخشش جائیگا  
 اور اگر ہر جمعہ کو پڑھے یا ہر مہینہ میں ایک مرتبہ بجا لاوی یا سال میں ایک  
 دفعہ توجو گناہ کہ دو نمازون کے در میان ہیں کئے ہوں حقتعالیٰ اپنی  
 فضل سے بخشد یگا اور دوسری روایت معتبرہ میں منقول ہے کہ اگر بعد  
 کف دریا یا بعد دریگ بیابان گناہ تجھ پر ہوں تو سب کو خداوند رحیم بخش  
 دیگا اور اگر لڑائی سے بہاگ گیا ہو کہ یہ سب سی زیادہ اور بدتر گناہ ہی  
 اللہ سکو ہی بخشتا ہی اور دوسری روایت میں منقول ہے کہ اگر ہو سکی تو  
 ہر روز اس نماز کو بجالا تو اور اگر ہر روز نہ ہو سکی تو ہفتہ میں ایک دفعہ اور  
 اگر یہ بھی نہ ہو سکی تو ہر مہینہ میں ایک دفعہ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکی تو سال  
 میں ایک دفعہ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکی تو اپنی تمام عمر میں ایک دفعہ اس نماز کو  
 پڑھ تا خداوند کریم گناہان کبیرہ و صغیر تازہ اور کثرتِ عذو خطا کی تین کہ  
 جو تجھے واقع ہوئی ہیں سب کی سب بخشہ گا پس حضرت صادق علیہ السلام  
 منقول ہے کہ صفت اور ترکیب اس نماز کی یہ ہے کہ وہ چار رکعت  
 ساہتہ دو تشہد اور دو سلام کی پہلی رکعت میں بعد سورہ حمد کی سورہ  
 اذالزلزلۃ الارض پڑھی اور دوسری رکعت میں بعد الحمد کی سورہ  
 والعاویات اور تیسری رکعت میں بعد حمد کے سورہ اذاجانصر اللہ اور  
 چوتھی رکعت میں بعد حمد کی قل ہو اللہ احد پڑھے اور ہر رکعت میں بعد از

بکتاب

قرأت سورہ پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَاللَّهُ أَكْبَرُ اور رکوع میں اور بعد رکوع کی اور سجدہ اول میں اور بعد  
سجدہ اول کی اور سجدہ ثانیہ میں اور بعد سجدہ ثانیہ کے ان سب میں  
دس دس مرتبہ ان تسبیحات اربعہ کو بجا لاوے اسطرحی کہ پہلی  
رکعت میں بعد حمد کی سورہ اذ از زلزلت الارض پڑھے اور بعد اسکی  
پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ  
أَكْبَرُ کہی اور رکوع میں جاوی پس رکوع میں دس مرتبہ انہیں تسبیحات  
اربعہ کو کہی پس رکوع سی سر اوٹھاوی اور سیدنا ہنو کے پہر نہیں  
تسبیحات کو دس مرتبہ کہے پس سجدہ میں جاوی اور حالت سجدہ میں  
دس مرتبہ کہے پس سر سجدہ سی اوٹھاوے اور درست بیٹھے اور پہر نہیں  
تسبیحات کو دس مرتبہ کہی پس دوسرا سجدہ کری اور دوسری سجدہ میں  
اسطرح کہی پس سر سجدہ ثانیہ سے اوٹھا کر درست بیٹھے اور دس مرتبہ  
ان تسبیحات اربعہ کو پڑھ کے دوسری رکعت کی واسطے اوٹھہ کھڑا ہووے  
اور حمد اور العادیات پڑھے اور بعد العادیات کی موافق دستور رکعت  
اول پندرہ دفعہ اور رکوع وسجود وغیرہ میں موافق معمول رکعت اول  
دس دس مرتبہ کہی نماز کو تمام کرے بعد اسکی پہریت کرے کہ دو رکعت  
اور اسی صورت سی بجا لاوی مگر ان دو رکعتوں کی پہلی رکعت میں بعد حمد



حضرت  
بجاء

سورہ اذاجاء انصر اللہ اور دوسری رکعت میں بعد حمد کے سورہ اقل  
 ہو اللہ احد کی تین پڑھے اور تسبیحات اربعہ موافق دستور رکعات اولیٰ  
 کی بجائے الکی نماز کو تمام کرے پس چاروں رکعتوں کو بہ ترتیب و ترکیب کو  
 بدو تشہد و دو سلام و دو رکعت کر کے بجالائی کہ چاروں رکعتوں  
 میں مجموع تین سو مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 وَاللَّهُ أَكْبَرُ پڑھنا ہوتا ہے یہ ہے اصل ترکیب و مایکفی نماز جعفر  
 طیار رضی اللہ عنہ کی ہے لکن وہ دعائیں کہ جو اس نماز میں مستحب ہیں  
 پس کلینی نے بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت  
 کی ہے کہ سنت ہی کہ چوتھی رکعت کی دوسری سجدہ میں یعنی سجدہ آخرتین  
 جب تسبیحات اربعہ پڑھ چکی تو حالت سجدہ میں اس دعا کو پڑھے سُبْحَانَ  
 مَنْ لَيْسَ الْعِزُّ وَالْوَلَاءُ سُبْحَانَ مَنْ تَعَطَّفَ بِالْجَدِّ وَتَكْرَمَ بِهِ  
 سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ إِلَّا لَهُ سُبْحَانَ مَنْ أَحْصَى كُلَّ  
 شَيْءٍ عَلَيْهِ سُبْحَانَ ذِي الْمَنِّ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ قَوْلًا  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَصُفْتِهَا الرَّحْمَةِ  
 مِنْ كِتَابِكَ وَاسْمِكَ الْأَعْظَمِ وَكَلِمَاتِكَ الثَّامَةِ الَّتِي تَنْتَهِي  
 صِدْقًا وَعَدًا صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ وَآهِلِ بَيْتِهِ پس حاجتوں کو اپنی  
 ذکر کری مخفی نہ رہی کہ شیخ نے کتاب صباح میں اس دعا کو بعد لفظ الامر

ساتھ اس زیادتی کے نقل کیا ہے سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ وَالْكَمِ  
 سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْفَضْلِ سُبْحَانَ ذِي الْقُوَّةِ وَالطَّوْلِ اور شیخ  
 ابو جعفر طوسی و سید مرتضیٰ نے مفصل بن عمر سے روایت کی ہے کہ مفصل  
 کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو نماز جعفر طیار پڑ  
 دیکھا میں نے پس بعد نماز کے حضرت نے اس کو پڑھنا یاد دیا یاد دے بعد  
 ایک نفس یعنی جسد رک رک ایک سانس میں کہا جاوی یا رَبَّاهُ یا رَبَّاهُ  
 ایک نفس رَبِّ رَبِّ بقدر ایک نفس یا اللہ یا اللہ بقدر ایک نفس یا  
 یا ارحم یا ارحم یا ارحم یا ارحم سات مرتبہ یا ارحم الکریم  
 سات مرتبہ بعد کی اس کو اس جناب نے پڑھا اللہم اِنِّ اَفْتَحُ  
 الْقَوْلَ بِحَمْدِكَ وَابْتَطِقُ بِالثَّنَاءِ عَلَيْكَ وَاجْعَلْكَ وَلَا غَايَةَ  
 لِمَدْحِكَ وَأَثْنِي عَلَيْكَ وَمَنْ يَبْلُغْ غَايَةَ ثَنَائِكَ وَامْدَحُوكَ  
 وَأَثْنِي لِحَلِيقَتِكَ كُنْهُ مَعْرِفَةِ مَجْدِكَ وَأَيُّ زَمَنِ كَمْ تَكُنْ مِنْهُ وَمَا  
 يَفْضُلُكَ مَوْصُوفًا بِمَجْدِكَ عَوَادًا عَلَى الْمَذْنِبِينَ بِحَمْدِكَ فَخَلَفَ  
 سُكَّانُ أَرْضِكَ عَنْ طَاعَتِكَ فَكُنْتَ عَلَيْهِمْ عَطُوفًا بِجُودِكَ  
 جَوَادًا بِفَضْلِكَ عَوَادًا بِكَرَمِكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ  
 ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ جب حضرت نماز سے فارغ ہوئی تو مجھے فرمایا  
 کہ اے مفصل جسوقت کہ تجھ کو کوئی حاجت ضروری ہو تو نماز جعفر طیار پڑھ

مجمع

وہابی نامہ  
بغیض

بجالات اور اسد عاکو پڑھ اور اپنے حوائج حق تعالیٰ سے طلب کر کہ انشاء اللہ  
حوائج تیرے پر آویں گے فقط اور شیخ ابو جعفر طوسی اور سید مرتضیٰ علم  
الہدیٰ نے ایک اور بھی دعا بعد نماز جعفر طیار کی روایت کی ہے اور  
وہ یہ ہے سُبْحَانَ مَنْ لَبَسَ الْعِزَّ وَتَرَدَّنِي بِهِ سُبْحَانَ مَنْ  
تَعَطَّفَ بِالْجَدِّ وَتَكْرَّمَنِي بِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَسْبَغِي الشَّيْخُ إِلَّا لَهُ  
جَلَّ جَلَالُهُ سُبْحَانَ مَنْ أَحْصَى كُلَّ شَيْءٍ بِعِلْمِهِ وَخَلَقَهُ بِقُدْرَتِهِ  
سُبْحَانَ ذِي الْمَنِّ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ وَالْكَرَمِ اللَّهُمَّ  
إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَعَاوِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ  
كِتَابِكَ وَبِاسْمِكَ الْأَعْظَمِ وَكَلِمَاتِكَ الثَّمَانِ الْإِثْنِ عَشَرَ  
صِدْقًا وَعَدًّا لَا أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الطَّيِّبِينَ  
الطَّاهِرِينَ وَأَنْ يَجْمَعَ لِي خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ بَعْدَ عُمْرٍ طَوِيلٍ اللَّهُمَّ  
أَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ الْخَالِقُ الرَّازِقُ الْحَيُّ الْمُبِيتُ الْبَدِيعُ  
الْبَدِيعُ لَكَ الْكَرَمُ وَلَكَ الْجَدُّ وَلَكَ الْمَنُّ وَلَكَ الْبُحُودُ وَلَكَ  
الْأَمْرُ وَحَدُّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ يَا وَاحِدُ يَا أَحَدُ يَا صَدُّ يَا مَنْ  
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ يَا أَهْلَ التَّقْوَى  
وَيَا أَهْلَ الْمَغْفِرَةِ يَا رَحِمَ الرَّاحِمِينَ يَا عَفُوَّ يَا غَفُورٌ يَا وَدُودٌ  
يَا سُكُورُ أَنْتَ أَبْرَأُنِي مِنْ أَبِي وَأُمِّي وَأَرْحَمُ بِي مِنْ نَفْسِي وَمِنْ النَّاسِ

أَجْمَعِينَ يَا كَرِيمُ يَا جَوَادُ اللَّهُمَّ إِنِّي صَلَّيْتُ هَذِهِ الصَّلَاةَ وَأَتَيْتُكَ  
 مَرْضَاتِكَ وَطَلَبَ نَائِلِكَ وَمَعْرُوفِكَ وَرَجَاءَ رِفْدِكَ وَجَائِزَتِكَ  
 وَعَظِيمِ عَفْوِكَ وَرِضْوَانِكَ وَقَدْ يُمِ غُفْرَانِكَ اللَّهُمَّ فَصَلِّ عَلَى  
 مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْفَعْهُمَا فِي عِلِّيِّينَ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّي وَجِبِلْ  
 نَائِلَكَ وَمَعْرُوفَكَ وَرَجَاءَ مَا ارْجُو مِنْكَ فَكَأَنَّكَ رَقَبَتِي  
 مِنَ النَّارِ وَالْفُوزَ بِلِجْنَتِهِ وَمَا جَمَعْتَ مِنْ أَنْوَاعِ النِّعَمِ وَمِنْ  
 حُسْنِ الْحُورِ الْعِينِ وَاجْعَلْ جَائِزَتِي مِنْكَ الْعِثْقَ مِنَ النَّارِ  
 غُفْرَانِ دُنُوبِي وَدُنُوبِ وَالِدَتِي وَمَا وَلَدْتُ أَوْ جَمِيعِ أَخَوَانِي  
 وَأَخَوَاتِي الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ  
 الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ أَنْ تَسْتَجِيبَ دُعَائِي وَتَرْحَمَ صَرْخَتِي  
 وَتَنْدَائِي وَلَا تُرَدِّدْنِي خَائِبًا خَاسِرًا وَاقْلِبْنِي مُنْجَا مُفْلِحًا مُرْسَا  
 مُسْتَجَابًا دُعَائِي مَغْفُورًا لِي يَا رَحِمَ الرَّاحِمِينَ يَا عَظِيمُ يَا  
 عَظِيمُ يَا عَظِيمُ قَدْ عَظُمَ الذَّنْبُ مِنْ عَبْدِكَ فَلْيَحْسِنِ الْعَفْوَ  
 مِنْكَ يَا حَسَنَ الْجَاوِزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ  
 بِالرَّحْمَةِ يَا نَفَّاحًا بِالْخَيْرَاتِ يَا مُعْطِيَ الْمَسْئُولَاتِ يَا فَكَكَ  
 الرِّقَابِ مِنَ النَّارِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَفَكَ رَفْعَتِي مِنَ النَّارِ  
 وَأَعْطِنِي سُؤْلِي وَاسْتَجِبْ دُعَائِي وَارْحَمْ صَرْخَتِي وَتَضَرَّعِي

وَيَدَايَ وَأَقْصَى حَوَائِجِي كُلِّهَا لِدُنْيَايَ وَآخِرَتِي وَدِينِي  
مَا ذَكَرْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَذْكُرْ وَاجْعَلْ لِي فِي ذَلِكَ الْخَيْرَ وَلَا  
تَرُدَّنِي خَائِبًا خَاسِرًا وَأَقْلِبْنِي مُفْلِحًا مُبْتَغِيًا مُسْتَجَابًا لِي دُعَائِي  
مَغْفُورًا لِي مَرْحُومًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا مُحَمَّدُ يَا أَبَا الْقَاسِمِ

يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنَا عَبْدٌ لَكَ وَمَوْلَاكَ  
غَيْرُ مُسْتَكِنٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٍ بَلْ خَاضِعٌ ذَلِيلٌ  
عَبْدٌ مُقَرَّرٌ مُتَمَسِّكٌ بِجَبَلِكَ مُعْتَصِمٌ مِنْ نُورِي  
يُؤَلِّبُكَ كَمَا أَتَقَرَّبُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى بِجَلَا  
وَأَتَوَسَّلُ إِلَى اللَّهِ بِكَ كَمَا وَاقَدْتَ لَنَا

بَيْنَ يَدَي حَوَائِجِي إِلَى اللَّهِ جَلَّ  
وَعَزَّ فَاشْفَعْ لِي فَكَأَنِّي مَرْتَبَةٌ  
مِنْ النَّارِ وَغُفْرَانِي نُورِي

وَاجَابَةِ دُعَائِي اللَّهُمَّ  
فَصِّلْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

وَتَقَبَّلْ دُعَائِي

وَاعْفِرْ لِي

يَا أَحْمَدُ الْإِيمَانِ

پہلے

## باب چوتھا روزہ میں اور اس میں ایک مقدمہ اور کئی

فصلیں ہیں اور فصلیں منقول ہیں زبدۃ الفتاویٰ کل جو فتاویٰ جناب  
 شیخ زین العابدین تظلہ العالی کے ہیں مقدمہ سب سے پہلے سب سے پہلے  
 میں احادیث ائمہ علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ روزہ افضل عبادت  
 ہے اور باعث قرب ہے درگاہ خدا میں اور ثواب و سکام علم خدا میں  
 مخزون ہے اس سے مراد شاید یہ ہو کہ اس کی ثواب کو کاتبان عمل نہیں  
 جان سکتی اور روزہ بدن کی واسطے زکوٰۃ ہے اور روزہ سپر ہے  
 آتش دوزخ سے اور فقر اور بلا اور خواہش مای نفسانی کو دور کرتا ہے  
 اور بلغم اور فراموشی کو زائل کرتا ہے اور عقل و فکر کی جلا کرتا ہے اور  
 باعث دخول جنت ہے اور دوری ہے شیطان سے بلکہ روزہ دار سے  
 شیطان بعید ہوتا ہے مانند بعد مشرق و مغرب کی اور سونا روزہ دار کا  
 عبادت ہے اور سائنس لینا اور چپ ہونا ثواب بتبیخ خدا رکھتا ہے  
 اور روزہ دار کی واسطے فرشتہ دعا اور استغفار کرتی ہیں اور عمل روزہ دار کا  
 مقبول ہوتا ہے اور دعا اس کی مقبول درگاہ خدا ہوتی ہے اور روح  
 روزہ دار کی باغ جنت کی سیر کرتی ہے اور جب تک روزہ دار روزہ فطما  
 نکری کاتبان اعمال قلم اس سے اوٹھا لیتے ہیں اور پوری دین روزہ دار

بہتر ہے خدا کی نزدیک بوی مشک سی اور ملائکہ موتہ کو روزہ دار کے  
 مسح کرتے ہیں اور بشارت بہشت کی دیتی ہیں جان تو کہ یہ فضیلت  
 مطلق صوم کی ہے اور جو خاص روزہ سنت ہو گا دین مثل رجب شعبان  
 اور عید ہای مخصوصہ کی اونکی فضیلت زیادہ تر ہے اور فضیلت صوم  
 ماہ رمضان کی بحد و انتہا ہے جیسا کہ زائد المعاد وغیرہ میں مرقوم ہے  
 اور جان تو کہ افطار صوم ماہ رمضان کا گناہ کبیرہ ہے کتاب کافی وغیرہ  
 میں ہی کہ بنای اسلام پانچ چیز پر ہے نماز و زکوٰۃ و حج و صوم و ولایت  
 اہلبیت علیہم السلام پس ترک صوم بنای اسلام کا ترک کرنا ہی اور کتاب  
 سنن لا یحضرین ہے کہ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فی شخص کہ  
 افطار کری ایک دن ماہ رمضان کا روح ایمان اوس شخص سے نکلتی  
 ہی اور احادیث سی ثابت ہوتا ہے کہ جو تین مرتبہ افطار صوم ماہ رمضان  
 کری و تین مرتبہ اسکی عقوبت میں حاکم شرع کی سانسے گرفتار ہو چکا ہو  
 تو تیسرے مرتبہ واجب القتل ہوگا

فصل پہلی روز کی قسموں میں ہی جان کہ روز کی چار قسمیں ہیں  
 واجب و حرام اور سنت اور مکروہ روزہ واجب کی کئی قسمیں ہیں روزہ  
 رمضان مبارک اور کفارہ اور قضا اور بدل قربانی حج اور نذر اور عہد  
 اور قسم اور روز سیوم عتکاف اور جو روزہ کہ اجارہ لینی سے لازم ہوتا

یا وہ روزہ کہ باپ کا بڑے بیٹی پر اوسکی واجب ہو جاتا ہے  
فصل دوسری چاند کی ثابت ہونے کی بیان میں  
جان کہ ثابت ہوتی ہے پہلی تاریخ رمضان اور مہینی کی چند چیزوں  
پہلی دیکھنے سی ہلال کے اگر یقین حاصل ہو دیکھنی والی کو دوسرے  
شیاع سی تیسری گواہی سے دومر عادل کی چوتھے گزرنی سی  
تیس دنوں کی پانچویں حکم حاکم شرع سی اگر یقین اوسکی خطا کا نہ ہو  
اگر روزہ رکھی روز شک میں بہ نیت رمضان کی یا اس نیت سی کہ اگر  
رمضان ہی تو رمضان میں اور شعبان میں ہی تو روزہ سنتی شعبان  
محبوب ہو روزہ باطل ہے اور اگر بقصد آخر شعبان بہ نیت سنت یا بقصد  
واجب مثل قضای رمضان کی روزہ رکھی اور بعد غروب کی معلوم کہ پہل  
تاریخ رمضان کی تھی تو وہ روزہ اسی رمضان میں حساب ہوگا اور جانکہ  
حقیقت روزہ کی مراد ہے باز رکھنی سے مکلف کی اپنی نفس کو وقت  
مخصوص میں مخصوص چیزوں سے کہ انشاء اللہ تعالیٰ بقضیل بیان ہوگا  
اور ابتدا وقت روزی کا طلوع صبح صادق سی ہی اور آخر اوسکا  
غائب ہونا مشرق یعنی پورب کی سُرخی کا ہی اور وقت نیت کا روزہ  
غیر معین میں مثل قضای رمضان اور نذر مطلق کی اول شب سی قبل ول  
آفتاب تک ہی اور روزہ رمضان اور نذر معین کی لئے نیت کا وقت



اول شب سی صبح صادق تک ہی حالت اختیار میں اور اگر بہول گیا ہو یا مسافر حاضر ہو جاوے یا مریض صحیح ہو جاوے تو فوراً لازم ہے کہ قبل از ظہر کے نیت کرے اور ہو سکتا ہی نیت کرے شب اولہ رمضان میں کہ تمام ماہ رمضان کی روزے رکھتا ہوں میں واجب واسطی خوشی خدا کی اور بہتر یہ ہے کہ ہر شب رمضان ہی تجدید نیت کرے کہ کل روزہ رکھوں گا میں رمضان کا واجب واسطی خوشی خدا کے ۛ ۛ ۛ فصل تیسری بیان میں اون چیزوں کی جنہیں وزہ ٹوٹ جاتا کہ بعضی انہیں بنا بر فتویٰ اور بعض بنا بر احوط موجب قضا اور کفارہ کے ہیں اور وہ دس چیزیں ہیں پہلی اور دوسری کہانا اور مینا اون چیزوں کہ جب عادت میں کھاتی اور پیتے ہوں مثل روٹی اور پائیکلی یا عادت میں نہ کھاتی اور نہ پیتی ہوں مثل ریگ اور شیرہ درخت کی اور جو خلط کہ دماغ یا سینہ سے مونہہ میں آوی مثل بلغم کے او سکی نگلی سی پرہیز کر علی الاطلاق ہاں اگر بلغم فضائی دہن سے باہر نکلے اور کوئی پیراوسی مونہہ میں لیجا کی بلع کر جاوے تو قضا اور کفارہ لازم ہے بلکہ احوط اس صورت میں کفارہ جمع ہی ہے اپنے تین جنب کے ناعدا اور خستیا را اور دو کو سوتی میں احتلام ہو تو روزہ باطل نہیں ہوتا چوتھے بنا بر احوط عمد اور غ کہنا خدا اور رسول اور ائمہ اور پیما اور جناب فاطمہ زہرا پر پانچویں

در بیان نفحات صوم

بنا بر احوط کے ارتماس ہے یعنی تمام سر کا پانی مین و بونا اور اگر بقصد  
 غسل کی عمدہ ارتماس کرے تو روزہ اور غسل دونوں باطل ہیں بشرطیکہ  
 اوسدن کی روزیکہ اتمام اوس شخص پر واجب ہو چھٹے پہلی دفعہ سونا  
 جنب کا بعد اسکی کہ مطلع ہو جنابت سے بقصد کرے غسل کی صبح تک اور  
 صبح تک بیدار نہ ہو پس یہ سونا حرام اور باعث قضا اور کفارہ کا ہے  
 اور اگر بقصد غسل کی بعد اطلاع جنابت کی ساتھ احتمال بیدار ہونیکے  
 سوئی اور صبح تک بیدار نہ ہو تو سونا جائز ہے اور صوم صحیح ہی اور اگر  
 سوئی لیکن نہ قصد غسل کر نیکہا ہو اور نہ قصد غسل کر نیکہا یعنی بی قصد  
 محض ہو اور صبح تک بیدار نہ ہو تو سونا جائز اور روزہ صحیح ہی مگر قضا بلکہ  
 کفارہ ہی احوط ہے یہ سب حکم پہلی دفعہ سونیکے ہیں اور دوسری دفعہ  
 سونا یعنی بعد اسکی کہ مطلع ہو جنابت پر سویا اور بیدار ہوا بعد اسکی  
 دوسری دفعہ سویا اور ممکن ہے بیدار ہونا اور ترک غسل کا غم نہیں ہے  
 اس صورت میں سونا جائز اور قضا لازم اور کفارہ احوط ہی بلکہ دونا  
 سونا ہی خلا احتیاط اور یہ کہ دفعہ سونا خلاف احتیاط شدید ہے ولیکن  
 اگر باوجود احتمال بیدار ہونے کی سونا ہو تو کلام جنب شیخ سی مضموم  
 ہوتا ہے کہ حرام نہیں ہی ولیکن مبطل روزہ اور باعث قضا بلکہ بنا بر  
 احوط کی موجب کفارہ ہی ہے ساتوین باقی رہنا جنابت پر طسوع

در بیان نفل

صوم

صبح تک روزہ رمضان اور واجب معین میں روزہ کو باطل کرتا ہی  
 اور روزہ قضای رمضان ہی اس سی باطل ہوتا ہے اگرچہ عمدہ نہ ہو  
 پہونچانا غبار کا حلق میں نوین بنا بر احوط کے حقنہ کرنا مانعات سی یعنی لون  
 چیزوں سی جو روان ہونے لانی اور عرق دستوں فی کرنا عمدہ اور اختیار اور  
 بی اختیار فی اگر آجاوے تو روزہ باطل نہیں ہوتا اور جان کہ سہوا اور  
 بدون قصد ان مفطرات کی عمل میں لانی سے روزہ صحیح ہی لیکن اگر  
 غسل جنابت یا غسل حیض یا نفاس کو سہو کری ماہ رمضان میں یہاں تک  
 کہ روزی گذر جائیں تو قضا روزی کی بجالاوے بنا بر احوط اور چاہے  
 کہ نماز و نکو جو بی غسل کی ہن پہر سے پڑھی اور جس جگہ حکم تیمم کا ہی چاہے  
 کہ بعد تیمم کی صبح تک بیدار رہی ساتھ مکان اور اختیار کی پس اگر بی  
 اختیار سو جاوی تو ضرر نہیں ہی اور جائز ہے روزہ دار و نکو میت  
 کی تین غسل دینا اگر غسل مس میت یا تیمم نہ کرے کہ صبح ہو جائی تو روزہ  
 صحیح ہی یعنی حدت مس میت پر باقی رہنے سی روزہ باطل نہیں ہوتا  
 اور غسل حیض و نفاس کو ہی بعد بند ہونے خون کی قبل صبح کی بجالاوے  
 نہیں تو قضا لازم اور کفارہ احوط ہے اور وقت تنگ ہو یعنی غسل جنابت  
 یا حیض یا نفاس نہ کرے تو تیمم کرنا چاہیے اور اگر باعتقاد وسعت  
 وقت غسل کری اور اثنای غسل میں صبح ہو جائی تو روزہ صحیح ہی اور

صبح

مستحاضہ اور غسلوں کو کہ جو واسطی نماز صبح اور ظہر اور عصر کے اوپر چڑھا  
 بین ترک کری تو روزہ اوسکا صحیح نہیں ہے قضا لازم اور کفارہ ثابت  
 نہیں ہے اور جو شخص کہ اوسکی لئی ممکن نہیں ہے کہ غسل یا تیمم کرے تکلیف  
 طہارت کی اس سے ساقط ہے اور روزہ اوسکا صحیح ہے اور کفارہ ایک  
 روزہ رمضان کا کہ ایک بندہ آزاد کرنا ہے یا ساٹھ روزہ رکھنا کہ کتیس روز  
 روزہ بلا فاصلہ ہو یا کھانا پیٹ بھر کے کھلانا ساٹھ مسکینوں کو اور کفارہ  
 روزہ قضای رمضان کا اگر بعد ظہر کی روزی کو توڑے دس مسکین کا کھانا  
 کھلانا ہے اگر اس سے عاجز ہو تو تین روزے پے درپے رکھے \*  
 فصل چوتھی بیان میں اون چیزوں کی کہ جو صرف باعث  
 قضا ہیں بدون کفارہ کے پہلی مفطر روزہ کو ماہ رمضان میں غل  
 میں لانا قبل اسکی کہ رعایت کرے کہ صبح ہوئی ہے یا نہیں یعنی قبل  
 اسکی کہ ملاحظہ کرے حال افق آسمان کو باوجود اسکی قدرت رکھتا ہے تا  
 کہ نیکی اور معلوم ہو جائی کہ اوسوقت صبح تھی دوسری مفطر روزہ  
 کو غل میں لانا باوجود قدرت اس امر کے کہ خود صبح معلوم کر سکتا ہے دوسرے  
 شخص کے قول پر اعتماد کرے کہ وہ شخص خبر دی کہ صبح نہیں ہوئی ہے  
 اور حالانکہ صبح ہوئی تھی تیسری مفطر روزہ کو غل میں لانا اور صحت  
 میں کہ کوئی خبر دی کہ صبح ہوئی اور اعتماد اوسکی قول پر نہ کرے گمان کری کہ

پنجشنبہ  
 صوم

جمعہ  
 صوم

وہ شخص شوخی کرتا ہے اور واقع میں صبح ہی اور قحط پہن کی چوتھے  
 افطار کرنا غیر کے قول پر اگر وہ شخص کہی کہ مغرب ہوئی اور حالانکہ مغرب نہ ہو  
 بشرطیکہ اعتماد کرنا اوس غیر کے قول پر شرعاً جائز ہو سکی حق میں مثل اسکی کہ  
 مخبر عادل ہو یا یہ کہ افطار کنندہ اندھا ہو مثلاً غیر کے قول پر افطار کرے  
 والا قضا کی ساتھ کفارہ ہی لازم ہے یا پانچویں افطار کری سبب تباہی  
 کی یعنی یقین کرے سبب اوس تاریکی کے مغرب کا اور اگر باوجود شک یا  
 منطقی کے افطار کیا ہو تو کفارہ ہی لازم ہوتا ہے اور اگر تاریکی سبب  
 ابر کے ہو اور اسوجہ سے گمان کری کہ مغرب ہوئی ہے اور افطار کری  
 تو نہ قضا ہی اور نہ کفارہ روزہ رمضان ہو یا غیر رمضان چھٹے  
 داخل کرنا پانی کا سونہہ میں واسطی سرد ہونی کے یا بدون کسی غرض صحیح  
 کی پس اگر بی اختیار پانی حلق میں جائی قضا واجب ہے ۔ \*  
 فصل پانچویں احکام مسافر اور مریض میں جان کہ مشروط ہی  
 صحیح ہونا روزہ واجب کا ساتھ خالی ہونی کے سفر شرعی اور اگر مسافر  
 قبل ظہر کی وطن یا مقام اقامت میں یعنی جہان دس دن کامل رہی کا عزم  
 جزم رکھتا ہو پہونچی پس اگر قبل زحہ ترخص کے پہونچنی کی افطار کر چکا ہو  
 تو واجب نہیں ہے اوسپر روزہ اوس دن کا اور نہ صحیح ہی اور اگر فطراً  
 نہ کیا ہو واجب ہی نیت روزہ کی کر کی تمام کرنا روزہ کا اور روزہ صحیح

نقص  
 حکم

اور اگر سفر کرے قبل ظہر کی واجب ہی افطار کرے بعد گذر جانی کی حد  
ترخص شیعہ روزہ کی شکوک ہو یا نہ کی ہو اور اگر سفر کرے بعد ظہر کی تمام  
کری روزی کو اور وہ روزہ صحیح ہی اور مسافر جب تک کہ وطن سے یا محل  
اقامہ سے حد ترخص پر نہ پہنچے افطار نہ کرے نہیں تو قضا اور کفارہ لازم  
ہی اور مشروط ہی صحیح ہونا روزہ کا ساتھ سلامتی کے مرض سے پس صحیح  
نہیں ہی روزہ اس شخص کا کہ جانتا ہے کہ روزی سے ضرر قابل  
اعتنا ہوگا اگرچہ یہی بیمار نہ ہو یا بسبب وزی کی خوف بیماری کی پیدا  
ہو نیکا یا بیماری کی طول کھینچنے کا ہو اور اگر طبیب کہے کہ روزہ ضرر کریگا  
یا کہی کہ ضرر نہ کریگا تو اپنے منطقتہ پر شخص عمل کریگا یعنی جب تک منطقتہ حامل  
نہو تو قول طبیب حجت نہیں ہی اور صورت شک ضرر میں ہی روزہ  
نرگہنا چاہیے اور اگر رکھ لیا روزہ تو قضا کرنا چاہیے اور اگر برطرف  
ہو مرض قبل ظہر کی اور افطار کر چکا ہو قبل ظہر کی واجب نہیں ہی روزہ  
اور نہ صحیح ہے اور اگر افطار نہ کیا ہو واجب ہی اوپر تمام کرنا روزی کا  
اور اگر حاصل ہو عذر درمیان روزی کے پس مریض افطار کری قبل  
ظہر کی ہو یا بعد ظہر کے اگر اس روزی کا تمام کرنا ہی مضر ہو اور اگر  
مرض طول کھینچی متصل اس رمضان سے رمضان آئندہ تک اور اس  
سبب ہی روزہ نہ رکھ سکے تو قضا ساقط ہی اور ہر روزی کی عوض ایک

مستحق

کفار احوط ہے تمت مسائل متفرقہ میں مسئلہ چاہیے فطار  
کرتی حائض اور نفسا جسوقت کہ حامل ہو حیض اور نفاس روزہ میں اگرچہ  
غروب آفتاب میں کم وقت باقی رہے یا منقطع ہو خون ایک لمحہ بعد طلوع صبح  
کی تو بھی اوسدن روزہ نہ رکھے مسئلہ پیر مرد اور زن پیر اور ذوالعطا  
یعنی وہ شخص کہ بسبب جنشنگی کی تاب نہ لاسکی پیاس کی اگر بالمرہ عاجز ہوں  
روزہ نہ رکھیں اور فدیہ ہی اویتر لازم نہیں ہے اور اگر اونکو بڑی محنت  
اور مشقت ہو روزہ رکھنی میں تو بھی روزہ نہ رکھیں اور قضا اپنر واجب ہے  
اگر انشای سال میں قضا رکھ سکین لیکن ہر روزہ کی واسطی ایک تدفیدہ  
واجب ہی مسئلہ اگر حاملہ کو جتنا نزدیک ہو اور خوف ضرر روزہ رکھنی ہو  
ہو روزہ نہ رکھی اور بعد زوال عذر کی قضا بجالاوی مسئلہ عورت  
دودہ پلانی والی کا اگر دودہ کم ہو اور خوف ہو اپنے یا بچی کی ضرر کا روزہ  
نہ رکھیں اور بعد زوال عذر کی قضا بجالاوی اور ہر روزہ کی واسطی ایک مد کفار  
دی ہنی مال سی مسئلہ قضای روزہ رمضان میں اگرچہ چند سال کی ہوں  
قصہ ترتیب واجب نہیں ہی لیکن سنت ہی مسئلہ روزہ مستحب صبح ہونا اوس  
شخص سی جسکی فدیہ روزہ واجب ہی محل خلا ہی بعض علما منع کرتی ہیں اگرچہ صحیحی خالی  
قوت سی نہیں ہی لیکن احتیاط یہ ہے کہ جب روزہ واجب ہو وہ فورہ مستحب کہی اور اگر روزہ واجب  
ہو گیا تو توقع یہی کہ خداوند عالم ثواب زیادہ سنت سی مرحمت فرمائے گا تاہم ہر صوم

باب پانچواں زکوٰۃ میں اس باب میں ایک مقدمہ کی ضرورت ہے

اور مسائل اسکی نخبہ سی جیسپر حوشی حجتہ الاسلام جناب میرزا محمد حسن شیرازی دام ظلہ العالی کی میں نقل کی تا مطابقت انکی فتویٰ سی ہو مقدمہ بیان عقاب ترک زکوٰۃ میں حق سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہی الَّذِينَ يَكْذِبُونَ

الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَفْقَهُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ

الْأَلِيمِ يَوْمَ يُخْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتَكُونُ بِهِمَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ

وظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كَنْزْتُمْ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ فَذُوقُوا مَا كَنْزْتُمْ تَكْذِبُونَ

یعنی جو لوگ جمع کرتے ہیں طلا و نقرہ کو اور حقوق الہی کو نہیں دیتی اور

خدا میں صرف نہیں کرتے پس بشارت دو انکو عذاب دردناک سی اس

روز کے کہ گرم کریں اس طلا و نقرہ کو آتش جہنم میں اور داغ کریں اور

پیشانی کو اور پہلو کو اور پشت انکی اور کہیں گی اونیسی یہ وہی مال

ہی کہ جمع کیا تھا تم لوگوں نے اپنے واسطی چکھو عذاب و سزا کا کاج

کیا تھا زاد المعاد میں حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہے کہ جو

نہ وی ایک قیراط زکوٰۃ سے کہ بسبوان حصہ دینا رکا ہوتا ہے وہ نہ ہے

مؤمن اور نہ مسلمان اور وقت مزید فریاد و استغاثہ کریگا کہ مجھ کو دنیا

پہر لیا و تا زکوٰۃ کو دوں آخر حدیث تک اور حضرت سید المرسلین علیہ السلام

محتاج  
برکت



صلوات اللہ علیہم اجمعین سی بطریق صحیحہ منقول ہے کہ جو شخص کی بظاہر کوۃ  
رکھتا ہو اور زکوۃ اوسکی نندی حقتعالیٰ اوسکو روز قیامت میں حشر کریگا  
اوس زمین پر کہ غزنہ ہو اور پاؤں نہ ٹھرنیگی اوسپر اور مسلط کریگا اوسپر  
ایک سانپ کو کہ زہر اوسکا اور سانپوں سی زیادہ ہو اور عقب اوسکے  
دوڑی گا اور وہ اوسکی آواز سے بہاگی گا اور جیساںپ اوس تک پہنچوگا  
اور وہ جانی کہ اس سی جان بری نہوگی تو اپنی ماتہ کو اوسکی منہ میں  
دیگا پس دندان اوسکی اس طرح اوسمیں فرو ہوگی کہ جیسے شیر زکسی چیز  
میں اپنی دانتوں کو فرو کرے اور وہ سانپ ایک طوق ہو جائیگا

اوسکی گردن میں

فصل پہلی در جنسوں کی بیانیہ میں جس میں زکوۃ واجب ہوتی ہی  
وہ تو چیزیں ہیں پہلی ظلال یعنی سونا سکہ دار جب کہ بقدر بیس دینار  
شمعی ہو تو چالیس سواں حصہ زکوۃ دینا چاہیے اور دینار بظاہر ہوا فوق  
تحقیق جناب غفران مآب آقا سید ولد ار علی اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی تین  
ماشہ اور تین رتی ہی پس بیس دینار ساڑھی پانچ تولہ اور ڈیڑہ ماشہ  
ہوتی ہی اگر یہ مقدار سال بھر رہ جائی بجنسہ تو زکوۃ واجب ہی  
اور احتیاط یہ ہی کہ پانچ تولہ اور پانچ ماشہ میں ہی زکوۃ دی پھر  
جب سونا سکہ دار بقدر چار دینار کی کہ بقدر ایک تولہ ڈیڑہ ماشہ

ہوتا ہی زیادہ ہو تو اس زیادتی کی زکوٰۃ پھر دینا ہو گا چالیسوں  
 حصہ اسطرح جب چار چار دینا رہے جتنی زکوٰۃ دینا چاہی  
 اور چار سی کم اگر زیادتی ہو تو اوسمیں زکوٰۃ نہیں اور احتیاط یہ ہی  
 کہ ایک تولہ ایک ماشہ جب بڑھ ہی تو زکوٰۃ چالیسوں حصہ دی  
 دوسرا فقرہ یعنی چاندی جب بقدر دوسو درہم شرعی کی ہو اور سال  
 بھر ہی تو چالیسوں حصہ یعنی پانچ درہم زکوٰۃ دی اور ایک درہم  
 بقدر دو ماشہ اور تین رتی کچھ کم ہوتا ہی پس دوسو درہم ظاہر  
 برابر اکتالیس و پیمہ چہرہ دار انگریزی اور ایک ماشہ کی ہی اسکا  
 چالیسوں حصہ دی اور احتیاط ہی کہ پوری اکتالیس کی زکوٰۃ  
 دی بعد اسکے دوسرا نصاب چالیس درہم شرعی ہیں جب چالیس  
 درہم اور ہوں علاوہ مقدار سابق کی تو اسی حساب سے ہر  
 چالیس درہم میں ایک درہم دیا کری اور چالیس درہم بقدر آٹھ روپے  
 چہرہ دار اور آٹھ ماشہ کی ہوتی ہیں یعنی جب آٹھ روپے چہرہ دار  
 اور آٹھ ماشہ اضافہ ہوں تو زکوٰۃ دی اس سی کم اضافہ ہوں  
 تو زکوٰۃ واجب نہیں سٹوم شتر اوسکی نصاب میں بارہ ہیں پانچ  
 نصاب میں پانچ پانچ کی ہیں پس جب پانچ ہو وین عوض میں اوسکے  
 ایک گوسفند سال بھر کامل کا یا ایک بزد و برس کامل کا کہ

تیسری سال میں داخل ہو چاہیے دینا اور پہلے بھی لازم  
 ہی کہ گو سفندیان بز جو دیوی تو وہ بیماری اور کوئی عیب نہ کہتا ہو  
 اور تازہ جینی نہ ہو اور زکوٰۃ جب واجب ہوگی کہ چرتی ہوں دانہ  
 اور گہانس و نگو نہ ملتا ہو اور ایک سال گزر جائی اور بوجہ ہاتھ  
 نہ ہوں اور پانچ اونٹ سی زیادہ میں زکوٰۃ نہیں ہی جب تک  
 دس نہ ہوں جب دس ہوں تو دو گو سفندیان و بزدیوی اور  
 ہر گاہ پندرہ ہوں تو تین گو سفندیان تین بزا و رجب بیش ہوں  
 تو چار گو سفندیان چار بزا و رجب و پچیس ہوں تو پانچ گو سفندیان  
 پانچ بزدیوی بنا بر شہور کی چھٹی نصاب چہتیس میں بنا بر شہور  
 کی اور جب چہتیس ہوں ایک شتر مادہ کہ ایک برس تمام کر کے  
 دوسری برس میں داخل ہوئی ہو اور اگر شتر مادہ نہ کہتا ہو اس  
 حالت میں ایک شتر نزد و برس کا کہ تیسرا اسی سال شروع ہوا ہو  
 چاہیے دینا اور ساتویں چہتیس ہی جب چہتیس ہوں تو زکوٰۃ اسکی  
 ایک شتر مادہ ہی کہ تیسری برس میں داخل ہوئی ہو اور آٹھویں  
 چہتیس ہی زکوٰۃ اسکی ایک شتر مادہ ہی کہ چوتھی برس میں داخل  
 ہوئی ہو اور نویں ایک ٹھہ ہی جب ایک ٹھہ ہوں اور سوا تین زکوٰۃ  
 اسکی ایک شتر مادہ کہ پانچویں برس میں داخل ہوئی ہو اور دسویں

در بیان زکوٰۃ

چہترہوی جب چہترہون زکوٰۃ اوسکی دو شتر مادہ ہی کہ تیسرے  
 برس میں داخل ہوئی ہون گیارہون اکاثوی ہی بنا بر مشہور کی  
 زکوٰۃ اوسکی دو شتر مادہ ہیں کہ چوتھی سال میں داخل ہوئی ہون  
 بارہون ایک سو اکیس ہی ہر چاس میں ایک شتر مادہ کہ چوتھے  
 سال میں داخل ہوئی ہو وی یا چالیس میں ہ شتر مادہ وی جو تیسرے  
 برس میں داخل ہوئی ہو چہارم گاؤ ہر گاہ تیس ہون اور تیس سے  
 کم میں زکوٰۃ نہیں ہی اور تیس میں چاہیے یا ایک بچہ گاؤ وجود دوسری  
 برس میں داخل ہو اہوی اور مادہ کا دنیا ظاہر احوط ہی اور چالیس  
 ہون تو ایک گاؤ مادہ کہ دو برس پوری ہو کہ تیسری برس میں داخل  
 ہوئی ہو پنجم گو سفند جب چالیس ہون تو زکوٰۃ اوسکی ایک گو سفند  
 دیوی اور جب ایک سو اکیس ہون تو دو گو سفند اور جب دو سو  
 ایک ہون تو تین گو سفند واجب ہوتی ہیں اور جب تین سو ایک  
 ہون اوس حاملین چار گو سفند بنا بر قول احوط کی اور جب چار سو  
 ہون یا اوس سی زیادہ اوسوقت لازم ہی کہ سو سو اس میں  
 ایک اس زکوٰۃ دیوی اور جس عدد میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہی اوسکو  
 نصاب کہتی ہیں اصطلاح فقہاء میں پس ان چیزوں سی جو چیز کہ حد نصاب  
 سی کم ہوئی یا دو نصاب میں واقع ہو اور دوسری نصاب تک پہنچے

زکوٰۃ

حاجب

تو او سید بن زکوٰۃ واجب نہیں ہی ششم گندم ہفتم جوہشت ترم خربا ہفتم  
 سوز اسمین کئی شرط ہیں شرط اول سید کہ آپ بوی کہ جو اور گیہون  
 دانہ سخت ہونی سی پہلی اور خرمازرد اور سرح ہونی سی پہلی اور انگور  
 کی دانہ بند ہنی سی پہلی مالک کی ملک میں داخل ہووین اور اگر بعد دانہ  
 بند ہنی یا زرد سرح ہونی کی ملک میں آوین زکوٰۃ واجب نہیں ہے  
 بنا بر قول بعض علما کی اور احوط یہی کہ اگر قبل اسکی مالک ہو کہ جب گندم  
 پر اطلاق گندم کا ہو یا دانہ سخت نہوا ہو تو زکوٰۃ دی اور اگر دو صنف  
 میں سی کوئی پایا نہجای تو ندی اور اس طرح جو وغیرہ میں دوم سید کہ  
 حد نصاب کو پہونچی اور نصاب ان چیزو کا تین سو صاع شرعی ہی اور صاع  
 شرعی کا وزن سیر قریب لکھنوسی کہ چھٹا نوی روپئی کا ہوتا ہی گیارہ  
 ماشہ کی روپئی سی دو سیر و نصف سیر تخمیناً ہوتا ہی اور تین سو صاع  
 تخمیناً اٹھارہ سیر تین سیر ہوتا ہی اور جو کچھ نصاب پر زیادہ ہو اگرچہ  
 کمتر ہو زکوٰۃ اسکی واجب ہی اور زکوٰۃ ان چیزون کی دس حصہ میں  
 ایک حصہ ہی جب مینہ کی پانی سی پیدا ہوئی ہون یا پانی جاری سی مثل  
 چشمہ وغیرہ کی بی مشقت حاصل ہون اور اگر کنوین کی پانی سی خواہ  
 کہیں چکرنا تہہ سی یا اونٹ اور گاؤ وغیرہ سی حاصل ہو ہو تو چاہی کہ  
 بیش حصہ میں ایک حصہ زکوٰۃ دیوی اور اگر دو نوی حاصل ہو ہو تو حکم

نیز

وزن

حکم اوپر اغلب کے ہے

فصل ۲ دوسری زکوٰۃ میں فطرہ کی کہ وہ واجب ہی اوپر ہر مکلف کی کہ قادر ہو اور پر قوت یک سالہ اپنی اور عیال واجب النفقہ کے پس فطرہ چاہیئی نکالنا اپنی ذات کا اور اس شخص کا کہ جس کا نفقہ دیتا ہو پس فطرہ اپنی عیال کا اس شرط سی واجب ہی کہ شب فطر میں عیال دوسری کی نہوں اگر دوسری کی عیال ہو یعنی کوئی اور شخص و نگو نفقہ دیتا ہو تو او سپر واجب ہو گا اور واجب ہی فطرہ مہمان کا بلکہ جو آخر روز آخر ماہ رمضان میں قبل شام اسکی گھر میں شریک افطار کا ہو اس کے طرف سی ہی دی اور جو شخص کہ قوت یک سالہ پر اپنی اور عیال کی قادر نہ ہو اس کو مستحب ہی کہ ایک آدمی کا فطرہ کالی اور اپنی عیال میں کسی کو دی اور وہ دوسرے کو دی پھر آخر میں کسی مستحق کو دین سیہ اس صورت میں ہو گا کہ سب عیال بالغ و مکلف ہوں اور وقت فطرہ کالنی کا شام شب عید کی ہی اور صبح عید کو پیش از نماز عید سی نکال سکتا ہے اور بعد نماز تک تاخیر نکرنا چاہیئی لیکن احوط ہی کہ رات کو جدا کر اور عید کی نماز کی پہلی دی اور اگر جدا کیا ہو اور دوسرے روز تک بسبب نہونی کسی مستحق کی تاخیر کری تو بھی کچھ قصور او سپر

بجای فطرہ

فطرہ

لازم نہ ہوگا اور مقدار فطرہ کا ایک صاع ہی اور صاع کا وزن  
سابق لکھا گیا ہے کہ ازمانی سیر بحساب سیر قدیم لکھنؤ سے ہی  
مگر پونی تین سیر دینا بحساب سیر قدیم احتیاطاً اور فطرہ میں اس  
جنس کو چاہیے دینا کہ اکثر اوقات اس شخص کا قوت ہو مثل  
گندم وغیرہ کی اوقیت دینا کافی ہے اور اگر ظہانگ روز عید کی جدا لکری  
احوط ہے کہ شام تک بقصد قربت دی اور قصد اواد قضا لکری اور  
اگر روز عید کا گذر جاوی بعد اسکے بقصد قربت دیوی اور قصد  
خصوص فطرہ کا لکری اور وقت دینی فطرہ کی یہ نیت چاہیے کرنی  
کہ یہ زکوٰۃ فطر کی دیتا ہوں واجب قرۃ الے اللہ

بچ فطرہ

بچ فطرہ

فصل تیسری بیان میں مستحقان زکوٰۃ کی جانتا چاہی  
کہ مستحق زکوٰۃ کی سات فرقہ ہیں اول و دوم فقرا و مساکین ہیں  
یعنی وہ شخص کہ مالک قوت یک سالہ کا اپنی اور عیال کا اپنی نہ ہو اور  
کوئی صنعت بھی نہ کرتا ہو کہ سبب وفا کرنی نفقہ کا ہو ستوم وہ  
لوگ کہ امام علیہ السلام یا مجتہد کی طرف سے زکوٰۃ تحصیل کرنے کی  
واسطے یا جمع کرنی اور حساب لکھنی کی واسطے مقرر و معین ہوں پس  
حصہ اپنا مال زکوٰۃ سے جس قدر کہ امام مقرر کری پاسکتے ہیں چہارم  
وہ کافر کہ جنگ و جہاد میں اہل اسلام اپنا شریک کریں مدد کیواسطے مگر اس

زمان عیبت امام مین میبصرف زکوٰۃ کا محل کلام ہی ہے چہ وہ غلام  
 کہ آقا کی خدمت میں مشقت اور آزار کہینچے او سکومال زکوٰۃ سے  
 سول لینا اور براہ خدا مین آزاد کرنا ہو سکتا ہی اسی طرح وہ غلام  
 کہ جو مکاتب ہو اپنی آقا سی یعنی اوسی سبہ آقانی کہا ہو کہ اگر مبلغ  
 معین ہو چنچاوی تو آزاد ہو جائیگا اور وہ عاجز ہو حاصل کرنی سے  
 کل اوس مبلغ مشروط کی یا بعض سی اوسکی اس صورت میں وہ مبلغ  
 تمام یا بعض مال زکوٰۃ سی لیکر آقا کو اوسکے دنیا جائز ہی تا وہ غلام  
 آزاد ہو جاوی ششم وہ جماعت کہ قرضدار ہوں اور قرض ہو  
 معصیت مین نکلیا ہو اگر ادا کرنے سی اوسکی عاجز ہوں تو مال زکوٰۃ  
 سی لی سکتی ہین کہ اپنی قرض کو ادا کریں ہفتم صرف کرنا خدا کے  
 راہ مین مانند خرچ جہاد اور دنیا عاجیونکو اور زرایران ایٹہ  
 علیہم السلام کو اور نبوانا پل اور مسجد اور بنا کر نادر سے کا واسطے  
 طلبہ کی کہ وہ علم دینی کی تحصیل مین مشغول ہوں ہشتم وہ شخص کہ  
 مسافرت مین پریشان پڑا ہو اور اپنی گھر کی جائیکا خرچ نہ کہتا ہو  
 اسقدر اوسکو دنیا چاہی کہ گھر کو اپنی پہونچ جائے بشرطیکہ سفر اوسکا  
 معصیت نہ ہو پھر شرط ہی کہ تحقیق زکوٰۃ سیوای قسم چہا ر م کے  
 شیعہ اثنا عشریہ ہوں اور اگر عادل ہی ہو مین تو احوط ہی مکرر نام

بیان تحقیر زکوٰۃ



نہیں ہی اور شرط ہی کہ واجب النفقہ زکوٰۃ دینی والی کی نہوں  
 کہ مالک کو جائز نہیں ہی مال زکوٰۃ او نکو دینا اور واجب النفقہ  
 وہ لوگ ہیں کہ جبکہ نفقہ آدمی پر واجب ہی مثل پدر و مادر و جد و  
 جدہ اور فرزند و فرزند زادگان اور زوجہ اور بندہ اور غیر سید  
 کی زکوٰۃ سید کو لینی جائز نہیں ہی اور غیر سید پر مباح ہی اور احوط  
 ہی کہ شریف کو زکوٰۃ ندیوین شریف او سکو کہتے ہیں کہ باپ او سکا  
 غیر سید ہو اور ما او سکی سیدہ ہو

باب چھٹا مسائل خمس کی بیانیہ باب بیہ باب بھی رسالہ منتخبہ سی جو  
 فتاویٰ جناب میرزا مظہر علی مطالع کیا گیا ہے امیر ذوق فصل میں فصل اول  
 اوس جنس میں کہ جسمین خمس دینا واجب ہی اور وہ سات چیزیں ہیں  
 اول مال لوٹ کا کہ کفار حربی سی جہاد میں ہاتھ آوی جس قدر کہ  
 ہوئی خواہ جنگاہ میں یا اوسی باہر دویم معاون یعنی کان حبس چیز کی  
 ہوئی مثل طلا و نقرہ و مس یا سرب یا یاقوت یا زبرجد یا سہترہ یا قیسر  
 یا لفظ یا گندک اور شرط ہی ان سب میں یہ کہ بعد وضع اخراجات  
 ضروری مثل خرچ کہو دنی اور صاف کرنی کے جس قدر کہ باقی رہی  
 او سکا خمس دیوی سوّم جو کچھ کہ دریا سی غوطہ لگا کی نکالین مثل  
 موتی یا موتی وغیرہ کی بشرطیکہ قیمت او سکی ایک مثقال طلا ہو

دربیان خمس

بیان جناب

یا زیادہ چہارم مال حلال جب حرام میں ملی اور صاحب مال اور مقدار  
 حرام معلوم نہ ہو وی پانچواں حصہ اوسکا نکالی اور اگر مقدار حرام اور  
 صاحب مال کو جانتا ہی اوسقدر نکالی اور مالک کی حوالہ کرے اور اگر  
 مالک کو جانتا ہی لیکن مقدار حرام کو نہیں جانتا ہی لازم ہے کہ صاحب مال  
 سی صلح کرے یا زیادہ دی کی راضی کرے اور اگر مقدار حرام کو جانتا  
 ہی لکن مالک کو نہیں جانتا ہی اوسوقت تلاش وسیعی لازم ہے تا شاید کہ  
 صاحب مال ملی اگر بعد سعی نا امید ہو تو اوسقدر مال کو اوسکے لئے تصدق  
 کر دیوے اس صورت کو اور صورت اول کو رد مظالم کہتی ہیں چہشم وہ  
 زمین کہ کافر ذمی مسلمان سے خرید کرے ششم گنج یعنی وہ مال کہ نیچے زیر  
 کی گڑا ہو املی اگر بلاد کفار میں پاوین خواہ اثر اسلام کا اوس مال میں پایا  
 جاوی یا نہ خمس اوسکا نکالنا واجب ہے اگر بقدر نصاب زکوٰۃ کی ہو اور  
 بعد اخراج خمس کے باقی جو رہی مال اوسکا ہی جسنی پایا ہی اور اگر  
 بلاد اسلام میں پاوین زمین غیر آباد میں کہ جس زمین پر قبضہ  
 کسی مسلم کا ہو اور اثر اسلام کا اوس مال میں نہ ہو وکس اور معلوم  
 نہ ہو قرائن سے کہ یہ کنوز اسلام سے ہی اس صورت میں بھی  
 یہی حکم ہے ہفتم جو فائدہ کہ تجارت یا زراعت یا حرفہ وغیرہ سی  
 حاصل ہوئی اگر وہ فائدہ تمامی اخراجات سال سی اس شخص کی زیادہ ہو

چشم

تو واجب ہی کہ اوس زیادتی سی پانچواں حصہ نکالی مثلاً سو روپے  
تجارت سی کیا حاصل ہوئی اور اخراجات سال کی لائق حال اوسکی  
ساتھ روپیہ میں ہوتی ہیں لازم ہی کہ چالیس روپیہ سی پانچواں حصہ  
کہ آٹھ روپیہ ہوتے ہیں نکالی فصل دوم تفصیل میں مستحقان  
خمس کے خمس کے چہ حصہ ہوتی ہیں تین حصہ اوسمیں مخصوص مال  
صاحب الزمان علیہ السلام کا ہی اور جو نصف باقی رہا وہ اوں ہلا  
کو چاہی دینا کہ جو یتیم اور مسکین اور ابن السبیل ہوں مراد سیدی  
وہ شخص ہی کہ باپ کی جانب سی نسب و سکا حضرت ہاشم جد رسول خدا صلی  
تک پہونچی اور یتیم اوس لڑکی کو کہتی ہیں کہ باپ نہ کہتا ہو اور شرط  
ہی یتیم میں بھی فقیر ہونا اور ابن السبیل سے مراد مرد مسافر ہی  
کہ غربت میں پڑا ہو مال خمس اوسکو اسقدر دیوں کہ اپنی شہر میں  
پہونچی اور زمان غیبت میں حصہ سادات کا اگر مجتہد جامع الشرائط کی  
خدمت میں پہونچاویں تو بہتر ہی اتے کہ آدمی اپنی ہاتھ سی دیوی  
اس لئی کہ مجتہد مستحق خمس کو بہتر پہانتا ہی لیکن حصہ صاحب الزمان  
علیہ السلام کا کہ نصف خمس ہے واجب و لازم ہے کہ مجتہد  
کو دیوے یا باجائز مجتہد سادات مستحقین کو دی باب  
ساتھ ان سادات حج و عمرہ زیارت حضرت رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ اور زیارت ائمہ بستیغ میں مسائل  
اس باب کی رسالہ حج حجة الاسلام مرحوم شیخ مرتضیٰ نجفی اعلیٰ الشہ  
مقامہ سی نقل ہوئی ہیں جو محشی بحواشی مجتہد العصر حجة الاسلام میرزا  
محمد حسن شیرازی دام ظلہ العالی اور قبل اوسکی ایک مقدمہ میں  
فضائل و ثواب حج و عقاب ترک حج کی چند حدیثیں لکھی جاتی ہیں  
مقدمہ حبان تو کہ فضیلت حج و عمرہ کی حد سے زیادہ ہے  
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو شخص  
مرجائے اور حجة الاسلام نہ بجالائے جس حال میں کہ مانع نہ ہو حج کرنا  
سی کوئی حاجت ضروری یا مرض شدید کہ اوسکی وجہ سے طاعت  
حج نہ کہتے ہو اور مانع نہ ہو او کوئی بادشاہ جابر تو ایسا شخص مرگا  
در حالیکہ موت اوسکی مانند موت یہودی یا نصرانی کی ہو اور حدیث  
صحیح میں وارد ہو اہی کہ ایک اعرابی جناب پیغمبر خدا کی خدمت میں حاضر  
ہوا اور اوسنی عرض کی یا رسول اللہ میں اپنی گھر سے بارادہ حج  
نکلا تھا لیکن حج کو نہ پہنچ سکا اور میرے پاس مال بہت ہی ہیں  
اب مجھی کسی ایسی عمل خیر کا حکم دیجی کہ بسبب اوسکی محکوم ثواب حج علی پیغمبر خدا  
نی پہنچ سکوں نہ اپنا اوسکی طرف کیا اور فرمایا کہ دیکھ تو ابو قیس کو بہ تحقیق کہ  
اگر یہ کوہ ابو قیس تمام طلای سرخ ہو اور تو مالک اوسکا ہو اور اس سب کو تو راہ

فی کتبہ  
در بیان حج و فضیلت

و خدا میں صرف کری تو یہی حج کی ثواب کو نہ پہنچے گا بعد اوسکی جناب رسول خدا  
 نے فرمایا بہ تحقیق کہ جسوقت حاج تہیہ حج کرتا ہی کوئی چیز نہیں اٹھاتا  
 اور کسی چیز کو نہیں رکھتا مگر یہ کہ لکھتا ہی خداوند عالم اوسکی لئی دس  
 حسہ اور تھو کرتی ہیں دس گناہ اور بلند کرتا ہی اوسکی واسطی دس  
 درجہ پس جسوقت اونٹ پر سوار ہوتا ہی اونٹ اوسکا قدم نہیں اٹھاتا  
 اور قدم نہیں رکھتا زمین پر مگر یہ کہ بعد وقدم اٹھائی اور بعد کہ گھنٹی کی وحسنہ  
 اوسکی نامہ عمل میں ثبت کرتی ہیں اور دس گناہ اوسکی محو کرتی ہیں اور  
 دس درجہ بلند کرتی ہیں پس جسوقت طواف خانہ کعبہ کرتا ہی گناہوں  
 سی اپنی نکل جاتا ہی پس جسوقت درمیان صفا و مروہ کی سعی کرتا ہی  
 گناہوں سی اپنی نکل جاتا ہی پس جسوقت وقوف عرفات کرتا ہی گناہوں  
 سی نکل جاتا ہی پس جب وقوف مشعر الحرام کرتا ہی گناہوں سی نکل  
 جاتا ہی پس جب رمی جرات کرتا ہی یعنی سنگی ریزی لگاتا ہی گناہوں  
 سی نکل جاتا ہی پس جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ ایک ایک موقف کو فرماتا  
 ہتی یہاں تک کہ آخر عمل کو ارشاد فرمایا کہ جسوقت حاج اسی عمل میں لگتا ہی گناہوں  
 سی اپنی نکل جاتا ہی پھر فرمایا حضرت نبی ہو سکتا ہی کہ کوئی شخص کسی عمل سے  
 ثواب کو جمع کنندہ کی پہنچ سکی بعد اوسکی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام  
 نے ارشاد فرمایا کہ چار مہینی تک بعد حج کی ملائکہ حاج کی گناہ نہیں لکھتی اور حسنات

وضاحت

اوسکی لکھتی ہیں مگر یہ گناہ کبیرہ کہی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام می مروی  
ہی کہ اونحضرت فی فرمایا کہ جسوقت مکہ میں تشریف رکھتی تھی اور حدیثین لوگوں  
سی بیان فرمائی تھی ارشاد کیا کہ ایک شخص انصاری پیغمبر خدا کی خدمت  
میں حاضر ہوا ایک مسئلہ دریافت کرنی کی واسطے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ  
وآلہ فی فرمایا اگر تجھی منظور ہو خود سوال کرورنہ میں تجھی خبر دون کہ تو مجھے کیا سوال کرے  
آیا ہی یہ سنکر اوس مرد انصاری فی عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ہی  
مجھی خبر دیجئی میری سوال سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فی ارشاد  
فرمایا کہ آیا ہی تو کہ سوال کری مجھ سے کہ کیا ثواب حاصل ہوتا ہی تیری وطن  
حج اور عمرہ میں پس بدرستیکہ جسوقت تو متوجہ راہ حج کا ہوتا ہی اور اصلہ  
پر اپنی سوار ہوتا ہی پس کہتا ہی تو بسم اللہ والحمد للہ اور راحلہ تیرا  
راہ چلتا ہی قدم نہیں رکھتا ہی اور قدم نہیں اوٹھاتا ہی زمین سی  
مگر یہ کہ لکھتے ہیں ملائکہ تیرے واسطے حسنہ آور محو کرتی ہیں تجھ سی گناہ  
پس جب احرام باندھتا ہی تو اور تلبیہ کہتا ہی بعد دہر تلبیہ کے کہ کہتا ہی  
تو دس حسنہ ملائکہ تیری نامہ عمل میں لکھتے ہیں اور دس گناہ محو کرتی  
ہیں پس جب سات مرتبہ گرد بیت اللہ احرام کی پہرتا ہی تو طواف کی  
واسطے بسبب اوسکی تجکو حق سبحانہ وتعالیٰ کی جانب سی ایک عہد اور  
ذخیرہ حاصل ہوتا ہی کہ شرم آتی ہی خداوند عالم کو کہ بعد اوسکی پہر

حج اور عمرہ

کہی شجکو عذاب کری پس جب دو رکعت نماز طواف عقب مقام ابراہیم کجا لانا ہے  
 تو سبب اس دو رکعت نماز کی ثواب دوزار رکعت مقبول کا حقیقی ہے و تعالیٰ  
 شجکو عطا کرتا ہی پس جب سعی در میان صفا اور مروہ کی کرتا ہی تو عطا کرتا ہی  
 شجکو ثواب اوس شخص کا کہ جس نے اپنی شہر سی پیادہ حج کیا ہو اور ثواب دس  
 شخص کا کہ ستر بندہ مومن راہ خدا میں آزاد کئی ہوں پس جب وقوف عرفات کرتا  
 ہی تو نوین کو ذیچ کی غروب آفتاب تک پس اگر تجھ پر گناہ مثل ریگ بیابان کی ہوں  
 یا بعد ستارہ ہای آسمان یا بعد قطرات باران سب کو خدا بخشد تیا ہی پس جب  
 سنگیریزی لگانا ہی تو عطا کرتا ہی شجکو حق سبحانہ و تعالیٰ بعد دہر سنگیریزی  
 کی دس حسنہ کہ لکھی جاتی ہیں تیری عمر آئندہ کی لمی پس جب سر منڈاتا  
 ہی تو بعد دہر بال کی حسنہ لکھا جاتا ہی تیری عمر آئندہ کی لمی پس جب  
 ہدی کو اپنی فوج کرتا ہی تو یا اونٹ کو اپنی نحر کرتا ہی تو عوض میں اوسکی  
 ہر قطرہ خون کی حسنہ لکھا جاتا ہی تیری عمر آئندہ کی واسطی پس جب  
 خانہ کعبہ کی زیارت کرتا ہی تو اور دو رکعت نماز عقب مقام ابراہیم  
 کرتا ہی تو ایک فرشتہ بات تیری دو نوشتانوں پر مارتا ہی اور کہتا ہر  
 تجھے کہ خداوند عالم فی گناہ گذشتہ تیری بخشی اور آئندہ بھی بخشے  
 ایک سو بیس دن تک تیری گناہ نامہ عمل میں نہیں لکھینگے بیان  
 کیفیت اعمال حج بطور اجمال سالہ جناب شیخ مرتضیٰ حنونی

ثواب ہر گناہ

کیفیت اعمال حج

سی لکھی گئی جاننا چاہی کہ حجۃ الاسلام تمام عمر میں ہر مکلف پر جبکہ  
 شرطین وجوب کی پائین جائیں ایک مرتبہ واجب ہوتا ہی اور حج کی تین  
 قسمیں ہیں حج تمتع حج قرآن حج افراد چونکہ اہل فارس و اہل ہند کو  
 بیشتر حج تمتع کا اتفاق ہوتا ہی لہذا اس رسالہ میں اسی ہی قسم خاص  
 کی بیان پر اکتفا منظور ہی جاننا چاہی کہ حج تمتع مرکب ہی دو عبادتوں  
 سی ایک کو عمرہ تمتع کہتی ہیں دوسری کو حج تمتع کہتی ہیں حج تمتع کا اطلاق  
 دو عبادتوں پر ہوتا ہی اور ایک جزو مرکب پر ہی اطلاق ہوتا ہی  
 جزو اول یعنی عمرہ تمتع مقدم ہی حج تمتع پر مثل اسکی کہ اگر کسی کو عمرہ  
 ہو کہ عمرہ تمتع قبل از حج تمتع بجالاتی بسبب کسی عذر کی اس صورت  
 میں حج اوسکا حج افراد ہو گا بعد از فراغ بیان افعال عمرہ انشا اللہ  
 تعالیٰ تفصیل اسکی مذکور ہوگی اور جاننا چاہی کہ مکلف کو جب طلع  
 قبل از شروع نماز اجزائے نماز پر مطلع ہونا لازم ہی اوسی طرح  
 قبل از شروع صورت اجمالی حج تمتع پر مطلع ہونا ضروری اور  
 صورت اجمالی اوسکی یہی کہ حج کتدہ عمرہ تمتع کی لئی پہلی احرام  
 باند ہی گا جیسا کہ تفصیل اسکی آگے مذکور ہوگی اور جب وقت دخل  
 مکہ معظمہ ہو گا طواف عمرہ کریگا یعنی سات مرتبہ خانہ کعبہ کی گرد پڑے گا  
 اور اسکی ہر دوری کو شوط کہتی ہیں بعد اوسکے مقام ابراہیم

حج تمتع



علی بنیاد آلہ وعلیہ السلام دو رکعت نماز طواف پڑھی گا پھر در میان صفا  
 و مروہ کہ یہ نام دو مقاموں کا ہی سات مرتبہ سعی کرے گا یعنی راہ چلی گا  
 اور جانا صفا سی مروہ تک ایک مرتبہ حساب کیا جائیگا اور پھر نامروہ  
 سی صفا تک دوسرا مرتبہ حساب کیا جائیگا بعد اسکی تقصیر کرے گا یعنی تھوڑا  
 سی بال یا ناخن اپنی کافی گا جسوقت ان امور سی فارغ ہو گا وہ چیزیں  
 کہ بسبب احرام کی اس پر حرام ہو گئی تھیں وہ سب حلال ہو جائیں گی  
 چنانچہ اسی عمرہ تمتع اور اسکی حج کو حج تمتع اسوجہ سی کہتی ہیں کہ شطر  
 مکلف بعد اوی عمرہ ہو سکتا ہی کہ تمتع ہو یعنی وہ چیزیں کہ بعد احرام  
 اس پر حرام ہو گئی تھیں اون سی منتفع اور مثلذہو اور جب نوین  
 تاریخ نزدیک ہوگی پھر دوبارہ حج کی لئی مکہ سی احرام باندھی گا اور  
 جای گا عرفات کی طرف عرفات نام ایک مقام کا ہی چار فرسخ کی فاصلہ  
 پر مکہ معظمہ سی واقع ہی اور ذیجہ کی نوین تاریخ ظہر کی وقت سی تا  
 وقت مغرب عرفات میں ہی گاشب کو وہاں سی کوچ کریگا اور شاعر الحرام  
 میں آئیگا یہ ہی ایک مقام ہی تخمیناً اس مقام سی اور مکہ معظمہ سے  
 دو فرسخ کا فاصلہ ہو گا وہاں روز عید قربان طلوع صبح سی تا غروب  
 آفتاب رہی گا پھر منی میں آئیگا اور یہ ہی نام ایک مقام کا ہی اور یہی  
 مقام قریب مکہ واقع ہی وہاں تین عمل بجا لائیگا پہلی رمی یعنی حجرہ

پہنچنا حج

مقامات و نماز

برج

عقبہ پر سنگ نیزی ماریگا دوسری ذبح کریگا یا نحر کریگا ہدی کو تیسری سترہ  
یا بال یا ناخن کافی گاہ بعد اسکی کہ میں مراجعت کریگا اور بدستور سابق طواف  
زیارت بجالائیکا بعد ازین بعنوان سابق در میان صفا و مروہ سعی کریگا  
پھر طواف فسا بجالائیکا اور طواف نسائین زن و مرد و بچہ ایک حکم میں  
ہیں بعد اسکی دو رکعت نماز طواف کریگا پھر منی میں رہنی کی لئی آئی گا  
گیارہویں شب اور بارہویں شب اور گیارہویں دن اور بارہویں دن  
دوبارہ رمی جمرات کریگا بعد بجالائی ان اعمال کی منی میں تمام اعمال  
حجۃ الاسلام سی کہ اسپر جائناتوں کا واجب تھا فارغ ہوگا اور اگر شخص مکلف  
حج ابتدای احرام میں ان اعمال سی لاعلم ہو لکن حج واجب جو اسکی ذمہ  
ہی اوس پنج پر بجالائی کا قصد کری کہ بعد ازین اون اعمال میں مشغول  
ہوگا اور اوسکو کیفیت مشخص ہوگی جیسا کہ اکثر عوام قصد کرتی ہیں کہ  
موافق رسالہ کی جو اونکی پاس ہوتا ہی اعمال بجالائین گی یا موافق قول  
اول مجتہدین کی کہ اونکی ہمراہ ہونی ہیں عمل کرین گی ظاہر اعلیٰ ایسے  
شخص کا صحیح ہوگا جیسا کہ بعض روایات سی مستفاد ہوتا ہی اور حج تمتع  
کی صورت تفصیلی یہی کہ اول افعال حج تمتع سی عمرہ تمتع ہوتا ہی جیسا کہ  
سابق ازین معلوم ہوا اور چونکہ واجبات عمرہ کی پانچ ہیں اور واجبات  
حج کی پندرہ ہیں اور یہ مجموعہ عابثہ منسل واجبات ہوی ان سب کا سپان

بیان حج و عمرہ

بیان منی و عرفات

انشاء اللہ دو باب اور بارہ فصل میں ہوگا باب اول بیان میں  
 عمرہ کی ہی اور اوسمیں پانچ فصلیں ہیں فصل اول  
 بیان میں احرام و عمرہ کی ہی اور اوسمیں چند مقصد ہیں مقصد  
 اول بیان میں مستحبات کی ہی کہ قبل احرام و درمیان احرام و بعد احرام  
 ان مستحبات کو یکا لانا چاہی اور مکروہات احرام ہی اس مقصد میں  
 مذکور ہیں جانتا چاہی کہ وقت احرام مستحب ہی کہ شخص احرام کی لئے  
 آمادہ ہو اور اپنا بدن کثافات سی پاک کری اور ناخن کاٹی اور شراب  
 کی اور نفل کی بال اور رموی زہار نوری سی دور کر کی غسل کری اور  
 اگر بعد غسل وہ لباس پہنی یا وہ چیز کہائی کہ محرم کو جائز نہیں ہی تو اعلو  
 غسل مستحب ہی اور جس صورت میں خوف اس بات کا ہو کہ میقات میں  
 پانی دستیاب نہ ہوگا تو جائز ہی کہ پہلی سی غسل کر لی اور اگر میقات پہنچ کر  
 پانی دستیاب ہو تو مستحب ہی کہ پہر غسل کری اور اگر شب کی لئی اول روز  
 یا دن کی امی شب کو غسل کری تو بھی کافی ہوگا اور اگر میثاب یا پاخانہ  
 یا سوجانی یا ریح کی صادر ہوئی کی وجہ سی غسل میں خلل واقع ہو تو اعلو  
 کری اور غسل کی وقت یہ دعا پڑھی بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ  
 لِيْ نُوْرًا وَ طَہْرًا وَ حِرْزًا وَ اَمْنًا مِنْ كُلِّ خَوْفٍ وَ شَقَاءٍ مِنْ كُلِّ  
 دَاءٍ وَ سَقِيمٍ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ نِيْ وَ طَهِّرْ قَلْبِيْ وَ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَ اجْعَلْ

عَلَى لِسَانِي مَحَبَّتَكَ وَمِدْحَتَكَ وَالشَّائِءَ عَلَيْكَ فَإِنَّهُ لَا قُوَّةَ  
 لِي إِلَّا بِكَ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ قِيَامَ دِينِي التَّسْلِيمُ لَكَ وَالِاتِّبَاعُ  
 لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَوْ حِسْبُكَ أَحْرَامَ بَانْدِي تَوَدُّكَ  
 ہونا چاہی تا ایک کوننگ قرار دی اور دوسرے کو چار اور احرام باندی کے  
 وقت یہ دعا پڑھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَزَقَنِیْ مَا اُوَدِّیْ بِہِ عَوْدًا  
 وَاُوَدِّیْ فِیْہِ فَرَحًا وَاعْبُدُ فِیْہِ رَبِّیْ وَانْتَهٰی فِیْہِ اِلٰی مَا اَمَرَنِيْ  
 اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ قَصَدْتُہُ فَبَلَغَنِيْ وَارَدَتْہُ فَاَعَانَنِيْ وَقَبَّلَنِيْ  
 وَلَمْ يَقْطَعْ بِيْ وَوَجَّهَتْ اَرْضَتْ فَسَلَّمَنِيْ فَهُوَ حِصْنِيْ وَكَهْفِيْ  
 وَحِزْزِيْ وَظَهْرِيْ وَمَلَاذِيْ وَمَرْجَاتِيْ وَمُنْجَاتِيْ وَخَيْرِيْ وَعُدَّتِيْ  
 فِیْ شِدَاتِيْ وَمَرْخَاتِيْ اور سب ہی کہ بعد ظہر احرام باندی اور اگر بعد نماز ظہر  
 ممکن نہ ہو تو کسی اور نماز واجب یا نماز قضا کی بعد احرام باندی اور اگر اس شخص  
 کی ذمہ نماز قضا نہ ہو تو چہ رکعت نماز نافلہ پڑھ کر احرام باندی اور اگر یہ بھی نہ ہو  
 تو دو رکعت نماز اس پنج پڑھی کہ پہلی رکعتیں بعد سورہ قل ہو اللہ احد اور دوسری  
 رکعتیں بعد حمد قل یا ایہا الکافرون پڑھی بعد نماز احرام کی نیت کری اور قبل از  
 نیت حمد و شہادی الہی یا لاوی اور محمد وال محمد پر صلوات بھیجی اور اس دعا کو  
 پڑھی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اَنْ تَجْعَلَنِيْ مِنْ اَسْتَجَابَ لَكَ وَامِنْ اَوْعَدَ  
 وَاتَّبَعَ اَمْرًا فَاِنِّیْ عَبْدُكَ وَفِیْ قَبْضَتِكَ لَا اُوتِیْ اِلَّا مَا وُقِیْتَ

حاجت

نیت

وَلَا أَحَدٌ إِلَّا مَا أَعْطَيْتَ وَقَدْ ذَكَرْتُ الْحَجَّ فَاسْأَلُكَ أَنْ تَعِزَّنِي عَلَى  
كِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَتَقْوِيَنِي عَلَى مَا ضَعُفْتُ  
وَتُسَلِّمَ لِي مَنَاسِكَ فِي رَيْبٍ مِنْكَ وَعَافِيَةٍ وَأَجْعَلَنِي مِنْ قُلَّةِ الدِّينِ  
وَأَرْزُقْنِي وَسَمِيَّتٍ وَكَلْبَتٍ اللَّهُمَّ أَفْزَحْنِي مِنْ شَقَاةٍ بَعِيدَةٍ وَأَنْفِقْ  
مَالِي ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ اللَّهُمَّ فَتِمْنِي لِي حَاجَتِي وَعَمِّرْهُ لِي أَنْ يَكُونَ  
الْتِمَحُّ بِالْعُمَرَاءِ إِلَيَّ الْحَجَّ عَلَى كِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ  
وَالِهِ فَإِنْ عَرَضَ لِي عَارِضٌ يَحْبِسُنِي فَخَلِّنِي حَيْثُ حَبَسْتَنِي  
بِقُدْرِكَ الَّذِي قَدَّرْتَ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَمْ تَكُنْ حِجَّةً فَعُمَرَاءُ أَحْرَمُ  
لَكَ شَعْرِي وَبَشَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَعِظَامِي وَمَحْيِي وَعَصَبِي  
مِنْ النِّسَاءِ وَالنِّبَاتِ وَالطِّيبِ ابْتَغِي بَذْلَكَ وَجْهَكَ وَالْأَرْضَ الْآخِرَةَ  
أَوْ حَبْشَةَ كَلْبٍ أَوْ نَيْتَ كَرْمٍ تَوْسُتَ هِيَ كَالْفَاطِنَةِ زَبَانٍ بِرِجَالِي كَرْمٍ  
أَوْ بِرِوْقِ نَيْتٍ يَهْدِيهِ عَاظِرِي اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لِشَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ  
إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لِشَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ذَا الْمَعَاجِزِ  
لَبَّيْكَ دَاعِيًا إِلَى دَارِ السَّلَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ غَفَّارَ الذُّنُوبِ  
لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ أَهْلَ الْقَابِلَةِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ  
لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ مُبْدِيَ الْمَعَادِ إِلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ تَسْتَغْنِي وَيُفْتَقِرُ  
إِلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ مَرْغُوبًا وَمَرْهُوبًا إِلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ

لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَا النُّعْمَةِ وَالْفَضْلِ الْحَسَنِ الْمُجْمِلِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ  
 الْكَرْبِ لِعِظَامِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ عَبْدُكَ وَأَبْنُ عَبْدِكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ  
 يَا كَرِيمُ لَبَّيْكَ أَوْ تَحِبُّهُ لِي إِنْ فُقِرَتْ كُفْرِي بِرَبِّي لَبَّيْكَ أَتَقَرَّبُ  
 إِلَيْكَ مُحَمَّدٌ وَإِلَى مُحَمَّدٍ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ لَبَّيْكَ  
 لَبَّيْكَ وَهَلْ دِهْ عُمَرَةُ مُتَعَةٍ إِلَى الْحَجِّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ أَهْلُ التَّلْبِيَةِ  
 لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ تَلْبِيَةً تَمَامُهَا وَبَلَاغُهَا عَلَيْكَ \* اور مرد کو سنت کہ تلبیہ  
 باواز بلند کہی اور مرد کہی خصوصاً جسوقت سو کر اوٹھی اور بعد ہر نماز واجب  
 کی اور جسوقت اونٹ پر سوار ہو اور اونٹ کھڑا ہونی لگی یا جسوقت اونٹ  
 کسی بلندی پر چڑھنی لگی یا کسی بلندی سے اوترنی لگی یا جسوقت اس شخص کو  
 اشنای راہ میں لوگ سوار ملین اور ہر سحر کو یہی تلبیہ کہی اور اکثر کہتا رہی اگرچہ  
 حالت جنابت میں ہو یا عورت حالت حیض میں ہو بہر حال عمرہ تمتع میں تلبیہ  
 کو قطع نہ کری یہاں تک کہ مکہ منورہ کی مکانات و کہانی دین اور حج تمتع میں و زعمہ  
 کی وقت تک تلبیہ کہی اور جاننا چاہنی کہ سیماہ گیرین بلکہ ہر قسم رنگین  
 لباس میں علما احرام کو مکروہ جانتی ہیں لیکن ظاہر بعض اخبار و تعبیر سے سمجھنا  
 کہ پیر کین بہت نہیں معلوم ہوتی ہی اور سیماہ فرش پر سونا اور سیماہ مکہ پر کینا  
 اور سیلی بچھونی پر سونا یہی مکروہ ہی اور اگر احرام میں فرش سیلا ہو گیا ہو تو بہتر  
 کہ جب تک محل نہ ہو اس فرش کو نہ دھوئی اور احتیاط ہی ترک استعمال جناب قصد

بھی جس صورت میں اسکا احتمال ہو کہ احرام تک ننگ باقی رہیگا  
 اور حمام میں جانا اور بدن ملنا اور کسی کی جواہین لبیک کہنا یہ سب  
 مکروہ ہی اور احوط ہی کہ پہلو نکاح استعمال نہ کری اور پہلو نگو نہ سونگی اور  
 بعض علمانی بیرونی پتی اور خطمی سی سرد ہونا اور آب سرد سی بدن دھونا  
 اور زیادہ مسواک کرنا اور زیادہ منہ دھونا اور کشتی لڑنا بھی مکروہ جانا  
 مقصد دوسرا بیان میں موافقت احرام کی جاننا چاہئی  
 کہ جس مقام پر احرام باندھتی ہیں اسی میقات کہتی ہیں اور موافقت  
 جمع میقات ہی اور میقات مختلف ہوتی ہیں اس لئے کہ راہین  
 مکہ معظمہ کی مختلف ہیں جس راہ سی عازم حج مکہ جائیگا ایک میقات  
 اوسکا معین ہی پس جو شخص مدینہ منورہ کی راہ سی جائی میقات اوسکا  
 مسجد شجرہ ہی اور اوسکو ذوالحلیفہ کہتی ہیں اور اوس راہ سی جائیو الیکو جائز ہی  
 کہ وقت ضرورت تا میقات اہل شام تاخیر کری اور جو شخص راہ عراق یا راہ نجد سے  
 جائی میقات اوسکا وادی عقیق ہی اوسکی ابتدا کو مسلخ کہتی ہیں اور وسط کو  
 عمرہ اور آخر کو ذات عرق اور یہ مقام ہلست کے احرام باندھنی کا ہی اور بہترین  
 مقام احرام مسلخ ہی اگر یقیناً معلوم ہو جائی اور بصورتین معلوم نہ ہو تو احوط  
 یہی کہ اتنی تاخیر کری کہ یقین حاصل ہو کہ وادی عقیق میں پہنچا مگر مقتضاً  
 احتیاط یہی کہ تا ذات عرق تاخیر نہ کری بلکہ صلیا تا ذات عرق

بجائے احرام

تاخیر جائز نہیں جانتے اور اگر بسبب تقیہ تاخیر کرنا گنہگار نہ ہو تو قبل از عرق  
پہنچنے کی نیت احرام کر لے اور تکبیر کو تہتہ کہی اور کپڑے نہ اوتا سداؤ  
اگر ممکن ہو تو بطور مخفی اوتا رڈ الی اور جامہ احرام پہن لی اور پہراؤ جس  
احرام کو اوتا کر کپڑے پہن لے اور اسکے لئے فدیہ دے بیان اسکا تفصیلاً  
آگے آئیگا اور ان دونوں احتیاطوں کو ترک نہ کرے اور حالت تقیہ میں تنگی  
ذات عرق نہ پہنچی علانیہ جامہ احرام نہ پہنے بلکہ ذات عرق میں پہنچ کر اٹھا  
کرے کہ اب میں محرم ہوتا ہوں اور جس شخص کے راہ طائف سی ہو میقات  
اوسکا قرن المنازل ہے اور جو شخص بمین کے راہ سے جائی میقات اوس کا  
یللم ہے اور یللم ایک پہاڑ کا نام ہے اور جو راہ شام سے جائی میقات  
اوسکا محض ہے بتقدیم حیم و تاخیر حاء بے نقط اور جانتا چاہئے کہ احوط  
واقوی یہ ہے کہ پہلے مقامات میقات کا علم حاصل کرے اور اگر علم  
ممکن نہ ہو تو بعید نہیں کہ ایک اہل فتر سے جب دریافت کرے اور گمان  
حاصل ہو جائے تو وہی کافی ہو اور جس شخص کا مکان مکہ معظمہ سے قریب ہو  
بہ نسبت میقات کی بعضی میقات مکہ سے دور ہو اور گہرا اوسکا نزدیک ہو  
تو میقات اوسکا اوسکا مکان ہے اور جو شخص مکہ معظمہ کیسے راہ سے  
جاوے کہ ان مواقیات مذکورہ سے کوئی راہ میں نکلے تو اوسکے حق میں  
یہ ہے کہ محاذی میں اوس میقات کی جو اس شخص سے قریب تر ہو



اگر کسی نسبت میقات دیگر کو رتربو احرام باندھے اور بعد از  
دو کے مقام پر کہ کسی جو میقات نزدیک تر ہو اسکے محاذی پہنچے کہ پہ دو بار  
احرام باندھے اور اگر علم بجا ذات ممکن نہ ہو تو ظاہر گمان کافی ہوگا  
اور بعض علمائے فرمایا ہے کہ شیخ شخص و بچہ سے احرام باندھے گا  
کہ قبل اسکے اشخص کو احتمال محاذات نہ حاصل ہوا ہو اور  
اشخص کے لئی مقتضائے ضابطہ یہ ہے کہ کسی میقات پر اگر  
احرام باندھے اور جاننا چاہے کہ اگر کسی شخص کو کسی قسم کا عذر  
یا سہو عارض ہوا ہو اور اس نے اپنی میقات پر احرام نہ باندھا ہو  
بعد زوال عذر اگر ممکن ہو سکے تو میقات پر مرجعت کرے والا  
اوسی مقام سے کہ جہاں وارد ہے احرام باندھ لے اور احوط یہ ہے  
کہ جب قدر میقات کے جانب اپنی تین پونہ پاسکے اوس قدر پونہ پاسکے  
اور وہاں سے احرام باندھے خصوصاً زن حائض کہ بسبب ناقضیت  
مسئلہ اوسنے میقات سے احرام ترک کیا ہو کہ یہ مسئلہ مورد نص  
صحیح ہے اور اسباب میں جناب شہید قدس و دیگر  
علمائے فتویٰ بھی منقول ہے اور اگر بعد دخول حرم عذر بر طرف ہو  
تو اس صورت میں واجب ہے کہ بشرط امکان حرم سے باہر نکلے  
اور احرام باندھے اور اگر ممکن نہ ہو تو اوسی مقام سے احرام باندھے

اور اگر احرام باندھنا بھول جائے اور اسے یاد نہ آئے یہاں تک کہ جمیع واجبات بجا لائے تو اس صورت میں ایک جماعت علما و عسکر کو طہل جانتے ہی اور بعض علما صحیح جانتے ہیں اور عسکر کا صحیح ہونا بعید نہیں معلوم ہوتا مگر قول قول پر عمل کرنا اخطا ہے اور اگر کوئی شخص عمداً احرام ترک کرے اور اسے احرام باندھنا میثقات سے ممکن نہ ہو پس اقویٰ یہ ہے کہ عمرہ اسکا فاسد ہوگا اگرچہ اخطا یہ ہے کہ جس مقام پر ممکن ہو مثل سہو کنندہ احرام باندھ لے اور عمرہ تمام کرے اور پھر دوبارہ بقصد قضاء عمرہ بجا لائے اور اگر جاہل مسئلہ ہو تو اقویٰ یہ ہے کہ عمرہ اسکا صحیح ہوگا اور جانتا چاہئے کہ ظہارت حدیث اصغر و حدیث اکبر سے شرط احرام نہیں ہے پس چائے کہ جنس اور حائض و نفسا احرام باندھیں بلکہ غسل احرام حائض میں و نفسا کو مستحب ہے

مقصود یہ ایسا نہیں واجبات احرام کے اور یہاں تک کہ اول امور کے جو واجبات سے متعلق ہیں احرام میں تین چیزیں واجب ہیں پہلے نیت یعنی قصد کرے کہ میں احرام عمرہ تمتع حجۃ الاسلام باندھتا ہوں بسبب طاعت و فرمان برداری خدا کے اور معنی حرام کی یہ ہیں کہ قصد کرے ترک افعال ممنوعہ کا

بیان

بیان واجبات احرام

تا مکہ معظمہ میں حاضر ہو کی افعال معہودہ بجا لاوی دوسری چار  
تلبیہ کہنا صورت اوسکی بنا پر مشہور بلکہ اصح یہ ہے بِسْمِکَ اَللّٰهُمَّ  
بِسْمِکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ  
لَکَ وَالْمُلْکَ لَکَ لَا شَرِیکَ لَکَ + اور تصحیح فقرات کی وجہ  
ہی حبس طرح تکبیر الاحرام و قراۃ حمد و سورہ وغیرہ کی تصحیح نماز میں  
واجب ہی اور اعوط و اولی یہ ہے کہ اِنَّ کی الف کو یکسرہ اور  
الملْک کی کاف کو یفتح پڑے اور بعد الملْک لَکَ بھی کہی اور  
جانتا چاہی کہ اگر لاعلم ہو تو سیکہنا تلبیہ کا واجب ہی یا کوئی اور  
شخص اوسکو تلبیہ پڑھاتا چاہی اور یہ پڑے ہی اور اگر الفاظ تلبیہ  
نہ کہہ سکی تو حبس طرح ادا کر سکی ادا کرے ہی اور اوسکا ترجمہ بھی کہی  
اور کسی دوسری کو اپنا نائب کرے تیسری دو جامہ احرام کا  
قبل نیت و قبل تلبیہ پہنا واجب ہی ایک سی از بائیں ناف  
تازانہ پوشیدہ کرے ہی اور اوسکو لنگ کہتی ہیں اور دوسری کو روا  
کہتی ہیں وہ اس قدر ہونا چاہی کہ دونو شانے اوستی چھپ جائیں  
اور جانتا چاہی کہ ظاہر اقوال علما یہ ہے کہ دو جامہ احرام کا پہنتا  
اور سنی ہوئی کپڑوں کا اوتارنا شرط احرام نہیں ہی مگر واجب ہی  
اور ظاہر بعض اقوال سنی ہوئی کپڑوں کا اوتارنا شرط احرام ہی

تلبیہ  
بیان محنت الفاظ  
و تلبیہ احرام

اور احوط یہ ہے کہ قبل از نیت و تبلیہ لباس احرام نہی اور لباس احرام میں شرط ہے کہ اس قسم کا کپڑا ہو کہ جس میں نماز جائز ہو پس ریشمی کپڑا اور جلد غیر ماکولہ اللہم نہو اور اس نجاست سی کہ جو معفوہ نجس ہی نہو اور رنگ بھی ایسا باریک نہو کہ جسی بدن نمایان ہو اور احوط یہ ہے کہ ردائین بھی اس امر کی رعایت ملحوظ رہی اور احوط یہ ہے کہ اگر حالت احرام میں نجس ہو جائیں تو او نہین پاک کرے یا بدل ڈالی بلکہ احوط یہ ہے کہ بدن بھی نجس نہ رہی اور ایک جماعت علمانی نسوان کو بھی ریشمی کپڑی سی احرام باندہنی کی ممانعت کی ہے اور یہہ ممانعت خالی از قوت نہین معلوم ہوتی اور احوط یہہ ہے کہ جامہ احرام پوست کی قسم سی نہو اسلئی کہ عرف عرب میں اوسپر کٹرکا اطلاق نہین کرتی اور چاہے کہ جامہ حرام بنا ہو مقصد چوتھا متروکات احرام میں جس وقت میں معلوم ہو کہ حقیقت احرام کی یہہ ہے کہ انسان اپنی نفس کو چند امور کے ترک کرنی پر آمادہ کری کہ تفصیل حسبکی آگے مذکور ہوگی پس لازم ہے کہ اول امور کے معرفت حاصل کیجائی بلکہ احوط یہہ ہے کہ قبل نیت احرام اول امور کو دریافت کر لی تا اون سی باز رہنی کا قصد نہ کری لیکن اول سب امور کا وقت احرام ذہن میں لانا لازم نہین ہے

بین توکلان احرام

اور وہ چند امین پہلی شکار جانور صحرائی کہ وحشی ہو مگر در صورت خوف  
 اوتیت اوسکا شکار جائز ہو جای گا اور شکار کا گوشت کھانا بھی حرام ہی  
 اور جس جانور کو شکار کر کی لائی اوسی اپنی پاس کھانا بھی حرام ہی اگر چہ یہ  
 شخص قتل احرام اوسکا مالک بھی ہو اور اپنی ہمراہ اوس جانور کو لایا ہو  
 اور شکار میں کسی کی کسی نوع سی اعانت کرنا بھی حرام ہی اور جانور دریا  
 کہ بوائڈی پٹی دریامین دیتا ہو اوسکا شکار جائز ہی اور مرغ خانگی  
 یا گانی گو سفند شتر چو پلا ہوا ہو اوسکا بھی شکار جائز ہی اور جن جانور کا  
 شکار کرنا حرام ہی اونکی چونکا بھی شکار کرنا یا اونکی اندی اوٹھالینا  
 بھی حرام ہی اور اگر محرم صید کو فوج کری تو بنا بر مشہور محل و محرم دونوں  
 لئی وہ صید حکم یتہ میں ہو گا اور ملخ بھی حکم شکار جانور صحرائی میں ہے  
 و و شہری عورت سی جماع کرنا اور بوسہ لینا اور بازی کرنا اور بشہوت  
 اوسکی طرف دیکھنا بلکہ کسی قسم سی حظ و لذت چاہنا اور اگر کوئی شخص حالت  
 احرام میں عورت یا مرد کی سائبہ جماع کری دخول خواہ دبر میں ہو خواہ  
 قبل میں عمدانہ از روئی فراموشی یا نادانی مسئلہ کی پس اگر عمرہ میں قبل  
 سعی یہ امر واقع ہوئی تو عمدہ اوسکا فاسد ہو جائی گا اور کفارہ میں  
 اوسکی ایک شتر لازم ہی مگر چاہی کہ اوس عمرہ کو تمام کری اور پھر اوسکا  
 احادہ کری اور اگر عمرہ تمتع ہو تو پیش الرج اوسی بجالائی اور اگر وقت

تنگ ہو تو حج اوسکا حج افراد ہو جائیگا پس بعد حج عمرہ مفروضہ بحالی اور  
 احوط یہ ہے کہ دوسری سال حج کا اعادہ کریں اور اگر بعد سعی جماع کریں  
 تو کفارہ میں فقط ایک شتر دینا لازم ہے اور اگر احرام حج میں پیش قوت  
 عرفہ و مشعر جماع کریں تو اجتماع احرام حج دونوں فاسد ہوگی واجب ہے  
 او سپر کہ اوس حج کو تمام کریں اور سال آئندہ دوبارہ حج کریں اور اگر بعد وقوف عرفہ  
 و قبل مشعر ایسا فعل واقع ہو تو یہی بنا بر شہور یہی حکم ہے اور اگر بعد وقوف  
 عرفہ و مشعر قبل اسکی کہ پانچ شوط طواف نساکے یا لایا ہو جماع کریں تو حج  
 اوسکا صحیح ہے مگر کفارہ میں ایک شتر دینا لازم ہوگا اور اگر پانچ شوط کے  
 بعد جماع کیا ہو تو ظہر و اشہر یہ ہے کہ کفارہ لازم نہ ہوگا اگرچہ احتیاط اسی پر  
 ہے کہ کفارہ دی اور عورت کی بوسہ لینی کی کفارہ میں اختلاف ہے بعض  
 علمائی فرمایا ہے کہ اگر از روی شہوت بوسہ لیا ہو تو ایک شتر دی اور اگر  
 از روی شہوت نہ ہو تو ایک گوسفند دی اور بعض علو و تصور توں میں  
 ایک شتر جانتی ہیں اور یہ مقتضائی احتیاط ہے بلکہ خالی از قوت نہیں  
 معلوم ہوتا اور اگر کسی عورت کو عمدہ دیکھنے کی وجہ سے کسی شخص کو انزال ہو جا  
 تو احوط یہ ہے کہ ایک شتر دی اگر ممکن ہو والا ایک گائے دی اور اگر نہ ہو  
 نہ ہو سکی تو ایک گوسفند دی اور اگر انی زوجہ پر نظر کریں اور انزال ہو جائے  
 تو مشہور یہ ہے کہ ایک شتر دی اور اگر کوئی شخص مساس کرے از روئے

شہوت بی سکی کہ انزال ہو بعض علمانی فرمایا ہی کہ اوپر ایک گوسفند لازم ہے  
 اور اگر انزال ہو جائی تو ایک شتر لازم ہی بتیسی کسی عورت سی عقد پڑینا  
 اپنی لنی خواہ کسی غیر کی لنی عام ہی اسی کہ دو شتر شخص محرم ہو چل اور سطر  
 گواہ ہونا کسی کی عقد پڑا وراقامہ شہادت کرنا ہر چند بیٹھ شخص قبل احرام  
 اسکا متحمل ہی ہوا ہو اور احوط یہ ہی کہ عورت سی خوشگاری ہی نکرے  
 لیکن ہر جہے بطلان رجعیہ مضائقہ نہیں رکبتا اور احرام میں کنیز کا مول لینا  
 قباحت نہیں رکبتا اگرچہ بعد فرائز احرام تمتع اوس کنیز سی مقصود ہو  
 البتہ اگر بیٹھ طور ہو کہ احرام میں اوس کنیز سی تمتع ہو تو احوط یہ ہی کہ اس  
 قصد سی مول نہ لی بلکہ بعض علمانی ایسی صورت میں یقین حرمت کیا ہے  
 اور احوط یہ ہی کہ مالک کنیز سی سکی ہی ہستد عالمی کہ وہ شخص اپنی کنیز کو سپر  
 حلال کر دی بلکہ قبول تحلیل میں ہی احتیاط چاہنی اور جو شخص حالت احرام  
 میں کسی محرم کا کسی عورت کی ساتھ عقد پڑی اور وہ محرم اوس عورت  
 مجامعت کری تو انہیں سی ہر ایک کو ایک شتر کفارہ میں دنیا لازم ہی  
 اور اگر دخول ہو تو کسی پر کفارہ لازم ہوگا اور اگر عقد پڑنی والا محل ہو  
 اور جس کا عقد پڑا وہ محرم ہو اور وہ محرم دخول کری تو عقد پڑنی والی  
 کفارہ ہوگا اور اگر عقد پڑنی والا محل ہو اور عورت ہی محل ہو مگر جانتی ہو  
 کہ جسکے ساتھ عقد پڑتا ہی وہ محرم ہی باوجود علم عقد کری اور وہ محرم

در بیان عقد نکاح

رستم

اس عورت سی جماع کمری توان سبھون پر کفارہ لازم ہو گا چوتھی ہستمنایعے  
منی کا نکالنا خواہ پامتہ سی خواہ بطرز دیگر عام ہی اسی کہ تصور و خیال کمری  
یا اپنی زوجہ سی یا کسی غیر عورت سی مساس کمر کی منی نکالی بعض علماء نے  
مثل جماع انزال منی کو باستمنامفسد حج سمجھا ہی اور بعضوں نے محض کفارہ  
واجب جانا ہی کہ ہستمنایک کفارہ میں ایک شتر دینا چاہی یا پانچوش استعمال  
خوشبو مثل مشک و عطران و کافور و عود و غیر کہ سونگھنا یا بدن پر ملنا یا  
کھانا اول چیز و نکایا پہننا جو ان سی معطر ہوں جائز نہیں ہی اور اگر وہ  
چیزیں کہ نہیں اشیاء مذکورہ کا اثر خوشبو ہو یا وہ کپڑی جو انسی معطر ہوں  
بضرورت استعمال کمری تو لازم ہی کہ دماغ بند کمر کی اور احوط ہی بلکہ خالی  
از قوہ نہیں معلوم ہوتا کہ ترک استعمال ریاضین ہی واجب ہی اور ہتھکڑی  
احتیاط یہ ہی کہ جو میوی خوشبو از ہون مثل سیب و بہی و غیرہ او نہیں بچے  
نہ سونگھ ہی اگر چہ اس قسم کی میو و نکا کھانا قباحت نہیں رکھتا چنانچہ بعض  
احادیث ان دونوں مطلبوں پر دلالت کرتی ہیں اور مشہور یہ ہی کہ خلوق  
کعبہ کی خوشبو مستثنی ہی مگر چونکہ مصداق میں اسکی اشتباہ ہی لہذا  
اوسکا ترک ہی احوط ہی اور خلوق و چیز ہی کہ حسی خانہ کعبہ کو خوشبو کمری تیرا  
اور وہ خوشبو جو اوس بازار میں کہ مابین صفا و مروہ واقع ہی عطاروں کے  
دوکانوں کی قریب گذرنے میں دماغ تک پہنچے ہی وہ مستثنی ہی مگر ہتھکڑی

وہ اور جو کمری ہستمنایعے



وہ اگرچہ عذر ہو تو بھی

احوط ہی اور کفارہ میں خوشبو کی ایک گوسفند و بچ کرنا چاہی اور احوط  
بلکہ اقوی یہ ہے کہ بوی بد سی و باغ بند کرنا حرام ہی البتہ جس مقام پر  
بد بو ہو وہاں سی و ڈر کر گزر جانا مضائقہ نہیں رکھنا چاہی لباس و خشتہ کا  
پہننا اور جوئی مثل دوختہ ہو مانند اس لباس کی بوند سی بنایا جاتا ہے  
مثل کلیچہ و کلاہ غدی ان سبب سی ہی اجتناب چاہی اور احوط یہ ہے  
کہ مطلق لباس و خشتہ کا استعمال نکری اگرچہ بہت کم سیاہو یا ہوسہا شنگ  
کہ ہمیانی کہ جسمین و پی رکھتی ہیں اور اوی کمرین باندھتی ہیں مگر اقوی یہ ہے  
کہ ہمیانی کا کمرین باندھنا جائز ہی اور اوی یہ ہے کہ ایسی تدبیر کری جسمین  
گر نہ لگائی اور احوط یہ ہے کہ جو عارضہ فتق کی لئی لنگاٹ باندھا جائے  
وہ ہی سیاہو انہو مگر جو وقت ضرورت داعی ہو تو باندھ سکتا ہی اور ایسی  
صورت میں مقتضائ احتیاط یہ ہے کہ فدیہ ہی دی مثل اسکی کہ اگر کسیکو  
لباس و خشتہ کی پہنی کی احتیاج ہو تو اوی لازم ہی کہ ایک گوسفند فدیہ دے  
اور مقتضائ احتیاط یہ ہے کہ جامہ احرام میں گرہ نہ لگائی خصوصاً چادر  
میں اور گھنڈی لگانا یا سوئی یا کسی لکڑیسی و دونوں چادر کی بلالینا  
احتیاطاً نہیں چاہی اور سیاہو اگرچہ پہننا بنا بر مشہور و کو حرام ہی ہو  
لئی قباحت نہیں معلوم ہو تو مگر قنارین سی رہنا برا حوط و اقوی غور تو  
ہی اجتناب لازم ہی اور قنارین کی حقیقت یہ ہے کہ سابق ازین

رئان عرب حفاظت سرما کی لئے روئی و الکر مثل و ستانوں کی ایک شی باتونہ  
پہننی کی لئی بنائی بہین ساتوین سیاہ سرمہ لگانا کہ حسین زینت ہو کہ چہ  
مقصود اس شخص کا زینت نہو اور احوط یہی کہ بقصد زینت مطلق سرمہ  
اجتناب کری آہوین آئینہ دیکھنا اور بعض علمانی تصریح کی ہے کہ  
عینک بھی نہ لگائی مگر بضرورت اور آب صاف میں ہی منہ نہ دیکھے  
اور اقویٰ ان دو نو چیز و نکاحوازی نوین مرد کی لئی موزہ و حکیمہ و جوارب کا  
پہننا یا جو چیز تمام پشت پا کو چسپائی اور بعض علمانی تصریح کی ہے کہ جو شے  
تہوڑی سی بھی ساتری وہ مثل کل ساتر کی ہی مگر مقام بند نعلین اور  
دلیل اسکی ظاہر نہیں ہی لکن احتیاط بہتر ہی اور جس حالت میں نعلین  
نہوں اور موزی پہنی ضرورت ہو تو احوط یہی ہے کہ اون موزوں کو  
سامنی سی شگاف کردی و سوین فسوق اور مراد فسوق سی درغلو  
ہی بعض علمانی سباب کو یعنی زشت کلامی کو اور بعض علمانی مفاخر کو  
بھی داخل کیا ہی اور بعض فی مفاخرت کو سباب کی طرف راجع کیا ہی  
اس لئی کہ مفاخرت کا نتیجہ یہی ہے کہ اپنی نسبت اظہار فضائل اور  
غیر سی سلب فضائل یا نسبت بغیر اثبات رزالت اور اپنی ذات سی  
سلب رزالت اور ان سبکی حرمت میں شبہ نہیں ہی کیا رہوین جدال  
یعنی لا والتہ یا بلی والتہ کہنا اور احوط یہی ہے کہ ہمیں مطلق قسم ہے

وہ اور جو محرم حرمت

شامل گنجائی اور وقت ضرورت اثبات حق یا نفی باطل کی لینی جائز ہے  
 اور اگر جدال صادق ہو اور تین بار سی کم زبان پر جاری ہو تو اوکی لئے  
 استغفار کافی ہی اور اگر تین مرتبہ واقع ہو تو کفارہ اوسکا ایک گوسفند  
 اور قسم دروغی بایمین مشہور یہی کہ پہلی مرتبہ گوسفند دوسری مرتبہ گائے  
 تیسری مرتبہ شتر دیا جائی بار ہو تین مارنا اور جانور و نکاح کا مسکن  
 بدن یا کپڑی مین ہوشل چون یا پسو کی یا مانند کنہ کہ جسی ہندی مین  
 کلی کہتی مین اور وہ اونٹ کی بدن پر ہوتی ہی اور اون جانور و نکاح  
 بدن یا کپڑی پر سی اوٹھا کہ پسنگ دینا بلکہ ایک جگہ سی دوسری جگہ  
 رکھ دینا کہ مقام اول اوس جانور کی لئی زیادہ ترجائی محفوظ ہو  
 تیر ہو تین انگوشی کا بقصد زینت پہنا مکرم من باب استجاب مضائقہ  
 نہیں رکھتا اور استعمال حنا کو بھی بخیاں زینت حالت احرام بلکہ قبل  
 احرام اگر احتمال بقاء اثر ہو تو علمانی حرام جانابی اور بعضوں فی احتیاط  
 کی ہی کہ بغیر قصد زینت ہی منہدی نہ لگائی چودہویں بقصد آرایش  
 صورت کا زیور پہنا مکرم وہ زیور جو قبل احرام ہمیشہ پہنی رہتی ہو اوسکا احرام  
 لینی نہ اوتا رنا اور پہنی رہنا مضائقہ نہیں رکھتا لیکن چاہئی کہ اوسے  
 اپنی شوہر یا مرد غیر کو قصد نہ دکھلای پسند رہو تین بدن مین روغن  
 ملنا اور مقتضائی احتیاط بلکہ اقوی یہی کہ اگر روغن خوشبو ہے

وہاں تو حکم احرام نہیں

نہ تو تو بھی اوسکا استعمال نہ کری مگر وقت ضرورت سواہوں بالونکا  
 ازالہ کرنا اپنی بدنسی یا غیر کی بدنسی خواہ وہ شخص محل ہو خواہ محرم  
 بہانتک کہ ایک بال ہی بدنسی جدا نہ کری مگر ضرورت مثل اس کے  
 کہ اگر کسی شخص کی جوین پرجائین یا دروسہ عارض ہو یا آنکھ میں بال  
 پرجائی آور وہ باعث ازیت کا ہو تو ایسی صورتوں میں ازالہ واجب ہے  
 اور جو بال وضو غسل میں آکر پرجائی اوسکا کفارہ نہ ہوگا اور فدیہ  
 مہر مندا نیکا ایک گوسفند ہی یا تین روزہ رکھنا یا صدقہ دینا و سب  
 مسکینوں کو ایک ایک دوا و بعض علمانی فرمایا ہی کہ بارہ حدیث  
 مسکینوں کو دی اور مقتضائی احتیاط یہ ہے کہ گوسفند اختیار کری  
 اور جب وقت دو تو بخلونکی بالونکا ازالہ کری یا ایک بغل سی ہی ازالہ  
 کری تو غلے الا حوط بلکہ اقوی یہ ہے کہ کفارہ مذکورہ دی اور اگر  
 سر پر یا اثر ہی پر ہاتھ پیری اور ایک یا دو بال گر پیرین تو شنبہ پیر  
 گیبون صدقہ میں دی ستر ہون مرد کا سر چھپانا اور مقتضائی  
 احتیاط یہ ہے کہ مٹی یا منبدی ہی پانی میں گوندہ کر سر پر نہ رکھے  
 اور کسی چیز کو سر پر نہ اوہٹائی اور احوط او اولی یہ ہے کہ سر کو انی اعصا  
 بدنسی ہی نہ چھپائی مثل ہاتھ کی پس ہاتھ ہی سر پر نہ رکھے اگرچہ  
 اظہر ہوا معلوم ہوتا ہی آورد و لوکان بظاہر سر میں محسوب ہیں

وہ اگر تو کو حکم از حدیث

اور بعض اجزای سر کا چپا نا ہی حکم میں سر چپانی کی ہی مگر تسمہ مشکاب  
 سر پر رکھ لینا یا مثل رومال در دوسری لٹی سر میں باندھ لینا مستثنیٰ  
 ہی اور اظہر واشہر یہی کہ مرد کو منہ چپا نا مضائقہ نہیں رکھتا اور قول  
 جماعت شاذ ہی اور پانی بلکہ جوشی مثل پانیکی رقیق ہوا وسیم غوطہ لگانا  
 سر چپانکی حکم میں ہی اور سر چپانکا فدیہ ایک گوسفند ہی اور احوط یہ ہے  
 کہ جب مرتبہ سر چپائی اوتنی گوسفند فدیہ دی خصوصاً جس صورت میں  
 بلا عذر یا اوقات مختلفہ میں سر چپائی اہلکار ہوین عورت کا نقاب  
 وغیرہ سی منہ چپا نا یا بعض اجزاء رو کا چپا نا لیکن جس صورت میں نماز کے  
 لٹی سے کو چپائی اور من باب مقدمہ اطراف منہ کی بھی چپ جائیں تو  
 مضائقہ نہیں رکھتا لیکن بعد نماز چاہیکہ فوری کھول والی اور نا محرم  
 عورت کو اسطور پر منہ چپا نا جائز ہی کہ جوشی از قسم چادر وغیرہ سر پر  
 اور ہی ہی اوسی محاذی مٹی بلکہ ذقن کہینچ لی مگر بعض علما واجباً ہی ہیں  
 کہ اوس چادر کو ہاتھ یا لکڑیسی اپنی منہ سی جدا رکھی تا مثل نقاب بہونے  
 پائی اور اگر مثل نقاب ہو جائی تو کفارہ میں ایک گوسفند دی اور  
 یہ قول احوط ہی بلکہ خالی قوت سی نہیں ہی اونیسیوسین منزل حلنی میں  
 مرد کا بالائی سر سایہ قرار دنیا مثل ہودج وغیرہ خواہ سوار ہو خواہ پیادہ  
 علی الاحوط اور مقتضائی احتیاط یہی کہ محل کی پہلو میں یا جوشی

و اما جو کہ سر چپائی

کہ اسکی سر کی مقابلہ میں نہواو سکی سایہ میں نہ چلی مگر اسکا جائزہ ہونا خالی  
از قوت نہیں معلوم ہوتا اور منزل پہنچ کر پیٹھ شخص اپنی کاروبار کی اپنی آمد و رفت  
بھی کر رہا ہو تو بھی چلنا چاہیے مگر خاص وقت آمد و رفت اگر احتیاط کری تو بہتر ہے  
اور وقت ضرورت مثل ہنگام بارش و شدت گرمی یا دوسرے ماسایہ کر لینا جائز  
لیکن کفارہ بھی دینا چاہی اور غورتون اور لٹکون کی واسطی سایہ میں  
چلنا جائز ہی بغیر کفارہ اور سایہ کر نیکا کفارہ ایک گوسفند ہی اور  
اوپٹ پیہی کہ جی دن سایہ کیا ہو ہر دو ٹکی عوض میں ایک گوسفند  
پیسوسن اپنی بدنسی خون کا نکالنا اور اگر پیٹھ شخص جانتا ہو کہ گجائی سے  
یامسواک کرنی سی خون بھل آئیگا بلینہ گجائی یا مسواک کری تو مٹو  
کفارہ ہوگا اور وقت ضرورت خون کا نکالنا جائز ہی بعض علمائے  
کفارہ میں اسکی ایک گوسفند اور بعضوں نے ایک مسکین کا اطعام  
تجویر کیا ہی آئیسوسن ناخن کاٹنا خواہ سارا ناخن کاٹی خواہ کوئی  
جزو اسکا کاٹی اور جس صورت میں اذیت ہو مثل اسکی کہ ایک جزو  
ناخن کا ٹوٹ جائی اور باقی ماندہ ایذا پہنچائی تو اوسے کات والی  
اور اوسکی فدیہ میں ایک مد طعام دی اور فدیہ ساری ناخن کا ہے  
یہی مد ہی اور اگر کل ہاتھ پیر کی ناخن ایک مجلس میں کاٹی تو ایک گوسفند  
لازم ہی اور اگر ایک مجلس میں ہاتھ تو ٹکی ناخن کاٹی اور دوسری مجلس میں

وہ اگر تو کھڑے ہو کر کھائے

پڑھی کافی تو دو گوسفند لازم ہیں یا بیسویں دان تو نکا کو بھیڑنا اگر چہ چون  
 نہ نکلی بعض علمانی فرمایا ہی کہ کفارہ اسکا ایک گوسفند ہی اور یہ عوطہ  
 تیسویں اوکھیرنا اوس درخت یا اوس کہانس کا جو حرم میں ہوگی ہو  
 مگر جس صورت میں اس شخص کی زمین مملو کہ یا مقام مقامت پر اوگی ہو  
 یا اسنی خود اوسی درخت یا کہانس کو بویا ہو تو ایسی صورت میں اوکھیرنا  
 مضائقہ نہیں رکھتا اور گیاه اذخر و درخت میوہ دار و درخت حرم ما  
 مستثنیٰ ہی اور اگر کوئی شخص کسی درخت کو اوکھیری تو ایک جماعت علمانی  
 فرمایا ہی کہ اگر وہ درخت بڑا ہو تو ایک گائی اور اگر چھوٹا ہو تو ایک  
 گوسفند کفارہ دی اور اگر کوئی شاخ وغیرہ تو زری توقیت اوسکے  
 کفارہ دین دی اور کہانس کی اوکھیر نہیں استغفار کافی ہی اور حرم ز  
 اونٹ چرنیکو چھوڑ دینا جائز ہی مگر آپ اوسکی لئی کہانس نہ کاٹے  
 اور اس حکم میں محرم مخصوص نہیں ہی بلکہ ہر فرد بشمول ہی اور اگر  
 کوئی شخص بعنوان متعارف راہ چلی اور بعض اجزاء گیاه حرم قطع ہو جائیں  
 تو کوئی قباحت نہیں ہی چوبیسویں ہتیار باندہنا مثل تلوار و نیزہ  
 یا چوٹی سامان حرب یا آلہ جیسی ہو مگر وقت ضرورت اور بعض علمانی تصریح  
 کی کہ مانند زرہ و خود یا چوٹی مثل انکی آلات حفاظت سی ہونہ آلات دفع ہی ہیں  
 داخل سلب ہوا و دیکھ کر ہتیار اپنی جگہ نہ رکھی نہ چھین سکو لگایا ہوا نہ العالم

وہ کو تو حرم پر اثر نہیں

فصل دوسری بیان میں طواف عمرہ کی اور اس میں تین مقصد ہیں

مقصد پہلا ایسا نہیں ہونے کے اعمال

مقصد پہلا ایسا نہیں ہونے کے اعمال سنجیدہ کہ جنہیں تازمان ارادہ طواف ہنگام دخول مکہ معظمہ مسجد الحرام بجالانا چاہی سنت ہی کہ جبوت حرم مکہ معظمہ میں پہنچی ونٹ سی او تری دخول حرم کی لمی غسل کری اور پابریہ نعلین ہاتھ میں لیکر بہین بیت دخل ہو حدیث میں وارد ہے جو شخص حق تعالیٰ کی لمی من باب تواضع و فروتنی اس سنت کو اختیار کری خداوند عالم اس شخص کی نامہ عمل سی لاکھ گناہ محو کرتا ہے اور اس کی لمی لاکھ حسنہ لکھتا ہے اور لاکھ حاجتیں اس کی بر لاتا ہے اور حرم میں دخل ہونے کی وقت یہ دعا پڑھی اللہم اِنَّكَ تُلِكَ فِي كِتَابِكَ وَقَوْلِكَ اُحَقُّ وَاَذِنُ فِي النَّاسِ بِاَمْحِ يَا تُؤَكُّ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ اللَّهُمَّ اِنِّي اَرْجُو اَنْ اَكُونَ مِنَ اَجَابِ دَعْوَتِكَ وَقَدْ جِئْتُ مِنْ شَقَّةٍ بَعِيدَةٍ وَفَجٍّ عَمِيقٍ سَامِعًا لِنِدَائِكَ وَمُسْتَجِيبًا لَكَ مُطِيعًا لَامْرِكَ وَكُلُّ ذَلِكَ بِفَضْلِكَ عَلَيَّ وَاحْسَانِكَ اِلَيَّ فَالْحَمْدُ عَلَيَّ مَا وَفَّقْتَنِي لَهُ اَسْتَغْنِي بِذَلِكَ الزُّلْفَةَ عِنْدَكَ وَالْقُرْبَةَ اِلَيْكَ وَالْمَنْزِلَةَ لَدَيْكَ وَالْمَغْفِرَةَ لِدُنُوِّي وَالتَّوْبَةَ عَلَيَّ مِنْهَا بِمَنِّكَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَحَرِّمْ بَدَنِي عَلَى النَّارِ وَامْنِي مِنْ عَذَابِكَ وَعِقَابِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اور سب سے کہ اگر ممکن ہو تو مکہ معظمہ میں دخل ہونے کی لمی دو



غسل کری اور جسوقت داخل ہو تو سہا تہ آرام بدن اور اطمینان قلب کی دخل  
ہو اور چاہی کہ جو راہ بالائی کہ معطرہ کے واقع ہی اوس راہ سی دخل ہو مگر بعض  
علمانی فرمایا ہی کہ اوس راہ سی دخل ہونا مخصوص اون لوگوں کی لئی ہی جو مدینہ  
سی جاتی ہیں اور بعض علمانی مسجد حرام میں ہی دخل ہونیکل لئی غسل ذکر کیا ہے  
اور چاہی کہ در بنی شیبہ سی دخل ہو اور کہتی ہیں کہ وہ در فی الحال باب السلام  
کی برابر واقع ہی اور چاہی کہ جسوقت باب السلام سی دخل ہو تو سید ہاستون  
تک چلا جائی اور بحال خضوع و خشوع اور آرام بدن و اطمینان قلب و سجد پر کھڑا  
ہو اور یہ کلمات جو حدیث صحیح میں وارد ہو سی پن زبان پر جاری کری السلام  
عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَمَا شَاءَ اللَّهُ  
السلام على أنبياء الله ورسله السلام على رسول الله السلام على  
إبراهيم خليل الله وأحمد لله رب العالمين اور دوسرے روایتیں وارد ہو  
کہ یہ عا پر ہی بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَمِنْ اللَّهِ وَاللَّهُ وَمَا شَاءَ اللَّهُ وَعَلَى صَلَوةِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَخَيْرُ الْأَسْمَاءِ لِلَّهِ وَأَحْمَدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ  
اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَالسَّلَامُ عَلَى أَنْبِيَاءِ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَالسَّلَامُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ  
الرَّحْمَنِ وَالسَّلَامُ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَأَحْمَدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ  
عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى

در بیان حج و عمرہ

در بیان حج و عمرہ

وَالْحَمْدُ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَآلِ  
 إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ  
 وَرَسُولِكَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِكَ وَعَلَىٰ أَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ  
 وَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ  
 افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاسْتَعِظْنِي فِي طَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ وَ  
 احْفَظْنِي بِحِفْظِ الْإِيمَانِ أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي جَلَّ شَأْنُ وَجْهِكَ  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَنِي مِنْ وَفْدِهِ وَرُؤَادِهِ وَجَعَلَنِي مِنْ  
 يَوْمِ مَسَاجِدِهِ وَجَعَلَنِي مِنْ يُنَاجِيهِ اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَ  
 زَائِلُكَ فِي بَيْتِكَ وَعَلَى كُلِّ مَا نِيَّ حَقٌّ لِمَنْ آتَاهُ وَزَادَهُ وَأَنْتَ  
 خَيْرُ مَا نِيَّ وَأَكْرَمُ مَرْوَرٍ فَاسْأَلُكَ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ بِأَنَّكَ  
 اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَبِأَنَّكَ وَاحِدٌ  
 أَحَدٌ صَدُّ لَمْ تَلِدْ وَلَمْ تُوَلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَكَ كُفْوًا أَحَدٌ وَأَنْتَ مُحَمَّدٌ  
 عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ أَهْلِ بَيْتِهِ يَا جَوَادُ يَا  
 كَرِيمُ يَا مَاجِدُ يَا جَبَّارُ يَا كَرِيمُ اسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ مُحَفَّتَكَ  
 أَيَّامِي بِزِيَارَتِي إِيَّاكَ أَوَّلَ شَيْءٍ تُعْطِينِي فَكَأَنَّكَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ  
 بَعْدَ كُلِّ تَيْنٍ مِثْلِي اللَّهُمَّ فَكُ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ هِرْكَبِي وَأَوْسِعْ عَلَيَّ  
 مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ أَوْ رَأْعَنِي شَرِّ شَيْءٍ طَائِفٍ إِلَّا نَسِيْتُ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

يَا رَحِيمُ



وَمِيتٌ وَمِيتٌ وَنَحْبٌ وَهُوَ حَىٌّ لَا يَمُوتُ بِسَيِّدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى  
 كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ  
 وَآلِ مُحَمَّدٍ كَأَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ  
 وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ وَسَلَامٌ عَلَى جَمِيعِ النَّبِيِّينَ وَ  
 الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَوْمِنُ بِوَعْدِكَ وَ  
 أَصْدَقُ رُسُلِكَ وَأَتَّبِعُ كِتَابَكَ وَأَرْتَضِيهِ چلی آؤ خوف الہی قدم  
 چہولی اوٹھاوی جسوقت حجر اسود کی نزدیک پہنچی ہاتھوں کو لمبہ کری اور  
 وٹھائی الہی بحال دے اور محمد اور آل محمد پر صلوات بھیجی اور کہی اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ  
 مِنِّي اور ہاتھوں کو اور منہ اور بدن کو حجر اسود ہی سے کری اور اوس کا بوسہ  
 اور بوسہ لینا ممکن نہ ہو تو حجر اسود ہی سے ہاتھ کو مس کری اور گریہ یہ بھی ممکن  
 تو شاہ کری اور یہ دعا پڑھی اللَّهُمَّ آمَنْتُ بِآدَتِهَا وَمِثْنَانِ تَعَاهَدْتُهُ  
 لِتَشْهَدَ لِي بِالْمُؤَافَاتِ اللَّهُمَّ تَصَدِّقًا لِكِتَابِكَ وَعَلَى سُنَّةِ نَبِيِّكَ  
 صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَإِلَيْهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ  
 وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَكَفَرْتُ بِالْجَنَبِ وَ  
 اللَّطَاعُوتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى وَعِبَادَةِ الشَّيْطَانِ وَعِبَادَةِ كُلِّ يَدٍ  
 يُدْعَى مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْ أَلْغَرَّ سَارِي دَعَايَ پڑھ سکی تو جس بقدر ممکن ہو اس بقدر  
 پڑھی اور یہ بھی اللَّهُمَّ إِلَيْكَ بَسَطْتُ يَدِي وَفِيهَا عِنْدَكَ عَظُمَتْ

وہاں تک کہ حجر اسود کی

کر حجر اسود

رَغِبْتِي فَأَقْبِلْ سَعْيِي وَاعْفِرْ لِي وَأَنْحِمْنِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ  
 مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَمَوَاقِفِ الْخِزْيِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ +  
 مقصد دوسرا واجبات طواف اور بعض احکام طواف  
 میں جو شخص عمرہ تمتع کا مکلف ہو بعد دخول مکہ معظمہ اوسے واجب ہے کہ  
 طواف خانہ کعبہ سے ابتدا کری اور طواف عمرہ کا ایک کن ہی جو شخص عمداً  
 اسی ترک کری یہاں تک کہ قبل از وقوف عرفات طواف بجا نہ لائی عمرہ  
 اوسکا باطل ہے خواہ عالم مسئلہ ہو خواہ جاہل مسئلہ ہو اور ظاہر ترک طواف  
 سی حج اوسکا حج افراد ہو جائیگا اور سال آئندہ وجوب قضائی حج قوی  
 معلوم ہوتا ہے مگر جس شخص کا حج تمتع بسبب زبردل حج افراد ہو جائے  
 تو وہ معذور ہے تفصیل اسکی آگے مذکور ہوگی اور اگر کسی نے سہواً ترک طواف  
 کیا ہو تو اس پر لازم ہے کہ جبوقت ممکن ہو طواف کو بجا لائی اور اگر سعی کر چکا ہو تو  
 سعی کا بھی اعادہ کری اور مریض کی لئی اگر ممکن ہو تو کسی کی کندھی پر سوا  
 ہو کر طواف کری اور اگر کندھی پر ممکن نہ ہو تو اپنی طرف سے نائب معین کری  
 اور آگاہ ہونا چاہی کہ طواف میں بارہ امر واجب ہیں پانچ امر خارج سے شرط  
 طواف میں اور سات امر واجب داخل طواف میں پہلی اون میں سی طہارت  
 حدت سی پس محدث کو طواف واجب جائز نہیں ہے اور اگر اوسنی غفلت  
 طواف کیا ہو تو باطل ہے اور اگر اثنای طواف میں محدث ہو وی پس

طواف واجبات میں سے دوسرا

احکام طواف

بجانب طواف

پس اگر بعد تجاوز نصف طواف محدث ہو اسی تو او کو قطع کرے  
اور طہارت کر کی جس مقام سی قطع کیا ہی اوسی مقام سی پھر شروع  
کر کی اوس طواف کو تمام کرے اور اگر نصف طواف سی قبل محدث  
ہو اسی تو طہارت کر کی از سر نو طواف کرے اور اگر شک ہو  
طہارت کر نہیں بعد محدث یا ثوب جانین اوس طہارت کے  
جو کر چکا ہی خواہ شک قبل طواف ہو یا بعد طواف یا اثنا طواف  
میں تو حکم اوسکا حرف بحرف حکم اوس شک کا ہی جو طہارت  
نماز میں واقع ہو اور طواف کنندہ اگر غسل و وضو سے معذور ہے  
تو اسی واجب ہی کہ طواف مباح ہو نیکی لئی تیمم کرے جس طرح  
نماز کی لئے تیمم مقرر ہے اور اگر پانی یا وہ چیز کہ جس پر تیمم جائز ہے  
ممکن نہ ہو تو حکم اوسکا مثل اوس شخص کے ہو گا جو طواف پر قادر نہ ہو  
یعنی باوجود ہواپنی طواف سی تو اپنی جانب سی نائب مقرر کرے گا  
مگر او طہیم ہی کہ خود ہی طواف کرے اور اسطرح اگر جنب نے  
تیمم سی طواف کیا ہو تو مقتضائی احتیاط یہ ہے کہ بعد طواف  
اپنی طرف سی نائب ہی کرے دوسری شرط یہ ہے کہ بدن اور  
لباس طاهر ہو بلکہ مقتضائی احتیاط یہ ہے کہ جو نجاست نماز میں  
مثل خون کمتر از درہم و ثون جروح و قروح معفو ہی وہ بھی بدن

و لباس میں ہنوسلئی کہ بعض علما مطلق نجاست کا مسیہ میں داخل کرنا  
 حرام جاتی ہیں اگرچہ خلاف اسکا اقوی معلوم ہوتا ہے اور اگر کوئی  
 شخص طواف کری اور بعد طواف نجاست پر مطلع ہو تو اظہر یہ ہے  
 کہ طواف اسکا صحیح ہوگا اور اگر نشاء طواف میں نجاست پر مطلع ہو تو  
 بعض علما کا یہ مختار ہے کہ طواف کو قطع کری اور نجاست دور کر کے  
 جس مقام سے قطع کیا ہی اسی مقام سے پھر طواف شروع کر کے  
 تمام کری اور آحوط یہ ہے کہ بعد اتمام از سر نو طواف کو بجا لائے  
 خصوصاً جس صورت میں چار شوط کامل ہنوی ہوں اور ایسا فعل  
 کثیر کہ موجب قطع طواف ہنوی واقع ہوا ہو اور اگر حالت طواف  
 میں بدن یا لباس نجس ہو جائے تو اسکا بھی حکم مثل حکم سابق کے  
 ہے مگر اس حالت میں اظہر یہ ہے کہ اتمام طواف کافی ہوگا اور  
 اگر کوئی شخص نجاست کو پہول گیا ہو اور اسی حالت سے طواف  
 کری تو اقوی و احوط یہ ہے کہ اس طواف کا اعادہ کرے  
 تیسری شرط مردوں کی لئی فتنہ کرنا ہی پس جس شخص فتنہ نہوا ہو طواف  
 اسکا باطل ہوگا اور نسوان کی نسبت یہ شرط نہیں ہے اور بنا بر اخصیاط  
 ثبوت اس شرط کا لٹر کو نکلے لئی بھی پایا جاتا ہے پس اگر بدون فتنہ لٹر کا  
 طواف کرے یا کوئی شخص لٹر کون کو طواف کرائی تو طواف نسا

بچہ

بچہ

اولاً باطل ہوگا اور نسوان اونکی لئی بعد بلوغ حلال نہونکی مگر جب کہ خود جا کر  
طواف نساجا لائیں یا اپنی جانب سے نائب معین کریں چوتھی شرط بنا  
احوط بلکہ اقویٰ ستر عورت ہی لکن جس کپڑی سے ستر عورت کیا جائی  
مباح ہونا لازم ہے بلکہ احوط یہ ہے کہ جمیع شرائط لباس صلیٰ ملحوظ رہیں بسبب  
کہ حیثیت میں وارد ہے کہ طواف حکم میں نماز کی ہی پانچویں شرط نیت ہی چاہئے  
نیت اس طرح کرے کہ سات دوری طواف خانہ کعبہ کی بیجا تاہوں میں طواف  
عمرہ تمتع فرض حجۃ الاسلامی بحیث طاعت و زمان برداری خداوند عالم کی  
اور وہ واجبات کہ دخل حقیقت طواف میں پہلی زمین سے ابتدا کرنا ہے  
حجر اسود سے اس پنج پر کہ تمام بدن طواف کنندہ کا تمام حجر اسود پر مبرور  
ٹری مگر چونکہ تحقیق اسکا بروجہ حقیقت بہت مشکل ہے بلکہ متعذر لہذا استفادہ  
کافی ہوگا کہ اول اجزائی بدن کو اول اجزاء حجر اسود کی مقابل واقع  
کری لہذا کلام کیا ہے علمائی تعین میں اوس جزو کی جو انسان میں جملہ  
اجزاء بدن پر مقدم ہے آب و یکھا چاہئے کہ آیا وہ جزو طرف بینی ہی یا نو  
پیرون کی انگوٹھوں کی سری ہیں یا وہ جزو مقدم مختلف ہو جائے  
اشخاص میں جیسا بعض لوگوں میں بسبب بزرگی شکم جز اول اون کا  
ایک جزو شکم ہوتا ہے اور لیکن حجر اسود کا جزو مقدم پس چاند  
کی پتر کی نیچی پوشیدہ ہے اس حالت میں ظاہری کہ مراعات محاذات نہایت

وہ شرط جو تمام کلام لازم



در بیان جوہات طواف

مشکل ہوگی خصوصاً بسبب زدہام شیعہ سنی کہ طواف کے لئے مجتمع ہوتی ہیں  
 حالانکہ دو پتھر نصب کئی ہیں کہ سبب و نکی طواف کنندہ کو علم یا مظنہ محاذات  
 حجر اسود سی حاصل ہوتا ہی لہذا علما متاخرین جمہم اللہ فی رفع اس مشقت  
 حرج کا مختلف وجہ سے کیا ہی پہلی واجب ہونا ابتدا کریمیں اول حجر اسود  
 سی بلکہ حسب قدر واجب ہی فقط ابتدا کرنا حجر سی ہی نہ پہلا اول حجر سے  
 دوسری وجہ یہ ہے کہ محاذات عرفیہ کفایت کرتی ہی یعنی اتنا کافی ہی کہ عرف  
 میں کہیں کہ طواف کنندہ مقابل اول حجر ہی تیسری وجہ یہ کہ شخص مکلف کسی قدر  
 پہلی محاذات حجر سی طواف کری اور یہہ قصد کری کہ ابتدا دورہ واجب  
 محاذی حجر اسود سی ہوگی اور انتہا اوس دور کی اوسی مقام محاذی  
 پر ہوگی اور جو کچہ اس دور میں زاید ہوا وہ من باب مقدمہ علیہ کا اثر  
 تک حجر اسود کی محاذی ہو اس قصد کو اپنی ذہن میں ہی اور اگر قلب میں  
 اس قصد کی استقامت ہی دشوار ہو تو اسکی بھی حاجت نہیں بسبب  
 اسکی کہ نیت ایک راوہ ہی کہ قلب سی تعلق رکھتا ہی اور باعث عمل کا ہوتا  
 ہے اور یہہ تیسرے وجہ اقوی و احوط ہی اور جناب سالتاب صلی اللہ علیہ  
 والہ کا سوار ہو کر طواف بجا لانا حدیث صحیح سی پایا جاتا ہی اسوجہ معمول  
 ہو سکتا ہی و دوسری ختم کرنا ہر دور کا حجر اسود پر اور اسکا تحقق نہیں کہ  
 جب کہ آخر طواف میں چیز و اول بدن کی محاذات جز و اول حجر سے

تیسری

حاصل ہوا اور سہ مقام پر بھی گونظر اسکی کہ یقین حاصل ہو کہ دوری حجر اسود پر تمام  
 ہوئی کسی قدر دوری بڑھ جائی اور یہ ارادہ کری کہ زیادتی میں اب مقدمہ ہی اور  
 دخل دور نہیں ہی بلکہ مقصود یہ ہی کہ محاذات کا یقین حاصل ہو جائی تو کافی ہوگا  
 یہ کہ یہ حال طوائین خانہ کعبہ کو دست چپکے جانب کہی پس اگر طوائین  
 بعض اجزاء طوائین ارکان کی ہوسے یعنی کو مثلاً خانہ کعبہ کی طرف منہ کری یا یہ کہ  
 وقت از حمام جیونکی ریلونکی وجہ سی خانہ کعبہ کی طرف منہ پاشت ہو جائی اور تاجر  
 دور کا محسوس طوائین ہوگا اور اعادہ اوس سبزو کا واجب ہے اور سہ مقام پر اشکال  
 ہوتا ہی اوس وقت کہ جب طوائین کر نیوالا دروازہ و نسی حجر اسمعیل کی گز رہا ہی  
 اشکال یہ ہی کہ یہ شخص حجر اسود کی طرف سی چلا آتا ہی درانحالیکہ خانہ کعبہ  
 اوسکی بائین شانی کی طرف ہی اب اگر باب حجر اسمعیل جس طرح سی آتا ہی اسی طرح  
 سیدہ گز جائی تو وقت محاذات باب حجر خانہ کعبہ بائین شانی کی مقابل ہوگا  
 بلکہ پشت کی جانب پڑے گا اگرچہ حجر اسمعیل بائین شانی پر پڑے گا مگر وہ خانہ کعبہ کا منہ  
 نہیں اسوجہ سی بعض محتاطین باب حجر تک پہنچی سی پہلی تہہ اس اپنی بدن کو  
 اپنی بائین جانب کج کرتی ہیں کہ شانہ چپ و نکا خانہ کعبہ سی منحرف نہ ہو اور اس طرح  
 دوسرے باب حجر تک پہنچی سی قبل بدن اپنا تہہ اس اپنی جانب کج کرتی ہیں تا شا  
 چپ خانہ کعبہ سی منحرف نہ ہو اور اسی وقت کو اوس وقت جب ارکان پر پہنچی  
 ہیں ملحوظ رہتی ہیں اسلئے کہ اگر انسان اوسی خط مستقیم پر کہ خانہ کعبہ کے

گوشتون تک پہنچا ہی وہاںسی جب آگے بڑھا تو خانہ کعبہ اوسکی بائیں  
 شانی کی مقابل نرسنگا اوریہاں پر زیادہ اشکال ہی لیکن ان  
 وقتوں کا ملحوظ رکھنا کلمات علماءسی نہیں نکلتا بلکہ اونکی ظاہر  
 کلمات سی معلوم ہوتا ہی کہ طواف بخط مستقیم جمیع اجزاء مطاف  
 میں کفایت کرتا ہی اور احادیث سی ہی ہی مستفاد ہوتا ہی  
 طواف کرنا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی  
 اونٹ پر سوار ہو کر اور اگر حجر اسمعیل داخل خانہ کعبہ قرار دیا  
 جائی جیسا کہ مشہور علماء کی طرف نسبت دیجاتی ہی تو اس صورت میں  
 اشکال اول اصل ہی سی رفع ہو جائیگا چونکہ حجر اسمعیل کا طواف  
 میں داخل کرنا کہ یہ مقام مدفن جناب ہاجرہ و مادر حضرت اسماعیل و غیر  
 انبیاء علی نبینا وآلہ وعلیہم السلام کا ہی اور چاہی کہ حجر اسمعیل کی  
 گرد دورہ واقع ہو اور داخل ہو کر دورہ نہ کری پس اگر  
 میں داخل حجر اسمعیل ہو جائیگا تو وہ دورہ تمام باطل  
 نہ ہوگا تدارک اوسکا اوس مقام سی کہ جہاں سی داخل  
 بلکہ دورہ تمام از سر نو کرنا چاہی ایک جماعت علمائی اس باب پر  
 بلکہ بعض علماءسی باطل ہونا اصل طواف کا نقل کیا گیا ہی تو ظاہر  
 ہی نہ ہذا بعد تمام عادیہ کل طواف کا احوط ہی پانچویں طواف ہونا طواف

در بیان طواف

در بیان طواف

و مقام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہر جانب سی بائین یعنی کہ دیکھا جاتا ہے،  
 کہ سافت در میان خانہ کعبہ و مقام حضرت ابراہیم علیہ السلام تخمیناً  
 سارہی چھ بیس ہاتھ ہوگی اور ملاحظہ اسمقدار کا ہر جانب سی ہوگا یعنی  
 کسی جانب میں وقت طواف اسمقدار سی زیادہ و نہ ہو بلکہ اسمقدار کی  
 اندر رہی پس اگر طواف کنندہ بعض حالت طواف میں مقدار مذکور سی  
 تر خانہ کعبہ سی و فوراً جای تو اوٹنا طواف کہ جتنا دور تر مقدار مذکور سی  
 واقع ہوا ہی باطل ہوگا اور حجر معین کے مقدار تخمیناً بیس ہاتھ ہوگی اور  
 حجر بنا بر احوط بلکہ اظہر شامل مقدار مذکور ہی پس محل طواف حجر کے علاوہ  
 سارہی چھ ہاتھ سی زیادہ نہیں ہی پس اگر اس مقدار معین سی کوئی شخص  
 حجر سے دور ہو جائی تو مطاف سی خارج ہو جائیگا اور اوس وقت  
 طواف کا جو خارج میں واقع ہوا ہی اعادہ کرنا مطاف کے اندر احوط بلکہ اظہر  
 ہوگا چھٹی خروج طواف کنندہ کا خانہ کعبہ سی اور جو کچھ خانہ کعبہ میں  
 ہی کہ وہ چھوٹا سا بطور چبوترہ کی گر خانہ کعبہ بنا ہوا ہی اور نام اوس  
 شاذ و نادر ہی پس اگر بعض حالتوں میں طواف کنندہ اوس چبوتری پر راہ چلی  
 وہ جزو طواف کا باطل ہوگا اور اعادہ اوس بزرگ لازم ہوگا اور اس طرح  
 اگر شاذ و نادر طواف میں دیوار حجر معین پر چڑھ جائی تو بھی اعادہ طواف لازم  
 ہی بلکہ احوط یہ ہی کہ اثنائی طواف میں شاذ و نادر کی طرف سی خانہ کعبہ کے

در بیان طواف

دیوار کی جانب اپنی ہاتھ گوار کان وغیرہ سیس کرینگی کو بہی بلند کری  
 اور دیوار و حجر پر بہی ہاتھ نہ رکھی ساتویں یہ کہ سات شوط یعنی سات  
 دوری طواف کی کری نہ کم ہوں نہ زیادہ پس اگر کسی شوط کو عمدہ کم  
 یا زیادہ کری تو در صورت کمی اگر فعل کثیر واقع ہوا ہو کہ جسی موالاقت  
 ہوئی ہی تو اس شوط کا اتمام واجب ہی اور اگر موالاقت ہوئی تو بہ صورت  
 قطع طواف میں داخل ہی اور حکم قطع طواف کا اگی مذکور ہوگا اور اگر کوئی  
 شخص از روی سہم کم کری تو اس حالت میں تفصیل مشہور ہی یعنی اگر  
 نصف طواف سی تجاوز کیا ہی تو اویسی تمام کری گا اور اگر نصف طواف  
 سی کم کیا تو اس طواف کو از سر نو بجالا دیگا اور اگر کسی شخص کو اپنی طواف  
 کی کمی وطن میں پہنچ کر یاد آئی تو اویسی چاہی کہ اپنی جانب سی نائب کری  
 اور بعض علمائی اس پہچ پر تفصیل کی ہی کہ اگر طواف کنندہ ایک شوط بہولا  
 ہی تو اس طواف کو بجالا یگا اور اگر ایک سی زیادہ بہولا ہی تو از سر نو  
 طواف کریگا اور یہ قول احوط ہی اور سی زیادہ احوط یہ ہی کہ جو کمی واقع ہوئی  
 ہی اویسی تمام کر کی از سر نو ساتون شوطی الائی اور اگر ایک شوط کی یا نصف شوط یا  
 دو شوط کو مثلاً بقصد جزئیٹ طواف دیگر یا بقصد لغویت زیادہ کری تو کسی قسم  
 طواف میں ضرر نہ ہوگا چاہی بقصد اول طواف میں ہو چاہی ثانی طواف میں چاہی  
 سات شوط کی بعد ہو اور اگر اس طواف کے جزئیٹ کا قصد کری پس اگر استبد

در بیان طواف

در بیان طواف

طواف

طواف میں قصد جزئی کیا تھا تو پہلی ہی سی بلا اشکال وہ طواف باطل  
 ہی اور اگر اشار طواف میں یہ قصد کری گا تو جبوقت سی کہ یہ قصد کیا  
 اسوقت سی طواف باطل ہوگا اور اگر آخر میں یہ قصد کریگا تو یہی شہود  
 بطلان طواف ہی اور مثال اسکی یہ ہے کہ جیسی کوئی شخص نماز میں کسی  
 رکعت کو زیادہ کر دی اور اگر پہلے کسی طواف کو زیادہ کر دی پس اگر ایک شوط  
 سی کم ہی تو اسی قطع کریگا اور اگر ایک شوط ہی یا ایک شوط سی زیادہ ہی تو  
 طواف واجب صحیح ہوگا مگر طواف کنندہ کو مستحب ہے کہ بقصد مطلق قسرت  
 اس دوری کی بھی ساتون شوط تمام کری اور اولی یا بعد ہی کہ اگر پہلے  
 زیادتی ہوئی ہو تو یہی طواف کا اعادہ کری اور اگر طواف کنندہ عدد شوط ہا  
 طواف میں شک کری پس اگر بعد فراغ طواف شک عارض ہو تو اس شک  
 کا اعتبار نہ ہوگا اور اگر اشار طواف میں واقع ہو اور وہ شک دائرہ درمیان تمام  
 و زیادتی مثل اسکی کہ آخر شوط میں شک کری کہ یہ شوط ساتون ہی یا آٹھون  
 تو شک اسکا معتبر نہ ہوگا اور اگر اشار شوط میں شک واقع ہو کہ یا یہ شوط ساتون  
 ہی یا آٹھون تو بعض علمائی فرمایا ہے کہ طواف اسکا باطل ہی اور یہ قول  
 احوط ہی اور اگر طواف کنندہ اس بات کا یقین کری کہ سات شوط سی زیادہ نہ  
 ہوئی تو شہر یہ ہے کہ حاشک کی صورتوں میں طواف اگر لازم ہوگا اور ایک جماعت  
 علمائی فرمایا ہے کہ بنا اقل پر کہ بیگا مگر قول اول قوت سی خالی نہیں ہے حالانکہ

در بیان طواف

در بیان طواف

تعمیر مسجد طواف

فی الجمله احوط یہی ہے اور سنی زیادہ احوط یہ ہے کہ اقل پر بنا کر کی طواف  
کو تمام کری اور پھر زمرہ نو طواف بجالائی اور جاننا چاہی کہ طواف و  
قطع نکرنا احوط ہے یعنی پہنچا ہی کہ طواف میں سی کچھ باقی رہ جائی کہ او کو دو  
وقت زیادہ فاصلہ سی بجالائی غرض یہ ہے کہ ساتون شو طواف تمام کری بلا عذر  
بمحض خواہش نفس مولات عسیر در بیان طواف فوت نہونی پائی کہ او  
بعض علمائی قطع طواف کو قصر گمانع فرمایا ہے اور اگر مرکب قطع طواف ہو  
احوط بلکہ اقویٰ یہ ہے کہ زمرہ نو طواف کری ہر چند چار شو طواف بجالچکا ہو لکن  
عذر عارض ہو کہ مانع تمام طواف ہو مثل مرض یا حیض یا حدث بی اختیار  
ایسی صورتیں شہور تفصیل ہے یعنی اگر چار شو طواف کر چکا ہو تو جس حکم سے قطع  
طواف کیا ہی ہو میں سی شروع کر کی تمام کری اور اگر چار شو نہیں بجالایا  
تو زمرہ نو طواف کریگا اور اگر طواف کنندہ تمام پرقادر نہ ہو تو احوط یہ ہے کہ صبر کری  
یہاں تک کہ وقت طواف تنگ رہ جائی اور جس صورتیں قادر نہ ہو تو اسی کا دہی  
پرسوار کر کی طواف یا جائیگا اور اگر یہ ہے ممکن نہ ہو تو اسکی طرف سی تمام طواف  
لے لے کر کیا جائیگا مقصد یہ استیجاب حال طواف میں سنت ہے کہ  
طواف برہنہ پاؤں مشغول دعا و ذکر خدا رہی اور کلام عبث زبان پر جاری نہ کری  
چھوٹی اوٹھائی اور وہ افعال کہ جو نماز میں مکروہ ہیں انہیں ترک کری اور سب  
جناب سولہ اصالی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی مروی ہے کہ جو شخص وقت زوال سر نہ

خانہ کعبہ کا طواف کری اور قدم چھوئی لوٹھائی اور نامہ سرمہ پر نظر نہ کری اور کسی  
 شخص کے عوتین کو نہ دیکھو یا پانی ہاتھ نہ لگو شریطین جسے سوئی س کری بی اسکی  
 کہ اس کے زمین لوگوں کو آزار پہنچی اور ذکر خدا زبان پر جاری رہی تو حق تعالیٰ  
 اوس شخص کے الی عوض میں ہر قدم کی ستر ہزار حسنہ لکھیگا اور اوس شخص سے ستر ہزار  
 محو کریگا اور بہشت میں ستر ہزار درجہ و سکی الی بلند کریگا اور ستر ہزار بندی آراؤں کریگا تو  
 کہ ہر بندگی قیمت دس ہزار درہم ہوں اوسکی نامہ علی میں لکھیگا اور اوس شخص کو ستر  
 ہزار آدمی کہ اوسکی اہلیت سی ہونگی انکا شفیع قرار دیگا اور اوس شخص کے ستر ہزار جتن  
 بر لایگا خواہ حواج دنیویہ کا طالب ہو خواہ حواج اخرویہ کا خواہ ان ہو اور سنت ہی کہ  
 طواف میں یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ یُمْنِیْ بِہِ عَلٰی  
 طُلُلِ الْمَلٰٓئِکَہِ کَمَا یُمْنِیْ بِہِ عَلٰی جُدَدِ الْاَرْضِ وَ اَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ  
 یُکْتَرُ لَہٗ عَرَشُکَ وَ اَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ تَکْتَرُ لَہٗ اَقْدَامُ مَلَائِکَتِکَ  
 وَ اَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ دَعَاکَ بِہِ مُوسٰی مِنْ جَانِبِ الطُّورِ لَا یَمُوتُ فَاسْتَجِبْ  
 لَہٗ وَ اَلْقِیْتَ عَلَیْہِ مَحَبَّہٗ مِنْکَ وَ اَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ غَفَرْتَ بِہِ  
 لِمُحَمَّدٍ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ اَتَمَمْتَ عَلَیْہِ نِعْمَتَکَ اَنْ  
 تَفْعَلَ لَہٗ کَذَا وَ کَذَا اَوْ رَجَا تِلْکَی طَلَب کری حق تعالیٰ ہی اور سنت ہی کہ حال  
 طواف میں یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اِلَیْکَ فَقِیْرٌ وَاِنِّیْ خَائِفٌ مُّسْتَجِیْرٌ  
 فَلَا تُغَیِّرْ جِسْمِیْ وَلَا تُبَدِّلْ اِسْمِیْ اَوْ شَرُوطِیْنِ جِسْمِیْ وَ رَخَاۃَ کَعْبَہِ

در وقت طواف

حاجت طلب کری

حال حاجت میں



پہنچی صلوات محمد اور آل محمد پر بھیجی اور اس دعا کو پڑھے سَأَلْتُكَ  
 فَقِيرُكَ مَسْكِينُكَ يَبَايُكَ تَتَصَدَّقُ عَلَيْهِ بِأَجْنَتِهِ اللَّهُمَّ الْبَيْتُ  
 بَيْتُكَ وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَهَذَا أَمَقَامُ الْعَائِدِينَ  
 بِكَ الْمُسْتَجِيرِينَ مِنَ النَّارِ فَاعْتِقْنِي وَوَالِدَتِي وَأَهْلِي وَوَلَدَتِي  
 وَأَخَوَانِي الْمُؤْمِنِينَ مِنَ النَّارِ يَا كَرِيمُ اور جو بوقت حجر  
 اسماعیل پہنچی ناودان طلائی پر نگاہ کری اور یہ کہی اللَّهُمَّ ادْخُلْنِي  
 الْجَنَّةَ وَأَجِرْنِي مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ وَعَافِنِي مِنَ السُّقْمِ وَأَوْسِعْ  
 عَلَيَّ مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ اذْرُءْ عَنِّي شَرَّ فِسْقَةٍ أَجْمَعَتْ  
 وَالْأَفْسَسَ شَرَّ فِسْقَةٍ الْعَرَبِ الْعَجِمِ اور جو بوقت حجر گذر جائی  
 پشت خانہ کعبہ پر پہنچی تو یہ دعا پڑھا یا ذا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَوَمِ  
 إِنَّ عَمَلِي ضَعِيفٌ فَضَاعِفْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي إِنَّكَ أَنْتَ  
 السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اور جو بوقت رکن میانی پر پہنچی ہاتھ اوٹھا کر یہ دعا پڑھا  
 يَا اللَّهُ يَا وَلِيَّ الْعَافِيَةِ وَخَالِقَ الْعَافِيَةِ وَذَا رِقَ الْعَافِيَةِ  
 وَالْمُنْعِمَ بِالْعَافِيَةِ وَالْمُنَّانَ بِالْعَافِيَةِ وَالْمُتَفَضِّلَ بِالْعَافِيَةِ  
 عَلَيَّ وَعَلَى جَمِيعِ خَلْقِكَ رَحْمَانَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَوَدَّ  
 رَحِيمُ مَا صِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَمَّا زُقْنَا  
 الْعَافِيَةَ وَتَمَامَ الْعَافِيَةِ وَشُكْرُ

و عاقبت در حج

و حج و عمره و زیارت

و دعا و شکر و تحمید

وَشَكَرَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ  
پس خانه کعبه که طرف سر او بها کرهی الحمد لله الذی شَرَّفَكَ وَ  
عَظَّمَكَ وَالحمد لله الذی بَعَثَ مُحَمَّدًا نَبِيًّا وَجَعَلَ عَلَيْنَا  
إِمَامًا اللَّهُمَّ اهْدِلْهُ خِيَارَ خَلْقِكَ وَجَنِّبْهُ شَرَّ أَوْ خَلْقِكَ أَوْ  
جَسَدٍ وَرِيَانِ رُكْنِ يَمَانِي أَوْ حَجَرِ اسْوَدِي بِسُحْبِ نَوْبِهِ عَاثِرِي رَبَّنَا إِنِّي  
الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ أَوْ حَسْبُ  
سَاتِرِينَ شَوْطِينَ مُتَجَارِكِينَ بِسُحْبِ نَوْبِهِ عَاثِرِي رَبَّنَا إِنِّي  
يَمَانِي مَقَابِلِ دِرْخَانِ كَعْبَةِ كَهْرِي سَوَكْرِي أَوْ تَوَلُّوْكَ كَعْبَةِ كَعْبَةِ كَعْبَةِ كَعْبَةِ  
أَوْ بِسْمِ اسْمِ كَعْبَةِ كَعْبَةِ كَعْبَةِ كَعْبَةِ كَعْبَةِ كَعْبَةِ كَعْبَةِ كَعْبَةِ  
عَبْدُكَ هَذَا أَمَقَامُ الْعَائِدِيكَ مِنَ النَّارِ اللَّهُمَّ مِنْ قَبْلِكَ الرُّوحُ  
وَالْفَرْجُ وَالْعَافِيَةُ اللَّهُمَّ إِنِّي عَلَى ضَعِيفٍ فَصَاعِقُهُ لِي وَاعْفُ  
مَا أَطْلَعْتُ عَلَيْهِ مِنِّي وَخَفِيَ عَلَى خَلْقِكَ اسْتَجِيرُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ  
أَوْ رَعْدِ كِي بِهِ عَاثِرِي اللَّهُمَّ إِنَّ عِنْدَكَ أَفْوَاجًا مِنْ ذُنُوبٍ وَأَفْوَاجًا  
مِنْ خَطَايَا وَعِنْدَكَ أَفْوَاجٌ مِنْ رَحْمَةٍ وَأَفْوَاجٌ مِنْ مَغْفِرَةٍ يَا مَنْ  
اسْتَجَابَ لِابْتِغَاثِ خَلْقِهِ إِذْ قَالَ أَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمٍ يُبْعَثُونَ اسْتَجِبْ  
لِي فِي حَاجَتِي أَسْأَلُكَ كَرِي أَوْ دَعَايَا بَيْتِ مِهَالَةِ كَرِي أَوْ جَنِّ كُنَا هُونِ  
جَانَتَاهِي أَوْ كَمَا مَفْصَلًا أَوْ جَنِّينَ نَهْنِ جَانَتَاهِي أَوْ كَمَا مَجْمَلًا أَوْ كَرِي أَوْ لَوْنِ

گناہوں کی لئے دعا و عفو کرمی کہ انشاء اللہ وہ سب بخشش جائیگی بعد کے  
 جسوقت حجر اسود نکلتی ہے تو یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ قَسِّ عَنِّيْ مِمَّا رَزَقْتَنِيْ  
 بَارِكْ لِيْ فِيْهَا اَنْتَ اَيُّهَا الَّذِيْ اَوْجِبْتَنِيْ اَنْ اَسْأَلَكَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْكَ اَنْتَ اَيُّهَا الَّذِيْ  
 جَسَّوْتَ اَشْهُارَ طَوَافِ سَيِّ حَجِّ اسود کی بوسہ دینی کو جائی یا ارکان سی ہاتھ کو مس  
 کرنی کو یا ستمجاری سی بدن مس کرنی جاوی تو اس مقام پر نشان کری اور جب  
 مس وغیرہ سی فارغ ہو تو پہر اپنی جگہ پر جا کر وہاں سی چلی کہ طوائین کی مزید  
 حاصل نہ ہو فصل تیسرے نماز طواف کے بیان میں واجب ہے کہ بعد طواف عمرہ  
 و دو رکعت نماز طواف مثل نماز صبح بحالائی اور یہ بھی واجب ہے کہ ان دونوں رکعت  
 کو قریب مقام ابراہیم علیہ السلام بحالائی اور احوط یہ ہے کہ بعد طواف اس نماز کی  
 پڑھنی میں جلدی کری اور مقصداً احتیاط یہ ہے کہ پشت پر مقام ابراہیم  
 علیہ السلام کی اس نماز کو پڑھی اور اگر قریب مقام ممکن نہ ہو اور اسقدر دوری ہو جا  
 کہ قریب کا اطلاق نہ رہی اور اس سافت کو بعید کہیں تو ایسی حالت میں مقام  
 ابراہیم علیہ السلام کی دونوں جانبوں سی ایک جانب اس نماز کو بحالائی اور اگر یہ  
 ممکن نہ ہو تو جانب پشت مقام ابراہیم یا دونوں پہلوؤں کی رعایت قربت جیسقدر  
 ہو سکے بلکہ اگر نماز بحالائی لیکن نماز طواف مستحبین اختیار ہی تمام مسجد الحرام  
 جہاں چاہی بحالائی بلکہ عملاً فرمایا ہی کہ نماز طواف مستحب ترک کر سکتا ہی اور اگر  
 کوئی شخص نماز طواف کو بھول جائی تو جیسوقت یاد آئی قریب مقام بحالائی یا مسجد

فصل تیسری نماز طواف

در بیان نماز طواف

در بیان نماز طواف

قریب مقام بقدر امکان ملحوظ رکھ کر بجالائی اور بطا پر معلوم ہوتا ہے کہ جس قدر  
 سعی وغیرہ شخص نے کی ہے اوسکا اعادہ بھی لازم ہوگا اگرچہ احوط یہ ہے کہ بعد از  
 اعادہ بھی کمری اور بعض علمائی فرمایا ہے کہ واجب ہے ترتیب یابین نماز طواف  
 اور بقیہ افعال کی یعنی باقی اعمال عمرہ بعد نماز طواف کے واقع ہوں پس جو شخص چاہتا  
 نماز مثل قراءہ وغیرہ نہ جانتا ہو تو عمرہ اوسکا باطل ہے اور سیطرح حج بھی اوسکا  
 باطل ہے پس حجة الاسلام سی برئی الذمہ ہوگا لہذا سکلف کو لازم ہے کہ ہر حال  
 میں خصوصاً وقت ارادہ حج بیت المقدس اپنی نماز کی تصحیح کر لی اور اگر ممکن ہو  
 تو نماز طواف کو مقام ابراہیم میں بحضرت پڑھے کہ قراءہ حمد و سورہ کی وغیرہ سی  
 فارغ ہو جائے گا اور جو شخص کہ نماز طواف اہول گیا ہو اگر اوسے مسجد الحرام تک جا  
 ہونا دشوار ہو تو جس مقام پر یاد آوی اوسی مقام پر نماز طواف بجالائی گو کسی اور  
 شہر میں بھی چلا جائے مگر احوط یہ ہے کہ اگر دشوار نہ ہو تو حرم میں حاضر ہو کر قریب  
 مقام نماز بجالائی اور بعض علمائی حالت عذریں نائب کل بیہنا مسجد الحرام میں  
 لازم جانا ہے بنا براس قول کی احوط یہ ہے کہ جس مقام پر نماز یاد آئی بقصد قضا اوسے  
 بجالائی اور اپنی طرف سے نائب معین کمری کہ وہ نائب ان دونوں کعتوں کو قریب مقام  
 ابراہیم بجالائی اور اگر یہ شخص مرجائی تو اسکی ولی کو قضا کی نماز طواف واجب ہے  
 مثل قضا نماز یا کو یہ وغیرہ جو میت سی فوت ہوئی ہو اور نماز طواف میں سستی  
 کہ پہلی رکعتیں سورہ قل ہو اللہ احد اور دو رکعت میں سورہ قل یا ایہا الکافرون

بجائے نماز طواف

بجائے نماز طواف

بجائے نماز طواف

پڑھی اور حقیقت نمازی قانع ہو حمد و ثنائی الہی بجا لائی اور محمد و آل محمد  
 پر صلوات بھیجی اور حسبِ اہل تعالیٰ سی اعمال کی مقبول ہوئی دعا کری اور  
 کہی اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ وَلَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَمَلِ مِنِّيْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُكَ  
 كُلِّهَا عَلٰی نِعْمَتِكَ كُلِّهَا حَتّٰی يَنْتَهِيَ الْحَمْدُ اِلٰی مَا يُحِبُّ وَيَرْضٰی  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ تَقَبَّلْ مِنِّيْ وَ طَهِّرْ قَلْبِيْ وَ  
 ذَاكَ عَمَلٌ اَوْ بَعْضُ رَوَايَتُوْنِ ہِ کہ یہ بھی اَللّٰهُمَّ اَسْأَلُكَ بِطَوَاعِيكَ  
 اِيَّاكَ وَ طَوَاعِيَّتِيْ رَسُوْلَكَ صَلِّ لَہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِیْ  
 اَنْ اَتَعَدَّیْ حُدُوْدَكَ وَاَجْعَلْنِیْ مِّنْ یُّحِبُّكَ وَ یُحِبُّ رَسُوْلَكَ صَلَّی  
 اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَاَجْعَلْ لَّکَ الْعِبَادَ الصَّالِحِیْنَ اِسْمِیْ جَامِعِیْ  
 لَمْ یَسْجُدْ لَکَ وَ جِہِیْ تَعَبُّدًا اَوْیَرًا قَالَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ حَقًّا اَوَّلَ قَبْلِ  
 کُلِّ شَیْءٍ وَاٰخِرُ بَعْدَ کُلِّ شَیْءٍ وَ هَا اِنَّا ذٰ اٰبِیْنَ یَدَیْکَ نَاصِیَّتِیْ بِیَدَیْکَ  
 فَاغْفِرْ لَیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ غَیْرُکَ فَاغْفِرْ لَیْ فَاِنَّ مُقَرَّرًا لِّدُنُوْنِ  
 عَلٰی نَفْسِیْ وَلَا یَدْفَعُ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ غَیْرُکَ فَصَلِّ چوتھی بیان کیفیت  
 سعی میں اور فصل میں تین مقصد میں مقصد پہلا کیفیت دعا  
 سعی مابین صفا و مروہ اور بیان شجرہ میں کہ جنہیں قبل سعی کے  
 بجا لانا چاہیے چوتھا ارادہ سعی کا کری سنت ہی کہ حجر اسود کی قریب ہوا کرادی  
 ہوسہی اور ہاتھوں کو یاد نکو حجر اسود کس کری اور اگر ممکن نہ ہو تو ہاتھ رہے

فصل کیفیت سعی

اشارہ ہی کر لی بعد کی چاہ زمزم پر جا کر ایک ڈول یا دو ڈول پانی اوس  
 ڈول سی کہ جو مقابل میں حج اسود کی ہی اپنی ماہیت سی کہی اور پانی سر اور پشت  
 و شکم پر ڈالی اور اوس پانی میں سی تہوڑا پی لی اور سدا کو پڑھی اللہم اجعلہ  
 علما نافعاً و رزقاً واسعاً و شففاءً من کل داء و سقم بعد اسی اوس سے  
 کہ جو حج اسود کی مقابل واقع ہی آریہ بہ وہ در ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم اس سی تشریف لیگی تھی ساتھ آرام دل و آرام بدن کی کوہ صفا پر جائی تھی  
 کہ خانہ کعبہ نظر آئی اوستو رکن یمن کی طرف منہ کر کی حمد و ثناء الہی بجا لا  
 اور تعہدائی الہیہ کا دل میں اپنی خیال کری اور سات مرتبہ اللہ اکبر اور شا  
 مرتبہ الحمد للہ اور سات مرتبہ لا الہ الا اللہ کہی اور تین مرتبہ کہی لا الہ الا اللہ  
 وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی و یمیت و یمیت و یحیی  
 و ھو حی لا یموت و ھو علی کل شیء قذیر بعد اسی حمد و آل  
 محمد پر صلوات بہیجی اور تین مرتبہ سدا کو پڑھی اللہ اکبر علی ما ہذا نا و الحمد  
 للہ علی ما اولینا و الحمد للہ ارحی القیوم و الحمد للہ ارحی الدائم  
 اور تین بار یہ دعا پڑھی اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمداً  
 عبداً و رسولہ لا نعبد الا ایاہ مخلصین لہ الدین و لو کون المشرکون  
 اور تین بار ان کلمات کو ہی اللہم اِنی اسئلك العفو و العافیة و الیقین  
 فی الدنیا و الاخرۃ پھر تین مرتبہ یہ کہی اللہم اتینانی الدنیا حسنة

در بیان

در بیان

وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آتَىٰ آدَمَ الْكِتَابَ بَعْدَ اسْمِهِ سُوْرَتُهُ اللَّهُ أَكْبَرُ  
 اَوْ سُوْرَتُهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اَوْ سُوْرَتُهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ اَوْ سُوْرَتُهُ سُبْحَانَ اللَّهِ  
 بِهِيَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ وَحْدَهُ وَانْجَزَوْا عِدَّةَ نَصْرِ عَبْدِهِ وَعَلَبَ  
 الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَحْدَهُ اللَّهُمَّ بَارِكْ  
 لِي فِي الْمَوْتِ وَفِي مَا بَعْدَ الْمَوْتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ ظُلْمَةِ  
 الْقَبْرِ وَوَحْشَتِهِ اللَّهُمَّ أَظْلِمْنِي فِي ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا  
 ظِلُّكَ بَعْدَ اسْمِ ابْنِ وَنَفْسِ اِبْنِ مَالِ كِي تَتَيْنَ خَدَاكُمَا كَرْنِي مِنْ نَيْتِ  
 مَبَالِغِ كَرِي اَوْ يَسِّرْهُ وَعَاطِرْهُ اسْتَوْدِعْ اللَّهُ الرَّحْمَانَ الرَّحِيمَ الَّذِي لَا  
 تَضْيَعُ وَدَائِعُهُ دِينِي وَنَفْسِي وَاهْلِي وَمَالِي وَوَلَدِي اللَّهُمَّ  
 اسْتَعْمِلْنِي عَلَىٰ كِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَتَوْفِّقْنِي عَلَىٰ مِلَّتِهِ وَاعِدْنِي  
 مِنَ الْفِتْنَةِ بَعْدَ اسْمِ تَيْنِ مَرْتَبَةِ اللَّهِ أَكْبَرُ كَبَرُكَ وَمَرْتَبَةِ دَعَايَ سَابِقُ كَوْبُكَ  
 بِهِيَ اِكْبَرُ تَبَةِ اللَّهِ أَكْبَرُ كَبَرُكَ اَوْ رَسِي دَعَا كَوْبُكَ بِهِيَ بَعْدَ اِيْنِ تَامِ عَمَلِ كَوْبُكَ وَبَارِكْ  
 بِجَالِ اِيْنِ اَوْ اَكْبَرُ كَبَرُكَ تَوْجِدُكَ مَكْنِ اَوْ تَقْدِيرُكَ بِجَالِ اِيْنِ اَوْ تَجِبُكَ بِهِيَ كَبَرُكَ كَوْبُكَ بِهِيَ  
 اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي كُلَّ ذَنْبٍ أَذْنِبْتَهُ قَطْرًا فَإِنْ عُدْتُ فَعُدْ عَلَيَّ بِالْغَفْرِ  
 فَإِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ اللَّهُمَّ أَفْعَلْ لِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ فَإِنَّكَ إِنْ  
 تَفْعَلْ لِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ تَرْحَمْنِي وَإِنْ لَعَنْتَ بَنِي فَأَنْتَ عَنِّي عَنْ عَدَا  
 وَأَنَا مُنْتَاجٌ إِلَىٰ رَحْمَتِكَ فَيَا مَنْ أَنَا مُنْتَاجٌ إِلَىٰ رَحْمَتِهِ ارْحَمْنِي اللَّهُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ





طواف میں مذکور ہو چکا مگر طہارت حدت اور نجاست سی بہتر عورت سعی  
 میں معتبر نہیں ہی لکن مقتضای احتیاط یہ ہے کہ رعایت طہارت حدت سی  
 ملحوظ رہی اور واجب ہے کہ بعد طواف و نماز طواف سعی بجالائی اور اگر طواف کو  
 بہول جائی اور سعی پہلی بجالائی تو احوط یہ ہے کہ سعی کا اعادہ کری اور بل  
 مسئلہ کا یہی حکم ہی اور واجب ہے کہ سعی میں جز اول صفاسی ابتدا کری  
 اسطور پر کہ پیر کی ایٹمی کو جز اول مسافت سی چمپیدہ کر کے سعی  
 کری اور یہ ہے احوط ہے کہ اول صفاسی چار درجہ تک اوپر جائی اور نیت  
 کری اور اس نیت کو اون درجوں سی او تریکی وقت تک مستمر رکھی اور یہ  
 کری کہ میں شام تہ سعی کرتا ہوں در میان صفا و مروہ کی تہ سعی ایک فرض ہے  
 عمرہ تمتع سی اطاعت فرمان خدا کی لئی بعد اسکی خواہ پیادہ خواہ کسی جانور پر سوار ہو  
 خواہ آدمی کی کا ندہی پر چڑھ کر روانہ ہو یہاں تک مروہ میں پہنچی لکن چاہی کہ پیر و  
 اونگلیان اون دونوں درجوں سی کہ جن درجوں سی مروہ کی اوپر جائی ہیں چمپیدہ کر کے  
 اور فقط اس جانب کا ایک شوط محسوب ہوگا اور احوط یہ ہے کہ درجات مروہ کی اوپر چلی  
 اور ومانسی اس پہنچ پیر ہی کہ جس طرح صفاسی ابتدا کی تھی اور مروہ سی صفا  
 تک اسطور پر آئی کہ جس طرح کہ مروہ میں ختم کیا تھا پس ہر مرتبہ آئی اور جانبین دو  
 حاصل ہوگی اور ساتھ ان شوط مروہ میں ختم ہوگا اور واجب ہے کہ جو راہ متعارف ہو سی  
 راہ سی لئی اور جائی پس اگر مثلاً مسجد الحرام سی ہو کر یا سوتی لیل کی طیر فرمے وہ جائی یا صفا

در بیان طہارت

در بیان عمرہ

یا صفائیں اسی توجائز نہ ہوگا اور واجب ہی کہ جانسکی وقت رخ مروہ کی جانب  
 ہو اور ہنگام مراجعت منہ صفا کی جانب ہو پس اگر کوئی شخص اولیٰ پیرون  
 چلی گا اور پشت کی رخ چل کر مسافت طی کریگا تو جائز نہ ہوگا مان مہنی جانب  
 یا بائیں جانب یا کہی پشت کی طرف دیکھ لینا مضائقہ نہیں کہتا اور اگر دم لینی  
 کو صفا یا مروہ پر پہنچ جائی تاکہ بقدر راحت حاصل ہو تو جائز ہی اور احوط یہ ہے  
 کہ بائیں صفا و مروہ بدون عذر نہ پٹی اور تاخیر کرنا سعی میں بعد طواف دفع خشک  
 و کمی حرارت آفتاب کے لئی جائز ہی لکن اگر دوسرے دن تک تاخیر کری تو جائز نہیں  
 مگر تا وقت شب بنا بر اقویٰ جائز ہی اور احوط یہ ہی کہ بدون عذر نہ پٹے  
 تاخیر نہ کری اور سعی میں عمداً سات شوط سی زیادہ کرنا مبطل سعی ہی جیسا کہ بحث  
 طواف میں ذکر کیا گیا اور اگر سہواً زیادہ کری پس اگر ایک شوط سی کم ہو تو اوسے قطع  
 کریگا اور سعی اوسکی صحیح ہوگی اور اگر ایک شوط یا ایک شوط سی زیادہ ہو تو وہی سعی  
 صحیح ہی اور ایک جماعت علمانی فرمایا ہی مستحب ہے کہ سات شوط معین پر جو  
 زیادتی واقع ہوئی ہی اوسکی ہی ساتوں شوط بجالائی تاکہ دوسرے سعی ہو جائی  
 اور اس فعل کی مطابقت ایک حدیث صحیح ہی وارد ہوئی اور اگر سہواً کوئی  
 شوط کم ہو جائی تو واجب ہے کہ جس وقت یا و آئی اوسے بجالائی اگر اپنی شہر میں جا  
 یا و آئی تو بشرط امکان مراجعت کری اور سعی اتمام کو پہنچائی ورنہ اپنی طرف سے نا معین  
 کری اور مقتضاً چیتا یہ ہے کہ اگر چار شوط کامل نہ ہو ہوں ار نہ نو سعی بجالاؤ شخص پر

بیان تعلق

بیان ہبوط

چیزین کہ جو احرام سی حرام ہوئی ہین حلال نہونگی جب تک سعی نہ بجالائی گا اور  
ایک جماعت علمانی ذکر کیا ہی کہ اگر بعض اجزاء سعی بہول گیا ہو اور عمرہ تمتع میں  
ہو وی پس بجان تمام اعمال عمرہ تمتع ہی تئیں محل سمجہ کر نسوانسی جماعت  
ثری تو او سپر واجب کہ ایک گائی کفارہ میں فوج کرمی اور سعی تمام کرمی اور  
مطابق اس مضمونکی ایک حدیث معتبر ہی بلکہ ایک جماعت علمانی جماع کی شتا  
ماخوذ نکالینا ہی شامل کیا ہی اور کی ہی سوڈ ایک حدیث لکن اس قول پر  
عمل کرنا احوط ہی اور اگر اعدا و شوط میں شک واقع ہو تو بعد ختم سعی او شک کا  
اعتبار نہوگا اور اگر شمار سعی میں شک ہو پس اگر یقین رکھنا ہی کہ سٹا شوط تھا  
کئی ہین یا زیادہ چونکہ زیادتی متصور نہیں ہو سکتی خصوصاً او سوقت میں کہ  
یہ اپنی تین مقام مروہ میں پائی اور سبات کو نہ جانتا ہو کہ یا سبات شوط  
ہوئی ہین یا نو تو اس صورت میں شک او سکا معتبر نہوگا بنا تمام پر کریگا اور اگر  
در میان میں شوط کی شک واقع ہو تو طہر سعی او سکی باطل ہی اور اگر شک متعلق  
ہو کی سعی یعنی شک ہو سٹا شوط سی کم میں سعی جمل ہی از سر نو کرنا چاہئی  
مقصد یہ استحجاسی ہین سنت ہی کہ وقت سعی پیاہ پا ہو وی  
اور چاہئی کہ صفاسی منارہ تک رفتار کی نہ تیز ہونہ آہستہ اور منارہ سی ما  
بازار عطاران مثل رفتار شتر و زنا ہو جائی اور اگر سوار ہو تو اپنی مرکب کو  
اوجھکاتا ہوالی چلی مگر اوس حالت میں کہ لوگوں کو اذیت نہ پہونچی اور مالسی

در بیان شکل و روش

در بیان مقدار و اجزاء

عظیم

و کلام از کلام

و کلام از کلام

و کلام از کلام

و کلام از کلام

و کلام از کلام

مرو نه شیر چلی نه آهسته رفتار میان روی اختیار کرمی اور نسوان کی لئی  
 ہر وہ نہیں ہی اور حبس قریب رہا پہنچی تو یہ دعا پڑھی بِسْمِ اللّٰهِ وَ  
 بِاللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآهْلِ بَيْتِهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَ  
 اَرْحَمْ وَتَجَاوِزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ وَاهْدِنِي لِلْحَقِّ  
 هِيَ اقْوَمُ اَللّٰهُمَّ اِنِّ عَمَلِي ضَعِيفٌ فَضَاعِفُهُ لِي وَتَقَبَّلْ مِنِّي اَللّٰهُمَّ  
 لَكَ سَعْيِي وَبِكَ حَوِيٌّ وَقُوَّتِي تَقَبَّلْ مِنِّي عَمَلِي يَا مَنْ يَقْبَلُ عَمَلِ  
 الْمُتَّقِينَ يَسِّرْ وَتَسْرِّ مَا رَكَ دُورِ تَابُوا جَائِي جِبَاوَسْ سَارِ سِي كُذِرِي  
 يَهْمِي يَا ذَا الْمِنَّةِ وَالْفَضْلِ وَالْكَرَمِ وَالنِّعَمِ وَالْمَجْدِ اغْفِرْ لِي  
 ذُنُوبِي لِئَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ  
 پہنچی وہ دعائیں کہ صفائیں پڑھی تھیں اور نہیں پڑھی اور یہ بھی اَللّٰهُمَّ يَا  
 مَنْ اَمَرَ بِالْعَفْوِ يَا مَنْ يُحِبُّ الْعَفْوَ يَا مَنْ يُعْطِي عَلَى الْعَفْوِ  
 يَا مَنْ يَعْفُو عَلَى الْعَفْوِ يَا رَبَّ الْعَفْوِ الْعَفْوِ الْعَفْوِ اَوْجِزْ  
 سعی میں روتا جاسی اور اپنی تین آمادہ رکھی رونی پر بلکہ متصل گریہ کرتا  
 رہی اور دعائیں نہایت مبالغہ کرمی اور حال سعی میں اس دعا کو پڑھی اَللّٰهُمَّ  
 اِنِّي اَسْأَلُكَ حُسْنَ الظَّنِّ بِكَ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَصِدْقَ النِّيَّةِ  
 فِي التَّوَكُّلِ عَلَيْكَ اور اگر دور کر چلنا بہول جامی تو جس مقام پر یاد آئی وہیں  
 اولیٰ بیرون پشت بیٹھ کر چلی اور اس مقام پر کہ جہانسی دور تباہ ہوا تھا اپنی تیز

اور پھر دوڑتا ہوا چلی فصل پانچویں بیان تقصیر میں واجب ہے  
 بعد فراغ سعی تقصیر کرنا یعنی کسی قدر ناخنوں کا یا شارب کا کاٹنا اور یہ نہایت  
 کری کہ تقصیر کرنا ہوتو تین محل ہو نیکی لئی عمرہ تمتع سی کہ فرض حجۃ الاسلام  
 ہی بچت اطاعت فرمان خدا اور عوض میں تقصیر کے بالونکا مونڈنا کا  
 ہونگا بلکہ حرام ہی اور اگر کوئی شخص تقصیر کو اوس وقت تک بہولارہی کہ احرام حج  
 اوسکا منعقد ہو تو عمرہ اوسکا ختم ہو جائی گا اوی چاہئے کہ بنا بر احتیاط یک  
 گوسفند فیہ دی اور اگر عمد ترک کری یہاں تک کہ محرم حج ہو تو ایک جماعت علما  
 فی تصریح کی ہی کہ عمرہ تمتع اوسکا فاسد ہی اور حج اوسکا حج افرا ہو جائی گا  
 بعد اسکی وہ شخص عمرہ مفردہ بجالائیگا اور بعض علما فی تصریح فرمائی ہی  
 کہ سال آئندہ اوس حج کا اعادہ کرنا چاہئے اور بعض احرام ثانی کو باطل جانتی  
 ہیں اور جس صورت میں حج تمتع بجالائی لئی وسعت وقت حاصل ہو تو  
 تقصیر کو اوس شخص پر لازم جانتی ہیں اور محرم کے لئی بعد تقصیر سوا سی سر  
 منڈا نیکی وہ چیزیں کہ بسبب احرام حرام ہوئی ہیں حلال ہو جاتی ہیں  
 بنا بر اسکی کہ در میان علما امامیہ ضوآن علیہم بیہ امر معروف ہے کہ طواف  
 حج اور عمرہ غیر تمتع کی لئی مخصوص ہے اور عمرہ تمتع میں طواف سامت شروع نہیں  
 ہی اگرچہ شیخ شہید قدس سرہ فی بعض اصحاب سی وجوب طواف سامت نقل  
 کیا ہی مگر اس قول کی قائل کی تصریح نہیں فرمائی اور علامہ علیہ رحمۃ فرماتی ہیں

کہ اس سلسلہ میں نجبی خلاف نہیں معلوم ہوتا ہی مگر چونکہ مظنہ خلاف ہی اور بعض احادیث ضعیفہ اسناد و جو طواف پر دلالت کرتی ہیں پس بلاشبہ امر دین میں مقتضای احتیاط یہ ہے کہ طواف نسایع نماز بعد تقصیر بجالانا چاہیے اور اگر تکلف کو ممکن نہ ہو عمرہ تمتع بسبب اس کی کہ وقت تنگ میں یکہ پڑھا ہو یا نسوان کو بسبب حیض عمرہ تمتع بجالانا ممکن نہ ہو اور اگر وہ پاک ہو نیکی انتظار کریں تو وقت وقوف مشعر و عرفات گذرا جائے تا ہولیس اس حالت میں اگر احرام تمتع کی لئی باندہا ہی ثلوثیت کو بدل کر نیت حج افراڈ کرنا چاہیے والا مکہ معظمہ سی احرام باندہنا چاہیے اور عرفات و مشعر و منی کی طرف جانا اور پھر مکہ معظمہ کی طرف مراجعت کرنا چاہیے اور طواف سعی و حج اور طواف نسایع بجالانا چاہیے بعد اس کی عمرہ مفردہ بجالانا چاہیے کہ اسے قدر اوس تکلف کو کہ حج تمتع سی او پھر واجب تھا کافی ہو گا مگر مکہ معظمہ کا محل احرام حج تمتع ہونا محتاج تامل ہے اور اگر اس شخص نے احتیاطاً اپنی عمرہ کو ایسی وقت میں کہ اعادہ کا زمانہ باقی نہ ہو باطل کیا ہی تو یہی ظاہر حج اسکا حج افراڈ ہو جائیگا اور بعد اس کی شخص عمرہ مفردہ بجالائیگا لکن براءت و منہ کی لئی کافی ہونا اس حج افراڈ کا اوس شخص کے نسبت جو مکلف حج تمتع ہو محل تامل ہی چنانچہ اشارہ اس مطلب کا

فصل طواف میں ہو چکا ہی \*

باب دوسرا بیان میں افعال حج کی سبائیں و فضلیں میں

فصل پہلی بیانِ احرام حج تمتع کی اس فصل میں مقصود  
مقصد پہلا بیانِ وجوب احرام حج کی اور احکام اس احرام  
جب جانا توئی کہ آدمی بعد تقصیر کے محل ہو جائے یا ہی یعنی سب چیزیں بسبب  
احرام حرام ہو گئی تھیں وہ حلال ہو جاتی ہیں پس واجب ہو جائے سبب  
پر دوسرا احرام واسطی حج تمتع کی اور وقت اوسکا وسیع ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ  
قبل روز ترویہ یعنی دیحہ کی آٹھویں تاریخ کی پہلی مکہ سی باہر بجائی اور تنگ ہونا  
ہی وقت اس احرام کا جب وقت وقوف عرفات کا بروز نہم دیحہ تنگ ہو جائے  
جب پر کرنی سی وقوف عرفات فوت ہو جائے تب وقت احرام تنگ ہوتا  
ہی فوراً احرام باندھنا واجب ہے اور تہتے بلکہ احتیاط ہے کہ روز ترویہ ششم  
ماہ دیحہ احرام باندھو واسطی کہ بعض علمائی روز ترویہ احرام کو واجب جانا ہی اور  
اس طرح کری کہ احرام باندھنا ہو نہیں یعنی اپنی نفس محسوس معینہ سی  
باز کھتا ہوں حج تمتع میں بسبب طاعت فرمانِ خدا کی اور کیفیت احرام  
حج کی مثل احرام عمرہ کی ہی اور جو چیزیں احرام سی حرام ہوتی ہیں وہی  
جنگا بیان بحث احرام عمون ہو چکا اور مقام احرام حج مکہ معظمہ ہی جس  
مقام میں چاہی مکہ میں احرام باندھنی اگرچہ تہتے ہے کہ خاص سجد احرام  
میں مقام براہیم میں احرام واقع ہو یا حجر اسماعیل میں ہو اور اگر کوئی پہلو  
جای احرام کو یہاں تک کہ منی میں یا عرفات میں پہنچ جائے لازم ہی پہر نامہ کو

واسطی احرام کی اور اگر پہرانا ممکن نہ ہو بیست ضیق وقت کی یا کسی اور عذر  
 کی تو اسی مقام سی احرام باندھی اور اگر یاد نہ آئی جب تک کہ افعال سی فراغ  
 ہو پس ظاہر صحبت حج ہی جیسا کہ قول مشہور ہے اور اگر بعد گزرجانی وقت  
 وقوف عرفات و عتوف مشعر کی یاد آئی یا قبل فراغ حج کی کسی مقام پر یاد آئی تو  
 احتیاط یہ ہے کہ حج کو تمام کری اور سال آئندہ پہر بجالائی اور جاہل مسئلہ کا  
 حکم ہی ہے جو پہولنی کا حکم بیان ہوا مان اگر کوئی عذر ترک کری احرام کو  
 جب تک کہ وقت وقوف عسرت و مشعر جا رہی تو حج اوس کا باطل ہے  
 مقصد دوسرے بیان میں منجبات احرام حج کی وقت وقوف عرفات  
 تک جان تو کہ افضل اوقات احرام واسطی حج تمتع کرنی والی کی بعد فراغ  
 عمر تمتع کی روز ترویہ ہی بعد نماز ظہر کی اور ظہر نہ تو عصر کی بعد والا کسی  
 نماز واجب کے بعد احرام باندھی اگرچہ نماز قضا ہو اور اگر کوئی قضا یہی نہ ہو  
 نماز احرام کے بعد اور اقل نماز احرام دو رکعت ہی جیسا کہ بیان ہوا اور  
 افضل مقامات احرام حج تمتع کرنی والی کو تمام مکہ میں مسجد الحرام اور مسجد  
 میں افضل حجر اسماعیل یا مقام ابراہیم ہی پس مان نیت احرام کری جیسا کہ  
 بیان ہو چکا بعد اوسکی تلبیہ کہی جیسا کہ سابقاً ذکر ہوا ہے اور جب ابطع کہا  
 دی تو تلبیہ بلند آوازی کہی اور جب متوجہ منی کی ہو تو کہی اَللّٰهُمَّ بِرَبِّكَ  
 رَجُؤْا وَاٰتَاكَ اَدْعُوْا فَيَلْغِيْ اَمَلًا وَاَصْلَحْ لِعَمَلِكَ اودسا آرام تن

بیان وقوف عرفات  
 مقصد منجبات احرام

احرام کی نیت



اور ارام دل کی چلی سہ تہ بیچ و تقدیس و ذکر حق تعالیٰ کی اور جب مٹی پر  
 پہنچی تو کہی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَقْدَمَ مِنِّهَا صَارِحًا فِیْ عَافِیَةٍ وَبَلَّغَ  
 هَذَا الْبَلْکَانَ بِسُكْرِی الْوُحْدَہِ مِنْی وَہِی مِمَّا مَنَنْتَ بِہِ عَلَیْ  
 مِنَ الْمَنَاسِکِ فَاسْئَلُکَ اَنْ تَمُنَّ عَلَیْ مِمَّا مَنَنْتَ عَلَیْ اَنْبِیَاکَ  
 فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُکَ وَفِیْ قَبْضَتِکَ اَوْرَسْتُ ہِی کہ شب عرفہ کو مٹی میں رہی  
 اور مشغول عبادت رہی اور بہتر یہ ہے کہ عبادتوں کو خصوصاً نماز و نگو مسجد خیف  
 میں بحال لوی جب نماز صبح پڑھی طلوع آفتاب تک مشغول دعا و تعقیب رہی  
 اوسکی روانہ ہو طرف عرفات کی اور اگر چاہی بعد طلوع صبح روانہ ہو لیکن سنت  
 بلکہ احوط یہ ہے کہ داوی محسن تجاوز نگری قبل طلوع آفتاب کی اور گروہ ہی  
 قبل صبح عرفہ طرف عرفات کی جانا اور بعض علما سی اس امر کی حرمت گو  
 نقل کیا ہے کہ جب کوئی ضرورت ہو مثل بیماری یا خوف از وحام خلق کی کہ اگر  
 صورتیں مضائقہ نہیں اور جب متوجہ طرف عرفات کی ہو یہ دعا پڑھے  
 اَللّٰهُمَّ اِلَیْکَ صَلَّیْتُ وَ اِیَّاکَ اَعْتَمَدْتُ وَ وَجَّہَکَ اَرَدْتُ اَسْئَلُکَ  
 اَنْ تُبَارِکَ فِی رَحْلَتِیْ وَ اَنْ تَقْضِیْ لِیْ حَاجَتِیْ وَ اَنْ تَجْعَلَ لِیْ مَخْرَجًا  
 تُبَاحٌ بِہِ الْیَوْمَ مَنْ هُوَ اَفْضَلُ مِنِّیْ اَوْ تَلْبِیْہِ کہتا جائی جب تک کہ  
 عرفات پہنچی اور جب عرفات میں پہنچی خیمہ اپنا نمونہ نصب کری کہ وہ ایک  
 مقام ہی متصل عرفات سی اور عرفات سی خارج ہی فصلاً فرموسر کے

دعا و تہنیتی مٹی کی

دعا و فاتحہ نماز عت

دعا و فاتحہ نماز عت

وقوف عرفات میں واجب، وقوف عرفات میں آورہ ایک مقام  
 کہ چھ دو اوسکی معین و معروپین اور مراد وقوف سی رہنمائی اوس مقام میں  
 خواہ سوار و مان رہی خواہ پیادہ ہی خواہ چلتا پہننا ہی خواہ بیٹھا رہی یا  
 اگر تمام مدت وقوف میں سوتا رہی یا بیہوش ہی وقوف و سکا باطل ہی  
 اور واجب ہی بنا بر احوط رہنا عرفات میں بعد زوال سی وقت شریعت تک  
 کہ جو وقت افطار اور وقت نماز مغرب ہی پس کافی نہیں ہی رہنا اوس  
 مقام میں وقت عصر مثلاً اور واجب ہی نیت وقوف کی اس طرح کہ وقوف  
 عرفات کرتا ہوں یعنی رہتا ہوں عرفات میں آج کی دن کی ظہر سہی شام  
 تک بیچ حج تمتع کی جو حجہ الاسلام ہی واسطی اطاعت خدا تعالیٰ کی جان  
 تو کہ رہنا اس مدت میں عرفات میں واجب ہی مگر رکن نہیں ہی پس اگر  
 کوئی شخص اس مدت میں عرفات میں نہ ہی اور اثنائ میں کہیں چلا جائی مثلاً  
 تو ترک واجب اور گناہ گار نہوا لیکن حج اوسکا صحیح ہی باطل نہیں ہے  
 مان سہی وقوف کا یعنی بعض میں اس مدت کی رہنا عرفات میں مگر  
 اگر یہ ہی ترک کری گا عدا تو حج اوسکا باطل ہی اور اگر وقوف عرفات  
 بالکل بھول گیا تو اس صورت میں اگر وقوف مشعر بعد اسکی کیا ہی تو یہی حج  
 صحیح ہی اور اگر اوسکو یہی سہو کیا تو حج باطل ہی اور اس مقام میں چند  
 مسئلہ ہیں مسئلہ پہلا جو شخص تاخیر کری وقوف میں ظہر ہی یعنی دیر کری

وقت وقوف

زمان وقوف

مکان

طہر سی حاضر ہو عرفات میں گناہ گار ہو گا بنا بر قول احوط جیسا کہ میان  
ہوا مسئلہ دوسرا اگر کوئی قبل غروب عرفات سی کوچ کری عدا اور حد  
عرفات سی نکل جائی پس اگر پشیمان ہوا اور پہر آیا عرفات میں اس صحت میں  
بھی کفارہ دینا احوط ہے اور اگر پہر نہ آیا عرفات میں تو واجب ہے کفارہ اور  
کفارہ یہ ہے ایک شتر کو راہ خدا میں مکہ معظمہ میں بروز عید نحر کری اور اگر  
قدرت نہ کہتا ہو تو اٹھارہ دن متوالی روزہ رکھی اور اگر سہواً کوچ کری  
عرفات سی تو اگر یا دیا تو پہر لئی عرفات میں اور جو نہ پہری یا د آئی نہ پر سپ  
حکم اوسکا ظاہر امثال و سن شخص کے ہی جو عدا چلا جائی اور اگر بالکل یا د  
نہ آیا تو کچھ ضایقہ نہیں اور جاہل مسئلہ کا حکم ہی مثل اوسکی ہی جو بہول  
جائی مسئلہ تیسرا جو شخص بالکل وقوف کو ترک کری عدا چلا جائی اور سکا ظاہر  
ہی جیسا کہ گذرا اور کفایت نہیں کرتا اوسکی حقین وقوف کرنا شب عید  
قربان کو اور شب عید کا وقوف کرنا اضطراری ہی کہ حقین اوس شخص کے  
جو بہول جائی کافی ہی جیسا کہ آئندہ بیان ہو گا مسئلہ چوتھا اگر کسی  
شخص نے بسبب عذر کی مثل نیان تانگی وقت کی وقوف عرفہ بالکل  
ٹکیا ہو تو کافی ہی رہنا عرفات میں کسی وقت شب عید کو اگرچہ تھوڑی دیر  
رہی سکو وقوف اضطراری عرفات کہتی ہیں اور جو شخص اس وقوف اضطرار کو  
عدا ترک کری ظاہر امثال و سن کی ہی کہ جسنی وقوف اختیار کو عدا ترک کیا یعنی دوغ

بین سالی وقوف عرفات

بیمار

سند کا قلمی نسخہ ہے

صورتوں میں حج اوسکا باطل ہی اگرچہ وقوف اوسکو لمجائی مسئلہ پانچواں  
جو شخص پہلے جای وقوف عرفات کرنا وقت اختیار میں ہی اور اضطرار میں  
بھی پس کفایت کرتا ہی صحت کے واسطی وقوف مشعر الحرام میں زمان اختیار میں جیسا کہ  
آئندہ بیان ہوگا مسئلہ چہاں اگر قاضی اہل سنت نزدیک ہلال ثابت ہو اور حکم  
دی ثبوت ہلال کا اور نزدیک شیعہ کے ثابت ہو اور اہلسنت قرار دین عشر  
اوس روز جو شیعہ کے نزدیک آٹھویں تاریخ ہو پس اگر ممکن ہی مخالفت  
اونکی عرفات جانی میں اس طرح کہ وہ آٹھویں کو جاویں اور ہم نوین کو  
جائیں یا یہ ہو سکی کہ ہم اونکی ساہتہ آٹھویں کو داخل عرفات ہوں  
اور ہم رہ جائیں عرفات میں دو سکر ہوں تک تاکہ عرفہ کو وقوف عرفات  
کرین یا اونکی ساہتہ آٹھویں کو جائیں پھر دوبارہ دو سکر ہوں ہم عرفات  
جائیں غرض یہ کہ اگر ممکن ہو وقوف اختیاری عرفات کا تو کرنا چاہیے اور  
اگر یہ ممکن نہ ہو تو وقوف اضطراری کری یعنی بعد غروب آفتاب روز  
عرفہ شب عید عرفات میں رہی پھر مشعر میں جای تا وقوف مشعر ہاتھ لائی  
اور اعمال عید سنی میں بحال ہی پس اگر ممکن نہ ہو وقوف مصلانہ اختیاری  
نہ اضطراری پس وقوف مشعر پر اکتفا کری یعنی اگر وقوف مشعر بحال آیا  
کفایت کرتا ہی حج اوسکا صحیح ہی اور جو وقوف مشعر ہی پیسہ نہواتو  
حج اوسکا اوس سال فاسد ہی اور قیہ اس مقام میں موجب صحت

غسل کی ہو گا بنا بر قول احوط والہ العالم  
 مقصد دوسرا مستحبات و قوف عمرات میں سنت ہی کہ وقت  
 و قوف با طہارت ہو اور غسل کری اور جو چیزیں کہ موجب پریشانی نہ  
 ہوں اور اونکی جہت سی حواس متفرق و پریشان ہوں اونکو دور کری  
 تاکہ دل اوسکا متوجہ طرف جناب قدس الہی کی ہو اور سوقت نماز طہر و  
 کواول وقت بجالائی ایک اذان و دو اقامت سی اور و قوف کری  
 بائیں جانب کوہ کی یعنی جو مکہ سی آتا ہو اوسکی بائیں جانب جو میدان  
 واقع ہی اوسمیں و قوف کری اور پائیں کوہ پھری زمین ہموار و مسایو میں  
 اور اپنی اصحاب کی ساتھ رہی ایک دوسر سی ملی ہوئی اور بعد نماز کھڑا  
 ہر اور مشغول نہا ہو اور مکروہ ہی پہاڑ کی اوپر چرنا اور حال و قوف میں سوا  
 رہنا اور بیٹھنا اگر قدرت بڑی ہوئی پر رکھتا ہو والا جس قدر ممکن ہو کھڑا  
 رہی اور چاہی کہ رو قبلہ ہو اول متوجہ طرف حق سبحانہ تعالیٰ کی کری اور  
 حمد و ثنائی خدا بجالائی اور تحمید و تہلیل اور اللہ اکبر سومرتہ کہی اور  
 الحمد للہ سومرتہ اور سبحان اللہ سومرتہ اور لا الہ الا اللہ سومرتہ  
 اور آیت الکرسی سومرتہ اور صلوات محمد و آل محمد پر سومرتہ اور سورہ توحید  
 اور انزلنا سورہ اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ سومرتہ پڑھے  
 اور جو دعا چاہی کرے حق تعالیٰ مستجاب کرے گا اور سعی و کوثر شری

مقصد دوسرا مستحبات و قوف

عمل عمرات

کری دعا مانگنی میں کہ یہ دون دعا اور سوال کرنیکا ہی خدا ہی آور کوئی چیز  
شیاطین کو خوشتر اسی نہیں ہی کہ تجہی اوسوقت غافل کریں جناب اقدس  
الہی سی اور پناہ مانگ خدا سی شر شیاطین سی اور زہار لوگوں کی طرف  
نظر نہ کر اور متوجہ رہ اپنی حال کی اور استغفار کر ولسی اور زہار منسی اور گناہوں کو  
شمار کر اور گریہ و زاری کر اور اگر روانہ آوی تو اپنی تین متوجہ و آمادہ گریہ  
پر کہہ اور دعا کرو سطلی پدر و مادر اور برادران ایمانی کی اور کم یہی کہ چاہیں  
مومن کیو سطلی دعا کری اور حدیث میں ہی کہ ایک فرشتہ معین ہی کہ جو  
برادر مومن کیو سطلی کوئی چیز خدا سی طلب کری وہ فرشتہ خدا سی لاکہ برابر  
اوس چیز کی و سطلی اس دعا کرنیوالی کی طلب کرتا ہی اور تمام زمانہ و وقت  
کو چاہی صرف کری دعا و استغفار و ذکر الہی میں سوا سطلی کہ بعض علماء  
ہوئی ہیں کہ واجب اور چاہی دعا یا ہی منقول کو پڑھیں خصوصاً دعا  
صحیفہ کاملہ اور دعا ہی حضرت سید الشہداء علیہ السلام اور دعا ہی حضرت  
امام زین العابدین علیہ السلام اور سنت ہی یہ دعا پڑھی اللّٰهُمَّ اِنِّیْ  
عَبْدُكَ فَلَا تَجْعَلْنِیْ مِنْ اَخْبِیْ فِدِكَ وَارْحَمْ مَسِیْرِیْ اِلَیْكَ  
مِنْ الْفَجِّ الْعَمِیقِ اللّٰهُمَّ رَبِّ الْمَشَاعِرِ كُلِّهَا فَكْ رَقِیَّتِیْ مِنَ النَّارِ  
وَاَوْسِعْ عَلَیْ مِنْ رِزْقِكَ الْمَحْلُلِ وَادْرَأْ عَنِّیْ شَرَّ فِسْقَةٍ لِّبَحْرِ  
اللّٰهُمَّ لَا تَمَكِّرْ فِیْ وَلَا تَخْذَعْ عَنِّیْ وَلَا تَسْتَدْرِجْنِیْ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ

طرح حاجت کری و غایب

اَسْأَلُكَ بِحَوْلِكَ وَجُودِكَ وَكَرَمِكَ وَمِنَّكَ وَفَضْلِكَ يَا أَسْمَعَ  
 النَّاسِ مَعِينًا إِنَّكَ عَزِيزٌ الْقَاطِرِينَ يَا أَسْرَعَ الْحَاسِبِينَ يَا أَرْحَمَ  
 الرَّاحِمِينَ أَنْ تَصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا  
 اور حاجت اپنی بیان کری پس ہاتھ آسمان کی طرف بلند کری اور یہ کہی  
 اَللّٰهُمَّ حَاجَتِيْ اِلَيْكَ اَلَّتِيْ اِنْ اَعْطَيْتَنِيْهَا لَمْ يَضُرَّ فِىْ مَا مَنَعَتْ وَ  
 اِنْ مَنَعْتَنِيْهَا لَمْ يَنْفَعْنِيْ مَا اَعْطَيْتَ اَسْأَلُكَ خَلَاصَ رَقِيَّتِيْ  
 مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّ عَبْدُكَ وَمِلْكُ يَدِكَ نَاصِيَتِيْ بِسَيِّدِكَ وَ  
 اَجَلِيْ بِعِلِّكَ اَسْأَلُكَ اَنْ تُوَفِّقَنِيْ لِمَا يُوضِّحُ عَنِّيْ وَاَنْ تُسَلِّمَ  
 مِنِّيْ مَنْاسِكِيْ اَلَّتِيْ اَدَيْتَهُنَّ لَخَلِيْلِكَ اِبْرَاهِيْمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ  
 وَدَلَّتْ عَلَيْهِمْ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٌ اَصْلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ  
 مِنْ رَّضِيَّتِ عَمَلِهِ وَاَطْلَتْ عُمُرَهُ وَاَحْيَيْتَهُ بَعْدَ الْمَوْتِ حَيًّا طَيِّبَةً  
 پھر کہہ لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ  
 الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ  
 قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَحْمَدُ كَالَّذِيْ تَقُولُ وَخَيْرٌ اَمَّا تَقُولُ وَفَوْقُ  
 مَا يَقُولُ الْقَائِلُونَ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَافٌ وَشُكْرٌ وَمُجَيِّمٌ وَمَسْمُومٌ  
 وَلَكَ بَرَاءَةٌ وَبِكَ حَوْلِيْ وَمِنْكَ قُوَّتِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّ اَعُوْذُ بِكَ  
 مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ قَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَمِنْ شَتَاتِ لَا مِرٍّ وَمِنْ

طرح

عزب

عَلَّامِ الْغُيُوبِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الرِّیَاحِ وَاعْوِذُ بِكَ  
 مِنْ شَرِّ مَا یُجْبِیْ بِهِ الرِّیَاحُ وَاسْئَلُكَ خَيْرَ اللَّیْلِ وَخَيْرَ النَّهَارِ  
 اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُورًا وَفِیْ سَمْعِیْ نُورًا وَفِیْ بَصَرِیْ نُورًا وَفِیْ  
 كَمَحِیْ وَدَمِیْ وَعِظَامِیْ وَعُرْوِیْ وَمَقْعَدِیْ وَمَقَامِیْ وَمَدْحِیْ  
 وَتَحْرِجِیْ نُورًا وَاَعْظِمْ لِیْ نُورًا یَا رَبِّ یَوْمَ الْقَالَ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ  
 قَدِیْرٌ اَوْ جِهَانِكَ یُسْكَی اَوْ سَدَنَ یَكْبُوْنِیْنَ اَوْ رَصَدَاتٍ مِّنْ كَمٰی نَكَرٍ  
 بِخُصُوصِ بِنْدَةِ اَرَاوَكِرَا مَوْكِدِیْ اَوْ رِیْهِرٍ وَّلِقْبَلِهِ اَوْ اُرْكِیْ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَهِ  
 اَوْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَوْ مَا شَاءَ اَللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ  
 اِلَّا اَللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ  
 وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ سُوْرَتِمْ پَرِیْ وَاٰیةُ اَوَّلِ سُوْرَةِ بَقَرَةِ سِیْ پَرِیْ  
 فَلَمْ یُؤْمَرْ اَحَدٌ مِّنْ رَّبِّهِ پَرِیْ اَوْ اٰیةُ الْكُرْسِیْ وَاٰیَةُ سُوْرَةِ اَعْرَافِیْنِ پَرِیْ  
 اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ تَاٰخِرُ  
 پَرِیْ پَرِیْ مَعُوْدَتِیْنِ یعنی سُوْرَةِ فَلَقِ اَوْ سُوْرَةِ النَّاسِ پَرِیْ اَوْ رُغْبَتِہَا یِ خُدا  
 جو معلوم ہوا ہل واولاد و مال و غیرہ اور دور ہونا بل او نکا ایک ایک چیز کا شمار کر کے  
 کہی اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی نِعَمَائِكَ الَّتِیْ لَا تُحْصٰی بَعْدَ دَوْلَا  
 تُکَافِیْ بِعَمَلٍ اَوْ حَمْدِ کَرِیْ خُدا کا اور تکبیر کہی اور تہلیل کہی اَوْ حَمْدِ سِیْ اَوْ  
 تکبیر سِیْ تہلیل سِیْ جو خداوند عالم فی قمر انجیل میں سنی ذات مقدس کے لئے فرمایا

دعا و اعمال

پہلے پڑھ کرنا



ہی یعنی آیات تجسید و تکبیر و تہلیلات کو قرآن ہی پڑھی اور صلوات محمد  
و آل محمد پر بھی بکثرت اور خدا کو اُون اسمای مقدسہی یاد کری جو قرآن  
میں ہیں اور اُون آسماسی جو اس شخص کو معلوم ہوں اور اُون آسماسی یاد کری  
جو آخر سورہ حشر میں ہیں اَوْ کُلُّ سَأَلٍ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ بِکُلِّ شَیْءٍ  
ہُوْلَکَ وَاَسْأَلُکَ بِقُوَّتِکَ وَقُدْرَتِکَ وَعِزَّتِکَ وَجَمِیْعِ مَا اَحَاطَ  
بِہِ عَلَیْکَ وَبِاَزْکَانِکَ کُلِّہَا وَنَحْوِ سُرُوْلِکَ صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ  
وَبَارِئِکَ الْاَخْبَرِ الْاَخْبَرِ وَبِاسْمِکَ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ مِنْ دَعَاکَ  
بِہِ کَانَ حَقًّا عَلَیْکَ اَنْ لَا تُرَدَّہُ وَاَنْ تُعْطِیَہُ مَا سَأَلْتُکَ اَنْ  
تَغْفِرَ لِّیْ جَمِیْعَ ذُنُوْبِیْ فِیْ جَمِیْعِ عَلَیْکَ فِیْ اَوْجُوْجِ حَاجَتِکَ کہ کہتا ہوں  
طلب کری اور دعا کری کہ سال آئندہ خدا توفیق حج دی اور ہر سال  
حج مشی کرے اور شہر مرتبہ بھی اسْأَلُکَ الْجَنَّةَ اور شہر مرتبہ سے  
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ پھر پڑھی اوس دعا کو جو جبریل فی  
اسما میں حضرت اوم علیہ السلام کو تعلیم کی ہی واسطی قبول توبہ کے  
سُبْحَانَکَ اللّٰہُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ عَلِمْتَ سُوْءَ وَ  
ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاَعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ خَبِیْرُ  
الْغَافِرِیْنَ سُبْحَانَکَ اللّٰہُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ عَلِمْتَ  
سُوْءَ وَظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاَعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِّیْ اِنَّکَ

أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ أَوْ رَبِّ أَفْتَابُ وَوَبَّى تَوَكَّلِي اللَّهُمَّ إِنِّي  
 أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ تَشْتُّ الْأَمْرِ وَمِنْ شَيْءٍ مَا يَحْدُثُ  
 بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ أَمْسَ ظَلَمْتُ مُسْتَجِيرًا بِعَفْوِكَ وَأَمْسَ خَوِفْتُ مُسْتَجِيرًا  
 بِإِمَانِكَ وَأَمْسَ ذُلُّ مُسْتَجِيرًا بِعِزَّتِكَ وَأَمْسَ وَجَعِي الْفَاقَةَ مُسْتَجِيرًا  
 بِوَجْهِكَ الْبَاقِي يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا أَجْوَدَ مَنْ أُعْطِيَ يَا أَرْحَمَ مَنْ  
 اسْتَرْجَوْا جَلَلَنِي بِرَحْمَتِكَ وَالْبَسَنِي عَافِيَتِكَ وَاصْفَ عَنِّي  
 شَرَّ جَمِيعِ خَلْقِكَ بِسَ رَوَانَهُ بِشَوْعِ الْحَرَامِ جَانِبًا لَهُ أَرَامَ بَدَنِي  
 أَوْ تَتَفَارَكِي أَوْ يَهْدِي عَابِرِي اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلُهُ إِخْوَالِي مِنْ هَذَا  
 الْمَوْقِفِ أَرْزُقْنِي الْعُودَ أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي وَأَقْلِبْنِي الْيَوْمَ مُفْلِحًا  
 مُنْجَا مُسْتَجَابًا إِلَى مَرْحُومًا مَغْفُورًا إِلَيَّ يَا أَفْضَلَ مَا يَنْقَلِبُ بِهِ  
 الْيَوْمَ أَحَدٌ مِنْ وَقْدِكَ وَحُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَاجْعَلْنِي  
 الْيَوْمَ مِنْ أَكْرَمِ وَقْدِكَ عَلَيْكَ وَأَعْطِنِي أَفْضَلَ مَا  
 أَعْطَيْتَ أَحَدًا مِنْهُمْ مِنَ الْخَيْرِ وَالْبَرَكَاتِ وَالرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ  
 وَالْمَغْفِرَةِ وَبَارِكْ لِي قِيمًا أَرْجِعُ مِنْ أَهْلِ أَوْ مَالٍ أَوْ قَلِيلٍ أَوْ كَثِيرٍ  
 وَبَارِكْ لِي فِي أَوْبِيَّتِي اللَّهُمَّ اعْتِقْنِي مِنَ النَّارِ  
 فَضْلُ تَسْكِينِ بَيَانِينَ وَقُوفِ مَشْعَرِ الْحَرَامِ كِي أَوْسَمِينَ وَوَقُوفِ  
 تَقْصِدِ مَهْلًا وَاجِبَاتِ بَيْنِ جَبِ عَرَافَاتِ شَبْعِ عِيدِ رَابِغُو

مشعر الحرام میں آنسی پس وہاں شب بسر کری اور بعض علماء اسکو یعنی  
 شب بسر کرنی کو مشعر میں واجب جانتی ہیں اور یہ احوط ہی اور نیت  
 اسطرح کری کہ شب بسر کرنا ہو نہیں مشعر الحرام میں واسطی رضای الہی کے  
 اور جب طلوع فجر ہو پس نیت وقوف مشعر کی کری اسطرح کہ وقوف کرتا  
 ہو نہیں مشعر الحرام میں طلوع آفتاب تک حج تمتع میں واجب ہونکی قرینہ  
 الی تہ اور بنا بر قول مشہور و احوط کی واجب مشعر میں طلوع آفتاب  
 رہنا پس اگر عدا قبل از طلوع آفتاب باہر نکلی مشعر امی اور وادی حمر  
 سی ہی تجاوز کری پس گناہ گار ہوگا اور بعض علمائی کفارہ میں اسکی ایک  
 گوسفند واجب جانا ہی اور بحث میں چند مسئلہ میں مسئلہ پہلا یہ کہ  
 وقوف مشعر الحرام رکن ہی اور تمام وقوف واجب پس اگر کوئی بالکل  
 وقوف کو ترک کری حج اسکا باطل ہی لکن وقوف مشعر کہی ساقط ہوتا  
 اوس شخص سے کہ مشعر میں اوسنی شب بسر کی ہو بقصد وقوف اور شوارہ  
 اوسپر رہنا بعد طلوع فجر کے مثل عورتوں کی اور مردان ضعیف مسن کی اور  
 بیماروں کی کہ بسبب کثرت خلائیق کی انکو مشقت بہت ہوتی ہی یا وہ لوگ  
 جنگو کوئی کام ضروری ہو پس جائی کہ ان سبکو کہ قبل طلوع فجر مشعر سی باہر نکلین  
 سنی کی جانب اور جو کہ عند کسی طرح کا نہیں رکھتی اونکی حقین خلاف ہی بعض  
 علمائی فرمایا ہی کہ اگر بلا عذر ہی باہر جائی قبل از طلوع فجر شریطیکہ شب کو

سحر و قیام

مشعر میں رہا ہو علاوہ اسکی وقوف بھی اوسی قوت نہوا ہو قیام اسکا صحیح  
 لکن کفارہ میں اوسکی ایک گوسفند اوسپر لازم ہے اور احوط یہ ہے کہ اس صغرت  
 میں ہی حج فاسد نہ بجا جائی اور اعادہ حج کا کری مسئلہ دوسرا یہ کہ جو شخص  
 نپائی قوف مشعر کو وقت مذکور میں تو اوسکی حق میں کافی ہے کہ قبل زوال تہ  
 دیر مشعر میں رہی کہ بہ وقوف اضطراری مشعر کا ہی میں معلوم ہو کہ وقوف مشعر کی  
 لئی تین وقت ہیں ایک شب ہی اون شخاص کی لئی مشعر میں بعد طلوع فجر نہیں  
 رہ سکتی جیسا کہ گذرا دوسرے درمیان طلوع صبح اور طلوع آفتاب کی تیسرے  
 طلوع آفتاب ہی زوال تک مسئلہ تیسرا یہ کہ سابق کی بیان سے معلوم  
 کہ وقوف عرفات دو طرح کا ہی ایک اختیاری دوسرا اضطراری اور وقوف  
 مشعر ہی دو طرح کا ہی ایک اختیاری دوسرا اضطراری پس میں جاچوئے  
 باعتبار اسکی کہ وقوف دونوں اختیاری او نکو ہاتھ آئیں یا دونوں اضطراری  
 یا ایک اختیاری دوسرا اضطراری یا وقوف نکرین صلا یہ تہ نوقیعین میں پہلے  
 یہ کہ دونوں وقوفوں کو بجا لائی وقت اختیاری میں پس کوئی شکال صحت  
 حج میں نہیں ہی دوسرے یہ کہ کسی قوف کو بجا نہ لایا ہو نہ وقت اختیاری  
 نہ اضطراری میں پس کوئی شکال نہیں ہی بطلان حج میں یعنی اس صورت میں  
 حج نہ ہوگا اور چاہی کہ اوسی احرام حج سی عمرہ سفر وہ یا لائی یعنی طواف  
 نماز اور سعی اور تقصیر اور طواف التماس اور اوسکی نماز بجا لائی کہ اسکو عمرہ

مفرده ہستی بن اور احرام محل ہو جائیگا یعنی جو چیز بن حرام تھیں حلال  
 ہو جائیگی اور اگر گوشت ہمارہ رکھتا تھا ذبح کر لیا اور سبب ہے کہ حجاج کی شہادت  
 منیٰ میں رہی اور جب مکہ معظمہ جہاں افعال عمرہ کی بجالاتی اور سالانہ حج  
 کری اگر شرائط پائی جائیں جو جب حج کی تیسرے پہرہ کہ وقوف عرفہ کو وقت اختیار  
 میں اسکی بجالاتی اور وقوف مشعر کو بجالاتی وقت اضطرار میں چوتھی  
 عکس کیا یعنی وقوف عرفہ کو وقت اضطرار میں بجالاتی اور وقوف مشعر کو  
 وقت اختیار میں پس دونوں صورتوں میں حج صحیح ہی اور دعویٰ کیا گیا ہی اجتماع  
 کا صحت حج پر دونوں صورتوں میں یا چھوٹے پہرہ کہ دونوں وقوف اضطراری کی ہوا  
 پس صحت حج میں اس صورت میں اختلاف ہی صحت حج بعید نہیں لیکن احوط  
 اعادہ حج کا ہی سالانہ میں اگر شرائط وجوب حج کی پائی جائیں چوتھی  
 پہرہ کہ وقوف مشعر کو بجالاتی وقت اضطرار میں فقط اور وقوف عرفہ کہ نکلیا  
 ہو نہ وقت اختیار میں اور نہ اضطرار میں اس صورت میں ہی اختلاف  
 ہی اور عدم صحت یہاں اقویٰ و اشہر ہے سالوں میں پہرہ کہ وقوف عرفہ کو  
 وقت اختیار میں اسکی بجالاتی فقط اور وقوف مشعر کو نکلیا نہ ہو وقت  
 اختیار میں اور نہ اضطرار میں پس اس صورت میں قول مشہور یہ ہی کہ حج  
 صحیح ہی اور بعض علمائی فرمایا ہی کہ اس صورت میں صحت حج میں کسی اختلاف  
 نہیں کیا ہی لیکن خلاف علمائے پایا جاتا ہی آٹھویں پہرہ کہ وقوف مشعر کو

وقت اختیار میں بجالاتی وقوف عرفہ کو بالکل کیا ہو وقت اختیار میں  
 نہ اضطراب میں ظاہر اس صورت میں صحت حج ہی اور خلاف ہی بظاہر ہمیں  
 نہیں ملے لوین<sup>۹</sup> یہ کہ وقوف عرفہ کو بجالاتی وقت اضطراب میں اور وقوف  
 بالکل نگیری پس حج اس صورت میں صحیح نہیں ہی مقصد و وسرانی  
 میں وقوف مشعر الحرام سنت ہی کہ مشعر کی طرف متوجہ ہونا ہے  
 آرام بدن اور آرام دل کی اور استغفار گری اور جب تل سرج یعنی سرج ٹیلی تک  
 پہنچ کر وہاں پہنی جانب کی واقع ہے یہ دعا پڑھنی اللّٰهُمَّ اِدْخُلْهُم مَّوْقِفِیْ  
 وَزِدْ فِیْ عَمَلِیْ وَسَلِّمْ لِیْ دِیْنِیْ وَتَقَبَّلْ مِنْ اَسْکِیْ اور اونٹ کو تیز بخلائی  
 کسی کو وقت چلائی اونٹ کو اونٹ پہنچائی اور بہت ہی اللّٰهُمَّ اَعْتَقْ  
 وَقَبِّتْ مِنَ النَّاسِ اور نماز مغرب عشا کو تاخیر کری مشعر جانی تک وہاں  
 جا کی پڑھی اگر چہ ثلث شب گزر جائی اور اگر کو مانع ہو پونجی سہی مشعر کی قبل  
 ثلث شب کی تو نماز پڑھی اور جمع کری مغرب و عشا میں ایک اذان و دو  
 اقامت سی اور نافہ مغرب بعد مغرب نہ پڑھی بلکہ بعد نماز عشا پڑھی اور احوط یہ  
 کہ جب مشعر الحرام میں آئی نیت کری شب بسر کرتا ہوں میں مشعر الحرام میں حج جمع  
 وسطی رضاعی خد کی جیسا کہ سابق میں بیان ہوا کہ اظہر و احوط یہ ہی کہ شب  
 بسر کرنا مشعر الحرام میں واجب اور مستحب ہے کہ وسط وادی میں اترتی وہاں پہنی  
 جانب راہ کی اور یہ دعا پڑھی اللّٰهُمَّ اَسْأَلُکَ اَنْ تَجْمَعَ لِیْ فِیْہَا

وقت و مقام آرام

وقت و مقام آرام

جَامِعُ الْخَيْرِ اللَّهُمَّ لَا تُؤَيِّسْنِي مِنَ الْخَيْرِ اللَّهُمَّ سَأَلْتُكَ  
 أَنْ تَجْمَعَهُ لِي فِي قَلْبِي ثُمَّ أَطْلُبُ مِنْكَ أَنْ تُغَيِّرَ فَنِي مَا عَرَفْتُ  
 أَوْلِيَاكَ فِي مَنْزِلِي هَذَا وَأَنْ تُقَيِّمَ جَوَامِعَ الشَّرِّ أَوْجِهَاتِكَ  
 هُوَسْكَ أَوْشِبْ بِكَ عِبَادَتِ طَاعَتِ إِي مِّنْ لِّسِرِّكَ صَبْحَ تَكْ كَهْ حَدِيثِ  
 مِّنْ هِيَ وَرَوَادِ اسْمَانِ كِي اسْ بِكَ بِنْدِ نَهْنِ هَوْتِي مِّنْ أَوْ رَوَازِينِ هُوَ مَوْتِي كَلْبِدِ  
 هَوْتِي مِّنْ أَوْ خَدَوْنِ عَالَمِ فَرَمَاهِي كِي مِّنْ خَدَاهُونِ تَهَارِ أَوْ تَمْبَدِي هُوَ مِيرِ  
 أَوَاكِتَمْنِي حَقِّ مِيرِ اِجْهَ بِكَ لَازِمِ هِيَ كِي قَبُولِ كِرُونِ دَعَاؤِ نَكُو تَهَارِي بِعَضُونِ  
 كِي اِنْ لَوْ كُونِ مِّنْ سِي تَمَامِ كِنَاهِ بَحْشَتَاهِي أَوْ بَعْضِ كِنَاهِ بَحْشَتَاهِي أَوَسْتِ  
 هِيَ كِي شَعْرِي شَمَرِ كُنْكَرِي اِنْ اسْ بِكَ كُرْمِي جِهَاتِ كِي وَطَلِي أَوْ هَائِي أَوَسْتِ  
 هِيَ كِي غَسْلِ كَرِي أَوْ رَوَا بَوَضُو هُوَ وَقْتُ وَقُوفِ شَعْرِ اِلْ بِكَ رَامِ كِي أَوْ جَوْدِ عَاكِ مَنُفُو  
 هِيَ اِمْتَمَّ سِي وَهْ بِرِي أَوْ حَمْدِ شَمَارِ اِلْ بِكَ لَاسِي أَوْ رِي هِ دَعَا هِيَ بِرِ هِ  
 اللَّهُمَّ رَبِّ الْمَشْرِحِ الْحَرَامِ فَكَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ وَادْسِجْ عَلَيَّ  
 مِنْ رِقَّتِكَ الْخَلَّالِ الطَّيِّبِ وَادْرَأْ عَنِّي شَرَّ فَسَقَةٍ أَجْحَمٍ وَأَكْرَهٍ  
 اللَّهُمَّ أَنْتَ خَيْرُ مُطْلُوبٍ إِلَيْهِ وَخَيْرُ مَدْعُوٍّ وَخَيْرُ مُسْتَوْسَلٍ وَ  
 لِكُلِّ وَافِدٍ جَائِزَةٍ فَاجْعَلْ جَائِزَتِي فِي مَوْضِعِي هَذَا أَنْ تُقِيلَنِي  
 عَثَرَتِي وَتَقْبَلَ مَعْدِنَتِي وَأَنْ تَسْجَا وَرَعْنُ خَطِيئَتِي ثُمَّ اجْعَلْ  
 التَّقْوَى مِنَ الدُّنْيَا زَادِي وَتَقِيلَنِي مُفْلِحًا مُنْجِيًا مُسْتَجَابًا لِي

بیان توفیق

دعاء توفیق

بِأَفْضَلِ مَا يَوْجِعُ بِهِ أَحَدًا مِنْ وَفْدِكَ وَرُوَا سَبِيَّتِكَ الْحُكَّامُ  
 اور دعا بہت مانگی اپنی امی اور واسطی مان باب رجب یاد رکھی اور اہل اور مال  
 اور فرزند کی اور بعضی علماء قائل ہوئی ہیں کہ دعا مانگنا واجب نہیں  
 اور بہتر یہ ہے کہ قبل طلوع آفتاب کی مشعر سی روانہ ہوں سو انام کے  
 لیکن داوی محسری تجاویز کریں جب کہ آفتاب طلوع نہ کری اور جب آفتاب کو  
 شیر پر پڑی سات مرتبہ اقرار اپنی گناہوں کا کری اور سات مرتبہ استغفار کری  
 اور جب روانہ ہو تو ذکر خدا اور استغفار کرتا ہوا جائی ساہتہ کیلئے اور وقار کی  
 ساہتہ آرام بدن اور دل کی اور جب داوی محسری پہنچی تو تیز چلی یا تیز چلا عموماً  
 اپنی اور اگر بہول جای ہو کہ یعنی دوڑنا تو مراجعت کری اور ہر وہ کری اور  
 وقت ہر وہ کی یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ  
 دَعْوَتِيْ وَاخْلُفْنِيْ فِيمَنْ تَرَكْتُ بَعْدَكَ اور پڑھی رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ  
 وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَكْرَمُ فَصَلِّ خَوْتِہِیْ  
 میں واجباً منی کی جان تو واجب مکلف پر بعد کوچ کی مشعر الحرام  
 سی روز عید پھر آنا اوس جگہ پر جب کوئی کہتی ہیں اور منی میں تین بار اور پڑھیں  
 واجب ہمارے جمر عقبہ یعنی پہیٹنا لکن نہ یونکا جمرہ کی طرف اور نہ نام ہی ایک  
 مقام کا اور وقت اس کا روز عید ہی طلوع آفتاب کی بعد سی غروب آفتاب تک  
 اور اگر اوس دن بہول جائی تو تیز پڑھیں دُعا کی رکھ سکتا ہی اور اگر یاد نہ

اور اگر یاد نہ

کی بہت مانگی



تو دوسری سال رمی جمره کمری یا کسی کو نایب کمری که در رمی بجای لائی  
 اور شرطین او کی یہ ہیں کہ جو کنکریان پھینکی نام سنگیریزہ اون پر صاق ہو  
 اور کمر ہوں اور ہم میں جہانسی اوٹھائی ہو سکتا ہی لیکن سخت بہ  
 ہی کہ شب مشعر سی اوٹھائی ہوں اور یہ شرط ہی کہ وہ سنگیریزی متعل ہوں  
 یعنی کسی اور فی جمرہ کی طرف بطور صحیح نہ پھینکا ہو اور واجباری چند امین  
 پہلی بیت اور وہ یہ کہ پھینکنا ہونین سات بہتر جمرہ عقبہ کی طرف چھ  
 میں واسطی واجب ہونیکے فسرۃ الی اللہ دوشے پھینکنا  
 اون سنگیریزہ کا پس اگر سنگ کو جمرہ پر کہدی اس طرح کہ رمی صاق نہ اوی  
 تو کافی ہوگا تیسرے یہ کہ سنگیریزہ جمرہ تک پھینکی سی پہنچی پس اگر اعات  
 سی کسی اور انسان یا حیوان کی پہنچی تو کافی ہوگا اور اگر شک ہو پھنچی  
 نہ پہنچی میں تو بنا کر یگانہ پہنچنی پر اور پھر سی پھینکیا چوتھی عدد معین  
 ہونا یعنی سات کنکریان پھینکی یا پانچون یہ کہ ان کنکریوں کو ایک دفعہ  
 نہ پھینکی بلکہ واجب ہے کہ ایک ایک کر کے پھینکی ہر چند ایک دفعہ جمرہ تک پہنچیں  
 اور جان تو کہ سب کے کنکریان رنگین ہوئے رنگ کی اور کسی رنگ کی اور  
 فقط وار ہوں اور ایک ایک کر کے چپی ہوئی ہوں اور نرم ہوں سخت ہوں اور  
 بقدر بند انگشت ہوں اور سب کے وقت کنکریان پھینکنی کی سیاہ ہو  
 نہ ہو اور با وضو ہو اور بعضی علما طہارت کا واجب جانین اور جب کنکری

تک جمرہ

یا تہمین ہو یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ حَصِيَابِيْ فَاحْصِيْنِيْ بِهَا وَ  
 اَوْفَعْهُنَّ فِيْ عَمَلِيْ اَوْ جَبَلْكَ لِيْ بِهِنَّ دَعَائِرِيْ اَللّٰهُمَّ اَكْبِرْ اَللّٰهُمَّ  
 اُدْخِرْ عَنِّي الشَّيْطَانَ اَللّٰهُمَّ تَصَدِّقًا بِكِتَابِكَ وَعَلَى سُنَّتِهِ  
 نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا وَعَمَلًا  
 مَقْبُولًا وَسَعِيًّا مَشْكُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا اور در بیان او سکی اور حبرہ  
 کی دس ہاتھ کا پانڈرہ ہاتھ کا فاصلہ ہوا اور منہ حبرہ کی طرف کری اور پشت  
 بقبلہ ہوا اور سنت ہی کہ کنکر کیو انگو مٹی پر رکھی اور انگشت شہادت کی ناخن سے  
 پھینکی اور جب منی میں اپنی مقام پر آئی تو سنت ہی کہ منہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ  
 بِكَ وَثِقْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ فَيَنْعَمَ الرَّبُّ وَنِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ  
 النَّصِيْرُ دوسرا واجب واجباً منی سی یہ بھی کہ ہدی کو ذبح  
 کری اور جاننا چاہی کہ ہر حج کنندہ حج تمتع پر ایک ہدی کا ذبح کرنا واجب  
 پس بنا پر شہر و ظہر و احوط کی آدمیوں کی طرف سے ایک ہدی کافی ہنوگے  
 اور اگر ہدی مول لینی پر قاذی ہوتو او سکی عوض میں دس روزی رکھی  
 تین روزی حج میں رکھی اور سات روزی اپنی شہر میں پہنچ کر رکھی اور  
 اگر ہدی دستیاب نہ ہو تو قیمت او سکی کسی معتمد پاس رکھوادی کہ تا آخر ماہ  
 ذی الحجہ بوقت ہدی ملی وہ شخص لکیر دیکو ذبح کری اور اگر علم سال و ستیا  
 نہ ہو تو سال آئندہ میں لکیر ذبح کری مگر احوط یہ کہ اس صورت میں دس روزی

دعا وقت رجب حج

دوسرا واجباً منی

پان ہدی کا پانڈرہ

تاریخ جانور

تاریخ جانور

بھی رکھی اور ہدی بھی ذبح کرنی اور اگر ہر عید ہی کا ذبح کرتا ہو تو بول جا  
 یا بسبب کسی عذر کی ہدی ذبح ملکی ہو تو تیرہ تین تاریخ بلکہ آخر ذی الحجہ تک یا  
 جاری رہی اور بدین وجہ سے خواہ شتر ہو خواہ گائی ہو خواہ دنبہ کر شتر ہو  
 تو پانچ برس تمام ہر گز اسی چھپا پر شروع ہوا ہو اور اگر گائی ہو تو احوط  
 ہی کہ اسی دو سال تمام ہو کر پھر شروع ہوا ہو اور تمام گائے سفند  
 میں اگر بہر ہو تو سات مہینی اوسکی تمام ہو چکی ہوں اور اٹھواں مہینا او  
 شروع ہوا ہو اور احوط یہی کہ ایک سال تمام ہو کر دوسرا سال شروع  
 ہوا ہو اور اگر بکری ہو تو احوط یہی کہ اسی دوسرا سال تمام ہو  
 تیسرا سال شروع ہوا ہو اور یہی شرط ہے کہ بدین کسی قسم نقصان  
 نہ ہو عیب اوسکی سالم ہو پس اگر جانور اند یا لنگڑا یا بیمار ہوگا تو کافی نہیں بلکہ  
 اگر ذرا سا بھی کان کٹا ہو یا اوسکی سینگوں میں یعنی اندر کی سینگوں میں  
 کسی قسم کا نقصان ہو تو یہی کافی نہ ہوگا اور چاہی کہ جانور دبلا بھی نہ ہو اور  
 علما میں شہوتی کہ اگر گوسفند کی گردن میں چتر ہو تو ذبح اوسکا مجس  
 ہوگا اور احوط یہی کہ وہ جانور لیوی کہ جسی عین و باریہ کہین  
 اور اگر جانور کا کان درمیان سی شکافتہ ہو یا کانین سوراخ ہو تو کچھ  
 مضائقہ نہیں مگر احوط یہی کہ جس جانور کا کان شکافتہ ہو یا کانین  
 سوراخ ہو یا جس جانور کی اہل خلقت میں سنگ نہوں یا کان یا دم نہو

اوسی بھی نہ لی اور جس جانور کی خصیتیں کی رگیں مل ڈالی ہوں اوسی  
 ذبح نہ کری اور اظہر و آشہر یہ ہے کہ جانور خضی کا بھی ذبح کرنا کافی نہ ہوگا اور  
 کوئی شخص اس خیال سے کہ جانور بی عیب ہی مول لیکر ذبح کری اور  
 معلوم ہو کہ جانور میں نقصان تھا تو ذبح کرنا اوس جانور کا بھی کافی نہیں ہے  
 اور اگر پہلی سی یہ گمان ہو کہ جانور فریہ ہی مگر ذبح کی بعد دیکھ لی تو ذبح  
 اوس کا کفایت کرتا ہی اور اس طرح اگر اس گمان سے ذبح کری کہ یہ جانور  
 دبلا سی مگر امید یہ ہے کہ فریہ ہوگا اور مطلوب حق تعالیٰ کی موافق ہوگا اور  
 بعد اوسکی وہ جانور فریہ ہی نکلی تو کافی ہی لیکن اگر یہ شخص پہلی سی اوس جانور  
 میں فریہ ہونیکا احتمال نہ کری یا فریہ ہونیکا احتمال کری مگر احتمال فریہ ہی واسطے  
 موافقت حکم خدا اور آدمی واجب کی نیکیا ہو بلکہ ازراہ بی پروائی جانور لیکر  
 ذبح کر ڈالی اور اتفاقاً فریہ نکلی تو ظاہر کافی نہ ہوگا اور احتیاط یہ ہے کہ کس قدر فریہ  
 سی خود کہائی اور کچھ بطور بدیہ دی اور کچھ صدقہ کری اور احتیاط یہ ہے ایک  
 ثلث بدیہ کری اور ایک ثلث فقراء و مسکین کو بطور صدقہ دی اور نہ  
 الحال منی میں جو بڑی ہوتی ہیں اور انہیں غالباً بلکہ دایماً مردان طائفہ  
 سودان کہ جو حوالی منی میں رہتی ہیں لی جایا کرتی ہیں تو انکو دینا جائز  
 نہیں ہی اس وجہ سے کہ ایمان بلکہ اسلام اس طائفہ کا معلوم نہیں ہی  
 لہذا چاہی کہ پہلی تھوڑا سا گوشت اپنی لئی رکھے لی بعد کسی فقیر موسن کو

جان جانور ذبح کرنا

جان جانور ذبح کرنا

جان جانور ذبح کرنا

حجاج میں ستر حصہ دیکھ کادی اور ایک ثلث اپنی بعض برادران  
 ایمانی کو دیکھ کر اگرچہ حصہ فقرا اور حصہ برادران ایمانی جدا کیا ہو بعد  
 اسکی صبا جان صدقہ و دہیہ اپنا اپنا حصہ سودان کو دیدین تو کچھ نقصان  
 نہیں ہی اور اگر قبل ان احتیاطوں کی اتفاقاً طایفہ سودان دیکھ چکر یا  
 لوٹ کر یہی سن تو باعث بطلان ذبح ہدی اور سبب موجب اعادہ ہواگان  
 اگر خود سی کوئی شخص اس طایفہ کو دیدی تو بنا بر احتیاط حصہ فقرا  
 کا پہلے شخص ضامن رہیگا اور جو شخص ذبح ہدی پر قاور نہ ہو اسی چاہی  
 کہ دس روزی رکھی تین دن ایام حج میں رکھی اور شات روزی بعد گھر  
 پہنچنے کی پس تین روزی تو ساتویں سی نوین تک پی در پی حجت  
 حج میں رکھی اور اگر ساتویں کو روزہ رکھنا ممکن نہ ہو تو آٹھویں نوین تا حج  
 روزہ رکھی اور ایک روزہ منی سی جب مراجعت کری تب رکھی لیکن  
 احوط یہ ہے کہ اس صورت میں علاوہ ہفتم و نہم کی بعد مراجعت کی منی  
 سی تین روزی متوالی رکھی یعنی جس روز کوچ کری منی سی اس روز  
 اور دو دن بعد اسکی روزہ رکھی اور قصد کری کہ ان پانچ روز میں جو  
 تین روزی مطلوب خدا ہوں وہی بدل ہدی ہیں اور اگر آٹھویں تا حج  
 روزہ نہ رکھی تو اس صورت میں نوین کو بھی نہ رکھی بلکہ تمام مراجعت منی صبر کری  
 اور منی سے اگر تینوں روزی پی در پی رکھی مگر احوط یہ ہے کہ ان تین

روزوں کی رکھنی میں تعجیل کری اگرچہ شہر یہ ہے کہ ماہ ذی الحجہ میں جس وقت چاہی و سوقت ان روزوں کو رکھ سکتا ہے اور وہ سات روزی کہ جو مکان پر پہنچ کر کہنا چاہی احوط یہ ہے کہ ان کو بھی پی و پی رکھی گو وہ جو اسکا معلوم نہیں ہوتا اور اگر ان تین روزوں کی بعد صبح ہدی پر قادر ہونو احوط یہ ہے کہ ہدی کو صبح کری اور سحبات ہدی یہ ہیں کہ ہدی میں پہلی اونٹ کو اختیار کری بعد اوسکی گائی بعد گائلی کو سفند اور چاہے کہ ہدی نہایت فریبہ ہو اور اگر اونٹ یا گائی ہو تو ماہہ ہو اور اگر بہیر یا بکری ہو تو نر ہو اور مستحب ہے کہ اگر شتر کو نخر کری تو چاہی کہ اوسی کٹر کی اوسکی دونو ہاتھ زانوسی بازہ دی اور وہنی جانب خود کھڑا ہو اور چہری یا نیزہ یا خنجر اوسکی گودال گلوین ماری اور وقت صبح یہ دعا پڑھی وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مَّا سَلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمُوتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللَّهِ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ پس نخر یا صبح کری اور بھی اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي اور ہی کہ خود قربانی کری اور اگر صبح کرنا نہ جانتا ہو تو جو شخص کہ صبح کرتا ہے اوسکی ہاتھ پر ہاتھ رکھدی تیسرا واجب سر کا منڈانا ہی یا تقصیر کرنا

پران اور نہ ہو

پران جائز و ناجائز

پران و نحر

وہی و نحر

پران و نحر

بیان جن و شیطان

یعنی کسی قدر سر کے بال منڈانا یا شارب لینا یا ناخن کاٹنا مگر عورت اور  
 خنثی کو سر منڈانا یا برہنہ نہیں ہے اور اس شخص کے لئے کہ جس نے گوند اور  
 یا کسی اور چیز سے اپنی سر کے بال جوڑوں کی دھبہ جھالی ہوں یا وہ شخص  
 جس نے سر کے بالوں کو پکی کر کے باندھ لیا ہو یا گوند لیا ہو یا جس نے پہلی پہل ج  
 کیا ہو تو احوط یہ ہے کہ سر منڈائیں اور تقصیر کریں اور یہ نیت کری کہ  
 سر منڈانا ہوں یا ناخن کاٹتا ہوں کہ یہ ہے ایک فرض ہے فی ایض حج تمتع  
 سی قریب الی اللہ اور بہتر ہے کہ جو شخص سر منڈائی والا ہو یا ناخن کاٹنے والا  
 ہو وہ بھی نیت کری اور جس وقت حج کنندہ حلق یا تقصیر کرتا ہے تو اس پر  
 وہ چیزیں حلال ہو جاتی ہیں کہ جو سب احرام کی حرام ہوئی تھیں وشکا  
 و بوی خوش اور جانا چاہی کہ بنا بر شہر اطہر رمی و فوج اور حلق میں شرب  
 لازم ہے اور اگر کوئی شخص مخالفت کری اور فوج کورمی پر مقدم کری یا  
 حلق کو فوج یا رمی پر مقدم کری پس اگر از روی فراموشی ایسا کیا ہے تو  
 مضائقہ نہیں رکھتا ہے اور اگر عمدہ ایسا کیا ہو تو وہی بنا بر شہر اعادہ واجب  
 نہیں ہے مگر اسکی دلیل میں کلام ہے اور اگر ممکن ہو تو احتیاطاً اعادہ کری  
 اور جس صورت میں عید کی دن خلق یا تقصیر بھول جائے اور مٹی سی روانہ  
 ہو چکا ہو تو اسی خلق یا تقصیر کے لئے مراجعت واجب ہے اور اگر مراجعت  
 ممکن نہ ہو تو جس مقام پر واروی وہیں خلق کری اور بشرط امکان بالونکو

رہا

منیٰ میں پہنچدی اور جس صورت میں منیٰ میں مراجعت کری تو بعد حلق  
اعادہ طواف واجب ہے اور مستحب ہے کہ سر منڈائی کی وقت رو قبلہ  
ہو اور جانب راست پیشانی کی طرف سے ابتدا کری اور اس عاکورہ  
اللّٰهُمَّ اعْطِنِي بِكُلِّ شَعْرَةٍ تُؤْمَرُ اَيُّومَ الْقِيَامَةِ اور سنت ہے کہ  
بالوگو منیٰ میں اپنی خیمہ کی مقام پر دفن کر دی اور احوط ہے کہ طواف سر  
ویش شارب سے ہی بال منڈائی اور ناخن بھی کٹوائی \*

**فصل پانچویں پرانین ہون امور کی کہ جو بعد ادائی**  
مناسک منیٰ واجب مستحب ہیں اس فصل میں دو مقصد ہیں پہلا مقصد  
بیان واجبائین ہی طواف زیارت و نماز طواف سعی و طواف نسا  
اور نماز طواف نسائی منیٰ کی مکین آنا واجب ہے اور جس منیٰ حج تمتع  
کیا ہے اوسی گیارہویں تک مراجعت میں تاخیر کرنا جائز ہے اور گیارہویں  
سے زیادہ تاخیر میں اختلاف ہے احوط یہ ہے کہ گیارہویں سے زیادہ تاخیر نہ کرے  
اگرچہ جواز تاخیر گیارہویں تک بلکہ آخر ذی الحجہ تک بعید نہیں ہے اور جائز ہے  
کہ عرفات و مشعر و منیٰ پر طواف سعی کا مقدم کرنا جائز نہیں ہے مگر جسی بعد از  
مراجعہ کہ معطیہ طواف سعی کا بجا لانا ممکن نہ ہو اوسی جائز ہے کہ سعی طواف  
قبل عرفات و مشعر و منیٰ بجائے مثل اسکی کہ نسواں کو حیض و نفاس  
کا گمان ہو یا جسوقت حجاج منیٰ سے پہرین تو بسبب ازحام طواف نسا

واجب مستحب ہیں



بسم الله الرحمن الرحیم

سرپرست و مشاور ہو اسی صورت میں اظہار یہ ہے کہ طواف وسیعی کی تقدیم  
 و توفیق عمرات و شعروہنی پر ہو سکتی ہے مگر بعضی علماء اس حالت میں ہی  
 تقدیم کو منع فرمائی ہیں پس احوط یہ ہے کہ اگر صاحبہ عذر تقدیم سعی طواف  
 کری تو شرط مکان اس طواف وسیعی کا ایام شریقی میں اعادہ کر لے  
 اور اگر ممکن نہ ہو تو آخر ذی الحجہ تک جب ممکن نہ ہو اعادہ کر لی اور اگر جائز ہو کہ تا  
 آخر ذی الحجہ طواف وسیعی ممکن نہ ہوگی تو بلا اشکال تقدیم واجب ہے مگر احوط یہ  
 کہ اپنی طرف سے نائب ہی مقرر کری تو کیفیت زیارت و نماز وسیعی  
 بحث عمرہ میں مذکور ہو چکی ہے اور بعد ہی الانی اس طواف کی مع نماز اور بحال  
 سعی کی بابت صفا و مروہ اس شخص پر جو کچھ بعد حلق محرمات سعی باقی رہا  
 تھا اوچھین سی خوشبو حلال ہو جاتی ہے مگر صید و نسوان حرام رہیں گی اور  
 بعض علمائی فرمایا ہے کہ بحر و طواف اور نماز طواف خوشبو حلال ہو جاتی ہے  
 لیکن مراعات قول اول احوط و اقویٰ ہے اور بعد طواف نسوا و نماز طواف  
 کہ اس طواف کی یہی کیفیت مثل طواف سابق کی ہے عورت حلال ہو جاتی ہے  
 اور وہ صید کہ بسبب احرام حرام ہوا تھا حلال ہو جاتا ہے مگر چونکہ حرمت صید  
 حرم کی بنفسہ ہے اور بسبب احرام یہ صید حرام نہیں ہوتا ہے اس کی حرمت  
 بدستور رہی گی اور احوط یہ ہے کہ قبل طواف النساء خوشبو سی اجتناب  
 کری اگرچہ اقویٰ جواز ہی پس حج کنندہ حج تمتع کو تین مرتبہ میں بتدریج

محرمات احرام حلال ہوتی ہیں پہلی مرتبہ بعد حلق دوسری مرتبہ بعد سعی مابین صفا و مروۃ تک مرتبہ بعد نماز طواف النساء اور جاننا چاہی کہ طواف النساء اگرچہ واجب ہی اور بی طواف کی عورت اسپر حلال نہیں ہوتی گر علمائین مشہور ہی کہ یہ طواف ارکان حج سی نہیں ہی تیس ترک اس طواف کا عمدہ اشل ترک طواف زیارت یا طواف عمرہ نہیں ہی کہ باعث فساد حج یا عمرہ ہو بلکہ جو شخص ترک طواف نسائے اگری او سپر ذرا جہا ہی کہ طواف نسائے بجا لائی اور جب تک اس طواف کو نہ بجا لائیگا عورت او سپر حلال نہوگی یہاں تک کہ بنا بر احوط عقد کرنا یا عقد پر گواہی دینا بھی جائز نہوگا مقصد دوسرا یہ ان سب طواف زیارت و سعی و طواف نسائین ہی بہتر یہ ہی کہ بشرط امکان روز عید بعد اعمال منی کی کہ معظمہ میں مراجعت کری اور اگر نہو سکے تو گیارہویں کو مراجعت کری اور احوط یہ ہی کہ گیارہویں سی زیادہ تاخیر نہ کری بدون عذر کی اوصفت ہی کہ غسل کر کے متوجہ مسجد الحرام ہو اور ذکر خدا زبان پر جاری رکھو محمد وال محمد پر صلوات بھیجی اور جبوقت در مسجد پہنچی یہ دعا پڑھی اَعِیْتِیْ عَلٰی نُسُکِیْ وَسَلِّمْنِیْ لَہٗ وَسَلِّمْنِیْ اِلٰی اللّٰہِ ثُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مَسْئَلَةً اَلْعِیْلِلِ الذَّلِیْلِ الْمُعْتَرِفِ بِذَنْبِہٖ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ فَاَنْتَ اَنْ تَرْجِعَنِیْ بِحَاجَتِیْ اِلَیْکَ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَالْبَدَلُ بَلَدُکَ

بہترین طریقہ زیارت

در بیان

وَالْبَيْتُ بَيْنَكَ جِئْتُ أَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَأَوْفَرُ طَاعَتِكَ مُتَّبِعًا  
لَا مَرُوكَ رَاضِيًا الْقَدَرُكَ أَسْأَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمُضْطَرِّ إِلَيْكَ  
الْمُطْبَعُ لَا مَرُوكَ الْمُشْفِقُ مِنْ عَذَابِكَ الْخَائِفُ لِعُقُوبَتِكَ أَنْ  
تُبَلِّغَنِي عَفْوَكَ وَتُجَيِّرَنِي مِنَ النَّارِ بِوَجْهِتِكَ بَعْدَ كُلِّ حَجْرٍ اسود  
کی قریب جا کر حج اسود سی ہاتھ مس کری اور حج کو بوسہ دی اور جو  
اعمال طواف عمرہ میں بجا لیا تھا اونہیں بجا لائی اور تکبیر کہی اور نہایت  
کر کی جسطرح پر طواف عمرہ میں مذکور ہو چکا ہی اوسی آداب سی شات  
شوط طواف بجا لائی اور کیفیت اس طواف اور نماز کی اور سعی اور طواف  
نسائی اوی نہج پر ہی جو کہ سابق ازیں طواف سعی عمرہ میں مذکور ہو چکی  
ہی فصل چہٹی بیان میں اسکی کہ شبہا ایام تشریق منی میں  
رہی جو وقت حج کنندہ معظمہ میں بروز عید طواف سعی کی لئی جائی تو  
اوپر مذکور واجب کیا زبورین آشب رہنی کی لئی منی میں مراجعت کری اور  
جس شخص نے احرام میں صید یا عورت سی پر میر نکیا ہو اوی تیرہویں  
شب ہی منی میں رہنا واجب ہے اور جسنی صید عورت سی پر میر نکیا ہو  
اوی بارہویں تاریخ بعد زوال شمس منی سی کوچ کرنا جائز ہی اور اگر اتفاقاً  
بارہویں تاریخ کوچ نہ کری اور تیرہویں شب آجای تو او شش کو رہنا ہی واجب  
ہو جائیگا اور تیرہویں تاریخ کو رمی ہی لازم ہوگی اور جو وقت رات آجائی تو

بیان ہاتھ

رہینگی

رہنی کی نیت کرنا واجب ہے اور مقدار حد کہ جس قدر شب کا بسر کرنا سنی  
 میں لازم ہے یہ ہے کہ تا بعد نصف شب سنی میں رہی پس اگر بعد نصف شب  
 سنی ہی کوچ کری تو مضائقہ نہیں ہے اور احوط یہ ہے کہ قبل طلوع صبح  
 داخل مکہ نہ ہو اور جو شخص کہ سنی میں شب کا رہنا ترک کری اسی بعوض شب  
 ایک گوسفند کفارہ میں دینا واجب ہے اور احوط یہ ہے کہ جو شخص سنی میں  
 شب کا رہنا سو کری یا سب جاہل مسئلہ ہونی کی ترک کری حکم انکا  
 مثل اسکی ہی جو عدا ترک کری اور چاہی کفارہ میں ایک گوسفند فوج کری  
 اور اس طرح احوط ہے کہ جو شخص معذور ہو سنی میں رہنی ہی وہ بھی کفارہ دے  
 ہر چند جو معذور ہی گنہگار نہ ہو گالی یعنی جو شخص صاحب عذر ہو مثل اسکی کہ  
 خوب بیمار ہو یا کسی دوسرے بیمار دار ہو یا خوف تلف مال رکھتا ہو یا شبان  
 یعنی ونبیان چسپنے والا ہو یا صاحب سقایت ہو یعنی حجاج کو پانی پلایا  
 ہو مگر علان دونو پر یعنی شبان اور صاحب سقایت پر بطا ہر فدیہ واجب  
 نہیں جانتی اور اس طرح فدیہ لازم نہیں اوپر جو سنی میں نہ رہی مگر کہ عظیمہ  
 میں تمام شب عبادت میں بسر کری اور بجز کار ضرورے مثل کہانا کھانی یا پانی  
 پینی کی یا تجدید وضو کی غیر از عبادت کسی امر میں متوجہ نہ ہو اور سختی کہ  
 جسوقت کہ سنی جانی لگی تو یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ بِكَ وَتَقَاتُ  
 وَبِكَ اُمْتُ وَلَكَ اَسَلْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ فَيَعْمَ الرَّبُّ

بیان خوب بی جرم

بیان خوبی

وَنِعَمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعَمَ النَّصِيرِ \*

فصل سالتون بیان وجوب رمی جمرات و کیفیت اعمال تجبه  
 میں کہ جنہیں مہنی میں بجا لانا سنت ہی اور اس فصل میں دو مقصد ہیں  
 مقصد پہلا بیان واجبات میں ہی وہ ایام کہ جسکی شب کو حج کنندہ  
 مہنی میں رہنا واجب ہے چاہی کہ دن کو رمی جمرات ثلاثہ بترتیب بجا لا  
 یعنی پہلی رمی جمرہ اولی کری بعد جمرہ وسطی پر بعد جمرہ عقبہ پر رمی کری  
 پس اگر ترتیب میں فرق واقع ہو تو جس قدر فرق ہو وہی اوسکا اعادہ کری  
 ہاں اگر چارسنگہ رمی جمرہ پر مار چکا ہو بعد اسکی مشغول رمی وسطی ہو تو مانع  
 ترتیب نہ ہوگا بلکہ بعد فراغ رمی جمرہ وسطی تین سنگہ رمی اور لگاوی اگرچہ بقتضا  
 احتیاط یہ ہے کہ اعادہ کری اور واجبات رمی مناسب مہنی میں مذکور ہو چکی ہیں  
 اور اگر کوئی شخص رمی جمرات پہول جاوی تو اوسی چاہی کہ مکہ معظمہ سنی ہر  
 مہنی میں اگر رمی جمرات بجا لاوی اور اگر اوسے یاد نہ آئی یہاں تک کہ مکہ حسی چلا  
 جائے تو سال آئندہ چاہی کہ خود یا نائب اوسکا بجا لای اور جو شخص بضر  
 ہوا اور اسی یا اوسے ہو کہ تابقای وقت رمی پر قدرت نہ ہوگی تو اوسکی  
 طرف سے دوسرا شخص رمی کر سکتا ہے اور بعد صحت اعادہ لازم نہ ہوگا  
 لیکن احوط یہ ہے کہ اگر صحیح ہو جائے اور وقت رمی باقی ہو تو اعادہ کری  
 اور اگر ممکن ہو تو یہ صورت کری کہ مریض سنگہ رمی اپنی ہاتھ میں لی اور

دوسرا شخص اسکی عوض سی لگاوی اور اگر کوئی شخص عہد ترک کرے  
کری تو بنا بر شہر واقوی جج اوسکا فاسد نہوگا اور بعض علمائی فرمایا ہے  
کہ سال آئندہ قضای جج احوط ہی اور شبکو روز گذشتہ تا روز آئندہ کے  
لئی رمی کرنا جایز نہیں ہی مگر اوس شخص کو جایز ہی کہ کسی قسم عذر ہو  
کہ دن کو رمی اوسی ممکن نہو تو وہ شبکو رمی کر سکتا ہی اور اگر کوئی شخص  
دوسرے دن تک رمی بہولا رہی تو اوسی چاہئی کہ پہلی قضائی سابق  
بجالاتی بہر اوسدن کی رمی واجب بجالاتی

پہلے پیش ہی

مقصد دوسرا بیان مستحبات منی میں مستحب ہے کہ تین دن یعنی  
گیارہوین بارہوین تیرہوین تک منی میں رہی اور منی ہی نہ نکلی بہا تک کہ  
طواف مستحب کے لئی ہی نہ جائی اور جب جمرہ اول اور دوم رمی کری تو رو  
بقبلہ ہو اور جمرہ دست راست کی طرف ہو اور حمد و ثنائی الہی بجالاتی ہو  
محمد وآل محمد پر صلوات پہچی پس تہوڑا سا الگی بڑھی اور دعا کری اور یہ  
اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ بَعْدَ اسکی تہوڑا سا الگی بڑھی اور دعائی سابق وقت  
رمی جمرہ پڑھی اور جہ وقت سنگریزی لگائی تو اللّٰهُ آگے بڑھی اور وقت  
رمی جمرہ عقبہ چاہئی کہ پشت قبلہ کی طرف ہو اور منی میں تکبیر کہنا بنا بر مذہب  
مشہور مستحب ہے مگر بعض علما واجب جانتی ہیں پس احوط یہ ہی کہ منی میں  
یا کسی اور مقام پر پہنچ کر تکبیر کہنا ترک نہ کری اور منی میں بعد پڑھ نماز و نکی کہنا

تکلیفاتی در نماز

بیان طواف و دعاء

چاہی ابتدائی ظہر روزِ عید اور بنا بر مشہور و تکیہ یہ سی اللہ اکبر اللہ  
 اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر علی ما ہدینا  
 ولہ الحمد علی ما اولانا و رزقنا من بھیمہ الا نعام اور بعض  
 روایتوں میں طرح وار وہی کہ بعد تکبیر سوم واللہ الحمد اللہ اکبر علی ما  
 ہدینا اللہ اکبر علی ما رزقنا من بھیمہ الا نعام اور بعض روایتوں  
 میں بریادتی الحمد للہ علی ما ابلانا وار وہی اور اگر بارہویں تاریخ  
 منی سی کوچ کری تو سنت ہی کہ ۱۲ سنگریزی منی میں دفن کری اور سب  
 ہی کہ ان ایام کی نماز نامی واجب و سنتی مسجد خیف میں پڑھی اور حدیث  
 وار وہی کہ جو شخص سو رکعت نماز مسجد خیف میں پڑھی قبل اسکی کہ وہ یا نسبی ماہر  
 جای حق تعالیٰ شتر بر سکی عبادت کا ثواب و سی عطا فرماتا ہی اور جو شخص  
 شتر مرتبہ سبحان اللہ کہی او سکی نامہ عمل میں ایک بندہ آزاد کر نیکا ثواب لکھا  
 جاتا ہی اور جو شخص سو مرتبہ لا الہ الا اللہ کہی تو ثواب اسکا مثل و شخص  
 کی ہی کہ جسنی ایک آدمی زندہ کیا ہو اور جو شخص سو مرتبہ الحمد للہ کہی  
 ثواب اسکا برابر ہوگا او سکی جسنی خراج عراقین راہ خدا میں تصدق کیا ہو  
 خاتم کیفیت طواف و دعاء اور بیان شجبات میں کہ جنہیں  
 مکہ سی نکلی اور مدینہ منورہ پہونچی تک بجا لانا چاہی اگر یہ شخص شتر طواف  
 واجب و رسمی اور طواف نسا بجا لایا ہی تو منی سی مکہ معظمہ میں طواف و دعاء

کافی

لمی اسی مراجعت کرنا مستحب ہے اور چاہئے کہ قبل از کوچ جبہ امت نماز  
 مسجد خیف میں بجالاتی اور جسوقت مکہ میں پہنچی سنت ہی کہ خانہ کعبہ میں داخل  
 خصوصاً وہ شخص کہ جسنی پہلی پہل حج کیا ہو اور حدیث میں وارد ہے کہ خانہ کعبہ  
 میں داخل ہونا رحمت خدا میں داخل ہونا ہے اور خانہ کعبہ سی نکلنا گناہوں  
 سی باہر آنا ہے اور خداوند عالم اس شخص کو تمام عمر گناہوں سی محفوظ رکھتا ہے  
 اور گناہان گذشتہ اسکی بخشیدتا ہے اور سنت ہے کہ خانہ کعبہ میں داخل ہونے کی  
 لمی غسل کری اور پیرہنہ داخل خانہ کعبہ ہو اور قبل داخل ہونے کی دو نوحلقہ در  
 پیر کر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اَلْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَقَدْ قُلْتَ  
 وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ اَمِنًا فَاَمْنِيْ مِنْ عَذَابِكَ وَاجِرْنِيْ مِنْ سَخَطِكَ  
 بعد اسکی داخل ہو اور یہ کہی اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ اَمِنًا  
 فَاَمْنِيْ مِنْ عَذَابِكَ عَذَابِ النَّارِ پس در میان دو نوشتونو نمائی سنگ  
 سرخ پر دو رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت میں بعد حمد سورہ حم سجده پڑھے اور  
 دوسرے رکعت میں بعد حمد بعد آیات سورہ حم سجده آیات قرآن کی تلاوت کری  
 اور گوشہ ہائی کعبہ میں ہی نماز پڑھے بعد اسکی لوہس رکن پر آئے کہ جس میں  
 حجر اسود اور اپنی شکم کو اوہس رکن سیس کری اور ستون کی گرد پھری اور  
 اپنی پیٹ کو اور پیٹ کو ستون سیس کری اور جب خانہ کعبہ سے نکل کے  
 پہنچی آوی گو سیٹھ ہی کو دست چپ کے جانب رکھا کہ قریب خانہ کعبہ رکعت

در بیان

در بیان

در بیان



تکرات ابتدای روز

چاہی ابتدائی ظہر روز عید اور بنا بر مشہورہ تکبیر یہ سی اللہ اکبر اللہ اکبر  
 اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر علی ما ہدینا  
 ولہ الحمد علی ما اولانا ورزقنا من بھیمہ الا نعام اور بعض  
 روایتوں میں اس طرح وارد ہے کہ بعد تکبیر سوم وللہ الحمد اللہ اکبر علی ما  
 ہدینا اللہ اکبر علی ما ورزقنا من بھیمہ الا نعام اور بعض روایتوں  
 میں بزیادتی الحمد للہ علی ما اولانا واروی اور اگر بارہویں تاریخ  
 منی سی کوچ کری تو سنت ہے کہ ۱۲ سنگریزی منی میں دفن کری اور سب  
 ہی کہ ان ایام کی نماز ہاں واجب و سنتی مسجد خیف میں پڑھی اور حدیث میں  
 وارد ہے کہ جو شخص سو رکعت نماز مسجد خیف میں پڑھی قبل اسکی کہ وہ منی میں  
 جای حق تعالیٰ شتر بر سکی عبادت کا ثواب اسی عطا فرماتا ہے اور جو شخص  
 شتر مرتبہ سبحان اللہ کہی اسکی نامہ عمل میں ایک بندہ آزاد کرے ثواب لکھا  
 جاتا ہے اور جو شخص سو مرتبہ لا الہ الا اللہ کہی تو ثواب اسکا مثل و شخص  
 کی ہے کہ جسکی ایک آدمی زندہ کیا ہو اور جو شخص سو مرتبہ الحمد للہ کہی  
 ثواب اسکا برابر ہوگا اسکی جسکی خراج عراقین راہ خدا میں تصدق کیا ہو  
 خاتم کیفیت طواف وداع اور بیان شجبات میں کہ جنہیں  
 مکہ سی نکلی اور مدینہ منورہ پہونچی تک بجالا چاہی اگر یہ شخص شتر طواف  
 واجب اور سعی اور طواف نسا بجالا یا ہی تو منی سی مکہ معظمہ میں طواف وداع

بیان طواف وداع پیرہ

سید

لنی اسی مراجعت کرنا مستحب ہی اور چاہی کہ قبل از کوچ چہ رکعت نماز  
 مسجد خیف میں بجالاتی اور حسبوقت مکہ میں پہنچی سنت ہی کہ خانہ کعبہ میں داخل  
 خصوصاً وہ شخص کہ جسنی پہلی پہل حج کیا ہو اور حدیث میں وارد ہی کہ خانہ کعبہ  
 میں داخل ہونا رحمت خدا میں داخل ہونا ہی اور خانہ کعبہ سی نکلتا لگتا ہو  
 سی باہر تازہ ہی اور خداوند عالم اس شخص کو تمام عمر گناہوں سی محفوظ رکھتا ہی  
 اور گناہان گذشتہ اسکی بخیریتابی اور سنت ہی کہ خانہ کعبہ میں داخل ہونیکی  
 لنی غسل کری اور پابریہ داخل خانہ کعبہ ہو اور قبل داخل ہونیکی دو نو حلقہ در  
 پکر کر یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ اَلْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَقَدْ قُلْتَ  
 وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ اَمِنًا فَاَمِنْتِي مِنْ عَذَابِكَ وَاجْعَلْنِي مِنْ سَخَطِكَ  
 بعد اسکی داخل ہو اور یہ کہی اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ اَمِنًا  
 فَاَمِنْتِي مِنْ عَذَابِكَ عَذَابِ النَّارِ پس در میان دو نو ستونوں کی سنگ  
 سرخ پر دو رکعت نماز پڑھی پہلی رکعت میں بعد حمد سورہ حم سجده پڑھی اور  
 دوسرے رکعت میں بعد حمد بعد آیات سورہ حم سجده آیات قرآن کی تلاوت کری  
 اور گوشہ ہائی کعبہ میں ہی نماز پڑھی بعد اسکی موس رکن پر آئی کہ حسین  
 حجر اسود اور اپنی شکل کو او س رکن سیس کری اور ستون کی گرد پھری اور  
 اپنی پیٹ کو او ر پیٹ کو ستون سیس کری اور جب خانہ کعبہ سے نکلتے  
 پہنچی آوی گو سیڑھی کو دست چپکے جانب رکھا کہ قریب خانہ کعبہ کو رکعت

وہاں تک کہ نماز

وہاں تک کہ نماز

وہاں تک کہ نماز

در بیان تعداد طواف

نماز پڑھی اور مستحب ہے کہ جب تک کہ میں رہی بہت طواف کری اور طواف حجاج  
 کی لمبی نماز نافلہ سی افضل ہی اور برابر اور ان یا مائیکلی جانب سی طواف کر نیکا بہت تواتر  
 ہی اور بہ نیابت جناب رالتماہ جناب ستیدہ اور بارہ امام علیہم السلام طواف کرنا تو  
 عظیم کہستا ہی اور حدیث صحیح میں وارد ہی کہ مستحب ہے کہ آدمی مکہ میں تیس سو ساہمہ طواف  
 کری بقدر ایام سال اور اگر تین سو ساہمہ طواف نہ ہو سکین تو تین سو ساہمہ شوط بجالو  
 یہ بہ کلون طواف اور تین شوط ہوتی ہیں اور ان شوطوں کو بعد دایام سال تمام کر کی  
 جارشوط اور بجالی لائی کہ باون شوط پوری ہو جائیں اور مکہ معظمہ میں ختم قرآن کرنا بھی  
 مستحب ہے چنانچہ حدیث میں وارد ہی کہ جو شخص مکہ معظمہ میں ختم قرآن کرے دنیا  
 سی نجا یگا گریہ کہ سپن خبر کی زیارت کر لیگا اور مقام اپنا بہت میں دیکہ  
 لی گا اور مکہ معظمہ میں اوس مقام کی زیارت سی شرف ہونا کہ جہان حضرت رسالت  
 پیدا ہوئی ہیں مستحب ہے اور جناب خدیجہ کی بھی مکان کی زیارت مستحب ہے اور  
 زیارت قبر حضرت ابیطالب علیہ السلام اور جانا اوس غار میں کہ جس میں جناب رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ ابتدای بعثت میں عبادت فرماتی تھی اور زیارت کرنا اوس  
 غار کی کہ جس میں حضرت چہی تھی کہ وہ غار کوہ ثور میں واقع ہی مستحب ہے اور جانا  
 چاہی کہ جو شخص مکہ معظمہ میں رہتا ہی اوسی مستحب ہے کہ عمرہ مفردہ  
 بجالی اور اعتبار فصل میں کہ ایک عمرہ سی دو عمرہ تک کس قدر فضل  
 چاہی غامسین اختلاف ہے ایک جماعت کثیر اسکی قائل ہیں کہ فاصلہ کی حیثیت

در بیان مختلف زیارت

بہین

بجای حرام آید

نہیں ہی اور کچھ علما ایک ہینہ کی فاصلہ کو لازمہ جانی ہیں اور بعض علما  
ایک سال کا فاصلہ تجویز فرماتی ہیں اور بعض دس روز کی فاصلہ کو کافی جانتے  
ہیں اور یہ قول قوت سی خالی نہیں ہی اگرچہ سند مستند کی ضعیف ہی و  
مقام احرام سے مفرودہ کا وہ جگہ ہی جو اطراف حرم ہی قریب تر ہی کہ  
معظمہ سی اور وہ مقام فی الحال شہر و موقوف ہی اور احرام بعد چابی  
طواف اور غار طواف و سعی و تقصیر کرنا کہ سب چیزیں اس شخص پر حلال  
ہو جاتی ہیں مگر عورت اور حبوط طواف بجایا لایکا تو عورت ہی اسپر  
حلال ہو جائیگی اور جب مکہ معظمہ سی جانی لگی تو سنت ہی کہ غسل کرنی  
طواف و دعائی الائی اور ہر شوط میں ہاتھ یا بدن حجہ اسود اور رکن  
یمنانی سی س کری اور حبوط مستحار پر پہنچی دعا ہای سابق پڑھی پس حجر  
اسود کی قریب اگر شک اپنا خانہ کعبہ سی س کری اور ایک ہاتھ حجرہ اسود پر  
رکھی اور دوسرا ہاتھ خانہ کعبہ کی طرف اوٹھا کر حمد و ثناء الہی بجایا لائی اور پڑھ  
اور آل محمد پر صلوات بھیجی اور سنت ہی کہ باب حناطین سی نکلی کہ پیہ و  
رکن شامی کی مقابل واقع ہی اور چاہی کہ مکہ معظمہ میں پہر مراجعت کا قصد  
رکھی اور خدا سی طلب توفیق مراعت کری اور بسبب اس احتمال کی کہ از روی  
غفلت حالت احرام میں بعض محرمات مثل جون و پشہ مار نیکی صادر ہوئی ہو  
تو مکہ معظمہ سی وقت روانگی ایک درہم کی خری لیکن فقہ ابو نعیم کہم کری اور

اور از جمله مستحب است مگر یہی کہ راہ مدینہ سی اپنی وطن جابی تاز زیارت حضرت  
فخر کائنات و ائمہ یقیع علیہم السلام سی مشرف ہو اور حدیث میں وارد ہی  
کہ ترک زیارت جناب ختمی تاب بعد حج حضرت پر جفا ہی مولف کہتا ہی کہ  
تفصیل زیارت کی جلد ثانی کی باب زیارت میں بیان ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ  
مگر اس مقام میں کچھ آداب زیارت مدینہ بطور مختصر رسالہ حج آخوند مجلسی  
علیہ الرحمہ سی لکھی جاتی ہیں فرماتی ہیں مستحب ہو کہ ہی زیارت جناب رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وآلہ کی اور اس طرح چاہی زیارت کری جناب سیدہ علیہا السلام  
کی تین مقام میں ایک گہر میں اون معصومہ کے جہان کہ مزار شریف اون کا  
ہی متصل صریح جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی دو سکر در میان رو  
حضرت رسول خدا اور منبر او حضرت کی اور تیسرے یقیع میں نزدیک اون حضرت  
کی فرزند و نکی اور زیارت ائمہ یقیع کی ہی مستحب ہو کہ ہی اور حدیث میں ہے  
کہ پند کرو مکہ سی بعد اوسکی نزدیک ہماری آؤ اور منقول ہی کہ جو شخص زیارت  
کری امام واجب الاطاعہ کی بہشت او سپر واجب ہوتا ہی اور ثواب حج  
مقبول کا اوسی ملتا ہی اور حدیث میں تاکید زیارت میں آؤ فضائل زیارت میں  
بہت ہیں کہ جسے فرکانہ میں ہو سکتا اور جب داخل مدینہ مشرف ہو غسل داخل  
ہونی مدینہ کا کری اور پھر غسل و طہی زیارت اوس جناب کری اور باب  
خبریں سی داخل سی ہو اور جب مسجد میں داخل ہو تو کہی اللہ اعلم

در بیان زیارت و در بیان طہی

بیت حضرت رسول ص

يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ  
يَا صَفْوَةَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِينَ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ  
نَصَحْتَ لَأَمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَبَدْتَهُ حَتَّى  
أَتَاكَ الْيَقِينُ فَجَاءَكَ اللَّهُ أَفْضَلَ مَا حَزَى نَبِيًّا عَنْ أُمَّتِهِ  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلَى  
إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ كَيْسَ لِي كِي دُونَكَ  
مَلِكٌ أَيْ جَانِبِ رِاسْتِ قَبْرِ مُطَهَّرِ نَزْدِ كِ سَرِّ قَبْرِ كِ أَوْ نَزْدِ كِ كَوْثُ  
قَبْرِ كِ كَهْرِ أَمُورِ وَبِقَبْرِ كِ أَوْ رَوْشَنِ چِپِ اِیْنِ قَبْرِ كِ طَرَفِ كِ رَمِیْ اُورِ دُوشِ  
رِاسْتِ نَزْرِ كِ طَرَفِ اُورِ سِیْمِ كِیْ أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ  
الْأَشْهَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَشْهَدُ  
أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ مُحَمَّدُ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَشْهَدُ  
أَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّكَ وَنَصَحْتَ لَأَمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَبَدْتَ اللَّهَ حَقَّ عِبَادَتِهِ حَتَّى أَتَاكَ الْيَقِينُ  
وَدَعَوْتُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِأَحْكَمِهِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ  
أَدَيْتَ الدِّمَى عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ وَأَنَّكَ قَدْ رَوَّفْتَ بِالْمُؤْمِنِينَ  
وَعَلَّظْتَ عَلَى الْكَافِرِينَ فَبَلَغَ اللَّهُ بِكَ أَفْضَلَ وَأَشْرَفَ  
مَحَلِّ الْمُكْرَمِينَ أَحْمَدُ لِلَّهِ الَّذِي اسْتَنْقَذَ نَابِكَ

مِنَ الشِّرْكِ وَالصَّلَاةِ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَصَلَوَاتِ  
 مَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَعِبَادِكَ الصَّالِحِينَ وَانْبِيَاؤِكَ  
 الْمُرْسَلِينَ وَاهْلِ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِينَ وَمَنْ سَبَّحَ لَكَ يَارَبِّ  
 الْعَالَمِينَ مِنْ اَوَّلِ لَيْلٍ وَاٰخِرِ نَیِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ  
 وَاَمِينِكَ فَجَنِّكَ وَحَبِيبِكَ وَصَفِيكَ وَخَاصَّتِكَ وَصَفْوَتِكَ  
 وَخَيْرَتِكَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِهِ الدَّرَجَةَ الرَّقِیْعَةَ وَارْتِدِ الْوَسِیْلَةَ  
 مِنْ الْجَنَّةِ وَابْعَثْهُ مَقَامًا حَمُودًا یُعْطِیْهِ بِهِ الْاَوَّلُونَ وَا  
 الْاٰخِرُونَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَلَوْ اَنْهَضُوا اَذْطَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ  
 جَاؤُكَ فَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوْجَدَا  
 اللّٰهُ تَوَابًا رَحِیْمًا وَاِنِّ اَتَيْتُ نَبِیَّكَ مُسْتَغْفِرًا تَائِبًا مِنْ  
 ذُنُوْبِیْ وَاِنِّ اَتُوْجَّهْ بِكَ اِلَى اللّٰهِ رَبِّیْ وَرَبِّكَ لِیَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِیْ  
 اور اگر حاجت رکھتا ہوں پیغمبر کے طرف اور منہ قبلہ کی طرف کری اور ہاتھ اپنی  
 طرف آسمان کی بلند کری اور حاجت اپنی خدا سی طلب کری کہ ہمارا دعا  
 برآوی گی اور یہ دعا اوس حال میں پڑھی اَللّٰهُمَّ اِلَیْكَ الْجَائِئُ اَمْرِیْ  
 وَاِلَیْكَ اَمْرُ مُحَمَّدٍ عِنْدِكَ وَرَسُوْلِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَآلِہِ  
 اَسَدَتْ ظُہُورُہُ وَالْقِبْلَةُ الَّتِیْ رَضِیْتَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ  
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَسْتَقْبَلْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّ اَصْبَحْتُ لَا اَمْلَکَ لِنَفْسِیْ

حاجت طلب کرنا دعا پڑھنا





نہایت اہم و عزیز

الطَّاهِرَةُ الْمَظْلُومَةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَضْعَةَ النَّبِيِّ وَرَحْمَةَ  
 اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ بَعْدَ أَوَّلِي الْوَلَدِ صَلِّ عَلَى أُمِّتِكَ وَأَبْنَتِ نَبِيِّكَ  
 وَزَوْجَةِ وَصِيِّ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ تَزِيلُهُمْ فَوْقَ زُلْفَى عِبَادِكَ  
 الْمَكْرُمِينَ مِنْ أَهْلِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ضَيْقُكُمْ يَسْجُو حَاجَتُكُمْ هُوَ  
 خَدَّاسِي طَلِبُكُمْ كَرِي وَأَوْجِبُ بَقِيْعٍ مِنْ جَاوِي جِلْسَةِ نَاسِي پَاکِ پُہنی اور ساتھیہ  
 خضوع اور خشوع کی متوجہ ہوا اور غسل زیارت کری اور رحمت طلب کری پس  
 گریان ہو و دخل ہو و لا صبر کری جب تک کہ اوی رقت آوی پس جب داخل ہو  
 و ہمنان پاؤں الی رکعی اور اپنی تین ضریح مقدس پہونجادی اور بوسہ لے  
 ضریح کا اور برابر قبر ائمہ کے کھڑا ہوا و رکعی السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيُّمَّةَ الْمُهَنْدِ  
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ التَّقْوَى السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَجْمَعَةً عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا  
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ الْقَوَامُ فِي الْبَرِيَّةِ بِالْقِسْطِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ  
 أَهْلَ الصَّفْوَةِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْجَنَّةِ أَشْهَدُ أَنَّكُمْ قَدْ  
 بَلَغْتُمْ وَنَصَحْتُمْ وَصَبَرْتُمْ فِي ذَاتِ اللَّهِ وَكَلِّتُمْ وَأَسْبَغْتُمْ  
 إِلَيْكُمْ فَغَفَرْتُمْ وَأَشْهَدُ أَنَّكُمْ الْأَيُّمَّةُ الْوَأَشِدُّونَ الْمُهَنْدِيُّونَ  
 وَأَنَّ طَاعَتَكُمْ مَفْرُوضَةٌ وَأَنَّ قَوْلَكُمْ الصِّدْقُ وَأَنَّكُمْ دَعَوْتُمْ  
 فَلَمْ تُجَابُوا وَأَمَرْتُمْ فَلَمْ تُطَاعُوا وَأَنَّكُمْ دَعَايْتُمُ الدِّينَ وَأَنَّكُمْ كَانُوا  
 الْأَرْضَ وَلَمْ تَرَوْا الْوَابِعِينَ اللَّهُ يَنْسُخِكُمْ فِي أَصْلَابِ كُلِّ مُطَهَّرٍ

وَيَنْقُلُكُمْ مِنْ أَرْحَامِ الْمُطْمَرَاتِ لَمْ تَدَّ تَسْكُمُ أَيْهَا هِلِيَّةُ  
 أَجْمَلَاءُ وَلَمْ تَشْرِكْ فِيكُمْ فِتْنُ الْأَهْوَاءِ طِبْتُمْ وَطَابَ  
 مَنَبَتُكُمْ مَنْ بَكِمُ عَلَيْنَا دِيَانُ الدِّينِ فُجَعَلَكُمْ فِي بُيُوتِ  
 إِذْنِ اللَّهِ أَنْ تَرْفَعَ وَيُذَكِّرَ فِيهَا اسْمُهُ وَجَعَلَ صَلَوَاتِنَا  
 عَلَيْكُمْ رَحْمَةً لَنَا وَكَفَّارَةً لِدُنُوبِنَا إِذَا خَارَكُمْ لَنَا وَطِيبَ  
 خَلْقِنَا بِكُمْ وَمِمَّا مَنَّ بِهِ عَلَيْنَا مِنْ وَلَايَتِكُمْ وَكُنَّا عِنْدَهُ  
 مُسْلِمِينَ بِفَضْلِكُمْ مُعْتَرِفِينَ بِتَضَدِّيقِنَا بِأَيْكُمْ وَهَذَا  
 مَقَامُ مَنْ أَسْرَفَ فِي أَخْطَاءِ وَاسْتَكَانَ وَأَقْرَبَ مَا جَنَى فِي  
 رَجَائِهِ مَقَامِهِ الْخَلَاصُ وَأَنْ يَسْتَنْقِذَهُ بِكُمْ مُسْتَنْقِذُ  
 الْهَلِكِ مِنَ الرَّدَى فَاكُونُوا لِي شُفْعَاءَ فَقَدْ وَفَدْتُ إِلَيْكُمْ إِذَا  
 رَغِبَ عَنْكُمْ أَهْلُ الدُّنْيَا وَاتَّخَذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوءًا وَاسْتَكْبَرُوا  
 عَنْهَا يَا مَنْ هُوَ قَائِمٌ لَا يَسْهُوُوا وَدَائِمٌ لَا يَلْهُوُ وَ مُحِيطٌ  
 بِكُلِّ شَيْءٍ لَكَ الْمَنْ بِمَا وَفَّقْتَنِي وَعَرَّفْتَنِي بِمَا اقْتَضَى  
 عَلَيْهِ إِذْ صَدَّقْتَنِي بِعِبَادَتِكَ وَجَهَلُوا مَعْرِفَتَهُمْ وَاسْتَحَقُّوا  
 بِحَقِّهِمْ وَمَالُوا إِلَى سِوَاهُمْ فَكَانَتْ الْمِنَّةُ لَكَ وَمِنْكَ عَلَى مَعَ  
 اقْوَامٍ خَصَصْتَهُمْ بِمَا خَصَصْتَنِي بِهِ فَلَكَ الْحَمْدُ إِذْ كُنْتُ  
 عِنْدَكَ فِي مَقَامِي هَذَا مَذْكُورًا مَكْتُوبًا وَلَا تَحْرِمْ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله

مَا رَجَعْتُ وَلَا تَخَيَّبَنِي فِيْهَا دَعَوْتُ بَعْدَ اَوْسَلِيْ وَاهْنَا حَسَارِ  
 اِسْمَا قَبْرِ پُر کھی اور دعا کری تضرع سی بعد اوسکی بائین رخسار اپنی کو قبر  
 پر رکھی اور حق سبحانہ تعالیٰ سی سوال کری بحق اون حضرت کی کہ وہ نضر  
 کو شفیع اوسکا کری پس آٹھ رکعت نماز پڑھی ہر ائم کی لئی دو دو رکعت نماز  
 اور یہ وہ نضر کا کرا اور بعد نماز کی دعا ہامی منقول پڑھی وگرنہ جو دعا کری  
 ہی اور جب دعا کری منین کو اپنی سہا تہ شریک کری اور بعد اوسکی قرآن مجید  
 پڑھی اور یہ قیوم اور ان حضرات کا کری وسطیٰ و نکی تعظیم کے اور جانی کہ نجی  
 نفع ملی گا اس ہدیہ کا ان حضرات اور انکو مجبسی نفع نہو گا پس جو جنت  
 کہ ہودی خدا سی طلب کری کہ انشاء اللہ تعالیٰ برآویگی \*

باب آٹھواں بیان نکاح اور ستعہ میں اور اس میں پانچ مطلب  
 مطلب پہلا بیان میں فضایل تزویج کی کتاب حلیۃ المتقین  
 لکھا ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ اخلاق انبیاسی  
 دوست رکبنا عورتوں کا اور فرمایا گمان نہیں رکبتا میں کہ کسی کا ایمان پاوہ  
 ہو مگر یہ کہ محبت عورتوں کی اوسی زیادہ ہو اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ  
 فی فرمایا کہ جو کہ عورت کو اپنی عقد میں لاتی ہے نصف دین کی حفاظت کرتا ہی دوسرے  
 نصف میں احتیاط کرنا چاہی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فی فرمایا کہ  
 اچھی نچین معلوم ہوتا مجھی کہ دنیا اور جو کچہ کہ دنیا میں ہی رکھوں میں اور ایک

وہی آواز

باب در بیان نکاح

مطلب اول

رات بی عورت کی سوونہیں پہ فرمایا کہ دو رکعت نماز کہ کہ خدا پڑتا ہی بہتر  
 ہی اوس نماکہ خدا سی کہ تمام رات تو کو نمازین پڑھی اور دنو نکور وزہ رکھی اور  
 حدیث میں حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ تین عورتیں خدمت  
 حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آئیں ایک فی کہا شوہر میرا گو  
 نہیں کہا ہی دوسر فی کہا شوہر میرا خوشبو نہیں سونگتا ہی تیسر فی کہا  
 کہ شوہر میرا عورتوں سی نزدیک نہیں کرتا ہی حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام باہر  
 آئی اور غصہ سی ردای مبارک زمین پر کہنچتی تھی میرا نہ پرگنی اور حمد و ثنا  
 خدا کی اور فرمایا کہ سو اسطی جماعت میرا صحاب کی گوشت نہیں کھاتی ہیں  
 اور خوشبو نہیں لگاتی ہیں اور نزدیک عورتوں کی نہیں جاتی ہیں میں گو  
 کہا تا ہوں اور خوشبو سونگتا ہوں اور نزدیک عورتوں کی جاتا ہوں جو کہ طریقہ  
 میرا نہیں چاہتا ہی مجھسی نہیں اور حدیث میں منقول ہی کہ ایک عورت خدمت  
 حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آئی اور شکایت کی کہ شوہر میرا مجھے  
 نزدیک نہیں کرتا حضرت صلوات اللہ علیہ آئی فرمایا کہ تو اپنی تین خوشبو  
 کر کہ وہ تیری پاس آئی کہا کہ کوئی خوشبو مینی نہیں چھڑی اور ہر طرح  
 تین خوشبو کیا مینی مگر وہ مجھسی دوری کرتا ہی حضرت فی فرمایا کہ اگر وہ  
 جانتا کہ کیا ثواب ہی تیری پاس آئی میں تو دوری نکرتا پاس فرمایا کہ جب  
 وہ متوجہ تیری طرف ہوتا ہی دو فرستہ اوسکو گھیر لیتی ہیں اور ثواب مثل اس

نفساں

چشمہ

رکبتاہی کہ تلواریں کی راہ خدا میں جہاد کرتا ہی پہر جب تجھسی جماعت  
 کرتا ہی گناہ او سکی گرتی ہیں سطر ح کہ چھسی پی گرتی ہیں درخت سی پہر  
 جب غسل کرتا ہی گناہوں سی پاک ہوتا ہی اور کتاب جمال الصالحین میں ہے  
 کہ جو کوئی ترس پریشانی سی ترک تزیوج کری ساتھ خدا کی بدگمان  
 ہو کہ فرمایا خدائی اگر پریشان ہونکاح کرو کہ غنی کرونگا میں تمہیں اور جو  
 کوئی اپنی اقربا میں سی کیسا واسطی رضامی اور صلہ رحم کی بیاہ کری  
 خدا تاج ملک اور پادشاہت کا او سکی سر پر کہی اور جو کوئی کسی غریب  
 بیاہی اوس جماعت میں سی ہو کہ خدا روز قیامت نظر رحمت انہر رکبتا  
 ہی اور سعادت مرد کی یہہ ہی کہ لڑکی نہر شوہر کی حایض ہو اور جو کوئی  
 مفارقت میں زن و شوہر کی کوشش کری غضب لعنت خدا میں  
 گرفتار اور دوزخ میں معذب ہو اور جو کوئی زن و شوہر کی صلاح میں کوشش  
 کری اجر بزرگ شہید پائی اور جو قدم کا اوٹھائی اور جو کلہ کہی ایک سب  
 کی عبادت کہیں معہ ونون کی روزوں اور راتوں کی نمازوں کی اور حدیث  
 صحیح میں حضرت صادق علیہ السلام سی نقول ہی کہ جو کہ نکاح کری واسطی  
 حسن جمال یا واسطی مال کی دونوں سی محروم ہی اور اگر واسطی دیندار  
 اور او سکی صلاح کی چاہی خدا مال جمال او سکودیتا ہی اور کتاب  
 حلیۃ المتقین میں ہے جسکا حاصل مضمون یہہ ہی کہ حضرت امیر المومنین

بیان تہذیب و  
 اخلاق

تہذیب و  
 اخلاق

علیہ السلام سے منقول ہی ایسی عورتی نکاح کرو کہ گندم گون اور فراخ  
پشانی اور سیاہ چشم اور بزرگ سیرن اور میانہ قدم ہو پس اگر نیا ہونے کو  
مہر اوسکا جیسی لے اور احادیث ثابت ہوتا ہی کہ ایسی عورت کرو کہ مثل تمہار  
ہو اور گردن اوسکی خوشبو ہو اور گوری ہو اور دست شوہر ہو اور صاحب  
ہو اور اپنی اقربا میں عزیز ہو اور وسطی اپنی شوہر کی زینت اور بشت کری او  
اور ونسی شرم کری اور جو کچھ شوہر اوسی کہی سنی اور جو کچھ کہی اطاعت کری اور  
جب شوہر اوسی خلوت کری شوہر جو کچھ کہی انکار نہ کری اور شوہر سی ایسا نہ  
لےشی کہ وہ تکلیف سی جماع کری اور احادیث سی ثابت ہوتا ہی کہ بدترین  
تمہاری عورت نہیں وہ عورت ہی کہ اپنی قوم میں دلیل ہو اور شوہر پر مسلط ہو  
اور بچی نہ جنی اور کینہ در ہو اور اعمال قیمہ کی پروا نہ کری اور جب شوہر نہ بناو کری  
اور اپنی تین اور نوکود کہاسی اور جب شوہر آئی اپنی تین چہپائی اور بات  
اوسکی نہ سنی اور اطاعت اوسکی نہ کری اور جب شوہر اوسی خلوت کری مائ  
بری اونٹ کی انکار کری اور عذر شوہر کا قبول نہ کری اور اوسکی تفصیر سی  
گذری اور احادیث سی ثابت ہوتا ہی کہ سنت ہی کہ راکو تریو ج واقع ہو  
مطلب و سر احکام نکاح دائم میں جان تو کہ نکاح قسم پر  
ایک نکاح دائم دوسرا نکاح منقطع جسکو تنعہ کہتی ہیں اور عقد دائم لفظ  
انکحت اور زواج و ونسی جسکو ہی واقع کر سکتا ہی لیکن دو لفظ

مطلب و سر

احکام نکاح

بہرینہ

بہرینہ

سی اجرائی صیغہ اولیٰ ہی اور لفظ نکاح اور ترویج موافق مشہور کی متعدی  
 بطرف مفعول ثانی کلمہ من کی ساتھ ہوتا ہی لیکن قرآن مجید اور لغت میں متعدی  
 بنفس تے توسط حرف جار کی وارد ہی اور قرآن میں لفظ ترویج متعدی باکی  
 ساتھ ہی آیا ہی کمال رعایت احتیاط یہہ ہی کہ ان سب صورتوں سی اجرا  
 صیغہ کری اگرچہ اقویٰ یہہ ہی کہ تعدیہ بنفس یعنی بیواسطہ حرف بلا و غنہ کافی  
 ہی اور کچھ اشکال سمین نہیں ہی اور اگر عورت بالغہ عاقلہ رشیدہ کا ولی یعنی  
 باپ یا دادا موجود ہو او سکواپنی اختیاری عقد کرنا محل اختلاف ہی  
 احوط یہہ ہی کہ بی اجازت ولی عقد نہ کری بلکہ عورت اور ولی دونوں کی رضا  
 سی عقد واقع ہو اور مخفی نہ ہی کہ عقد نکاح بلکہ اور عقود مثل بیع اور اجارہ  
 میں ضروری وقوع ایجاب اور قبول ساتھ لفظ ماضی کی اور احوط عقد  
 ایجاب کی ہی قبول پر ہر عقد میں اور عقد نکاح اور متعہ چاہی کہ عربی  
 میں ہو اگر ممکن ہو اور جائز ہی بغیر عربی حالت عذر میں یعنی جب ما یا ثانی نہ ہو  
 پس اگر شخص عشر جانتا ہو تو وہ صیغہ جاری کری اور دوسرے شخص یا شخص کو  
 کہ عربی نہیں جانتا ہی عبارت صیغہ تعلیم کری اور ضروری فوراً کہ ایسا صیغہ لگا  
 سطر حسنی کہ کوئی کلام دوسرا ایجاب اور قبول کی درمیان میں نہ آوی اور نہ سکوت  
 طویل ہو لیکن تنفس اندر سفرہ اور مانند انکہ برنی عیاققہ نہیں ہی اور قبل تمام ہونی  
 صیغہ ایجاب کی صیغہ قبول لکھا ہوتا شروع نہ کری اور ضروری صیغہ میں قصد

یعنی کہ تلفظ سی صیغہ انکحت کی عقد واقع ہو جاتا ہی اور ضروری  
 جو شخص وکیل ہو اعراب اور تہ اور مخارج حروف کو بطور صحیح ادا کری اور  
 الفاظ غلط نہی اور اگر ایک حرف کو صیغہ سی عدا یا سہواً غلط کہی کہ تغیر  
 معنی میں واقع ہو تو عقد باطل ہی اور چاہی کہ وکیل نابالغ اور بیہوش  
 مجنون اور سفید اور مجرم نہ ہو اور جو الفاظ کہ دلالت کری وکیل معین کرنی  
 پر کافی ہی خواہ کہی تجھ کو وکیل مقرر کیا مینی خواہ کہی تو وکیل ہمارا ہی  
 خواہ مانند ان الفاظ کی اور عسرے ہونا ان الفاظ کا ضرور نہیں ہی اور وکیل  
 کو صیغہ قبول و کالت کا لازم نہیں ہی فعل کافی ہی اور ضرور نہیں تعیین  
 مقدار مہر کی عقد دائم میں لیکن متجب ہے اور اگر تعیین نہ کریں تو مہر مثل  
 قرار یا پیکا اور اگر وقت اجزائی صیغہ مہر معین کریں اور مختلف قسم کے  
 سکے راجح ہوں تو تعیین سکے کی بھی کریں اور وکیل ہونیکی وقت اور وقت  
 نکاح حضوری گواہونکی لازم نہیں ہی اور واضح ہو کہ عورتین ہند کے  
 خصوصاً دیہات کی بسبب افراط شرم کی تعیین وکیل میں اقرار زبانی نہیں  
 کرتی ہیں سکوت و نکاح کافی ہوگا اگر بارہ ہوں اور اگر علم ہو یا معلوم ہو  
 کہ بارہ نہیں تو صیغہ فضولی بدون وکالت ہو سکتا ہی پس اگر بعد  
 اجزائی صیغہ رضا واقع ہو اور عورت اور مرد کو حال جاری ہونی صیغہ  
 فضولی کا معلوم ہو تو یہ صیغہ کافی ہوگا اور در صورت عدم رضایکار ہوا

یعنی نکاح

یعنی غائب ہونے میں



اور سب سے پہلے کہ قبل پڑھنی صیغہ کی خطبہ پڑھی اور اقلہ الحمد للہ تک کہنا کافی ہے  
 اور خطبہ نکاح کی بہت ہیں ازراجملہ ایک یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ اَقْرَارًا بِنِعْمَتِهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اِخْلَاصًا بِوَحْدَانِيَّتِهِ  
 وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ بَرِيَّتِهِ وَعَلَىٰ اَصْفِيَائِهِ مِنْ عَشَرَتِهِ  
 اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ كَانَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيَّ اَلَا نَامِرُ اَنْ اَغْنَاهُمْ بِاُحْلَالِ  
 عِنِ الْحَرَامِ فَقَالَ سُبْحَانَهُ وَانْكُحُوا اَيُّهَا سَيِّدُكُمْ وَالصَّالِحِينَ  
 مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ اِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ  
 وَاللّٰهُ وَاَسِعَ عَلِيمٌ جَانِ کہ اجرائی نکاح کی بہت شقوق ہیں کہ ذکر سب  
 شقوق کی صیغوں کا موجب تطویل ہے اور میں سے بعض شقوق بیان ہو  
 ہیں پہلی شق یہ ہے کہ وکیل عورت کا روکی وکیل کی ساتھ صیغہ جاری  
 کری اگر عورت اور مرد دونوں بالغ ہوں اور اس شق کو چند صورتوں سے  
 پڑھنا جائز ہے اگرچہ احوط یہ ہے کہ سب صورتوں سے پڑھی اور بعض صورتوں  
 بقدر کیفائے مکور ہوتی ہیں صورت پہلی وکیل عورت کا کہی اَنْتَ کَی  
 مُوَكَّلَتِی مُوَكَّلَکَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ پھر وکیل مرد کا بلا فاصلہ کہے  
 قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكَّلَی عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ صورت دوسرے وکیل عورت کا  
 کہی اَنْتَ کَی مُوَكَّلَکَ مُوَكَّلَتِی عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ وکیل مرد کا کہے  
 قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِمُوَكَّلَی عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ صورت تیسری وکیل

نکاح

شقوق

مهر و کاهن

عورت کا کہی انکحت مَوکَلَتی مِنْ مَوکَلَتِ هَذَا عَلَى الْمَهْرِ  
 الْمَعْلُومِ وَکِل مَرَوَکَاهی قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمَوکَلِّی هَذَا عَلَى الْمَهْرِ  
 الْمَعْلُومِ صَوْرَتِ چوتھی وکیل عورت کا کہی انکحت نفس مَوکَلَتی  
 وَکَالَةً عَنْهَا وَعَنْ أَبْنَاهَا مَوکَلَّتْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ وَکِل مَرَوَکَاهی  
 قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِمَوکَلِّی عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ صَوْرَتِ پانچویں وکیل  
 عورت کا کہی زَوَجْتُ مَوکَلَتی مَوکَلَّتْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ وَکِل مَرَوَکَا  
 کہی قَبِلْتُ التَّرْوَیجَ لِمَوکَلِّی عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ صَوْرَتِ چھٹی وکیل  
 عورت کا کہی زَوَجْتُ مَوکَلَّتْ مَوکَلَتی عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ وَکِل مَرَوَکَا  
 قَبِلْتُ التَّرْوَیجَ لِمَوکَلِّی عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ صَوْرَتِ ساتویں وکیل  
 عورت کا کہی زَوَجْتُ مَوکَلَتی مِنْ مَوکَلَّتْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ لَمَرَوَکَا  
 کہی قَبِلْتُ التَّرْوَیجَ لِمَوکَلِّی عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ صَوْرَتِ آٹھویں وکیل عورت  
 کہی زَوَجْتُ مَوکَلَتی بِمَوکَلَّتْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ وَکِل مَرَوَکَا کہی قَبِلْتُ  
 التَّرْوَیجَ لِمَوکَلِّی عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ صَوْرَتِ نوین وکیل عورت کا کہی  
 انکحت زَوَجْتُ مَوکَلَتی مَوکَلَّتْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ وَکِل مَرَوَکَا  
 کہی قَبِلْتُ النِّکَاحَ وَالتَّرْوَیجَ لِمَوکَلِّی عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ -  
 صیغہ فضولی بدون وکالت عورت کی طرف سے کہی انکحت فلانة فلانا  
 عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ مَرَوَکَلَّتْ مَوکَلَّتْ کہی قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِفُلَانٍ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ

مهر و کاهن

پہ جیسا طاعت کی طرف سے کہی ذوجت فلائنا علی المهر المعلوم  
 اور مرد کی طرف سے کہی قبلت التزوج لئلا ین علی المهر المعلوم اور بہتر  
 یہی کہ عورت کی طرف سے کہی انکحت ہا ایاہ علی المهر المعلوم اور مرد کی طرف سے  
 کہی قبلت لہ علی المهر المعلوم اور ضمیر سے مراد منکوحہ و نکاح ہون شق و شق  
 یہی کہ خود عورت اور مرد صیغہ جاری کرین پہلی عورت کہی انکحت لنفسی  
 من نفسک علی المهر المعلوم یہ مرد کہی قبلت النکاح لنفسی علی المهر  
 المعلوم تیسری شق یہی کہ وکیل عورت کا مرد کی ساتھ صیغہ پڑھے  
 پس وکیل عورت کا کہی انکحت موكلتی منك علی المهر المعلوم جواب میں  
 اسکی مرد کہی قبلت النکاح لنفسی علی المعلوم چوتھی شق یہی کہ عورت  
 اور مرد دونوں نابالغ ہوں اور باذن ولی عقد واقع ہو وکیل عورت کا ولی  
 ہی انکحت بنت موكلی من ابن موكلك علی المهر المعلوم وکیل مرد کی  
 ولی کا کہی قبلت النکاح لابن موكلی علی المهر المعلوم پانچویں شق یہ  
 کہ عورت نابالغ اور مرد بالغ ہو تو وکیل عورت کی ولی کا کہی انکحت بنت موكلی  
 موكلك علی المهر المعلوم وکیل مرد کا کہی قبلت النکاح لموكلی علی المهر  
 المعلوم یہی شق یہی کہ عورت بالغہ اور مرد نابالغ ہو وکیل عورت کا  
 مرد کی ولی کی وکیل سی کہی انکحت عوتکتی من ابن موكلك  
 علی المهر المعلوم وکیل مرد کی ولی کا کہی قبلت النکاح

النِّكَاحُ لَا يَنْبَغُ عَلَى الْمَكْرُ الْمَعْلُومِ بِمَا تَوْبَنَ شَقٌّ بِهِ  
 كَمَا أَلْفَسَ مِنْهُ بَعْضُ الْمُؤَلَّفِينَ وَالْمَكْرُ الْمَعْلُومُ بِمَا تَوْبَنَ شَقٌّ بِهِ  
 وَتَوْبَنُكَ أَوْ كَيْلُكَ بِمِثْلِ بَوَالِغِ عَوْرَتِكِ كَبِيٍّ أَلْفَسَ مُؤَلَّفَتِي  
 مُؤَلَّفَتِي عَلَى الْمَكْرُ الْمَعْلُومِ بِمَا تَوْبَنَ شَقٌّ بِهِ بَوَالِغِ عَوْرَتِكِ بِمَا فَاصِلُ  
 كَهَيِّ قَبْلَتْ النِّكَاحُ لِمُؤَلَّفَتِي عَلَى الْمَكْرُ الْمَعْلُومِ أَوْ بِمَا تَوْبَنَ شَقٌّ بِهِ  
 صِغُونَيْنِ تَنْهَاهُ لَفْظُ قَبْلَتْ أَوْ بِمَا تَوْبَنَ شَقٌّ بِهِ عَلَى الْمَكْرُ الْمَعْلُومِ كِي عَلَى الصَّدَقِ  
 الْمَعْلُومِ كَمَا جَازَ بِهِ مَطْلَبُ مَسِيرِ امْتِنَاعٍ مِنْ جَانِ تَوْبَنَ شَقٌّ بِهِ  
 أَوْ بِمَا تَوْبَنَ شَقٌّ بِهِ أَوْ بِمَا تَوْبَنَ شَقٌّ بِهِ أَوْ بِمَا تَوْبَنَ شَقٌّ بِهِ  
 قَاطِعٌ هِيَ أَوْ كَوْنِي آيَةٍ مَسْخُوحَةٍ كَرِيوَالِي هِيَ آيَةٍ كِي تَازِلَ نَهْنِ هِيَ كَوْنِي  
 كَمَا تَقَا سَمِيرَ سِي ظَاهِرٌ مَوْتَاهِي أَوْ حَلَالٌ هِيَ نَاسِئَةٌ كَاسْنِيوَالِي كَتَبَ  
 سِي هِيَ مِثْلُ جَمْعٍ مِنْ الصَّحِيحِينَ أَوْ مَسْنَدُ أَحْمَدَ حَنْبَلٍ وَغَيْرِهِ سِي ثَابِتٌ هِيَ  
 جِنَا نَحْمُ صَحِيحُ تَرْذِي مِنْ رَوَايَتِ هِيَ كَمَا لِكِ شَخْصٍ نِي اِهْلَامِ مِنْ سِي  
 ابْنِ عَمْرٍ سِي حَالِ سَمْعَةٍ كَالِوَيْحِيَا ابْنِ عَمْرٍ كَمَا كَدَهْ حَلَالٌ هِيَ اَوْ سِ شَخْصٍ  
 نِي كَمَا كَدَهْ هِيَ بَابِ نِي تَوَاوَسْكَوْ مَنَعَ كَمَا هِيَ ابْنِ عَمْرٍ كَمَا تَوَيْتَا كَدَهْ  
 اَكْرِي سِي بَابِ نِي اَوْ سِي مَانَعَتِ كِي اَوْ كَمَا اَوْ سَكُوْ نَحْمُ خَدَانِي اَيَايْنِ  
 تَرْكَ كَرُونِ سَنَتِ نَحْمُ كَوَاوَرِ تَابِعِ هُونِ اِنِّي بَابِ كِي قَوْلَا اَوْ رَوَايَتِ سَمْعٍ  
 كِي حَلَالٌ هِيَ كِي كَانِي سَمْعَةٍ كِي كَرُونِ خَلِيفَةُ ثَانِي عَمْرٍ ابْنِ اَهْلَامِ كَمَا هِيَ

مِنْ  
مَكْرُ الْمَعْلُومِ

وَالْمَكْرُ الْمَعْلُومِ

مُتَعَتَانِ كَانَتَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ وَإِنَّا أَحْزَمُهُمَا يَعْنِي وَتَوْبِ  
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زمانہ میں حلال تھی اور میں اون کو  
 حرام کرتا ہوں اور جلال الدین سیوطی فی تاریخ الخلفاء میں بیچ فصل  
 اولیات عمر کی لکھا ہے کہ عمر پہلا وہ شخص ہے کہ جس نے پڑھنا تراویح کا  
 ماہ رمضان میں مقرر کیا اور پہلا وہ شخص ہے کہ جس نے متعہ کو حرام کیا اسی  
 ثابت ہوتا ہے آخر عہد ابو بکر تک تراویح نہ تھی اور متعہ حلال و جاری تھا  
 کسواطیکہ اگر متعہ عہد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حرام ہو گیا ہوتا تو  
 غیر پہلی حرام کر نیوالی نہ بھرتی اور تمام عہد ابو بکر اور بعض عہد عمر میں جاری  
 کیونکہ رہتا جان تو کہ شرط ہے متعہ میں معین کرنا مدت کا کہ کئی دن کی  
 ماہ یا کئی سال ہی اور معین کرنا مہر کا ہے اور عورت کا مسلمان ہونا چاہیے  
 ہی عورت کا فہ اور بت پرست اور دشمن اہلبیت علیہم السلام سی مگر یہ تو  
 اور نصرائیسی متعہ کرنی میں اختلاف ہے مشہور جواز ہی مگر منع کری نہ  
 اور گوشت خوک اور باقی محرمات سی اور مکروہ متعہ فاحشہ سی اور باکرہ سی  
 بی اجازت باہمی متعہ نہ کری احتیاطاً اور صیغہ متعہ لفظ انکھت نیاز و  
 یا متعت سی ہوتا ہے پس اگر مرد و زن خود صیغہ ٹہین تو عورت کہی  
 مَتَعْتُكَ نَفْسِي فِي الْمَعْلُومَةِ بِالْمَبْلُغِ الْمَعْلُومِ مَرَّةً  
 قَبْلَ الْمَتَعَةِ لِنَفْسِي اور اگر دونوں طرف کیل ہو وکیل عورت کا کہی

پیش

مرد و عورت

پیش

مَتَّعْتُ نَفْسَ مُوَكَّلَتِي مِنْ مُوَكَّلِكَ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ بِالْمَبْلَغِ  
 الْمَعْلُومِ وَكَيْلُ مَرْوَكَا هِيَ قَبْلَتْ الْمُتْعَةِ لِمَوْكَلِّي أَوْ أَرُو كَيْلِ عَوْرَتِكَ  
 هُوَ أَوْ مَرْوَا صَالَةً پُڑھی تو وکیل عورت کا ہی مَتَّعْتُكَ نَفْسَ مَوْكَلَّتِي  
 فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ مَرْوَا هِيَ قَبْلَتْ الْمُتْعَةِ لِنَفْسِي عَلَى  
 الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ أَوْ أَرُو أَرُو كَيْلِ شَخْصٍ وَكَيْلُ هِيَ مَرْوَا عَوْرَتِ دُونِ كَيْلِ طَرَفٍ  
 تَوْ شَخْصٍ پھلی عورت کی طرف سے کہی مَتَّعْتُ نَفْسَ مُوَكَّلَتِي مُوَكَّلِي فِي  
 الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ پھر خود کہی بُو کَالِت مَرْوَا قَبْلَتْ  
 الْمُتْعَةَ لِمَوْكَلِّي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ

مطلب چوتھا نکاح کثیر نہیں مخفی نہ رہی کہ کثیر غیر کی نکاح  
 سی حلال ہوتی ہے اور شرط اس نکاح میں ایجاب اور قبول و اجازت  
 دینا لونڈیکی مالک کا اور یہی اذن و نیازن آراو یعنی بی بی کا اور زیادہ  
 و لونڈیسی نہ ہو اگر شوہر آزاد ہے اور زیادہ چار لونڈیسی نہ ہو اگر شوہر غلام  
 ہے اور بعض علما کا قول ہے کہ نکاح لونڈیسی جائز نہیں الا بضرت  
 کہ زن آزاد میسر نہ ہو اور ترک میں خوف و قوع زنا ہو اور اس صورت میں ایک  
 سی زیادہ عقد نہ کری اور جس کثیر کو خرید کری وہ ہلا نکاح حلال ہے  
 عدو بہی اس میں معین نہیں ہے جس قدر چاہی خرید کری اور اونی جلاع  
 کری جائز ہے بیان تحلیل کا کثیر تحلیل کرنی سی مالک کی حلال ہو

مُتَعَتَانِ كَانَتَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ وَأَنَا أُحَرِّمُهُمَا يَعْنِي رَوَوْهُ  
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زمانہ میں حلال تھی اور میں ان کو  
 حرام کرتا ہوں اور جلال الدین سیوطی فی تاریخ الخلفاء میں بھی فصل  
 اولیات عمر کی لکھا ہے کہ عمر پہلا وہ شخص ہے کہ جس نے پڑھنا تراویح کا  
 ماہ رمضان میں مقرر کیا اور پہلا وہ شخص ہے کہ جس نے متعہ کو حرام کیا اسی  
 ثابت ہوتا ہے آخر عہد ابوبکر تک تراویح نہ تھے اور متعہ حلال و جاری تھا  
 کسواطیکہ اگر متعہ عہد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حرام ہو گیا ہوتا تو  
 غیر پہلی حرام کر نیوالی نہ ہوتی اور تمام عہد ابوبکر اور بعض عہد عمر میں جاری  
 کیونکر رہتا جان تو کہ شرط ہے متعہ میں معین کرنا مدت کا کہ کئی دن کی  
 ماہ یا کئی سال ہی اور معین کرنا مہر کا ہے اور عورت کا مسلمان ہونا پس  
 ہی عورت کا فرہ اور بت پرست اور دشمن اہلبیت علیہم السلام سی گریہ ہو  
 اور نصرائیسی متعہ کرنی میں اختلاف ہے مشہور جواز ہی مگر منع کری شرا  
 اور گوشت خوک اور مانی محرمات سی اور کمرہ متعہ فاحشہ سی اور باکرہ سی  
 بی اجازت یا پکی متعہ کری احتیاطاً اور صیغہ متعہ لفظ انکھت نیاز و  
 یا متعت سی ہوتا ہے پس اگر مرد و زن خود صیغہ پڑھیں تو عورت کہی  
 مَتَّعْتُ نَفْسِي فِي السَّكَةِ الْمَعْلُومَةِ بِالْمَبْلَغِ الْمَعْلُومِ مَرَّةً  
 قَبْلَتْ الْمُتْعَةَ لِنَفْسِي اور اگر دونوں طرف کیل ہو وکیل عورت کا کہی

جس

مرد

جس

مَتَّعْتُ نَفْسَ مُوَكَّلَتِي مِنْ مُوَكَّلِكَ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ بِالْمَبْلَغِ  
 الْمَعْلُومِ وَكَيْلُ مَرُوكَاكِهِ قَبِلَتْ الْمُتَّعَةَ لِمُوَكَّلِي أَوْ أَوْكَلِي عَوْرَتِكَ  
 هُوَ أَوْ مَرُودَا صَالَةً پُرْهِي تَوَكَّلِي عَوْرَتِكَ كَاهِي مَتَّعْتُكَ نَفْسَ مُوَكَّلَتِي  
 فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ مَرُوكَاكِهِ قَبِلَتْ الْمُتَّعَةَ لِنَفْسِهِ عَلَى  
 الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ أَوْ أَرَاكَ يَكُ شَخْصٌ وَكَيْلُ هِي مَرُودَا عَوْرَتِ دُونِ كِي طَرَفِ  
 تَوَشَّخْ هِي عَوْرَتِ كِي طَرَفِ كَاهِي مَتَّعْتُ نَفْسَ مُوَكَّلَتِي مُوَكَّلِي فِي  
 الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ پُرْخُو كَاهِي بُو كَالْتِ مَرُوقِلَتْ  
 الْمُتَّعَةَ لِمُوَكَّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ

مطلب چوتھا نکاح کینہ زمین مخفی نہ رہی کہ کینہ غیر کی نکاح  
 سی حلال ہوتی ہی اور شرط اس نکاح میں ایجاب اور قبول و رجاء  
 دینا لونڈیکی مالک کا اور یہی اذن و نیازن آرا یعنی بی بی کا اور زیادہ  
 و لونڈیسی نہوا اگر شوہر آرا وہی اور زیادہ چار لونڈیسی نہوا اگر شوہر غلام  
 ہی اور بعض علما کا قول ہی کہ نکاح لونڈیسی جایز نہیں الا بضرت  
 کہ زن آرا و میسر نہوا و ترک میں خوف وقوع زنا ہو اور اس صورت میں ایک  
 سی زیادہ عقد نہ کری اور جس کینہ کو خرید کری وہ بلا نکاح حلال ہی  
 عدوہی اس میں معین نہیں ہی جس قدر چاہی خرید کری اور اونی جلع  
 کری جائز ہی بیان تحلیل کا کینہ تحلیل کرنی سی مالک کی حلال ہو



ہی اوس شخص پر کہ جسکو تحلیل کری اور صیغہ تحلیل کا یہہ ہی کہ مالک لونڈیکا اوس شخص سی کہ جسپر حلال کرتا ہی کھی اَحَلَّتْ لَكَ وَطَى اَمَّتِي هَذَا یعنی حلال کیا مینی واسطی تیری جماع کرنا سنا ہے اسی لونڈیکی آوروہ شخص بواب میں کہی قَبِلْتُ اور شرط تحلیل کی یہہ ہی کہ جو شخص کہ تحلیل کری چاہئی کہ دیوانہ اور لڑکا اور ست اور سوتا اور بیہوش نہ ہو اور وہ شخص کہ جسکو تحلیل کری کا فر نہ ہو اور اس قسم میں تعینت کا یہی شرط نہیں ہی اور اگر اوسنی مساس کرنا یا خدمت لینا حلال کنا تو جماع کرنا جائز نہیں ہی اور اگر جماع کرنا حلال کیا ہی تو بوسہ و مساس بھی حلال ہی لکن خدمت لینا حلال نہیں ہی

مطلب ناچوان مسائل متفرقہ نکاح و متعہ میں جان تو کہ نکاح واجب اگر نفس اوسکا مشتاق ہو اسمرتبہ کہ اگر نکاح نکرے تو زنا واقع ہونیکا خوف ہو اور سنت ہی اگر خوف زنا نہ ہو لیکن بہر اور نفقہ یتقوا ہو اور حرام ہی مرد آزاد کو زیادہ چار عورت سی نکاح دائمی کرنا اور متعہ کا عدد معین نہیں ہی اور اگر نکاح کثیر سی کری تو دو کثیر سی زیادہ حرام ہی اور حرام ہی نکاح کرنا کا فہ سی اور حرام ہی عورت مومنہ کو مرد سنی سی بنا بر قول احوط مسائل متفرقہ مرد کو زنا محرم کا دیکھنا اور عورت کو مرد اجنبی کا دیکھنا دونو حرام ہیں اور مرد کو چہپنا نا اپنی بدنکا

سند نکاح

سوا می عورتین واجب نہیں ہی اور عورت کو چھپانا اپنا واجب ہی  
 اور نگاہ کرنا زن نامحرم کی موندہ اور ہاتھ پر اگر بقصد لذت ہی یا خوف فتنہ  
 ہو حرام ہی اور اگر نظر ان دونوں امر و نہی خالی ہو اس میں اختلاف ہی احتیاط  
 ترک میں ہی اور میترہ لڑکی کو بھی بنا بر احتیاط نہ دیکھنا چاہئی مسئلہ  
 نکاح دائم میں شوہر پر نفقہ دینا اور کپڑا پہنانا اور گہر زہنی کو دینا واجب ہے  
 بشرطیکہ قدرت رکھتا ہو اور زوجہ بھی طاعت کمری اور اگر نفقہ واجب یا  
 با قدرت تو قرض ذمہ میں شوہر کی رہیگا اور اگر اطاعت نکری اور امور میں  
 جنہیں اطاعت چاہئی تو نفقہ ساقط ہوگا تا وقتیکہ اطاعت کمری اور شیعہ میں  
 نفقہ واجب نہیں ہی مسئلہ نکاح دائم میں زن و شوہر ایک دوسرے کے  
 وارث ہوتی ہیں اور تبعہ میں جانبین کو ترک نہ ملیگا مسئلہ اگر مرد و زن  
 آزاد رکھتا ہو چار شب میں سی ایک ایک شب ہر ایک کی پاس رہنا چاہئی  
 اور باقی دو شب میں مرد کو اختیار ہی جہان چاہی رہی اسی طرح اگر دو مرد و  
 سی زیادہ ہو پس اگر چار عورتیں رکھتا ہو تو ہر شب ایک کی پاس رہنا  
 چاہئی عورت اطاعت نکری تو یہ حق بھی ساقط ہوگا مسئلہ اگر عورت  
 بی اذن شوہر گہر سی باہر جای یا شوہر کو بلا عذر مانع ہو مقاربت سی تو  
 نفقہ وغیرہ سی محروم ہوگی مگر مطالبہ مہر کر سکتی ہی مسئلہ ترک جماعت  
 منکوحہ دائمیہ سی چار مہینہ سی زیادہ جایز نہیں ہی

مطلب  
جہانگیر

مطلب جہانگیر یا نہیں اور عورتوں کی جو مرد و سپر حرام  
ہیں اور نکاح انکی ساتھ صحیح نہیں یہ کئی قسم پر مبنی قسم اول محرمات  
نسبی ہیں وہ تہہ ہیں پہلی ماں اپنی اور ماں کی ماں یعنی نانی اور باپ کی  
ماں یعنی دای جہانگیر تک یہ سلسلہ اور چابی و دوسرے بیٹی اور اولاد  
اوسکی جہانگیر تک سلسلہ چابی تیسرے بہن پدری ہو یا مادری ہو یا عینی ہو  
یعنی ماں باپ ایک سہون یا ایک باپ ہو دو مائیں ہوں یا ایک ماں ہو دو  
باپ ہو چوتھی بہائی کی اولاد خواہ بیٹی ہو یا نواسی ہو یا پوتی ہو یا پوچھو  
بہن کی بیٹی اور سب اولاد بہن کی چھٹی عمہ یعنی پھوپھی اپنی ہو یا مانگی یا  
باپ کی پھوپھی ہو ساقیوں خالہ اپنی ہو یا ماں باپ کی خالہ ہو قسم دوسرے  
محرمات رضاعی ہی یعنی جو سبب دودہ پلانی کی حرام ہو جائیں اگر  
عورت کسی لڑکی کو دودہ پلانی ساتھ شریط کی تو وہ ماں اوس لڑکی کے  
ہوتی ہی اور شوہر اوسکا پدر رضاعی ہوتا ہی اور فرزند ان صلبی اور رضاع  
شوہر رضعہ کی بہائی اور بہن اوس شیر خوار کی ہوتی ہیں اور اس طرح فرزند  
شکمی رضعہ کی بھی بہائی بہن رضعہ کی ہیں اور بہائی اور بہن پدر رضاع  
کی چچا اور پھوپھی طفل کی اور بہائی بہن رضعہ کی مامو اور خالہ طفل کی  
ہیں یہ سب احکام اوسوقت میں ہیں کہ سب شریط دودہ پلانی کی ہوں وہ  
چند شرطیں ہی ایک یہ کہ رضعہ اور طفل حال حیات میں دودہ پئی دوسرے

پستان کسی پیاہو پس اگر دو کسی ظرف میں دوہی اور لڑکی کو پلائی رخصت  
 نہوگا قسمی شیر خالص ہی اگر نہ میں لڑکی کی کوئی چیز مثل شکر وغیرہ ہو اور  
 دودھ او میں بل کی شکم طفل میں جائی تو رضاع نہوگا چوتھی دودھ او پس  
 عورت کا لڑکا ہونی سی ہم پہونچا ہو پس اگر بغیر حمل کی دودھ اتر ہو تو رضاع نہوگا  
 پانچویں یہ کہ دودھ عورت کا نکاح صحیح ہی ہو پس اگر دودھ زنا سی حاصل ہو تو  
 رضاع نہوگا چھٹی یہ کہ لڑکا اس قدر دودھ پی کہ استخوان او سکا سخت ہو اور  
 اور گوشت او سٹی پیدا ہو یا یہ کہ ایک رات اور دن تمام ہی یا دس مرتبہ متوالی  
 ہی بنا بر قول احوط کی اور قول مشہور یہ ہی کہ پندرہ مرتبہ متوالی ہی پس اگر لڑکا  
 سی کم ہی یعنی تین امر نہ کورسی کوئی نہ یا بجای تو رضاع نہوگا اور دس مرتبہ  
 پینا یا پندرہ پینا اس سی مراد یہ ہے کہ ہر مرتبہ سیر ہو کر ہی کہ خود سی چہوڑ دی او  
 متوالی ہی مراد یہ ہے کہ کسی او عورت نی در میان میں نہ پلا یا ہو سکا تو پینا یہ کہ  
 جو لڑکا دودھ پی دو برس سے زیادہ نہو اور بعض علمانی کہا ہی کہ دودھ پلانی و لڑکا  
 لڑکا دو برس کا نہو آٹھویں یہ کہ اگر ایک عورت دو طفل کو دودھ پلانی تو شرط یہ  
 ہی دودھ ایک شوہر کا ہو پس اگر ایک لڑکی کو پلا یا دس مرتبہ مثلاً اور دو سیر لڑکی  
 کو یہی دس مرتبہ پلا یا اگر دو نو دودھ دو شوہر سی حاصل ہوئی ہی تو حکم رضاع  
 نہوگا اور بعض علمانی کہا ہی کہ حکم رضاع ہوگا قسم قسمی محرمات مضامین  
 بین یعنی وہ عورتیں کہ جو بسبب قرابت و زوجیت کی حرام ہو جاتی ہیں

پہلی سلسلے یعنی ماں زوجہ کی اور جو ماں ہو درجہ علیٰ میں یعنی زوجہ  
 کی دادی یا نانی مثلاً دوسری بیٹی زوجہ مدخولہ کی اور جو اولاد زوجہ  
 مدخولہ کی ہو مثل پوتی اور نواسی کی اور اگر کسی عورت سے عقد کیا اور نو  
 دخول کی نہیں آئی تو ہو سکتا ہے اسکو چھوڑ کر اسکی دختر سے عقد کرے  
 تیسری زوجہ پدر کی پس جس عورت سے باپ فی یا کسی فی سلسلہ اجداد سے  
 عقد کیا ہو یا اونکی کنیز مدخول بہا ہو وہ بیٹی پر حرام ہے اور اسطرح زوجہ پدر  
 رضاعی کی چوتھی زوجہ فرزند کی اور جو سلسلہ اولاد میں ہو اسکی زوجہ کنیز  
 مدخول بہا سلسلہ بہن زوجہ کی حرام مطلق نہیں ہے بلکہ جمع دونو بہنوں  
 میں حرام ہے اگر ایک بہن کو طلاق یا وہ وفات پائی تو دوسرے بہن سے عقد  
 صحیح ہے اور اگر زوجہ بی حیات میں اسکی بہتیجی یا بہانجی سے عقد کر لی تو  
 اجازت زوجہ کی درکار ہے اور بلا اجازت زوجہ صحیح نہ ہو گا قسم چوتھی  
 وہ عورتیں جو بطلاق زنا وغیرہ کی حرام ہو جاتی ہیں یہ بھی مستعد ہیں  
 پہلی وہ عورت جو شوہر کہتی تیاعدہ شوہر میں ہو اس سے کوئی زنا کاری  
 تو وہ حرام بدی ہو جاتی ہے پہر اسکی ساتھ عقد نہیں ہو سکتا ماں اگر بی  
 شوہر عورت سے زنا واقع ہو تو باہم عقد ہو سکتا ہے دوسرے وہ عورت جسکو شوہر  
 فی طلاق رجعی کے ہو اور عدہ باقی ہو اور عدہ کی اندر کوئی شخص لا وسی نکاح  
 کرے تو وہ بھی حرام ہو بدی ہوئی ہے اگرچہ دخول نیکسا ہو بشرطیکہ جانتا ہو کہ شرع

وہ عورتیں جو بطلاق و عدہ حرام ہوتی ہیں

یہ سب حرام ہیں

میں یہ حرام ہی اور اگر نادانستہ نکاح کیا تو فقط عقد ہی حرام نہ ہوگی بلکہ بشرط  
 دخول کی حرام ہو بدھو جائیگی تیسرے وہ عورت جس کی کوئی شخص عقد کرے  
 بحالت احرام حج کی باوجود مسئلہ معلوم ہوئی اور اگر جاہل مسئلہ تھا اور نادان  
 سی عقد کیا اور دخول نہیں ہوا تو عقد باطل ہوگا اور وہ عورت حرام ابدی ہوگی  
 چوتھی وہ عورت کہ شوہر نے اس کی ساتھ لغان کیا ہو اور لغان اسکو کہتی ہیں  
 کوئی شخص اپنی زوجہ کی نسبت زنا کی دہی اور گواہ نہ ہون کہ ثابت کر سکی تو  
 حاکم شرع اونکو حکم کرتا ہے کہ اوس دوسرے پر لعنت کریں اور طریقہ اسکا بخت  
 لغان میں بیان ہوگا پانچویں جو عورت کہ گونگی یا بہری ہو اور شوہر  
 اوس کی کہی کہ تو فی زنا کیا ہے وہ عورت مجذرا اس کہنی کی حرام ہو بدھو جائی  
 ہے چھٹی یہ کہ اگر کوئی کسی شخص سے معاذ اللہ لواطہ کرے تو یان اور بہن  
 اور بیٹی مفعول کی اس شخص فاعل پر حرام ہو بدھوئی ہیں ساتویں وہ عورت  
 جسکو شوہر نے نومرتبہ طلاق دی ہو اور تفصیل اسکی بخت خلاق میں بیان  
 ہوگی آٹھویں وہ لڑکی کہ سن اوسکا نو برس سے کم ہو تو مقاربت اوس سے  
 شوہر کو حرام ہی جب تک کہ نو برس تمام ہوں پس اگر مقاربت کری اور  
 مخنچ حیض اور مخنچ بول اوسکا ایک ہو جائے یا مخنچ بول وغایط ایک ہو جائے  
 تو حرام ہو بدھو جائیگی نوین اگر کوئی شخص معاذ اللہ پہو پھی یا خالہ سی  
 زنا کا مرتکب ہو تو بیٹی اوسکی حرام ہوتی ہی

باب نوان طلاق میں جان تو کہ صحیح ہی طلاق دینا بالغ و عاقل کا  
 بقصد و اختیار بلا جبر و اکراہ پس اگر کوئی جبر کرے اور یہ شخص سبب خوف و  
 خسر کی طلاق دی تو یہ طلاق شرعی نہیں ہے اور چاہی کہ صیغہ طلاق کا  
 حضور میں دو عادلوں کی مجلس و احد میں خود یا وکیل اوسکا واقع کرے اور دو  
 عادل مجلس و احد میں متوجہ ہو کر سنیں اور دونوں سامع ہوں پس اگر غصہ  
 یا بے ہوشی میں یا بغیر قصد کی یا حضور میں ایک عادل کی یا ایک مجلس میں  
 ایک عادل کی سہامی اور دوسرے مجلس میں ایک عادل کی سہامی یا حضور  
 فقط عورتوں کی واقع کرے تو طلاق واقع نہوگی اور جس عورت کو طلاق دی  
 چاہی کہ اوسکو معین کر دی اور وہ اوسکی زوجہ دائمی ہو اور پاک ہو حیض و  
 نفاس سے اور یہ شرط جب ہے، وہ زوجہ مخولہ ہو اور شوہر اوسکا اوس شہر میں جا  
 ہو اور شرط ہے کہ جس طہرین کے طلاق دی وہ طہر واقع نہ ہو یعنی اوس طہرین  
 اوستی مقاربت نہ کی ہو اور اگر مقاربت کی ہو تو جب تک حیض نہ آئی اور وہ پھر  
 پاک نہ ہو طلاق دینا صحیح نہیں ہے اور اسی طرح اگر طلاق دی زن منکوحہ مخولہ  
 کو یا م حیض میں یا نفاس میں اور شوہر حاضر ہو اوس شہر میں تو یہ طلاق صحیح  
 صحیح نہیں ہوگی اور اگر پی در پی تین مرتبہ طلاق دی کہ اوسکی درمیان میں  
 رجوع نہ کی ہو تو نزدیک علمائے امامیہ کی ایک طلاق ہوگی اور موافق ہے  
 اہل خلاف کی تین طلاقیں ہونگی اور حقیقت میں یہ طلاق بدعت ہی

او اگر غیر مدخول ہو یا شوہر غائب ہو کہ حال طہر و حیض سی واقف نہ ہو سکے  
 تو طلاق صحیح ہی اگر ایام حیض و نفاس میں واقع ہو اور آزاد کرنا مملوکہ کا یا  
 بیع کرنا یا ہبہ کرنا یا تحلیل کرنا زن مملوکہ کا اور تمام ہنومات شعبہ کا یا تحلیل کا  
 یا بخشیدنہ بقیہ مدت کا زن متمتع بہا میں بجای طلاق کی ہی اور صیغہ طلاق  
 یہ ہی کہ کہی زوجتی زینب طالق یا ہذا طالق یا انت طالق یا زو  
 طالق اگر زوجه ایک ہی ہو اور اشتباہ واقع نہ ہو سکی والا جو لفظ ولالت کرمی تعیین  
 زوجه پر اوسکو کہی آہ اگر کسی کا وکیل ہو تو اس طرح کہی زوجہ موکل ہذا طالق  
 اور چاہی صیغہ طلاق جیسا کہ بیان ہوا واقع کری اور تاسقہ و رعیت سی عدد  
 نکری اور باوجود قدرت کی زبان سی کہی اور تحریر و شمارہ کافی نہیں اور چاہی کہ  
 لفظ صریح سی طلاق وی پس اگر کہی زوجتی طلاق یا من المطلقات  
 صحیح نہیں ہی اور اس طرح باطل ہی اگر کہی واسک طالق یا صد دلہ طالق  
 یا نصفک طالق یا سربعک طالق اور معلوم ہو کہ طلاق کی دو قسمیں  
 ہیں قسم اول طلاق بدعت یعنی وہ طلاق کہ جو شرع میں روا نہیں  
 تین ہیں پہلی یہ کہ شوہر حاضر ہو اور عورت مدخولہ کو حیض میں یا نفاس میں  
 طلاق دی یا سفر میں گیا ہو اور اتنا زمانہ نگذرا ہو کہ عورت طہر موقت سی نکلی او  
 دوئم طہر میں داخل ہو اوش شخص کا بھی طلاق دینا زن حائض کو بدعت میں  
 داخل ہی و و سئم طلاق دینا عورت کا جس طہر میں دخول کیا ہی تیسرہ میں تین

بیان طلاق

طلاق بدعت



کتاب تہذیب

کتاب طلاق

طلاق برابر دینا اسطرحی کہ بیچ میں رجوع نہ کی ہو اور محقق فی یہ تینوں صورتیں طلاق کی علی الاطلاق باطل کہی ہیں لیکن آخر کی صورت کی مطلقاً باطل ہونے میں تامل ہی قسم دوم طلاق سنت بمعنی عام یعنی وہ طلاق کہ مذہب شیعہ میں جائز ہی اوسکی دو قسمیں ہیں بائن اور رجعی بائن وہ طلاق ہی کہ جسمین ابتداء رجعت نہ ہو اور وہ پانچ عورتیں ہیں ایک زن غیر مدخولہ دوسری وہ عورت جس میں یاس کو پہنچائی ہو یعنی حیض کے دیکھنی سی یا یوس ہو اور وہ چار میں غیر قریشی اور بطی میں اور شاہدہ جس میں ان دونوں فرقہ میں سے کسی کے وہ کر کے کہ جس حیض کو نہ پہنچائی ہو چوتھی زن مختلفہ یا مبارکہ یعنی جس کی کچھ دمی کر شہر سی طلاق لی ہو جس تک وہ اوس چار کو پہنچائی نہ ہو رجوع نہیں کر سکتا پانچویں زن مطلقہ کہ جس کو طلاق دیکر رجوع کی ہو اور پہر طلاق دیکر رجوع کرے تیسرے مرتبہ جو طلاق دیگا تو پہر حرام ہو جائیگی جب تک کہ ایک شوہر اور نہ کری کہ اوسکو محلل کہتی ہیں آزاد ہو یا بندہ اور محلل میں شرط ہی نکاح دائمی کی اور مقاربت کے پس جب شوہر ثانی بلا جبر و اکراہ بشرائط معتبرہ اوسکو طلاق دی اور عدہ طلاق گذر جاوی تب شوہر اول اپنی نکاح کر سکتا ہی اور طلاق رجعی وہ ہی کہ جس میں نہ عار رجوع کر سکتا ہی خواہ رجوع نہ کری خواہ نہ کری پس اگر زن مختلفہ نے جو کچھ دیا تھا پہر لیا تو وہ طلاق رجعی کہلائیگا اسو سطلی کہ اب مرد رجعت کر سکتا ہی اور بائن ہی ہی اسو سطلی کہ ابتداء رجوع نہیں کر سکتا تھا اور طلاق

رجعی کی بہت اقسام ہیں انرا مجملہ ایک طلاق عدی ہی یعنی وہ طلاق کہ جس میں شوہر انسانی عہد میں رجوع اور وطی کری پہر جس وقت چاہی بشرائط معتبر طلاق دی دوسری طلاق سنت بمعنی خاص ہی اور وہ یہ ہے کہ عدی میں رجوع نہ کری بلکہ بعد از عہد عقد جدید کری تیسری قسم یہ ہے کہ بشرائط معتبر طلاق دی اور انسانی عہد میں رجعت اور مقاربت کری پہر طہر واقعہ سی نکاح کی بعد طلاق ہی پہر رجوع اور مباشرت کری پہر طلاق دوسری طہر میں دی پس وہ حرام ہو جائیگی اور احتیاج محلل کی ہوگی اور بے محلل کی اگر شوہر اول عقد کری اور بطور سابق تین مرتبہ نوبت طلاق کی آئی تو پہر تیسری مرتبہ محلل کی حاجت ہوگی اور بعد طلاق دینی محلل کے سی طرح پہر شوہر اول تین طلاق دی تو حرام ہو جائیگی اور اس قسم کو محقق فی شرائع طلاق عدی فرمایا اور طلاق رجعی ہر گاہ عورت کو بشرائط مذکورہ کی دی جاویں اور وہ عورت غیر سواون عورتوں کی جو طلاق بائن میں مذکور ہوین تو انشاء عہد میں رجوع کر سکتا ہی اور جب تک وہ عورت عدہ تمام نہ کرے حکم زوجیت میں ہی یعنی مستحق نان و نفقہ کی ہی اور باہم اونکی توارث ہوگا اگر انشاء عہد میں کوئی اون دونوں میں رجوع ہی اور رجوع آئی کہتی ہیں کہ شوہر انشاء عہد اوستی کہی راجعتک یا کہی مینی طلاق نہیں دی یا اوستی مقاربت کری یا بوسہ یا شہوت سی مس کری اور رجوع کرنا اسی وقت میں کہ مقاربت اوستی حرام ہو درست ہی مثل اسکی کہ زوجہ مطلقہ حائض ہو یا احرام میں ہو اور حسب طرح آگاہ کرنا

بجائے

زوجہ کا طلاق مین ضرور نہیں اسے طرح رجوع مین ہی اطلاع ضرور نہیں پس  
 اگر زوجہ غائبہ کو طلاق دی اور عید مین رجوع کر لی تو درست ہی اور گواہ کرنا  
 رجوع مین ضرور نہیں بلکہ مستحب ہے اور زوجہ کو بی بخشگی اور حالت مرض مین  
 طلاق دینا مکروہ ہے اور اگر مرض طلاق دی اپنی زوجہ کو رجعی ہو یا بائن  
 تو زوجہ اسکی ایک سال تک وارث اسکی ہوگی مگر یہ کہ اثنای سال مین  
 اوسنی دوسرا شوہر کر لیا ہو یا زوج اچھا ہو گیا ہو تو ہنوی اور حیوقت زوجہ  
 طرفی لمین کھسکا ہو یا وادی حقوق سی اسکی عاجز ہو یا آپس مین ایسی نرا  
 ہو کہ ہمد التیام اور موافقت کی باقی نہ رہی تو ایسی وقت مین طلاق دینا مستحب ہے  
 اور اگر قسم کہانی ترک وطی کی ایک مدت تک یا ظہار کرے تو بعد حکم حاکم شرع  
 کی طلاق دینا واجب ہے اور جب تک عدہ رجعی مین ہونا و نفقہ اوسکا شوہر  
 پر واجب ہے تا وقتیکہ نافرمانی نہ کری اور حرام ہی زن مطلقہ پر کہ خانہ شوہر  
 سی کہین جائی جب تک یا م عده کی تمام ہوں اور اگر کوئی ضرورت داعی ہو تو بعد  
 نصف شب کی جاوی اور قبل طلوع صبح کی آوی اور عده بائن اور عده وفات مین  
 شب باشی خانہ شوہر مین واجب نہیں اور نان و نفقہ بائن کا نہیں مگر یہ کہ  
 حاملہ ہو پس نفقہ اوسکا واجب ہے اور جس طرح مطلقہ خانہ شوہر سی نکل نہیں  
 نہیں سکتی اسے طرح شوہر پر ہی واجب ہے کہ اوسکو گہری نہ نکالی مگر یہ کہ کوئی  
 امر تازہ حادث کری کہ باعث طلال کا ہو یا ایذا سی اہل و عیال کا فصل

در بیان عده

احکام عده

فصل و شری بیان عده مین ہی عده اوس مدت کو کہ بتی مین کہ عورت  
 کو اوس مین نکاح دوسری شخص سحرام ہی اور عده کی دو قسم مین مین ایک عده  
 طلاق دوسرا عده وفات پس معلوم ہو کہ جو عورت آزاد ہو اور مدخولہ شوهر کی ہو  
 حساب عادت معین ہو تو عده طلاق اوسکا علی الاشہر تین طہر مین اسطر حصی کہ یک  
 طہر وہ ہی جسمین طلاق دی گئی ہی اگرچہ وہ طہر کامل نہ ہو بلکہ بقیہ طہر کا ہو اور  
 حیض کے بعد دوسرا طہر شروع ہوگا اور بعد دوسرے حیض کے تیسرا طہر اور چہیت طہر  
 ہی کامل ہو جایگا اور حیض دیکھی گی تو عده اوسکا تمام ہو خواہ شوہر اوسکا  
 آزاد ہو خواہ غلام اور جو عورت حائض نہ ہوتی ہو یا جو دیکھیں حائض کار کہتی  
 ہی عده طلاق اوسکا تین مہینہ مین پس اگر چاند دیکھتی ہی مثلاً طلاق دی تو  
 تین چاند کا اعتبار کری اور اگر کچھ دن چاند کی گذری تھی تو اوس قدر تیسرے  
 چاند سی ہی حساب کری مسئلہ جو عورت کہ یا نہ یا صغیرہ ہو یا بر مشہور کہ عده اوسکا  
 کچھ نہیں اور بنا بر قول سید مرتضیٰ اور ابن زہیرہ وغیرہ کی عده طلاق اوسکا  
 بھی تین مہینہ مین اور زوجہ غیر مدخولہ کا عده کچھ نہیں مسئلہ عده طلاق زن حاملہ  
 کا وضع حمل ہی خواہ لڑکا سالم پیدا ہو خواہ ناقص مسئلہ اگر زن متمتع بہا مدخولہ  
 کی مدت تمام ہو گئی ہو یا شوہر فی پیہ کردی ہو تو اوسکا عده دو حیض مین اور اگر حیض  
 نہ آتا ہو تو سنیتا ایس طرح سی کیز منکو مدخولہ اگر عادت عین رکھتی ہو تو  
 عده طلاق اوسکا دو حیض مین خواہ شوہر اوسکا آزاد ہو خواہ غلام یا بر مشہور یا نہ

بیان عده و فوات

و بطریق ظاهر معلوم ہوتا ہے کہ اور احتیاط ہی میں ہی کہ و حیض کا ملکا اعتبار کیا  
جاوی کہانی شرح اللعۃ اور اگر کثیر حیض نہ ہوتی ہو باوجودیکہ سن حیض کا کہتی  
ہو تو عده طلاق اوسکا پینتالیس دن ہیں مسئلہ اگر اثنا عده میں کثیر آزاد ہو  
جاوی تو مثل زن آزاد کی ایام عده کی تمام کری بیان عده و فوات کا یہ عده  
روز و فوات شوہر ہی ہی اور مدت اوسکی زن آزاد کی وسطی چار مہینہ و س دن ہے  
خواہ منکوحہ دائمی ہو یا متمتع بہا مدخلہ ہو یا غیر مدخلہ صغیر یا کبیرہ یا غیر یا ک  
عادت معین رکھتی ہو یا غیر معین شوہر اوسکا غلام ہو یا آزاد و کثیر منکوحہ کا عده و فوات  
بنا بر مشہور دو مہینہ پانچ دن ہی اور اگر اُم ولد تھی یعنی اپنی آقاسی صاحب  
اولاد ہوئی تھی اور اوسکا عقد کسی ہو اور شوہر مر گیا تو عده و فوات چار  
مہینہ و س دن ہی اور عده و فوات میں بنا بر مشہور حد او واجبے اور سنی  
حد اکثر زینت ہی یعنی اچھی کپڑی اور رنگین لباس نہ پہنی اور بعض علما  
فی کہا ہی سرمئی رنگ کا مضائقہ نہیں سلمی کہ زینت وستی منظور نہیں ہوتی  
اور حق یہ ہے کہ بخت رنگ میں بیکار ہی اور حد او کا مدار زینت پر ہی اور زینت  
کا حال باختلاف زمان و بلاد مختلف ہوتا ہے اور چاہی کہ خوشبو لگا  
اور اگر بسبب بصر وغیرہ کی سرمہ کی حاجت ہو تو سرمہ لگانا جائز ہی پس  
شب کی لگانی اور صبح کی پوچھ ڈالنی ہی ضرورت مرفوع ہو جا تو ایسا ہی کری  
والا اگر نکلی لگانا ہی احتیاج ہی تو نہ کہو ہی لگا سکتی ہی بقدر ضرورت

زینت

کی اور چاہی کہ نہ ہندی نہ لگائی اور جو چیز کہ باعث زینت کی ہو عرفاً و سکو  
بھی ترک لیکن کنگھی کرنا بالونین اور مسواک کرنا اور ناخن کاٹنا اور مکانات زینت  
اور نفیس مین رہنا اور اچھی فرش پر بیٹھنا حرام نہیں اور سی طرح لڑکوں اور  
خادموں کو آراستہ رکھنا حرام نہیں اور اس حکم میں سب ازواج برابر ہیں یعنی صغیر  
و کبیرہ و یائے غیر یائے کنیز و حرة و مدخولہ و غیر مدخولہ سوا کنیز مملو کہ کہ اس میں اختلاف ہے  
اور اگر زوجہ حاملہ ہو دائمی ہو یا منقطع کنیز نہ ہو یا آزاد و عدہ وفات و سکا بعد از اہلین  
ہی یعنی جو وضع حمل پہلی ہو جائی انتظار چار مہینہ و سدن گذر بیگا کری اگر آزاد  
ہو اور اگر کنیز ہو انتظار دو مہینہ یا پنج روز کا کری اور اگر یہ مدت پہلی گذر جائی  
انتظار وضع حمل کا کری بعد وضع حمل عدہ تمام ہو گا مسئلہ وہ عورت کہ جس کا  
شوہر مفقود الخیر ہو بہر حال و سکو صبر ولی ہی لیکن اگر کوئی نفقہ دینی والا و سکا  
ہو اور صبر ہی نہ کری تو حاکم شرع سی حال پنا بیان کری اور حاکم شرع حسب ط  
الید ہو یعنی قدرت تسلط رکھتا ہو ایسی وقت میں زمان مرافعہ سی چار بر تنک  
کی انتظار کا حکم دیگا اور اس میں تین اوسکی شوہر کی تلاش کریگا جس جانب کو گیا  
تھا اور اگر کوئی جانب معین نہ ہو تو چاروں طرف پس اگر خبر صحیح نہ ملی تو حاکم اوسکی  
شوہر کی طرف سی طلاق دیگا اور ولی یہی اجازت ولی کی ہی لیلی اگر ولی اوسکی  
شوہر کا موجود ہو اور وہ عورت بنا بر شوہر کے عدہ وفات کا کہیگی اور نان نفقہ یا  
انتظار کا بیت المال ملیگا پس اگر انسانی عدہ میں شوہر اوسکا آجادی اولی ہی آئے

میان عدہ حرام

شوہر مفقود الخیر

استبراء

بیان خلع و مبارات

بعد انقضای عدہ کی آوی تو زوجہ پر اختیار شود کہ نہ بیچن خواہ او سنی دوسرا شود  
 کیا ہو خواہ نہ مسئلہ جب کوئی شخص مالک ہو کنیز کا بطور خرید کی یا ہبہ یا میراث  
 تو استبراء اوسکا واجب ہے یعنی وطی نہ کری اور انتظار کری تاکہ حیض دیکھی اگر حیض نہ  
 یا انتظار کری پینتالیس دن کا اگر حیض نہ آتا ہو باجوہیکہ سن حیض رکھتی ہو اور اگر  
 کنیز مالک اول سی حاملہ ہو تو وطی اوسکی حرام نہ بنا بقول شہید علیہ الرحمہ اور با  
 انواع تمتع مدت استبراء میں مباح اور درست ہیں اور اگر دو عاقل گواہی دین مالک  
 اول فی استبراء کیا ہی یا کہ شخص دوسرا مالک یا م حیض میں ہو اسی یا دہ کنیز صیغہ یا  
 ہو یا غیرہ خواہ ہو یا مالک و سکی عورت ہو تو ایسی وقت میں استبراء مالک ثانی سی سقط  
 ہی فصل تیسری خلع و مبارات میں ہی اگر نزع و بیزاری جانب زوجہ سی  
 ہو اور وہ کچھ بطور فیدہ دیگر شوہر سی طلاق لی تو اوس کو خلع کہتی ہیں اور اگر  
 جانبین سی بیزاری ہو اور صیغہ طلاق کا واقع کیا جاوی تو اوسکو صیغہ  
 مبارات کہتی ہیں اور صیغہ طلع کا یہ ہی کہ مرد کہی خَلَعْتُکَ عَلَیْکَ ایا یہ کہی اَنْتَ  
 مُخْتَلَعَةٌ عَلَیْکَ ا اور صیغہ مبارات کا بَاءُ تِلْکَ عَلَیْکَ ا یہی اور مختلفہ بکسر  
 لام اور بفتح لام دونوں کا احتمال ہی پس دونوں طرح سی کہنا احوط ہی اور لفظ  
 بارات میں بعد راوی ہمزہ سی اور جب سوقت کہ عوض معلوم ہو تو بعد لفظ علی  
 کی اوسکو کہی مثلاً عوض ہمزہ تو کہی علی عوض لہذا المعلوم اور تا مقدر عمر  
 ضرور ہی اور وکالت طرفین سی اور ایک جانب سی ہی ہو سکتی ہی اور بعد

اور بعد صیغہ خلع کی صیغہ طلاق کا بھی ضرور ہی واقع کرنا یا نہ اس میں اختلاف  
 ہی احتیاط اس میں ہی کہ واقع ہو پس صیغہ مذکور پر اضافہ کری فانیت طلاق  
 اور بعد صیغہ مبارات کی صیغہ طلاق کا واقع کرنا ضرور ہی اور چاہی کہ کسی  
 شرط پر علق نکرے مثل اسکی کہ اگر مسافر سفر سے آئینگی تو تو مختلفہ ہی اور جو چیز  
 ایسی ہو کہ مہر میں دینا اوسکا درست ہو فدیہ میں دی سکتی ہی اور جو چیز مہر میں  
 نہیں دی سکتی فدیہ ہی اوسکا درست نہیں ہی اور حد فدیہ کی کوئی مقرر  
 نہیں جس قدر پر تر اضی طرفین کے ہو ہو سکتا ہی لیکن مبارات میں یا وقتی فدیہ کے  
 مہر ہی نہیں جایز ہی اور عین ہونا فدیہ کا اور شخص ہونا اوسکا ضرور ہی اور چنانچہ  
 کہ شوہر بالغ و عاقل ہو اور بقصد و اختیار خلع و مبارات واقع کری اور جس صورت میں  
 کہ زوجه مذلولہ غیر بایک کو خلع کری اور شوہر حاضر ہو تو یہ شرط ہی کہ عورت حیض میں نہ ہو  
 بلکہ جس طرح میں مباشرت کی تھی اس طرح نکلی کی دوسری طہ میں داخل ہو  
 ہو جیسا کہ طلاق میں گذار اور کثیر مملوکہ اور زن متمتع بہا خلع اور مبارات درست ہیں اور  
 خلع میں کراہت جانب زوجه اور مبارات میں کراہت طرفین ہی ہو پس باوجود ان  
 التیام کی اگر خلع یا مبارات کی تو صحیح نہیں اور اس صورت میں فدیہ ہی مملوکہ زوج کا  
 نہ ہو گا اور زوجه حاملہ کا خلع کرنا درست ہی اور ضرور ہی کہ دو شاہ عادل صیغہ خلع و  
 مبارات کو سنیں اور چنانچہ عورت اپنی فدیہ کو نہ پیری شوہر رجوع نہیں کر سکتا اگر  
 چہ ایام عدہ میں ہو بلکہ احتیاج عقد جدید کی ہی اور اگر در بیان عدہ کی احکام رجوع



اوچین ساقط ہی بخلاف طلاق کی کہ اوسمین زمان عدہ تک ثوارث فیما بین زوج و  
 فصل چوپہی ظہار اور ایلا اور لعان میں ہی پوشیدہ نہ ہی کہ ظہار یعنی  
 اپنی زوجہ کو اپنی ماں کی پشت سی تشبیہ دینا حرام ہی اور ہر گاہ ایسا کری گا تو وہ  
 عورت اوپر حرام ہی جب تک کہ کفارہ ظہار کا ندی آور اگر محارم نبی یا رضاعی کی پشت  
 سی تشبیہ می مثل بہن اور پوپہی کی تو اوسمین اختلاف ہی اور مشہور ہی کہ اس  
 صورت میں ہی ظہار واقع ہو جائیگا اور اگر سوامی پشت ماور کی اور کسی عضو  
 تشبیہ می تو اوسمین دو قول ہیں صاحب ہرنی فرمایا ہی کہ ظہار ہوگا اور زوجہ  
 متمتع بہا اور کینہ مملو کہ سی ظہار کی ہونی میں اختلاف ہی ایک جماعت علما  
 قائل ہیں کہ واقع ہوگا اور شرط ہی کہ زوج بالغ و عاقل نی بقصد و اختیار ظہار  
 کیا ہو اور دو گواہ عادل نی مجلس واحد میں سنا اور یا محض میں واقع نہ ہو بلکہ  
 وہ ظہر ہو کہ جس میں مقاربت کی ہو جس صورت میں کہ شوہر حاضر ہو اور وہ عورت  
 ہوتی ہو یا سن میں اون عورتوں کی ہو کہ حائض ہوتی ہیں اور اگر ظہار کو کسی شرط  
 پر موقوف کری تو آیا ظہار ہو جائیگا یا نہیں اکثر قائل ہیں کہ ہو جائیگا اور الفاظ  
 ظہار کی یہہ میں کہ مثلاً اپنی زوجہ سی کہی کہ انت علی کظہرائمی اور ہر گاہ  
 عورت سی ظہار کری تو جب تک کفارہ ندی اوسی وظی نہیں کر سکتا بجز و  
 ظہار کی جس صورت میں کہ ظہار کو معلق کسی شرط پر نکلیا ہو اور اگر مشروط ہو  
 تو بعد حصول شرط کی وظی حرام ہو جائیگی اور اگر قبل از کفارہ وظی کری

بجای

وطی کری تو دو کفارہ او سپرد واجب ہو گئی در کفارہ ظہار کا بندہ آزاد کرنا ہی  
 اور اگر نہ ہو سکی تو دو مہینی بی در پی روزہ رکھی اور اگر یہ بھی نہ ہو سکی تو شہادۃ  
 مسکین کو کھانا کھلا دے یا ان ایلا اگر قسم کھائی کہ اپنی زوجہ سیوطی نہ کرے  
 اور قصد اسکی ضرر کا ہو تو اسی ایلا کہتی ہیں اور ایلا میں شرط ہی کہ زوج بالغ و عاقل  
 ہو اور قصد و اختیار رکھتا ہو اور حریت کی شرط نہیں ہے پس ایلا ملوک سنی ہے  
 صحیح ہے اور زوج میں شرط ہے کہ منکوحہ و مدخولہ ہو پس اپنی کینہ سنی اور زن عجم و خولہ  
 سی ایلا صحیح نہیں اور زن متتبع بہا میں اختلاف ہے مشہور میان علماء یہ ہے کہ ایلا  
 متعین نہیں ہوتا اور زمانہ ایلا کی تین صورتیں ہیں ایک یہ ہے کہ کی طرح کی قید ہو  
 اسطوری کہ قسم کھا کر ہی تجہیوطی نہ کرے و نگاہ و شہری یہ ہے کہ قسم کھائی کہ یہی  
 تجہیوطی نہ کرے و نگاہ و شہری یہ کہ مدت معین کری یعنی اس طرح کہی کہ اتنی مدت تک وطی  
 نہ کرے و نگاہ پس دو خصوصیات اول میں ایلا ہو جائیگا اور تیسری صورتیں اگر مدت چار مہینہ  
 سی زیادہ ہی تو ایلا ہو جائیگا اور اگر چار مہینہ ہی یا کم ہی تو نہ ہوگا اور قسم میں  
 معتبر یہ ہے کہ قسم شرعی ہو مثل اللہ یا باللہ اور صیغہ ایلا کا مختص  
 زبان عسکرسی نہیں بلکہ جس زبان میں قسم کھائی ترک وطی پر شرائط  
 مذکورہ تو ایلا ہو جائیگا اور جب وقت مدت ایلا کی معین ہو اور اثباتی مدت  
 میں رجوع کری تو کفارہ دیگا اور اگر بعد مدت کی رجوع کریگا تو کفارہ نہیں  
 اور اگر شرائط ایلا کے محقق ہوں اور عورت مرافقہ کرے تو

بیان

بیان

تو حاکم چار مہینہ کی مہلت شوہر کو دیکھا کہ اس میں یا کفارہ دے دے یا طلاق  
 دی اور اگر نکاح کرے تو حاکم تنگی کرے گا اور سپہ اور کفارہ ایلا کا مثل کفارہ قسم ہے  
 یعنی بندہ آزاد کرنا یا دس کینوں کو کہانا کہلانا یا دس محتاجوں کو لباس پہنانا  
 اور اگر یہ تینوں امر نہ ہو سکیں تو تین روزہ کی اور پنی روزہ رکھی بیان لعان  
 اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو تہمت زنا کی لگائی سطح پر کہی کہ میں نے خود مشا  
 کیا ہے اور گواہ نہوں یا نکاح کرے فرزند کا جو پیدا ہوا ہے باوجود احتمال اسکی کہ  
 وہ لڑکا اسکا ہو اور شوہر بالغ و عاقل ہو اور وہ عورت بالغہ عاقلہ منکوحہ دائمی  
 ہو اور شوہر سوائہ زنا کی نہ ہو بلکہ عقیقہ ہو اور گونگی اور بہری بھی نہ ہو پس حد ستر  
 ساقط ہو نیکی واسطی اور لڑکی کو سبب خارج کرنیکی واسطی احتیاج لعان کی ہے اور  
 وہ عورت بعد لعان اوش شخص پر حرام ہو بدہو جائیگی اور اگر گونگی یا بہری  
 ہوگی تو بجز تہمت کی حرام ہو جائیگی اور احتیاج لعان کی نہ ہوگی اور آیا مدخولہ ہو  
 زوجہ کالعا نہیں شرط ہے یا نہیں اس میں تین قول ہیں اول یہ ہے کہ مدخولہ ہونا  
 شرط نہیں ہے دوسرا قول یہ ہے کہ مدخولہ ہونا شرط ہے تیسرا قول یہ ہے اگر  
 لعان بسبب قذف کی ہو تو غیر مدخولہ سی ہوگی اور اگر بسبب انکار ولد کی ہو  
 تو مدخولہ ہونا زوجہ کا شرط ہے کیفیت لعان حدیث صحیح میں کہ جسکو صاحب  
 جواہر الکلام وغیرہ نے ابن بابویہ علیہ الرحمہ سے اور ابن بابویہ نے اپنی اسناد سے  
 عبد الرحمن بن حجاج سے روایت کی ہے یہ ہے کہ عبت ابصری نے حضرت

خدمت جناب صادق علیہ السلام میں عرض کی اور میں اس وقت حاضر تھا کہ  
 کیونکر لعان کری مرد عورت کو حضرت نے فرمایا کہ ایک مرد مسلمان حاضر  
 ہو خدمت جناب رسولیٰ اصلی اللہ علیہ وآلہ میں اور عرض کی کہ ایک شخص  
 اپنی گہر میں گیا دیکھا کہ اس کی عورت سے ایک شخص ہم پرستہ کیا کری حضرت  
 نے اس کی طرف سے مہینہ پیر لیا اور وہ شخص چلا گیا اور اسی شخص پر یہ امر  
 گذر رہا تھا جناب صادق علیہ السلام نے پس ان دونوں کا حکم جانب خدا  
 نازل ہوا پس جناب رسولیٰ اصلی اللہ علیہ وآلہ نے بلوایا اوس شخص کو اور کہا کہ تو  
 خود دیکھا تھا اپنی عورت کی ساتھ کسی مرد کو عرض کہ اوسنی کہ ہاں حضرت  
 نے فرمایا جا اور اپنی زوجہ کو لاکہ حکم خدا تیری اور اس کی باب میں نازل ہوا  
 پس وہ گیا اور اپنی زوجہ کو لایا حضرت نے ان دونوں کو سامنے اپنی کھڑا کیا  
 اور زوجہ فرمایا کہ چار مرتبہ گواہ کر خدا کو کہ تو سچا اس میں فرمایا جناب  
 صادق علیہ السلام نے پس اوسنی ادا می شہادت کی بہ فرمایا حضرت نے  
 کہ ہر اور پرند و نصیحت کی اوسی بہ فرمایا حضرت کہ یہ پانچویں مرتبہ کہ لعنت خدا  
 تجھ پر اگر تو کاذب ہو پس کہا اوسنی بہ حضرت نے اوسی مامور فرمایا کہ ہٹ جا اور  
 فرمایا حضرت نے عورت سے کہ تو چار مرتبہ گواہ کر خدا کو کہ زوج تیرا کاذب ہی اس میں  
 حضرت نے باقی میں کہ اوسنی کہا بہر خاموش کیا اوس کو اور نصیحت ملی اور کہا کہ خود  
 کہ غضب خدا شدید ہی بہ فرمایا کہ یہ پانچویں مرتبہ کہ غضب خدا ہو تجھ پر اگر شوہر تیرا سچا

جس مرد میں کہ تجھ کو متہم کیا ہی پس کہا اوسنی بہر جدا کر دیا حضرت نے اودن  
 دونو کو ادا فرمایا کہ تم دونوں آپس میں کہی نکاح نہیں کر سکتی بعد اسکی کہ  
 ملا عنہ کیا تم دونوں فی تمام ہوی حدیث شریف پس صورت شہادت  
 کی یہی ہے کہ مرد پہلی کہی اشهد باللہ انی لمن الصادقین فیما ریت بہ  
 زوجتی من الزنا وغیرہ بہر کہی یا پچوین مرتبہ اے لعنت اللہ علیہ انکان  
 من الکاذبین اور اگر ولد کی بھی نفی کرتا ہی تو اتنی عبارت یا پچوین مرتبہ  
 برائی دات ہذا الولک الذی ولدتہ من الزنا ما هو قبیہ پر عورت  
 کہی چار مرتبہ اشهد باللہ انہ لمن الکاذبین فیما زما فی بہ من  
 الزنا بہر کہی یا پچوین مرتبہ اے غضب اللہ علیہا انکان من الصادقین  
 اور واجب ہی کہ مرد عورت دونو وقت لعان کی سمانی حاکم کی یا وہ شخص  
 کہ اوسکی طرف سے منصوب ہے کہہری ہوں اور زبان عشر میں صیغہ لعان کا  
 جس ترتیب سے کہ بیان ہوا او اگرین اور پہلی مرد لعان کری پر عورت اور  
 زوجہ کو معین کری بنام و نسب اگر عورتین متعدد رہتا ہو اور اگر اوسکی طرف  
 اشارہ ہی کری تو بہتر ہی اور اگر ایک زوجہ ہی تو زوجتی کہنا کافی ہی اور  
 مستحب ہے کہ وقت لعان کی حاکم پشت بقبلہ بیٹھا ہو تاکہ مونہ اودن دونو نکاح  
 قبلہ کی طرف ہو اور مرد حاکم کی سمانی داہنی طرف اور عورت مرد کی واپنی  
 جانب اور اس مجلس میں اور لوگ ہی ہوں کہ سنیں اور حاکم نصیحت کری

احادیث

مرد کو بعد ادای شہادت کی اور قبل صیغہ لعنت کی اور عورت کو نصیحت  
کری بعد شہادت کی اور قبل صیغہ غضب کے پس جس لڑکی کا انکار کیا  
وہ اوسکا وارث نہوگا اور نہ بیہ وسکا وارث نہوگا مگر یہ کہ بعد لعان کی پہر  
کری تو لڑکا اوسکا وارث گنا اور وہ لڑکی کا وارث نہوگا پس اگر مرد و اثنا  
لعان میں اپنی دعویٰ کی تکذیب کری یعنی کہی مینی غلط کیا تھا تو حد قد  
کی اوسپر جاری ہوگی کہ وہ اشیٰ تازیانہ ہیں اور اگر عورت استناع کری تو اوسپر  
حد زنائی جاری ہوگی کہ وہ سوتازیانہ ہیں اور باقی احکام اسکی کتب مبسوط  
میں مرقوم ہیں

در کفایہ باب شہاد

باب و سوان کفارات کی بیان میں اکثر مطالب اس میں کتا  
راو المعادسی لکھی ہیں کہ مطابق احتیاط ہیں سباب میں و فصلین  
فصل پہلی اقسام کفارہ میں ایک قسم کفارات احرام حج و عمرہ  
ہیں بیان اونکا باب ج میں ہو چکا اور باقی اقسام سولہ ہیں اول  
کفارہ فطر ماہ رمضان ہی اگر افطار حلال ہی کیا ہو تو کفارہ ایک ذکا  
آراؤ کرنا ایک بندیکاہی یا دو مہینی میں برابر روزہ رکھی یا ساٹھ مسکین  
کہا ناوی اور بعض علماء ترتیب کے قابل ہیں یعنی پہلی واجب ہی بند  
آراؤ کری جب نہ ہو سکی تو دو مہینہ روزہ رکھی جب نہ ہو سکی تو ساٹھ  
مسکین کو کہنا ناوی اور یہ قول احوط ہی در اگر حرام فطر کری تو

بنابر قول احوط لازم است که تینون کفاره وی و دوسری کفاره افطار  
روزه قصاصی ماه رمضان است اگر بعد زوال کی افطار کردی تو بنابر مشهور  
دس سکن که کفاره نامی آور اگر مقدور زکبتا ہو تو تین دن برابر روزه  
رکعی بیشتر کفاره ظہاری جیسا کہ بحث ظہار میں بیان ہوا چوتھی  
کفاره ایلاہی یعنی کوئی قسم کہانی کہ زوجہ سی اپنی صحبت نکری گا اور کفاره  
اسکا کفاره قسم جیسا کہ بحث ایلا میں گذرا یا پچوین کفاره خلاف قسم  
کرنیکا یہ ہے کہ ایک بندہ آزاد کردی یا دس سکن کو طعام دی یا کپڑا پہنا  
اور اگر عاجز ہو تین دن امرسی تین روزہ رکعی چہشتا کفاره خلاف نذر کرنیکا اور  
وہ علی الاشہر مثل کفاره روزه ماه رمضان کی ہے ساٹوین کفاره خلاف  
عہد کرنیکا اور وہ علی الاشہر مثل کفاره نذر کی ہے آٹھوین کفاره او قسم کا  
ہے کہ جو ساتہ پیرازی خدا و رسول و ائمہ معصومین علیہم السلام کی کہانی  
قسم کہانی حرام ہے اور اسکا کفاره یہ ہے کہ دس سکن کو کفاره نامی اور  
استغفار کردی اور احوط یہ ہے کہ بجز قسم کی کفاره وی خواہ جہوت ہو خواہ  
بیچ ہو خواہ مخالفت قسم کی کردی خواہ نکری نوین اگر عورت مصیبت  
بالونکو اپنی کافی قول احوط یہ ہے کہ بندہ آزاد کردی یا دس سکن پی در پی روزہ  
رکعی یا ساتہ سکن نو کفاره نامی اور اگر بالونکو نوچی مصیبت میں یا مرد  
مصیبت میں فرزند کی یا عورت کی کپڑا یا پارہ پارہ کردی کفاره اسکا کفاره

قسم ہی دستوں اگر کوئی مرد و سہ ہتھ عورت دائمی یا ممتوعہ یا کنیز اپنی  
 کی حیض کی ایام میں جماع کری کفارہ اوسکا یہ ہے کہ اگر اول حیض میں ہو  
 تو ایک دینار کہ وہ ایک مثقال طلائی سکہ دار ہے ویوی اور وسط حیض میں نصف  
 دینار اور آخر حیض میں چوتھائی دینار اور اگر نصف دینار دینی تو احوط ہے  
 اور اگر ایک مثقال بقدر ایک درہم اور تین سب درہم کی ہی اور ایک مثقال بجس  
 اس فی یاری تین ماشہ و دس رخ تخمیناً ہوتا ہے کیا رہوین اگر کوئی شخص  
 بی پرہی ہوئی نماز عشا کی سو رہی اور آدھی رات گزر جائی کفارہ اوسکا  
 یہ ہے کہ اوس دن روزہ رکھی ہر چند وجوب صوم ثابت نہیں لکن احوط  
 ہے بارہوین اگر عدا قتل کری کسی مومن کو تو ایک بندہ آزاد کری اور دو  
 مہینی کی روزہ پی و پی رکھی اور سٹھ مسکین کو کھانا دی تیرہوین اگر کو  
 خطاسی مومن کو قتل کری یعنی ناداسی اور آدھ قتل کا اوسکی نہ کہتا ہو  
 مثلاً ایسا کام کری کہ دوسرا شخص مر جاوی جس طرح کہ لڑکی کو معلم تعلیم  
 واسطی ماری اور مر جاوی یا اہو کی طرف تیر ماری اور وہ تیر کسی دوسری  
 ماری اور مر جائی کفارہ ان سب امہ کاشل کفارہ ظہار کی ہی چودہوین  
 اگر کوئی ایسی عورت سی کہ عدہ میں دوسری ہونکاح کری تو فواکناہ کرنا  
 اوس عورت سی واجب ہے اور کفارہ اوسکا یہ ہے پانچ صاع اناصدقہ دی  
 پندرہ سو رہن کہ بی غلام یا لونڈی کو زیادہ اوس سی کہ جسکا سزاوار تھا

در بیان کفارات



ماری کفارہ اوسکا یہ ہے کہ اوسکو آزاد کری مگر بعض علما واجب جانتی  
ہیں اور بعض مستحب سمجھتے ہیں سو کہوین اگر کوئی شخص روزہ ماہ میں  
رمضان کا بیمار میں اقطاع کری بعد اوسکی روزہ رکھنی پرقادر ہو اور بغیر  
کسی عذر کی تاخیر کری اوسوقت تک کہ دوسرا ماہ رمضان آوی کفارہ  
اوسکا یہ ہے کہ عوض ہر روز کی ایک دوا و غذا طعام دی اور بعد ماہ رمضان قضا  
رکھنا روزہ کا واجب اور دکان بابت کو میں لکھا گیا اور اگر دوسرے  
رمضان تک بیمار رہی قضا اوسپر ساقط ہے لیکن چاہی کہ ایک دوا و  
بعض ہر روز کی دی تہ نہ نو اور کفارات میں وہ چند چیز ہیں  
پہلی اگر کوئی شخص منصب پادشاہ ظالم سے کفارہ اوسکا یہ ہے کہ جنت  
براوران ایمانی کی برلاوی و دوسری اگر کوئی شخص بہت ہنسی تو کفارہ  
اوسکا یہ ہے کہ کہی اللہم لا تمقتنی یعنی خداوند اچھی دشمن نہ کہہ  
۳۰۰ سے اگر کسی غیبت کی ہو تو کفارہ اوسکا یہ ہے کہ استغفار کرے  
واسطی اوس شخص کے کہ غیبت کی ہو اور تفصیل اس مسئلہ کی بحث  
غیبت میں آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ چوتھی اگر کوئی شخص نماز کسوف یا خسوف  
کو عذر کرے اور اگر گن تمام قرص میں ہوا ہو تو کفارہ اوسکا یہ ہے کہ جب  
اس نماز کی قضا کری پہلی غسل کری یا بخون اگر کوئی اس طرح قسم  
کہانی کہ قسم اپنی باپ کے حق کی یا اپنی باپ کی زندگی کی کفارہ اوسکا یہ

کہ ہی لا الہ الا اللہ چہٹی کفارہ مجلس یہی وقت اوٹہنی کی  
 کہی سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى  
 الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فصل دوسری حکام  
 میں ان کفارات کی اور وہ پانچ ہیں اول کفارہ میں جس بندہ کو  
 آزاد کریں وہ مسلمان ہو بلکہ احوط یہ ہے کہ مومن ہو اور طفل کا آزاد  
 کرنا کافی ہے اگر بیٹا مسلمان نکاہو اور کفارہ قتل میں احوط یہ ہے کہ بالغ  
 ہو اور مرد ہو اور سوامی کفارہ قتل کی طفل اور عورت کا بھی آزاد کرنا کافی  
 ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ وہ بندہ ایسا عیب نہ رکھتا ہو جس سے خود بخود آزاد  
 ہو جاتا ہو مثلاً اسکی کہ اندھا ہو یا نہ میں گیر ہو ورنہ اگر کفارہ ماہ رمضان میں  
 دو مہینہ روزہ رکھی پس اگر ایک مہینہ ہلالی اور ایک دن پی در پی روزہ رکھی  
 اکتیس دن پی در پی رکھی تو کافی ہے بعد اسکی اگر پی در پی نہ رکھی تو حشیش  
 اعادہ نہیں ہے مگر احوط ہے کہ باقی روزہ بھی اسکی بعد متصل اور پی در پی کرے  
 اور اگر اکتیس روزہ ہی متصل نہ رکھی بغیر کسی عذر کی تو چاہئے کہ پہرے شہرہ کرے  
 اور اگر کسی عذر سے مانند حیض و نفاس اور بے ہوشی اور دیوانگی اور بیماری اور سفر  
 ضرورت کی یا بیچ میں روزوں کی فصل ہو گیا بعد زوال عذر باقی روزہ رکھی اور اگر  
 شروع رکھنی کی نہیں ہے تیسرے جہاں کہ کہا نا کہ ملنا واجب ہے چاہئے کہ ہفتہ پہلا  
 کہہا نیوالا سیر ہو اور اگر طعام سکین کو دی تو لازم ہے کہ ایک ہفتہ سے

بچا  
 بچا

سہی کم نہو اور دو مد کا دینا احوط ہی اور اولی ہے کہ ساہتہ طعام کی نان  
 خورش بہی وی مثل گوشت یا وال کی چوتھی جس چیز کے  
 کفارہ میں کپڑا پہنا نا واجب ہے اگر عورت کو پہنا وی تو احوط یہ ہے  
 کہ پیراہن اور مقننہ وی اور اگر مرد کو پہنا وی تو پیراہن اور قبا یا پیراہن  
 اور زیرجامہ یا قبا اور بالاپوش وی بی یا بچوین اگر کوئی شخص بندہ کے  
 آزاد کریمین عاجز نہو اور روزہ شروع کری بعد اسکی آزاد کرنی پر بندہ کے  
 قادر ہوا و سوقت میں بہتری کہ روزہ ترک کر کی بندہ کو آزاد کری اور جب کفارہ  
 بین ماہ رمضان کو دو مہینہ کی روزہ سی عاجز نہو ساہتہ مسکین کو کھانا  
 کھلا وی اور اگر اس سے بھی عاجز نہو اٹھارہ دن پی در پی روزہ رکھی اور جب  
 یہ بھی نہو سکی تو بقدر طاقت کی تصدق کری اور جب یہ بھی نہو سکی تو  
 اسْتَغْفِرُ اللہَ کہی بقصد توبہ کی اور اکثر علمانی کہا کہ جس شخص پر دو مہینے  
 برابر روزہ واجب ہو کسی کفارہ میں بابت کی اور وہ روزہ کی رکعتی سی  
 عاجز نہو چاہی کہ اٹھارہ روزہ رکھی اور اگر یہ بھی نہو سکی تو بدلی میں ہر روزہ  
 کی ایک طعام مسکین کو دی اگر اسکی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو استغفار  
 کری اور شہر اور قونی یہ بھی کہ جس کفارہ کی دینی میں عاجز نہو استغفار  
 کری مگر کفارہ میں ظہار کی جب تک کفارہ نہیں دیگا و طی کرنا عورت کی ساہتہ  
 اوپر حلال نہیں ہے ہر چند عاجز نہو اور اگر عاجز می او سکی بعد کرنی استغفار

بجا

دفع ہوا و قدرت اور طاقت کفارہ کی دینی کی ہم پہنچی تو احوط ہی کہ پھر کفارہ دے

باب گیارہواں بیانین گناہان کبائر و صغائر کی اور اسمیں ایک مقدمہ اور چوبیس فصلیں ہیں مقدمہ بیانین شمار گناہان کی جنات علیین مکان العلیمہ جناب سید حسین صاحب مرحوم رسالہ گناہان کبیرہ میں لکھتی ہیں کہ کبیرہ میں احادیث و اقوال علمائین اختلاف بہت ہی بعضی کہتی ہیں کہ کبیرہ وہ گناہ ہی کہ خدائی قرائین وعدہ عذاب کا اوسپر کیا ہوا اور بعض کہتی کہ وہ گناہ ہیں کہ شارع حدیث کی لئی مقرر کی ہو یا وعدہ عذاب کا اوسکی لئی ہو ہو اور بعض کہتی ہیں کہ وہ گناہ ہیں کہ جنس معلوم ہو بی اعتنائی گناہ کرنیوالی کی طرف نیکی اور بعضی کہتی ہیں وہ گناہ ہیں کہ حرام ہونا اور کا بدلیل قطعی معلوم ہو اور بعضی کہتی ہیں کہ وعید شدیدہ و سپر قرآن میں یا احادیث میں ہو ہو اور اس طرح گنتی میں ہیں کبائر کی اختلاف بہت ہی بعضی شاکت کہتی ہیں بعضی بیش اور بعضی چونبیس اور بعضی چالیس تک بعضی اتنی تک شمار کرتی ہیں اور مجموعہ اون سب کا بیاسی گناہ ہیں منجملہ اونکی چوبیس گناہ قرآن سے ثابت ہیں سب اجمالاً یہاں لکھی جاتی ہیں بیاسی اون گناہ کبیرہ کا کہ قرآن سے ثابت ہیں اول شرک ساتھ خدا کی اور یہ سب گناہان کبیرہ بڑی اور عقیدہ باطلہ اسکی حکم میں ہیں اور یہاں ہی ایک قسم ہے شرک کی ۲ قتل کرنا مومن کو ناحق سم زنا کی نسبت دینار نان شوہر وار کو ہم

کہانا مال یتیم کا ظلم و ستم سی ۵ زنا زن شوہر و اسی اور محرمات مثل مان اور  
 بہن اور بیٹی بلکہ سب ۶ بہا گناہ لڑائی سی جہاد واجب میں کے حقوق والدین  
 اور نافرمانی اونکی اور بعض حدیثوں میں یہی ثبات گناہ کبیرہ وار ہیں اور حصہ نہیں  
 سات میں ظاہر محمول تقیہ پر ہی ۸ سو و دینا اور لینا مکر کا فسے سو و لینا  
 جایز ہی ۹ سحر یعنی جادو و قسم چھوٹی کہانا ۱۰ اشرب مینا ۱۱ جوا کہیلینا  
 ۱۲ اسیعت اور عہد توڑنا حضرت رسول خدا اور ائمہ مد علیہم السلام سی کہ کیا ہو  
 ایسی باتیں کہ ناحرم مکر کے شارع فی منع کیا ہو مثل شکار کر نیکی ۱۵ آیس  
 رحمت خدا سی ۱۶ آیمن ہو نا عذاب خدا سی کے آخیر و فروخت میں کم دینا  
 بہت لینا ۱۸ آغنا یعنی گانا ۱۹ لواط اور عذاب و سکا شدیدی ۲۰ چوری مال  
 مجاہدین کہ جہاد کر گئی شی ہوں بلکہ سیچ پیا ۲۱ غیبت مؤمنین کی سوا اون مقامات  
 کی کشتن میں ۲۲ ترک کرنا اون فرائض کا کہ واجب ہو نا اونکا قرآنسی ظاہر  
 مثل نماز وغیرہ کی ۲۳ اسیر یعنی مال بیجا صرف کرنا ۲۴ جھوٹ کہنا خدا  
 رسول پر بلکہ جب جھوٹ ۲۵ کہانا مری ہوی حیوانکا اور گوشت سور کا اور گوشت  
 اوس حیوانکا کہ سوانام خدا کی فرج کیا ہو بغیر ضرورت ۲۶ چپنا نا گواہی حق کا  
 بیان اون گناہوں کا کہ بعض احادیث اور بعضی اقوال علمای دین سی  
 کبیرہ ہونا اونکا ثابت ہوتا ہی ۲۷ مال کو حرام میں صرف کرنا ۲۸ جو دیار کفر سی  
 جدا ہو کی بلا و اسلام میں آیا ہو اسی شخص کا بعد اسلام پیر دیار کفر میں جا کی

رہنا اور دوسرے میں ہی کہ اس زمانہ میں جانا ایسی شہر و زمین کہ جسمین کوئی  
 عالم نہ ہو کہ مسائل میں اوستی سیکھیں اسی حکم میں ہو ۲۹ اصرار گناہان صغیر  
 پر ۳۰ حقیر جانا گناہان صغیرہ کو اور چہرہ دینا سب شتو کو خفیف جانکی ۳۱  
 خفیف جانا کعبہ معطرہ کو ۳۲ حکم کرنا مسلمانوں پر ۳۳ مشغول و لعب  
 میں ہونا مثل وف و طنب و نای وغیرہ کی ۳۴ رشوت لینا ۳۵ مدد کرنا ظالموں  
 کی ظلم کرنی پر ۳۶ چوری کرنا مال میں لوگوں کی ۳۷ خلاف عہد کرنا لوگوں  
 سی ۳۸ قطع رحم یعنی عزیز و نسی رعایت کرنا ۳۹ کہانت میں خبر دینا ہو  
 آئندہ کی تسخیر جن سی ۴۰ حج کرنا اوس سال کہ استطاعت ہو بدون عذر کے  
 ۴۱ پینا سب کر نیوالی چیز کا اگرچہ غیر شراب انگور ہو ۴۲ بہتان اور افترا کرنا  
 کسی پر ۴۳ نیلینی دینا مباح پانیکا لوگوں کو ۴۴ احتراز کرنا پیشاب سی  
 ۴۵ ایسا کام کرنا کہ اسکی مان اور باپ کو گالی دین ۴۶ وصیت کرنا ایسی  
 کہ جسمین وارثوں کا ضرر ہو ۴۷ کراہت رکھنا قضای خدا سی اسطور سی کہ شکا  
 ہو ۴۸ اعتراض کرنا تقدیرات خدا پر ۴۹ تکبر اور غرور ۵۰ حد بھرنا  
 مومنوں کی اور ڈرنا انکو ۵۱ سخن چینی کہ باعث ضرر ہو ۵۲ قطع کرنا عضو  
 مومن کا ناحق ۵۳ واسطہ ہونا حرام میں ۵۴ حکم کرنا بری باتوں کا اور  
 منع کرنا اچھی باتوں کا ۵۵ خلاف وعدہ کرنا موافق قول بعضوں کی ۵۶ لغت  
 کرنا مومنوں پر اور گالیان اور آزار دینا انکو ۵۷ گمان بدی یا مومنوں پر

چھ گناہان کبیرہ

جائز گناہ کبیرہ

سہ زینش بیجا کرنا مومن کو ۹۵ تجسس کرنا مومن کی چہی ہوئی عیبوں کا  
 ۹۰ مومنوں کا حقیر جاننا ۹۱ سزا دینا غلام اور لونڈیکو زیادہ اوس حد سے کہ  
 مستحق اوسکی ہون ۹۲ بند کرنا شارع عام یعنی رستہ مسلانوں کا ۹۳  
 اپنی عیال کو ضائع کرنا اور خبر گیری نہ کرنا ۹۴ حیت امر ناحق میں ۹۵ بدعت  
 دین میں پیدا کرنا ۹۶ امر بمعرف اور نہی منکر ترک کرنا یعنی اگر کوئی واجباً  
 کو ترک کری مثل نماز وغیرہ کی تو خلق پر واجب ہے کہ اوسے کہیں کہ نماز پڑھے  
 اور اگر نافی تو اوسے شرت کریں اور اس طرح اگر کوئی مرتکب محصیت کا ہو تو  
 منع کرنا اوسکا واجب ہے اور سکوت کرنا نصیحت سے گناہ کبیرہ ہی جب شرائط  
 وجوب پائی جائیں ۹۷ بیہنا شراب پینی کی مجلس میں بی ضرورت ۹۸  
 ساپتہ اہل بدعت کی ہمنشینی کرنا ۹۹ جھوٹی گواہی دینا بے حق آدمیوں کا  
 مذیبا باوجود قدرت اے فحش کہنا ۱۰۰ دوزبان ہونا ۱۰۱ خون پینا  
 ۱۰۲ نہ دینا زکوٰۃ واجب کا ۱۰۳ داخل نسب خارج ہونا یعنی اپنی قوم بدل  
 کی دوسرے قوم میں داخل ہونا ۱۰۴ کہا نا حرام چیزوں کا اور سب نجاستوں کا  
 ۱۰۵ روزی ماہ رمضان کہا نا ۱۰۶ قریب دینا مسلمانوں کا ۱۰۷ اپنی شہر کے  
 اور اپنی قوم و قبیلہ کی بدلوگوں کو اور شہر اور محلہ اور قوم کی نیکوئی  
 بہتر جاننا ۱۰۸ ستا غیبت کا ۱۰۹ ریا اور سمعہ عبادتوں میں  
 فصل پہلی ربیعہ یعنی سوو کہا نیکی عقاب میں جان تو یہ گناہ کبیرہ

فصل دوم

کہا ہے قرآن میں کئی مقام پر حق تعالیٰ مذمت ربائی فرماتا ہے اور  
 حدیث میں بہت کثرت سے مذمت سود میں وارد ہیں چنانچہ کافی ہیں حضرت  
 صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک مرد ہم رباکا زیادہ سی گناہ و عقوبت  
 میں شتر زناسی جو کہ مجھ سے واقع ہو مثل مان اور بہن کی اور حضرت  
 امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ کہانی والا سود کا اور کہلانی والا اور لکھنی والا  
 اور گواہ سود کا سب برابر ہیں اور ایک حدیث میں لعنت ان سبقت وارد  
 ہے اور دوسرے حدیث معتبر میں سود خور کی حق میں وارد ہوا ہے اگر خدا  
 مجھ ہی قدرت و ممکن دی تو گردن اوسکی بلون اور احاطہ مذمت کی بہتیاں  
 اور اسی زیادہ اب کیا شدت ہو کہ شتر زناسی بدتر ہے زنا ہے وہ جو محرم کے  
 ساتھ ہو معاذ اللہ اور ربائی معنی یہ ہیں جب کسی جنس کو اوسی جنس سے  
 بچی یا قرض دی یا کسی اور معاملہ میں دی اور وہ جنس پیمانہ سی نپتی  
 ہو یا وزن اوسکا کیا جا تا ہو تو جفتہ ردیا ہے اوسی زیادہ لینا سود ہے  
 اور جب جنس مختلف ہو جائی پہ زیادتی اور کمی میں اختیار ہے پس اگر  
 بالفرض تولہ بہر چاند کو بیع کریں دو تولہ سولی سی تو صحیح ہے اور اگر ایک روپیہ  
 کو ایک اشرفی سی معاوضہ کریں تو صحیح ہے مگر جب روپیہ کو بیع کریں یا معاوضہ  
 کریں یا قرض دی تو عوض میں اوسکی ایک روپیہ سی زیادہ نہیں لے سکتا  
 ہے اگر ایک روپیہ اور دو روپیہ تو دو روپیہ سود ہیں پس جو چیزیں کہ تولہ سی



ہون اور پیمانہ سی ہی اونکا حساب نہوتا ہو مثل کپڑی اور لباس کی تو سود  
 اوسمیں نہیں ہی یعنی ایک جملہ کو دو جامہ سی اور ایک گز وس گز سی بیع  
 کرنا درست ہی طریقہ معاملہ شرعے کا تاکہ سود سی نجات ہو  
 ایسی معاملہ کی ضرورت ہی کہ جس میں سود لازم آتا ہی یا قرض لینا منظور  
 ہی اور قرض دینا والا بی سود نہیں دیتا ہی تو چاہی دوجس سے معاملہ  
 کری مثلاً سو سی سی معاملہ کرنا ہی یا قرض لیتا ہی تو مثلاً ایک اشرف  
 پندرہ روپیہ یا گھنی دوس روپیہ کی بی باقی روپیہ ہون اور مجموع مقابل  
 روپیہ کی ہو جائی اور اسکی عوض میں ایک سو دس یا ایک سو بیس یا قہ  
 زیادہ ہو دی سکتا اور لی سکتا ہی یا سو روپیہ سطور پر دی یا لی کر یک  
 روپیہ کسیر ہون باقی تینانو روپیہ ہون اسکی عوض میں ایک سو دس روپیہ  
 لینا اور دینا جائز ہی غرض ایک جانب روپیہ کی ساتھ کوئی کپڑا یا مال  
 یا کلاہ یعنی ٹوپی یا مثل اسکی کوئی شئی اگرچہ کم قیمت ہو اور مجموع کی بیع ہو  
 یا معاملہ اوس سی واقع ہو تو عوض کی روپیہ میں زیادتی جائز ہی اور  
 ہو تو طرف سی دوجس میں ہون تو یہ درست ہی عوام لوگ اس حیلہ  
 شرعی کو برا جانتی ہیں اور طعن اور تشنیع اس فعل پر کرتی ہیں  
 طعن اونکی اغوائی شیطان سی ہی جس امر کو خدا اور رسولؐ فی حرام  
 کیا ہی وہ حرام ہی جسکو حلال کیا ہی وہ حلال ہی اس طعن کا نتیجہ

طریقہ کی اجازت

یہ ہے کہ آخر کو وقت ضرورت میں مرتکب حرام ہوتی ہیں اور صرف سود  
کہانی ہیں شیطان کا مطلب حاصل ہوتا ہے مومنین کو چاہئے  
شیطان کی اغوا پر عمل نہ کریں اور طریقہ معاملہ شرعی کو یاد رکھیں تا حرام  
نجات ہو اور باعث خوشنودی خدا و رسول کا ہو اس واسطی کہ کئی حدیثوں  
میں معصوم فی اجازت دی ہے اس طریقہ کی اور ایک حدیث کا خلاصہ  
مضمون یہ ہے کہ قباحت نہیں اگر ہزار درہم اور ایک دینار کو لین عوض  
میں دو ہزار درہم کی اور اسی حدیث کی آخر میں ہے نَعَمْ الشَّيْءُ الْفِضَاءُ  
مِنْ الْخَوَامِلِ الْخِلَالِ یعنی خوب چہرہ بہاگنا حرام سی طرف حلال  
کی جان تو کہ یہ طریقہ یعنی دو جس کے بیع یا قرض یہ بہت خوب  
طریقہ ہے اور طریقہ ہی ہیں سود سی نجات پانی کی مثلاً یہ سور و پیہ  
کری و دوسر شخص ایک سو دس پیہ کو یہ کری یا یہ اسکو قرض دی پڑو یہ  
وہ اسکو قرض دی ایک سو دس پیہ بعد اسکی ہر شخص حق اپنا معاف کر دی مگر  
یہ لازم ہے کہ دینی وقت شرط نہ کری کہ تم یہی ہو کہ قرض دینا یا یہ کرنا مگر نہ پہلی  
صورت بہتر ہے کہ نقصان کی طرح کا او میں نہوگا اور یہ ہی ایک طریقہ حلیہ  
شرعی کا ہے زید فی سود و پیہ اپنا بعوض ایک نیکہ یا رومال کی بیع کیا او  
ر دال یا نیکہ لیا بعد اسکی اوس رومال کو اوس شخص کے ہاتھ پر بیع کیا  
ایک سو دس پیہ کو وہ شخص چار سو دس کی بعد ایک سو دس دیگا یہ جائز ہے

مسئلہ گہون اور آٹا گہون کا اور روٹی شب یک حکم میں ہیں یعنی سیر  
بہر آتین پاوری سی بیع کرنا صحیح نہیں اگر آتی کو بیع کری روٹی سی تو برائی  
سیر پر کو سیر برسی اور سیطرح اگر دودھ کو بالائی سی یا دہی سی بیع کری تو  
چاہنی مساوی ہو اور سیطرح کسی طرف کو اگر پیسی بیع کری مثلاً  
چار آنہ یا آٹھ آنہ سی تو چاہنی طرف و پر سیاوی ہوں اور چاندی سی بیع  
کرنا بہتر ہے کہ اشکال نہ رہی مسئلہ سود نہیں درمیان سلم اور کافر کے  
یعنی اگر سلم زیادتی لی کافر سی تو جائز نہی اور کافر کو سودی تو جائز نہیں  
مسئلہ سود نہیں درمیان پدر و پسر کے اور درمیان زن و شوہر یعنی ہر ایک  
کو دوسرے سے زیادہ لینا جائز نہی اور جائز نہیں سود درمیان داوا اور پوتی  
کی اور سیطرح مان اور بیٹا ایک دوسرے سے زیادہ نہ لین معاملہ میں سہو اسطی کہ  
حدیث میں اجازت خاص پدر و پسر کی باب میں وارد ہے

در بیان حدیث

فصل دوسری بیان مذمت غیبت میں حق تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا  
ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ  
إِشْمٌ وَلَا تَحْسَبُوا أَنَّهُ يَغْتَبُ بَعْضُكُم بَعْضًا أَيُّحِبُّ أَحَدُكُمْ  
أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ  
تَوَّابٌ رَّحِيمٌ یعنی امی گروہ مومنین پر پیر کر و اور ترک کرو بہت گمانوں  
سی تحقیق کہ بعضی گمانوں سی گناہ ہی اور تجسس اور تفحص عیوب آدمیوں کا

فکر و اور غیبت نکرین بعض لوگ تم میں سے بعض لوگوں کی یعنی آپس میں ایک  
دوسرے کی غیبت نکر و آیا دوست رکھتا ہی کوئی تم میں سے کہ گوشت مرده  
برادر رسو من اپنی کاکا ہائی پس کہانی گوشت مرده برادر اپنی سے کراہت ہی  
ہو یعنی پس غیبت سے ہی کراہتہ رکھو کہ یہی حال غیبت کا ہی اور ڈرو اور پرہیز  
کرو عذاب الہی سے بہ تحقیق کہ حق تعالیٰ زیادہ قبول کرتا ہی توبہ کو اور زیادہ  
ہر مان ہی اور کتاب عین الجہاد میں منقول ہی فرمایا جناب سولہ اصلی  
اللہ علیہ وسلم فی ابو ذر غفاری سی ای ابو ذر با زر کہہ تو اپنی تین غیبت  
پس تحقیق کہ غیبت سخت تر ہی زنا سی کہا ابو ذر فی مان باب میری فدا ہو  
آپ پیار رسول اللہ کس واسطی ہی یہ فرمایا حضرت فی اس واسطی کہ بہ تحقیق  
کہ آدمی زنا کرتا ہی بعد اسکی توبہ کرتا ہی پس خدا اسکی توبہ کو قبول کرتا  
اور غیبت نہیں بخشی جاتی یہاں تک کہ بخشی صاحب اسکا ہی ابو ذر گالی  
دینا مسلما نکو فسق ہی اور قتل کرنا اسکا کفر اور کہا نا اسکی گوشت کا گناہان  
الہی سی ہی اور حرمت اسکی مال کے مثل حرمت و سکی خون کی ہی کہا ابو ذر فی  
یار رسول اللہ غیبت کیا ہی فرمایا حضرت فی فرمایا یا ذر کہ تا تیر اپنی برادر کو سنا  
ایسی چیز کی کہ وہ مکرہ جانی کہا ابو ذر فی یار رسول اللہ پس اگر ہو اس شخص  
وہ وصف کہ جو ذکر کیا جاوی فرمایا جان تو تحقیق کہ توجہ بوقت یاد کری اپنی برائی  
مومن کو اس چیز کی صحابہ کہ انہیں مروجہ ہو پس تحقیق کہ تو فی غیبت اسکی

او جسوقت کہ یاد کری تو او سکو ساہتہ اوس خصلت کی کہ او میں نہ ہو  
 بہتان کیا توئی ای ابوذر جو شخص کہ دفع کری اپنی برادر مسلمان کے غیبت کی یعنی  
 جب منی غیبت مومن کے تور و اوسکی کری واجب ہی خدای عزوجل پر کہ آزاد  
 کری اوسکو آتش جہنم سی ای ابوذر جو شخص کہ دہر و اوسکی برادر مسلمان کے  
 غیبت کی یا تو او ریشہ شخص اوس برادر مسلم کی نصرت کری خدا تعالیٰ نصرت اور  
 مدد کری اوسکی دنیا اور آخرت میں اور اگر ریشہ شخص نصرت نہ کری باوجود استطاعت کی  
 خوار کری اوسکو خدا دنیا اور آخرت میں اور بعضی علمائی تعریف غیبت اس  
 عبارت سی کی ہی کہ یا کر ناموں کا اوسکی حالت غیبت میں اس طرح کہ اگر وہ سنی  
 تو ناخوش اور آزرده ہوا و اگر اکثر علماء رضوان اللہ علیہم اے سطور تعبیر کی ہی کہ آگاہ  
 کرنا انسان معین کے اوس امر پر کہ اگر وہ امر و سکی کہ وہ بر و بیان کیا جاوی تو  
 اوسکو برا اور مکرہ معلوم ہو جب کہ وہ شخص غائب ہو اور وہ جو بیان ہوا اوس شخص  
 میں پایا ہی جاوی اور وہ امر عرف میں نقص اور عیب سمجھا جاوے اور قید انسان  
 معین کی ہو اسی ہی کہ اگر شخص معین نہ ہو تو غیبت نہیں ہی مثلاً کہی کہ ایک  
 شخص اس شہر کا فلان عیب کہتا ہی ہاں اگر اسطور سی کہی کہ سامع قریب  
 سمجھ جائی تو البتہ غیبت ہی ہر چند نام ملی اور یہ قید کہ عیب اوس شخص میں  
 جای ہو اسی ہی اگر وہ صفت جو بیان ہوئی اوس شخص میں نہ ہو غیبت  
 نہیں بلکہ بہتان ہی پس غیبت وہ ہی جو سچ ہو اور آگاہ کرنی کی کہ لفظ اسوا

غیبت

ہی کہ اگر زبان سی نہ کہی بلکہ نقل او کی چلنی کی یا کلام کی یا لباس و عیون کی  
 کری تو یہ ہی غیبت ہی یا خطین بلکہین عیب کو یا آنکہ سی اور ابرو سی شہاد  
 کری تو وہ ہی غیبت ہی اور یہ قید کہ وہ امیر عرفین عیب مجہاجا اسو اسطی  
 ہی اگر کوئی کسی تعبیر کری وہ برامانی تو یہ غیبت نہیں ہی اور یہ عیب کہ  
 ذکر او سکا باعث از روگی مومن کا ہو غیبت ہی خواہ عیب خلقت میں ہو مثلاً  
 کلمی کیر یا لنگڑا یا کانا خواہ عیب اعمال و افعال میں ہو مثلاً فاسق ہی یا بہت با  
 آدمی ہی یا کاذب یا بخیل ہی خواہ عیب کا ہو مثلاً کبی نسبت سکا ریزیل ہی یا  
 جولاہہ کی بیٹا ہی یا پاچی قوم کا ہی اور بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام  
 معنی غیبت اس طرح منقول ہیں کہ فرمایا حضرت فی کہ غیبت وہی کہ شہین مومن  
 مومن کی و امیری کہ خدائی او سکو پوشیدہ رکھا ہو اور بہتان وہی کہ جھپٹ کر  
 مومن کے وہ بات کہی کہ وہ میں نہ ہو اور کہی اطلاق غیبت کا اول معنوں یہ ہوتا  
 کہ جو شامل ہیں بہتان کو چنانچہ روایت معتبرہ میں منقول ہی کہ راوی فی حضرت  
 صادق علیہ السلام سی پوچھا کہ غیبت کیا ہی فرمایا کہ غیبت وہی کہ کسی مومن  
 نسبت دی تو یہ بدی کہ وہ برائی او میں نہ ہو یا یہ کہ وہ برائی اس کی ظاہر کری  
 کہ خدائی او سکو پوشیدہ رکھا ہو اور گواہی سی ثابت نہ ہو ہو ساسنی حاکم شرع  
 کی تاکہ حد اس پر آج ہو اور بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی  
 منقول ہی کہ جو شخص کسی برادر مومن کی غیبت کری بغیر اس کی کہ درمیان میں

غیبت

ان دونو کی عداوت ہو پس شیطان اسکی لفظ میں بترکی ہی اور پھر بسند معتبر  
جناب امیر المؤمنین علیہ السلام سی منقول ہی کہ پھر پھر کہ غیبت مسلمانسی تحقیق کہ  
مسلمان اپنی برادر مسلمانکی غیبت نہیں کرنا باوجود اسکی کہ خدائی قرآن مجید میں منع  
فرمایا ہی غیبت سی اور پھر بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول  
ہی کہ خدا تعالیٰ دشمن رکبتا ہی خانہ پزار گوشت اور گوشت فریب کو عرض  
کی بعض اصحاب نے یا بن رسول اللہ ہم دوست رکبتی ہیں گوشت و گہر ہمار  
گوشت سی خالی نہیں رہتی فرمایا حضرت ثنی کہ یہ ہر دو نہیں ہی جو تو سمجھا  
بلکہ او از خانہ پزار گوشت سی وہ گہر ہی کہ جسمین گوشت آدمیوں کا غیبت  
کہاتی ہیں یعنی اہل وس مکانکی غیبت لوگوں کی کرتی ہیں اور گوشت فریب ہر  
ہی متکبر سی کہ چلنی میں تبحر کری بسند معتبر جناب سولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ  
منقول ہی کہ پھر پھر کہ و گمان بدلیجانی سی و میوں پر تحقیق کہ گمان بد بدترین  
و دفع ہی اور با ہم برادری کر و راہ خدا میں جیسا کہ تلو حکم کیا ہی خدائی اور بڑی  
نام لقب سی لوگوں کو یاد کر و اور تجسس اور تخص او سکی عیبوں کا نکر و اور با ہم  
اور غیبت اور تنازع اور دشمنی اور حسد نکر و ہر آئینہ حسد ایمان کو کہا جاتا ہی جس طرح  
اگر خشک لکڑی کو کہا جاتی ہی اور پھر بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام  
منقول ہی کہ یاد کر و اپنی برادر مومن کو نیکی جو سوخت کہ وہ غایب ہو مٹسی  
ساتھ بہترین و در حد و راقون کا کہ حکم جانتے ہو کہ وہ تکلیف کری غائبانہ اور

دوسری حدیث میں فرمایا کہ کوئی ورع اور پرہیزگاری نافع نہیں ہے اس امر  
 سے کہ پرہیزگری محارم الہی سے اور بازی ہی ایذا رسانی سے اور غیبت کریمہ سے مسلمان  
 کی اور حدیث میں وارد ہے کہ حق تعالیٰ فی وحی کی حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ  
 السلام کو کہ صاحب غیبت اگر توبہ کری تو آخر ہوگا اداں لوگوں کا جو دخل بہشت  
 ہوگی اور اگر توبہ نہ کری تو اول ہوگا اداں شخصوں کا جو دخل جہنم ہوگی اور معتبر  
 حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منقول ہے کہ روزہ دار عبادت خدا میں  
 ہے جبکہ غیبت کسی مسلمان کی نہ کری بیان غیبت سننی کا جان لو  
 سننی والا غیبت کا اگر تصدیق کری یا کان لگا کر سن غیبت مومن کو باز  
 روی خواہش کی مشہور علما میں یہ ہے وہ بھی مثل غیبت کنندہ کی ہے  
 چنانچہ حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہما السلام منقول ہے سننی  
 والا غیبت کا ایک ہی دو غیبت کرنی والوں کا یعنی مثل غیبت کنندہ کی ہے اور  
 ظاہر بعض حاشیہ معتبرہ اور کلام اکثر علما کا یہ ہے کہ جب تک ممکن ہو چاہی کہ  
 سامع رو غیبت نہ کری اور منع کری اور اپنی برادر مومن کی مدد دی اور اگر نہ ہو  
 سکی تو سبک دے دے جا اگر اوٹہ جانی پر قادر نہ ہوں سی کر اہت رکھی اور  
 راضی نہ ہو جیسا کہ روایت معتبرہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام منقول ہے  
 کہ جو شخص کہ برادر میں سے کہ رو بردار سکی کوئی غیبت کری اور شیخ شخص اس میں  
 کی نصرت کری اور یاری کری خدا تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت میں مدد کرے گا

گناہ غیبت سے بچنا



کفر غیبت

اور جو شخص باوجود قدرت کی مدد نکرے اور دفع غیبت اوسکی کفری خدا اوسکو  
پست کرے گا و دنیا و آخرت میں بیان کفارہ غیبت کا لازم ہے سو نہیں کہ  
کہ پرہیز کریں اور توبہ کریں غیبت سے ازلہ کلمہ غیبت حق اللہ است چاہی کہ جس  
شخص کے ہتک کی ہی جنگ ممکن ہو اوسکو فکر خیر سے یاد کریں اور اون معاف  
کواوسکی خاطر سی دور کریں اور کفارہ غیبت کا یہ ہے کہ اوس شخص جسکی  
غیبت کی ہی بخشوائی اور عفو اور بکل کرائی چنانچہ حدیث ابوہریرہ اور  
دوسرے حدیث نبوی جو حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منقول ہی معلوم  
ہوتا ہی کہ غیبت بدتر ہے زنا سے اور خدا توبہ غیبت کنندہ کی قبول نہیں کرتا  
یہاں تک صاحب حق اوسکو حلال کرتی اور بعض حدیثوں میں ثابت ہوتا ہی  
کہ کفارہ غیبت استغفار ہی اوس شخص کو سطلی جیسا کہ سند صحیح حضرت صلی  
علیہ السلام ہی منقول ہی کہ کہی نبی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں چھ  
کفارہ غیبت کا کیا ہی فرمایا استغفار کری تو خدا سی سطلی اوسکی جسد و قوت تو  
اوسکو یاد کری جناب آخوند مجلسی فرماتی ہیں کہ جمیع درمیان ان حدیثوں کی اس طرح  
ہو سکتا ہی کہ اگر صاحب حق فی سنا ہو اور برابر اوسے ممکن ہو طاب کرنا چاہے  
اور اگر نہ سنا ہو یا اگر سنا ہو مگر برابر اوسے نہیں کر سکتا یا منظور کہ وہ مر گیا  
ہو یا غائب ہو سطلی اوسکی استغفار کرنا چاہی اور احتیاط یہ ہے کہ اگر اوسنی  
سنا ہو توبہ ہی اوسے بخشوائی مگر یہ کہ باعث اوسکی آزر دہی اور ایدہ کا ہو

کفر غیبت

اور اگر اس صورت میں مجمل اوسے اس برای ذمہ کر سکی کہ وہ آزرہ نہو اور بخانی تو  
 احوط یہی کہ ترک نکرے و اللہ تعالیٰ بعلم بیان اول مقامات کا چہا  
 غیبت درست ہی جان تو کہ علمانی چند مقام میں غیبت کو استثنا کیا ہی  
 کہ وہ جائزین پہلی ہم کہ اگر کسی شخص نے کسی پر ظلم کیا ہو وہ مظلوم کسے  
 شخص کے پاس لے اور اظہار کری کہ فلاں شخص نے مج پر کیا کیا ہی تاکہ وہ شخص  
 کچھ تہدیر دفع ظلم کی کری جبکہ شخص قدرت رکھتا ہو کہ اوس ظلم کو دو  
 کری اسوقت میں کہنا اور سننا دونو جائزین و دوسرے نصیحت بروقت  
 مشورہ کی یعنی کوئی شخص کسی سے بونچتا ہی ازراہ مشورہ کی مثلاً زید کیسا  
 شخص ہی بد معاملہ ہی یا نیک ہی ہمیں منظور ہی کہ زید کی سہا تہ عقد  
 کیا جانی یا کچھ معاملہ اوسے منظور ہی لازم ہی مشورہ نیک وی اور اگر بدی  
 زید کی معلوم ہو تو بیان کری تیسری بدعت اہل بدعت کی ہی جو لوگ  
 فریب خلائق کو دیتی ہیں اور ضرورین میں پہونچاتی ہیں مثلاً وعظ میں مانع  
 خلائق میں مضامین باطلہ اور دروغ ذکر کرتی ہیں پس واجب لوگوں پہ خصوصاً  
 علما پر کہ اظہار و اعلان اونکی بدعت و باطل کا کریں چوتھی اگر کوئی شخص  
 مشہور سہا تہ کسی وصف کی ہو اور وہ صفت ظاہر ہو مثل اسکی کہ نابینا  
 ہی یا لنگڑا ہی بعض علما فرماتی ہیں جائز ہی اور بعض فرماتی ہیں کہ اوس صورت  
 میں جائز ہی کہ جب ہمیز وہ بیان اوس آدمی کی اسی صفت خاص ہو اور جتنا

جہان غیبت جاتی ہی

اخوند مجلسی علیہ الرحمہ فرمائی ہیں کہ احتیاط سمین ہی کہ جب تک ممکن ہو دوسری  
 عبارت سے بیان نکرین کہ وہ شخص سنی تو آرزو ہو اور موجب غضب ہو ورنہ  
 مثلاً کہیں کہ فلان شخص اندھا یا کانا یا تباہ بلکہ عبارت کی جگہ اور  
 عبارت سنی کہی مثلاً کہی کہ فلان بزرگ جو آنکہ سی معذور ہیں وہ تشریف  
 لائی تھی یا مثل اسکی مگر بعض حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ عیب ظاہر نہایت  
 ہی جیسا کہ اسمعتر حضرت صادق علیہ السلام منقول ہے کہ غیبت وہ کہ برادر  
 مومن کے حق میں وہ بات کہی جو خدائی پوشیدہ کی ہے مگر جو چیز کہ اوس شخص میں  
 ظاہر ہو مثلاً تیزی اور غصہ اور جلدی کی پس غیبت نہیں ہے اور بہتان وہ ہے  
 کہ کوئی چیز کہی تو کہ اوس شخص میں نہ ہو یا بچوں میں مستثنیٰ ہے غیبت اوس عبت  
 کی جو علانیہ مرتکب گناہوں کی ہوتی ہیں اور اظہار گناہ ہونکا کرتی ہیں مثل  
 اہل منصب جو کہ منصب اذنی فسق ہیں اور علانیہ مرتکب اوسکی میں پس اگر  
 گناہوں کو جو علانیہ کرتی ہیں اور سب لوگ جانتی ہیں کوئی شخص بیان کری  
 البتہ غیبت نہیں مثلاً کہی کہ فلان شخص حاکم فلان شہر کا ہے اگر وہ شخص  
 حسنی اوسکو خوش معلوم ہو اور غیبت میں شرط ہے کہ وہ شخص مکروہ جانی  
 اوس ذکر کو اور اگر کوئی مجمع خلق میں گناہ کرتا ہے اور اخفا نہیں کرتا  
 لیکن اگر گناہ کو اوسکی ذکر کرتی ہیں تو وہ آرزو ہوتا ہے شہسوہ ہے کہ  
 یہ یہی غیبت نہیں ہے لیکن اگر ایسی شخص کے مذمت کریں تو جائز ہے

غیبت بیان کی جگہ

اور جو گناہ اور غیب اسکی کہ مخفی ہیں اور مکتوبات برکین اسمیں اختلاف ہے  
جناب آخوند مجلسی اعلیٰ اللہ مقامہ فرماتی ہیں دو زمین ہیں کہ مذمت و سبکی اس  
گناہ پر کہ علانیہ کرتا ہی کر سکتی ہیں ہر چند شرائط ہی عن المنکر کی نیائی  
جائیں لیکن گناہان مخفی کو اسکی ذکر کرنا اولیٰ اور احوط ہی اور استشنا  
میں اس فرد کی احادیث بہت وارد ہیں چنانچہ بسند معتبر حضرت امام موسیٰ  
کاظم علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو شخص کن غائبانہ کوئی اسکو یاد کری تب  
اوس چیز کی کہ اوسمیں ہو اور لوگ اسکو جانتی ہوں وہ غیبت نہیں اور  
اگر یاد کری ساتھ اسکی خلعت کے لوگ اسکو نہیں جانتی یہ غیبت ہے  
اور اگر اوس چیز سی یاد کری کہ اوسمیں نہ ہوتا ہی اور بسند معتبر حضرت امام جعفر  
صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جسوقت فاسق علانیہ فسق اور گناہ کری  
اوسکا کچھ احرام نہیں اور غیبت اسکی حرام نہیں اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر  
علیہ السلام سی منقول ہی کہ تین آدمیوں کی حرمت نہیں ہے اول اہل بدعت  
کہ اپنی طرف سی کوئی بدعت دین میں پیدا کری اور دوسری امام جائز اور تیسری  
فاسق جو علانیہ فسق کرتا ہی اور بسند معتبر جناب صاوق علیہ السلام سی منقول  
ہی کہ حرمت فاسق کی سب سے کتر ہی فصل تیسری مذمت میں بہتان  
کی اور تہمت مومن کی اور گمان بدلیجانی کی نسبت برادر مومن  
کی بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو شخص

فصل مذمت بہتان  
و تہمت مومن

بہتان کری کسی مومن یا مومنہ کو سہا تہ اوس چیز کی کہ اوس میں نہ ہو  
 حق تعالیٰ اوس کو طینت خیال میں رکھی گا تا کہ عہدہ اپنی سی باہر آوی  
 پوچھا حضرت سی کہ طینت خیال کیا ہی فرمایا حضرت فی کہ طینت خیال  
 چرک ہی کہ فرج سی زنا کار و نکلی باہر آتا ہی اور بسند معتبر حضرت رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ جو کوئی بہتان کری کسی مومن یا مومنہ  
 پر اور اوس کی حدیں وہ بات جو اوس میں نہ ہو خدا تعالیٰ روز قیامت میں اوس کو  
 ایک شیلہ پرانش کے بٹھائیگا تا کہ عہد سخن اپنی سی باہر آوی اور دوسری شیلہ  
 میں فرمایا کہ زمینہار پر سیر کرو گمان بدلیجانی سی لوگوں پر کہ گمان بد بدترین  
 دروغ ہی اور بسند معتبر منقول ہی کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام سی کہ سنی  
 سوال کیا کہ در میان حق و باطل کی کس قدر فاصلہ ہی حضرت فی فرمایا  
 کہ چار انگشت کا بعد از ان حضرت فی چار اونگلیوں کو مابین آنکہ اور کان کی  
 یکساں فرمایا کہ جو کچھ تو اپنی آنکہ سی مکی وہ حق ہی اور جو کچھ تو اپنی کان  
 سنی اکثر باطل ہی اور پھر بسند معتبر اوان حضرت سی منقول ہی کہ جو شخص  
 اہتمام کری برادر مومن اپنی کو ایمان دل میں اوسکی گہل جاتا ہی حسب طرح نمک  
 پانی میں گھل جاتا ہی اور دوسرے حدیث میں فرمایا کہ جو کوئی مہم کری برادر  
 دینی اپنی کو حرمت ایمانی در میان سی انگلی زایل ہو جاتی ہی اور بسند مای معتبر  
 جناب امیر المومنین علیہ السلام سی منقول ہی کہ حمل کر داور برادر مومن اپنی کو

او پر محل نیک کی تا وقتیکہ دوسرا محل نیائی تو اور گمان بد نہ لیجا ساہتہ اوس  
 کلمہ کی کہ برادر مومن تیر بیسی صادر ہوتا کہ کوئی محل نیک واسطی اوسکی پائی  
 تو اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ واسطی امور اپنی برادر مومن کے کوئی عذر  
 و موندہ پس اگر کوئی عذر نیائی تو پھر موندہ شاید کہ پایا جائی اور بے بند تیر  
 حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی منقول ہی کہ جلدی نکر و حکم کر نہیں ساہتہ بدی  
 شیعوں ہمار کی کہ اگر ایک قدم و نکال غرض کہ تا ہی دوسرا قدم ثابت رہتا  
 اور بے بند معتبر حضرت امام محمد باقر و حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام  
 سی منقول ہی کہ نزدیک ترین احوال آدمی کا ساہتہ کفر کہ یہ ہی کہ کسی  
 بزرگ کری دین میں اور اوسکی عیوب اور لغزشوں کو یاد رکھی تا ایک روز اوسکو  
 اون عیوب پر ملامت کری اور بے بند معتبر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم سی منقول ہی کہ جو شخص گناہ کسی مومن کا فاش کرتا ہی ایسا کہ خود اوسکی گناہ  
 کو کیا ہوا و جو کسی مومن کو گناہ پر سرزنش کری نہریگا تا کہ مرتکب اوسکا ہو  
 اور دوسرے حدیث میں منقول ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام فی فرمایا کہ جو کوئی  
 کسی مومن کو ملامت اور سرزنش کری خدا اوسکو دنیا اور آخرت میں سرزنش و ملامت  
 کریگا فصل چوتھی مذمت حدیث میں کہ منشاء اصلی غیبت کا اکثر  
 آدمیو عنین ہی ہوتا ہی جان تو کہ حسد بدترین صفات و میمہ نفسی  
 اور پہلا گناہ خدا تعالی کا جو روی زمین پر واقع ہوا گناہ شیطان کا ہوتا

مومن کی غیبت  
 نہریگا تا کہ مرتکب اوسکا ہو

مومن کی غیبت  
 نہریگا تا کہ مرتکب اوسکا ہو

حاصل امر اینست که چنانچه

که باعث اوسکا حسد رہتا اور شہور یہی ہے کہ انہما حسد کا گناہان کبیرہ  
 سی اور منافق عدالت ہی اور اصل و سکی گناہان قلب اور امراض نفسی  
 ہی اور آدمی اسی خصلت سی دنیا میں یہی تکلیف و عذاب میں رہتا ہی اور حسد  
 اسکو کہتی ہیں کہ کوئی شخص چاہی کہ زوال نعمت و دوسرے شخص سی ہو جا  
 اور عیش و راحت میں رہنا اوسکا ناگوار ہو یعنی فلان شخص جو قسم علم یا  
 مال سی رکھتا ہی وہ اوسکی پاسبی جاتا رہی اور اگر اپنی واسطی ہی چٹا  
 کہ مثل اسکی کہ وہ رکھتا یا زیادہ اوسی مجھی ملجائی اور اوس شخص کے پاس  
 بہی رہی پس یہ غبطہ ہی اور اگر صفات نیک سی ہو مدوح ہی اور حاسد  
 چونکہ زوال نعمت محسوس سی چاہتا ہی جس شخص کو کسی نعمت میں دیکھتا  
 از روہ خاطر ہوتا ہی کہ یہ نعمت کو کس واسطی رکھتا ہی اور ممکن نہیں کہ نعمت  
 کل آدمی نسی بر طرف ہو جائی لہذا وہ ہمیشہ اپنی عاوت بدسی شکنجہ محنت  
 میں گرفتار رہتا ہی اور سی طرح حرص چاہتا ہی کہ کل مال دنیا کا میرے  
 قبضہ میں آجائی اور ہرگز یہ مطلب و سکو میں نہیں ہوتا اسی وجہ سی ہمیشہ  
 رنج میں رہتا ہی اور صا خلق بد ہمیشہ ساتھ خلق اللہ کی منازعہ کرتا ہی اور  
 یہ ہونہیں سکتا کہ وہ ہمیشہ غالب ہو لہذا رنج اور قہر میں رہتا ہی اور کل  
 اخلاق و بیمہ سی طرح پرہیز اور حاسد کو چاہی کہ تفکر کری اور سوچی کہ اہل  
 نعمت فی اسکی تقدیر سی کچھ کم نہیں کیا جس حدانی ان نعمتوں کو ان لوگوں کو

عطا فرمایا ہی وہ قادر ہی کہ وہ چندان نعمتوں کا اسی دی بی اسکی کہ انکی  
 نعمتوں سی کچھ کم کری اور جانی کہ خدا کا مجھی نعمت کا دنیا اس اسی ہی کہ  
 غیر مری اسی میں اگر دیتا تو میری وسطی و بال ہوتا اور فکر کری کہ خدا کرنا  
 اور ہم کہا نامیرا محسوس کی حق میں کچھ ضرر نہیں پہونچتا اور خود ضرر دینا اور خیر  
 کا اسی شخص کو وسطی ہی اور ساتھ ان تفکرات کی خداوند تعالیٰ سی متوسل ہو  
 اول نفس سے مجاہد کری تا حق تعالیٰ اوسکو ان صفات و مہمہ سی نجات  
 بخشی کہ کوئی صفت از روی عقل کی اسی بدتر نہیں ہے چنانچہ بندہ می معتبر  
 حضرت امطہارین صلوات اللہ علیہم اجمعین سی منقول ہی کہ حایان کو  
 کہا جاتا ہی جیسی آگ لکڑی کو کہا جاتی ہی اور بعد حضرت صادق علیہ السلام  
 سی منقول ہی کہ مومن غبطہ کرتا ہی لیکن بد نہیں کرتا اور منافق حد کرتا ہی  
 غبطہ نہیں کرتا فصل پانچویں مذمت میں سخن چینی کی اور چینی  
 کہانی کی اور عداوت و الناموسین میں عین الحیوۃ میں منقول ہی کہ فرمایا  
 جناب سالت آب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اسی ابوہریرہ صائمہ اور  
 سخن چینی راحت نہیں پاتا عذاب خدا سی آخرت میں اور سخن چینی وہاں  
 کہ بات ایک شخص کے سامنی دوسری کی نقل کری کہ در میان انکی عداوت پیدا ہو  
 اور بدیہی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ صحابہ  
 فرمایا حضرت فی چاہتی ہو کہ خبر دون میں تلو ساتھ بدترین تم لوگوں کی کہا

علاج

بیت چینی



یا رسول اللہ فرمایا کہ وہ جماعت ہی کہ راہ چلتی ہیں درمیان لوگوں کی ساتھ  
 سخن چینی کی اور جدائی ڈالتی ہیں مابین دوستوں کی اور طلب کرتی ہیں  
 عیوب کو اور سبعت سی پاک ہیں عیوب سی اور بند معبر حضرت صادق  
 علیہ السلام سنی منقول ہی کہ چار آدمی داخل بہشت نہونگی کا ہیں کہ جو خبر دیکھا  
 جن سی اور منافق اور جو شخص کہ بد امت کری شراب پینی میں اور سخن چینی  
 اور دوسرے حدیث میں فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جس وقت خداوند تعالیٰ  
 سی مناجات کرتی تھی دیکھا ایک شخص کو زیر عرش الہی کہا پروردگار آہ  
 کون ہی کہ عرش تیرا اسپر سایہ کئی ہی خطاب ہوا کہ یہ شخص نیکو کار تھا  
 ساتھ ان اور باب کی اور سخن چینی نہیں کرتا تھا اور حضرت صادق علیہ السلام  
 سی منقول ہی کہ تین آدمی داخل بہشت نہونگی جو خون کری یا شراب پی  
 یا سخن چینی کری اور بند صحیح منقول ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ  
 فی فرمایا کہ شب معراج میں ایک عورت کو دیکھا مینہ کہ سر اوسکا مثل سر خوک  
 تھا اور بدن اوسکا مانند بدن خسر کی اور ہزار ہر طرح کی عذابوں میں سعد  
 تھی صحابہ فی عرض کے کہ عمل اوس عورت کا کیا تھا کہ مستحق ایسی عذاب کی ہو  
 فرمایا کہ وہ سخن چینی اور دروغ گو تھی فصل چہٹی مذمت میں فہشامی  
 راز نموس کی جان تو کہ داب ہم نشینی اور صاحبیت بہت ہیں اور  
 عجمہ آداب مجاہدتی ہی کہ راز اہل مجالس کا فاش نکیرن کہ اسپر بڑی بڑی

اور جو شخص عیب دہی

مفسد مترتب ہوتی ہیں اور امور مخفی در میان ہمیشینوں کی اکثر زبان  
پراتی ہیں کہ اعتماد و دوستی اور آشنائی پر کمر کی ایک دوسری مخفی نہیں  
رکھتا ہی اور کہی ایسا ہوتا ہی کہ اظہار اور ذکر اوسکا باعث قتل نفوس اور  
تلف اموال اور عداوت عظیم کا ہوتا ہی اور یہ ہی ایک قسم سے سخن چینی کا کی  
اور جو راز گوئی برادر مومن اس شخص کو سپر کری وہ ایک امانت ہی اوسکی  
اور نقل کرنا اوسکا بدترین خیانت ہی اس واسطی کہ جس طرح تو بی راز اپنی برادر  
کا دوسری کہا اور وہ دوسرا تیسری کہیگا اسی طرح راز تیری برادر مومن کا  
اوسکی دشمن تک پہنچیگا اور فاش ہو جائیگا یا ان اگر عرض دینی ذکر میں اوسکی  
متعلق ہو جو مجلس میں گذرا ہو نقل کرنا جائز ہی چنانچہ حضرت رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ جو کچہ مجاہدین گذر تا ہی امانت ہی مگر تین  
مجلس اول وہ مجلس کہ جس میں خون ریزی ہو اور دوسری جس میں فرج حرام کو  
حلال کری اور تیسری کسی مال کو بنا حق و حرام لیائیں اور حضرت امام موسی کاظم  
علیہ السلام سی منقول ہی کہ تین آدمی سائے عرش الہی میں ہونگی جس پر سوکستا  
عرش کی کوئی سایہ نہ ہو گا وہ شخص کہ برادر مومن اپنی کو کہ خدا کری یا اوسکو خواہ  
وی یا کسی راز کو اوسکی پوشیدہ کری اور جان تو جیسا کہ کتان اسرار مومن  
کا لازم ہی اسی طرح مخفی کرنا اپنی راز کا ہی لازم ہی اور لوگوں کو امور مخفی اپنی  
یہ کہ اظہار اوسکی سی جو ضرر بہ جلد مطلع نہ کرنا چاہی اور ہر دوست پر اعتماد نہ کرنا

فی الزیادۃ

تین آدمی سائے عرش الہی میں ہونگی

ترجمہ  
مختصر  
تفسیر

چاہی فصل مذمت میں ترک ملاقات مومن کی فرمایا حضرت  
رسالتاب صلی اللہ علیہ وآلہ فی ابو ذر سی امی ابو ذر عرض کئی جاتی ہیں  
اعمال اہل دنیا کی پیش خدای عزوجل جو کچھ وہ کرتی ہیں جمہور سی جہنم تک  
بروز و شنبہ و پنجشنبہ پس بخشی جاتی ہیں گناہ ہر بندہ مومن کے مگر گناہ  
اوس شخص کے کہ مابین اسکی اور برادر مین کی کینہ اور عداوت ہو پس حکم  
ہوتا ہی کہ چھوڑ دو عمل ان دونوں کی جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کریں اور  
کینہ و ریمانسی انکی برطرف ہو ای ابو ذر دوری نکر برادر مومن سی بسبب  
آذروگی کی یہ تحقیق کہ ساتھ ہجران اور دوری کرنی برادر مومن کے عمل مقبول  
نہیں ہوتا ای ابو ذر منع کرتا ہوں عین تجھی گناہ کشی کو برادر مومن سی اگر ناچا  
دوری کری تو تین روز تک نکرا اور جو شخص تین روز برادر مومن اپنی سی بخش  
و غضب نکرا کری اور اوس تین روز میں اسی حال میں مرجائی آتش جہنم  
اولی ہی ساتھ اسکی اور بعد میں منقول ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم فی فرمایا کہ چاہتی ہو خبر وون میں تمکو ساتھ بدترین مردم کی کہان  
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فرمایا بدترین مردم وہ شخص ہی کہ لوگوں کو  
دشمن کہی اور لوگ وسی دشمن کہیں اور دوسری حدیث میں ہی کہ حضرت  
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ فی فرمایا کہ جبریل فی مجکو وصیت کی کہ زینہار لوگوں  
سی مخاصمہ و منازعہ نہ کر کہ عیوب کو ظاہر نہ کرنا ہی اور عزت کو برطرف نہ کرنا ہی

اور دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ فی فرمایا کہ جو دو مسلمان  
ایک دوسیر سی دوری کریں اور تین روزا وسی حال پر رہیں اور صلح کریں اسلام سی  
باہر ہو جائی میں اور دریا اونکی لایت ہر طرف ہو جائی تہی اور جو اونہیں سے سبقت  
کری بات کر نہیں سہا ہتہ براور مومن اپنی کی قیامت میں جلد تر داخل بہشت ہوگا  
اور بسند معتبر جناب صادق علیہ السلام سی منقول ہے کہ شیطان ہمیشہ  
خوشحال ہے جب تک کہ دو مسلمان ایک دوسیر سی کنارہ کرتی ہوں اور جسوت  
باہم آپس میں ملاقات کرتی ہوں تو زانو نامی شیطان میں لرزہ و رعشہ  
ہوتا ہے اور بندہ جو را وسیکی ایک دوسیر سی جدا ہوتی ہوں اور فریاد کرتا ہے  
کہ وای ہو مجھ پر یہ کیا مصیبت ہے جو مجھ کو پیش آئی اور دوسر حدیث میں  
فرمایا کہ در میان دو آدمیوں کی اصلاح کرنا بہتر سی نزدیک میری اسجاس سی  
کہ دو دینار تصدق کروغین فصل ہویں مذمت عقوبت یعنی  
نافرمانی والدین میں جان تو کہ رعایت حرمت والدین کے عہد شرائع دین ہے  
اور انکا راضی رکھنا برمی عبادت ہے اور انکا عاق ہونا اور انکو اپنی ہی  
آرزو رکھنا گناہ کبیرہ ہے اور حق تعالیٰ فرانجید میں جا بجا احکام والدین کا حکم  
فرماتا ہے اور اونکی نسبت میں اُف کہنی کو منع کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے وَلَا  
تَقُلْ لَهُمَا اُفٌ اور فرماتا ہے کہ اگر مان باپ کا فرہون اور تجہسی کہیں  
کہ کا فر ہو جا تو انکا یہ کہنا نہ مان لیکن دنیا میں اونکی سہا تہ نیک سلوک کر

بیان اطاعت و طاعت

اور کتاب حلیۃ المتقین میں ہے کہ ایک شخص خدمت حضرت رسول ص  
 میں آیا اور عرض کی کہ مجھے کچھ وصیت فرمائی حضرت نے فرمایا کہ میں تجھے  
 وصیت کرتا ہوں کہ خدا سے شکر نہ کر چہ چہ تجھ کو آگ میں جلاؤں مگر یہ کہ کوئی  
 کلمہ کہی تو اور دل تیرا ایمان پر ثابت ہو اور تجھ کو وصیت کرتا ہوں کہ مان با  
 کی اطاعت کر اور انکی سہتہ نیکی کر خواہ زندہ ہوں خواہ مردہ ہوں اور دوسرے  
 حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے حضرت سی پوچھا کہ حق باب کا فرزند  
 کیا ہے فرمایا کہ اوسکا نام نہ لی اور آگ اوسکی نہ چلی اور قبل اسکی کہ وہ بیٹھی یہ  
 نہ بیٹھی اور وہ کام نہ کری کہ لوگ اوسکی باپ کو گالیان دیں اور حضرت  
 صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا مانع ہے تمکو اپنی مان باپ کی سہتہ حسنا  
 کرنی سی خواہ زندہ ہوں خواہ مردہ اور فرمایا کہ بعد انتقال انکی لمی نماز پڑھو  
 اور روزہ رکھو اور انکی طرف سے حج کرو کہ ثواب اسکا اونکو ملیگا اور سب کو ہی ملیگا  
 بسبب اسکی کہ انکی سہتہ احسان کیا اور روایت میں ہے کہ ایک شخص خدمت  
 حضرت رسولی اصلی اللہ علیہ وآلہ میں حاضر ہوا عرض کی یا رسول اللہ بہت  
 شوق ہے مجھے جہاد کا حضرت نے فرمایا جہاد کہ راہ خدا میں اگر مارا جاویں نزدیک  
 حق تعالیٰ کی زندہ ہی تو اور روزی ملیگی تجھ کو بہشتی ہے اور اگر مرجائی تو اجر  
 خدا پر ہے اور اگر زندہ پہری تو گناہوں سے نکل آئی مثل دوسرے کی کہ اپنی مانکی  
 شکم سے متولد ہوا تو اوسنی کہا کہ مان باپ سپر ہیں اور مجھے ہی انس کہتی ہیں

اور چہ

اور نہین چاہتی ہیں کہ میں اونسی جدا ہوں حضرت فی فرمایا کہ پس چاہی  
 بچھو کہ اپنی مان باپ کی پائیں مع قسم اوس خدا کی کہ جان میری اوسکی قبضہ قدرت  
 میں ہی کہ انس اونکا ایک شبانہ روز کہ تجھسی کہتی ہوں بہتہ ایک سال ہی کہ راہ  
 خدا میں جہاں کیا ہو اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فی فرمایا کہ کوئی حق مان باپ کا  
 اور نہین کر سکتا مگر دو چیز میں بہتہ کہ باپ بندہ ہو اور وہ اسکو لیکر آوا کرے دوسرے  
 یہ کہ اوپر قرض ہو اور وہ اسکو ادا کرے اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ کہی ایسا  
 ہوتا ہی کہ کوئی زندگی میں مان باپ کے ساتھ نیکی کرنا تھا اور بعد اونکی مرئی کی چن  
 اونکا نہ ادا کیا اور استغفار اونکی لئی نہ کیا پس خدا اسکو عاق مان باپ کا  
 لکھتا ہی کہ کہی ایسا ہونے کہ کوئی عاق ہو زندگی میں مان باپ کے اور جب میں  
 تو قرض اونکا ادا کرے اور اونکی لئی استغفار کرے پس خدا اسکو نیکی کار لکھتا  
 حدیث میں ہی کہ تین چیزیں ہیں کہ حق تعالیٰ فی کسی حال میں ادا کے اجاز  
 نہیں دی پہلی دنیا امانت کا جسکی ہو خواہ بد کار کی خواہ نیکی کار کی دوسرے  
 وفا اپنی عہد و پیمان پر نہ کرنا خواہ نیک شخص سی ہو خواہ بد شخص سی تیسری مان  
 باپ کی ساتھ نیکی نہ کرنا خواہ نیکی کار ہوں خواہ بد کار اور ایک حدیث میں فرمایا کہ  
 جیسا میت ہوگی تو ایک پردہ بہشت کا کہو لا جائیگا پس ہر جائیداد اوسکی خوشی  
 سونگھی گا اگرچہ پانسو برس کے راہ پر ہی ہو مگر جو کہ عاق پدر و مادر ہو اور حدیث میں  
 ہی کہ جو غصہ کے نگاہ سی دیکھی مان باپ کو جسوقت میں کہ وہ اوپر ظلم کرتی ہو

اطاعت والدین جہاں ہی ہو

حق و باطل و اولاد و ثناء

نیکوئی و نیکوئی

خداوند

ابن جبریل

خدا کوئی نماز اوسکی قبول نہ کریگا اور حدیث میں ہے کہ حقوق والدین  
 سی ہی تیرنگاہ سی دیکھنا طرفہ ونگی اور حدیث مجتہدین حضرت امام محمد با  
 علیہ السلام سی منقول ہی کہ فرمایا کہ میری پدر بزرگوارنی ایک شخص کو دیکھا کہ  
 بیٹا اوسکا اوسکی ساتہ چلتا تھا اور اوسکی ماتہ پر تکیہ کئی تھا اور حضرت  
 اوس فرزند کی ساتہ کہی کلام نہیں کیا جبک زندہ رہی اور حضرت صابق  
 علیہ السلام بی فرمایا نیکی کرو اپنی پدر سی نامتہاری فرزندتسی نیکی کریں اور  
 فرمایا کہ جو چاہی کہ سکر ات موت او سپر آسان ہو چاہی کہ اپنی اقارب سی  
 احسان کری اور ان باب سی نیکی کری اگر ایسا کری سختیہای موت او سپر  
 آسان ہوں اور ہرگز زندگی میں اوسکو پریشانی نہ پہونچی اور حدیث صحیح  
 میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی منقول ہی کہ چار خصلتیں ہیں کہ جس میں  
 برون خصلتیں جمع ہوں حق تعالیٰ علی علیتیں بہشت میں اور بلند غرہ عزت  
 اور شرف میں اوسکو جگہ دیتا ہی ایک وہ کہ جو کسی شیم کو پناہ دی اور اوسکی  
 احوال کی طرف متوجہ رہی اس طرح کہ بجای اوسکی باپکی ہو دوسرے وہ کہ کسی فقیر  
 شکستہ حال پر رحم کری اور اعانت کری اوسکی اور اوسکی کامونکا مشکفل  
 ہو اور تیسری وہ کہ خرچ اپنی مان بابکا اوٹھائی اور اونکی مصارف کا تحمل ہو  
 اور اوٹھائی مدارات کری اور اونکی ساتہ نیکی کری اور اونکو کہی آرزو نہ کری اور  
 ایک وہ جو اپنی غلام کی اعانت کری اور سفاہت و تنہی نہ کری اور اعانت

حدیث ائمہ

کری اوسکی اون خدمتو نہیں جو آتی لی اور کار و شوار کی اوسکو تکلیف ندی  
 اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ شی کے جو فرزند نیکو کار از روی شفقت و  
 ہربانی اپنی ماں باپ پر نظر کری ہر نظر پر ثواب یک حج مقبول و اسطی اوسکی لکھا جاتا  
 عرض کی لوگوں نے یا رسول اللہ اگرچہ ہر روز سو دفعہ نظر کری فرمایا خدا  
 بزرگ تر ہی اور کریم تر ہی اور دوسری حدیث میں ہی کہ نظر کرنا روی عالم پر  
 عبادت ہی اور نظر کرنا امام عادل پر عبادت ہی اور نظر کرنا پدر مادر پر ازراعت  
 مہربانی و ترحم عبادت ہی اور نظر کرنا برادر مومن پر کہ خدا کی واسطی دوست  
 ہو عبادت ہی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام منقول ہی کہ بنی اسرائیل میں  
 ایک عابد تھا کہ اوسکو چرچ کہتی تھی وہ اپنی صومعہ میں متصل عبادت کرتا تھا ایک  
 دن مان اوسکی آئی اور وہ مشغول نماز تھا مان فی آواز دی اوسنی جواب  
 ندیا پہر ایک مرتبہ آئی اور اوسکو بلایا پہر وہ مشغول نماز تھا اور جواب ندیا  
 پہر تیسری مرتبہ آئی اور بلایا پہر اوسنی جواب ندیا اور مشغول نماز تھا مان فی  
 اوسکی کہا کہ میں خدا سی چاہتی ہوں کہ تجھ سی مواخذہ کری اس گناہ کا  
 دوسرے دن ایک عورت زنا کار آئی اور اوسکی صومعہ کی پاس کے بیٹھی اور کہی  
 جگہ اوسی ایک فرزند پیدا ہوا کہ اوس عورت فی کہ یہ بہ فرزند چرچ کا ہی کہی  
 سہمہ مرتکب زنا کا ہوا ہی یہ بہ اور بیان بنی اسرائیل مشہور ہوا اور لوگ  
 کہتی تھی کہ جو خلق کو ممانعت کرتا تھا زنا کرنی سی وہ خود مرتکب ہوا زنا کا یا

تو اب نظر کرنا عبادت کی  
 عبادت کی عبادت کی



فی حکم ویا کہ جرح کو سولی دین جب یہ سنا اور جرح کی توائی اور چٹنی لگی  
 جرح کی کہا کہ ایسا اور خاموش ہو کہ یہ بلا تیری وعادہ سی آئی جب لوگوں نے  
 یہ سنا سب اس واقعہ کا پوچھا عابد نے بیان کیا جو کچھ گذر رہا لوگوں نے کہا کہ  
 کس طرح ہم جانیں کہ تو سچ کہتا ہے کہا اوس لڑکی کو لاؤ جب و س لڑکی کو  
 لائی عابد نے پوچھا کہ تو کس کا فرزند ہے حکم الہی طفل گویا ہوا اور کہا کہ فرزند  
 فلان شخص کا ہوں کہ فلان شخص کے بکریوں کو چراتا ہے پس عابد نے قتل سے  
 نجات پائی اور قسم کہانی کہ جب زندہ رہی خدمت مانگی کری اور مانسے جدا نہ ہو  
 فصل نویں مذمت کہ بہن بہت سی اخبار اور کلام بعضی اصحاب سے ظاہر  
 ہوتا ہے کہ جہوت بولنا گناہان کبیرہ سے اور بہت اخبار سی ظاہر ہوتا ہے کہ  
 جہوت بولنا غیر مزاج و خوش طبعی میں اور خوش طبعی اور نرل میں یہ دو تو حرام  
 ہیں اور مذمت اور حرمت ہیں احادیث اور آیات بہت وار ہیں مگر بعضی مقام میں بعض  
 افراد جہوت کی بہترین بلکہ کہی بولنا جہوت کا واجب ہو جاتا ہے جہان کہیں  
 کہ سچ کہنی میں ضرر ہو کسی مؤمن کا یا خوف ہو قتل نفس محترم کا پس ایسی مقام میں  
 سچ کہنا حرام ہے اور جہوت بولنا جو کہ باعث ہی نجات مؤمن کا قتل سی یا قید سی  
 یا کسی ضرر سے واجب مثل اسکی کسی مؤمن کا ایک الہامی پاس ہی و حکم  
 حکم کو معلوم ہوا اور ہمسی طلب کرتا ہے تو جائز ہے کہ ہم کہیں کہ ہماری پاس  
 نہیں ہے یا ہمسی پوچھتا کہ فلان مسلمان کا مال تباہ تو ہو چکا ہے کہنا کہ

ہم نہیں جانتی اگرچہ معلوم ہو بلکہ قسم ہی کہا نا جھوٹ اسمقام میں جائز  
 ہی تاخو و یا دوسرا مومن ضرر سی محفوظ رہی مگر ایسی وقت ضرورت نہیں  
 اگر ہو سکی تو یہ کرنا لازم ہی تو یہ کی یہ معنی ہیں کہ ایسی بات کہی واقع میں  
 سچ اور ظاہر میں جھوٹ ہو یا ویسی بات کا ارادہ کری جو واقع میں ہو مثلاً  
 مثال سابق میں جب کہی کہ روپیہ بہاری پاس نہیں ہنی تو یہ مراد لی کہ  
 روپیہ تیری دینی کا یا تیری مال ہی میری پاس نہیں یا مثل اسکی جو بات  
 واقع ہو اوسکا ارادہ کری دوسرا وہ مقام جہاں جھوٹ بولنا جائز اصلاح  
 ہی درمیان دوسرے کی پس اگر دوسرے میں نزاع ہو یا ایک فی دوسرے کو بد کہا  
 ہو تو زبانی ایک دوسرے کی حرف نیک کہنا جائز نہیں مثلاً کہی کہ فلان شخص  
 اپنی تعریف کرتا تھا اور کچھ کلمہ بد اوستی اپنی حق میں نہیں کہا یہ جائز ہی  
 چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام ہی منقول ہی کلام تین قسم پر ہی سچ اور جھوٹ  
 اور اصلاح راوی فی عرض کی اصلاح کیا ہی فرمایا وہ یہ ہی کہ کسی شخص سے  
 کہ فلان شخص نے اوسکو برا کہا اور یہ شخص بہت آزر دہ ہوا تو کہی اوس شخص سے  
 کہ میں نے سنا ہی فلان شخص تمکو بہ نیک و خوبی یاد کرتا تھا برخلاف اوسکی کہ جو  
 سنا تھا اور دوسرا حدیث میں ہی کہ خدا دوست کہتا ہی جھوٹ کو بیچ  
 اصلاح کی جان تو کہ سوا ان مقامات کی یا خوف و تقیہ کے جھوٹ بولنا حرام ہی  
 اور جاوید مذمت کذب میں بہت ہیں بخلاف اوسکہ یہ ہی کہ حضرت رسول صلی

جہوٹ بولنا جائز نہیں

علیہ السلام فرمایا اسی ابو ذر جو کہ خاموش رہا بجات پائی اوسنی اور اگر تو کلام  
 کری تو چاہی تجھی سچ کہی تو اور کہی بانسی جھوٹ نہ نکلی حضرت ابو ذر فرماتی  
 ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا آیت ہے اوس شخص کا جو عدا جھوٹ بولی فرمایا کہ  
 استغفار اور نماز مای پچگانہ اس گناہ کو دہوتی ہیں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام  
 سی منقول ہی دروغ بدتر شراب سی اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ دروغ گوئی  
 باعث ہی خرابی ایمان کا حضرت امام جعفر علیہ السلام سی منقول ہی کہ فرمایا جھوٹ  
 بولنا خدا اور رسول پر گناہان کبیرہ سی ہی اور بسند معتبر حضرت امیر المومنین  
 علیہ السلام سی منقول ہی کہ فرمایا حضرت فی کہ کوئی بندہ مزہ ایمان کا نہیں پاتا  
 جب تک کہ ترک نہ کری جھوٹ کو مزاج میں اور غیر مزاج میں اور حضرت امام جعفر صادق  
 علیہ السلام سی منقول ہی کہ فرمایا حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام فی کہ جو شخص  
 جھوٹ زیادہ بولتا ہی خوبی اور حسن اوسکا بر طرف ہو جاتا ہی اور دوسرے  
 حدیث میں فرمایا کہ حق تعالیٰ مبتلا کرتا ہی چھوٹوں کو سبابتہ فراموشی کے تاکہ  
 جلد رسوا ہوں جناب آخوند مجلسی علیہ الرحمہ عین الحیات میں فرماتی ہیں کہ جاننا  
 چاہی کہ منجملہ اشیاء کی کہ مذموم ہی بلکہ دغذغہ حرمت کا اوسمین ہوتا ہی نقل  
 کرنا دروغ کا ہی مانند استمان ایمہ جزا اور اسطرح جملہ قصص دروغ آمیز چنانچہ  
 حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سی منقول ہی کہ بدترین روایت روایت کرنا  
 دروغ کا ہی بلکہ قصص راست کہ لغو اور باطل میں مثل شبانہ وغیرہ مثل قصص

پنج

پنج

اور کفار کی بعضی علمائی فرمایا ہی کہ حرام ہیں اور بعضی کتب معتبرہ امامیہ  
میں حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سی مسطور ہے نقل کی اور حضرت جناب رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت زنی یاد کرنا علی ابن ابیطالب کا عبادت  
اور عداوت منافق کی یہ ہی کہ بہاگی اور مسفر ہو و کرسی اور حضرت کی اور  
اختیار کری سنی قصص ہای دروغ اور افسانہ ہای - مجوس کن بعد اسکی امام  
السلام فی اس آیه کو پڑھا اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اخْرَجْتُمْ مِنْهَا سَوَّال کیا اور حضرت  
اس کی تفسیر فرمایا کہ آیا نہیں جانتی ہو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی فرمایا  
ہی یاد کرنا علی ابن ابیطالب کو اپنی مجالس میں بدستیکہ یاد کرنا علی ابن ابیطالب کا  
یاد کرنا میرا ہی اور یاد کرنا میرا یاد کرنا خدا کا ہی پس جو لوگ کہ بہاگتی اور دل و نکی  
منقبض ہوتی ہیں ذکر علی ابن ابیطالب علیہ السلام سی اور خوشن معنی ہیں ذکر سی  
غیر و حضرت کی وہ وہ لوگ ہیں کہ ایمان نہیں رکھتی آخرت کا اور انکی وسطی ہی عدا  
خواکنندہ فصل و سوین عقاب میں زنا کی اور مس کرپنی اور بوسہ  
وینی نامحرم کی حق تعالیٰ فرماتا ہی لَا تَقْرَبُوا الزَّوْجَاتِ کَانَ فَاحِشَةً  
وَسَاءَ سَبِيلًا کتاب عین الحیات میں ہی کہ جانتو زنا گناہان کبیرہ سی ہے  
اور حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ بدترین آدمیوں کا عدا  
میں روز قیامت وہ شخص ہی کہ لطفہ اپنی رحم میں قرار دی جو اوپر حرام  
ہو اور حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سی منقول ہی کہ فرمایا بہرگز زنا سے

درست و تمام ہای و کرسی

فصل عقاب میں

عذاب زنا

بخار ناکا نامین

اسو سطلی کہ زنا بر طرف کرتا ہی روزیکو اور باطل کرتا ہی دین کو اور حضرت  
 صادق علیہ السلامی منقول ہی کہ زنا کا چہرہ عذاب میں مبتلا ہوتا ہی تین  
 عذاب دنیا کی اور تین عذاب آخرت کی لیکن عذاب دنیا پس نور چہرہ زانی کا  
 جانا رہتا ہی اور باعث فقر ہی آوینا اوسی نزدیک ہوتی ہی اور عذاب آخرت  
 اول غضب پروردگار ہی دویم دشواری حساب ستوم ہمیشہ رہنا نار جہنم میں  
 اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ آلہ سہ منقول ہی کہ فرمایا جب زنا بعد میری  
 میری امت میں بہت ہوگی گر مفاحت زیادہ ہوگی جناب صادق علیہ السلام نے  
 فرمایا کہ حضرت یعقوب اپنی بیٹی سی فرماتی تھی کہ ایفر زندگی می زنا کر اگر مرغ زنا  
 کرتا ہی پراسکی گرجاتی ہیں اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ حواریتین خدمت  
 میں حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کی آئی اور کہا کہ ای معلّم خیرات ہمکو  
 اگر حضرت عیسیٰ فرمایا کہ تمکو حضرت سی حکم کیا کہ تو خود خدا کی تمکوا اور میں  
 کرتا ہوں تمکو کہ قسم ہمکو نہ سچ نہ جھوٹ اور تو سی غیر خدا کی حکم کیا ہی تمکو کہ زنا  
 نہ کرو اور میں حکم کرتا ہوں کہ خیال زنا اپنی دل میں ہی ملاؤ جبہ ایکہ اوسکو کرو  
 بتحقق کہ جو شخص خیال زنا کا اپنی دل میں لاتا ہی مشابہ اسکی ہی کہ کسی گہ  
 مزین طلا میں آگ روشن کیانی اور دھواں اوس آگ کا اون نقوش زینت

کو باطل کری ہرگز گہر نہ جلی اور حضرت صادق علیہ السلام نے بن عمری فرمایا ای  
 افضل جانتا ہی کہ کسو سطلی کہا ہی کہ جو زنا کر سی تہہ حرمت اوسو نکلی اکر فرزند زنا

مکتوب

اوسکا

اوسکی کی بھی کرینگی مفضل نے کہا نہیں جانتا میں یا بن رسول اللہؐ فرمایا  
 حضرت فی کہ ایک عورت زنا کار بنی اسرائیل میں تھی اور ایک مرد بھی اون  
 میں تھا اور اکثر بقصد زنا اوس عورت زنا کار کی پاس جاتا تھا ایک روز  
 جب اوس عورت کی پاس آیا خدانی اوس عورت کی زبان پر جاری کیا کہ جب  
 گھر جاسیگا تو ایک مرد کو اپنی عورت کی پاس دیکھ گلا وہ مرد تشویش سے گھر  
 اوس عورت زانیہ کی باہر آیا خلاف وقت یکا یک گھر میں اپنی داخل ہونا گاہ  
 ایک مرد کو ہم فرشتہ اپنی عورت کی دیکھا دو نو کو خدمت میں حضرت موسیٰؑ کی لگیا  
 اوس وقت جبریلؑ نازل ہوئی اور کہا جو شخص زنا کرتا ہی ایک روز اوسکے  
 حرمت کی سہا تہ بھی زنا کرتی ہیں پس حضرت موسیٰؑ علیہ السلام نے نظر کی او  
 فرمایا کہ عفت اختیار کرو اوسیونکی عورتوں کی تاکہ عورتیں تمہاری با عفت  
 رہیں اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ فی فرمایا کہ بوی بہشت ہر ابربر کے  
 راہ سی سونگہی جاتی ہی اور عاق باب نکا اور قطع کرنیوالا رحم کا اور پیر مرد  
 زنا کار نہیں سونگہتی اور حضرت رسول اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ جو بچہ رام  
 کسی عورت کی دہرین جماع کری یا کوئی مرد کسی لڑکی سی اغلام کری خداوند کریم  
 روز قیامت میں محصور کریگا اوسکو گندیہ تر مردار سی کہ آدمی اوسکی بوسی  
 ستادی ہوں یہاں تک کہ جہنم میں داخل ہو اور خدا اوس سے قبول نہ کریگا کوئی  
 عمل اور اعمال کو اوسکی تمام جبط کریگا اور اوسکو ایک بوت میں داخل کریگا

عورتوں میں

دست قطع رحم

عذاب زنا و اغلام

عذاب زنا

قبر زانیہ احوال زانیہ و زانیہ

مختصر ہستی کی حالت

اور فرمایا گا کہ اوسکو بیہنہائی آہن کی ساتھ اوستی ابوت پر سینہ اور سیا عذاب  
اوسکو ہوگا کہ اگر ایک رگ کو اوسکی رگوں سی چار لاکھ شخص پر کہیں سر جان  
اور سب سے زیادہ عذاب و سپر ہوگا اور جو شخص نہاگری زن یہودی یا نصرانی یا  
مجوسی یا مسلمان خواہ آزاد ہو خواہ بندہ خدای عزوجل قبر پر اوسکی تین لاکھ  
جہنم کی کہوں کہ اوس کی سپاہ و بچہ و دشمنان اوس کی داخل ہوں اور  
سوختہ ہو و ز قیامت آدرب کشتور ہواہل قیامت بدبوی فرج کسی اوسکی  
متاوی ہوں تا وقتیکہ داخل جہنم ہوا اور جو شخص گہرین کسی ہمسایہ نظر کری  
اور نظر اوسکی اندام نہانی پر کسی مرد کی یا گیسو پر کسی عورت کی یا اوسکی بدن پر  
پڑی خدا تعالیٰ اوسکو داخل جہنم کری ساتھ اون منافقین کے جو مسلمانوں  
کی مخفی امور کا تعقب کیا کرتی تھی اور دنیا سنی اوٹھیکا جب تک رسوا ہوا اور  
احترت میں عیب اوسکی فاش ہوں اور جو شخص قدرت کسی عورت پر یا کسی کنیز پر  
کہ اوپر حرام ہو بہم پہنچا دی اور خوف الہی سی ترک کری خداوند کریم آتش جہنم کو  
اوپر حرام کری اور اوسکو خوف عظیم قیامت سی امین کری اور اوسکو داخل  
بہشت کری اور جو شخص بکلام ماتہ کسی عورت پر کہی جب صحرائی محشر میں آوی  
ماتہ و سکا اوسکی گردن میں بند ہوگا اور جو شخص کسی عورت نامحرم سی خوش طبعی  
کری حق تعالیٰ ہر کلمہ پر ہزار برس تک اوسکی تعین محشر میں جس کری اور  
اگر کوئی عورت راضی ہو کہ کوئی مرد اوسکو بوسہ کنار کری یا بجرام اوس سی ملاقات

مایسا ہتھ اوسکی خوش طبعی کرمی اوس عورت پر بہی گناہ اوس مرد کا  
 ہوا اور اگر مرد اوسکو مجبور کرمی گناہ دو نو کا مرد پر ہوگا اور جو کہ آنکھ بہر کے  
 دیکھی کسی عورت کو بجرام خداوند قہار قیامت میں آنکھوں پر اوسکی تیغ  
 تھوکیگا اور آنکھ اوسکی آگسی بہرے گا تا وقتیکہ حساب خلائیق سی فارغ ہو  
 پس فرمائے گا کہ اوسکو جہنم میں لیجاؤ اور جو شخص کسی عورت شوہر داری  
 زنا کرمی فرج زن و مروسے پر نالہ چرک و زیم کاروان ہو یا نجس و برسن اہلک  
 اور جمیع اہل جہنم گندگی سی اوسکی متاومی ہوں اور غضب الہی شدید ہے  
 اوس عورت پر کہ شوہر دار ہو اور نظر طرف نامحرم کی کرمی اور اگر ایسا کرمی خدا  
 ثواب اوسکی اعمال کا ضبط کرمی اور اگر کوئی عورت مرد بیگانہ کو فراتش شوہر  
 پر لاوی خدا کو لازم ہی کہ اوسکو آگ میں جلائی بعد اوسکی قبر میں عذاب کیا  
 ہو فصل کیا رہو عقیاب لواطہ و سحاق میں بسند معتبر حضرت امام  
 جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ فرمایا حضرت فی حرمت اور گناہ غلام  
 کا زیادہ ہی زنا سی سواطی کہ حق تعالیٰ فی بسبب غلام کی ہلاک کیا ہی ایک  
 است کو اور کسی کو دنیا میں زنا سی ہلاک نہیں کیا اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ  
 سی منقول ہی کہ جو شخص جماع کرمی لڑکی سی روز قیامت میں جنب محشو ہوگا  
 پانی دنیا کی اوسکو پاک نہیں کرتی اور خدا و پیغمبر غضب نازل کرمی اور اوسکو لعنت کرمی  
 اور وسطی اوسکی جہنم کو مہیا کرمی اور بدترین محل بازگشت ہی جہنم وسطی اوسکی آؤ

باجمہ کرمی

فصل عذاب لواطہ و سحاق



حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فی فرمایا کہ خداوند عالم دنیا فرماتا ہے قسم کہتا ہوں میں عزت  
اور جلال اپنی کی کہ فرشتے استبرق و حریر بہشت پریشانی گاؤں شخص کہ لوگوں کے ساتھ  
کی ہو اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فی فرمایا کہ جس وقت قیامت ہو گے  
لائنگی دن عورتوں کو کہ جنہوں فی اپنی مثلونسی یعنی عورتوں کی مساحقہ کیا  
اسطور پر کہ پوشاک آگ کی اوسکی بدنیں ہوگی اور مسقغہ آگ کی اونکی سر  
ہونگی اور زیر جامہ آگ کی پہنی ہوئی اور عمو آگ کی اونکی جوف میں داخل کر کی  
جہنم میں اونکی ڈالیں گی اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی منقول ہی کہ  
لواظہ یہ ہی کہ نیچی فبر کی مرقی مباشرت کری اور برین مباشرت  
کرنا کف سے سبابتہ خدا کی فصل باریہ میں عقاب نظر کر فی  
طرف نامحرم کی اور مس کرنی نامحرم کے جان تو کہ آنکھ سی مفسد عظیم  
نفس النساء میں راہ پاتی ہیں بلکہ دروازہ اکثر معاصی کا آنکھ سی اور آنکھ سی  
سی خیال اکثر معاصی کا نفس میں حاصل ہوتا ہی اور نظر کرنا طرف عورت  
نامحرم کے حرام ہی اور اس طرح نظر کرنا پس ان سلوہ روزلف و ابر پر لذت اور  
شہوت سی حرام پس بعد معتبر حضرت امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما  
السلام سی منقول ہی کہ فرمایا کہ کوئی آدمی نہیں ہی مگر یہ کہ بہرہ زناسی پاتا  
اور زنا آنکھ کا نظر کرنا نامحرم پر اور زنا موندہ کا بوسہ دینا اور زنا ہاتھ کا لمس کرنا  
نامحرم کو خواہ فرج تصدیق ان اعضا کی کری خواہ نکذب یعنی خواہ زنا فرج کا

فصل العذر والظن  
باعتبار  
المرء

یا ہنوبہ سنیہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منقول ہی فرمایا حضرت  
 فی زہار حذر اور پرہیز کرو نظر کرنی سی اور صحبت رکھنی سی سہاوتہ اغنیاء  
 پادشاہوں کی لڑکوں کی کہ فتنہ ان لڑکوں کا بدتر ہی فتنہ سی لڑکیوں کی کہ جو پرہیز  
 اور حضرت صادق علیہ السلام فی ایک حدیث میں فرمایا کہ مگر نظر کرنا شہوت کو  
 دلیں بوتاہی اور واسطی فتنہ اور فریفتہ ہونی اوسکی بھی نظر کرنا کافی  
 اور دوسرے حدیث میں فرمایا کہ بی خوف ہنوں وہ جماعت جو لوگوں کی عورتوں کی بھی  
 نگاہ کرتی میں سببات سی کہ اور لوگ بھی عقب میں عورتوں کی نظر ڈالیں اور  
 سنجملہ نظریہ ای بدسی جو صورت فساد کی ہوتی ہی نظر کرنا ازرونی خواہش  
 کی اور پرزینت ہای دنیا کی ہی کہ باعث میل دینا اور ارتکاب محرمات کا ہوتا  
**فصل تیرہویں مذمت میں ظلم اور چوری اور خیانت اور غضب**  
 حقوق کی جان تو کہ ظلم و تعدی بندگان خدا پر گناہ عظیم سی اور کسی  
 کو قتل کرنا یا مال اوسکا لینا یا اونیت پہنچانا یا آبرو اوسکی ضائع کرنا ایسا  
 گناہ کہ خدا اوسے درگزر نہ کرے گا جب تک کہ وہ مظلوم راضی نہ ہو کتاب عین الحیا  
 میں منقول ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا پرہیز کرو ظلم سی کہ  
 وہ ظلمات ہی روز قیامت میں اور حضرت صادق علیہ السلام سی منقول  
 ہی کہ جو کسی پر ظلم کرے تا ہی خدا اوسکے بسبب ظلم کی سبت لڑائے سی بلا میں  
 خواہ جانیں خواہ مال میں خواہ اولاد میں اور نقول ہی کہ تن گناہ میں کہ عقوبت

عقاب نظر نام

فصل تیرہویں مذمت میں ظلم اور چوری اور خیانت اور غضب

انکی جلد دنیا میں ملتی ہی نافرمانی والدین اور ظلم کرنا خلق پر اور  
 کفران نعمت خدا و خلق کرنا اور حضرت صادق علیہ السلام سی منقول  
 ہی کہ جو صبح کری اور ارادہ ظلم کا کسی پر ولین نہ کہتا ہو خدا گناہ اسکی  
 اوسدان بخشیدگا مگر یہ کہ خون ناحق کری یا مال کسی یتیم کا کہاوی محرام  
 اور مکرر حدیثوں میں ہی کہ دعای مظلوم کی ظالم پر قبول ہوتی ہی اور دوسرے  
 حدیث میں فرمایا کہ جس قدر مال کہ ظالم مظلوم کالی لیتا ہی وسی زیادہ مظلوم  
 دین ظالم سی لیتا ہی یعنی ظالم کا دینی نقصان زیادہ ہوتا ہی نقصان  
 مظلوم سی اور احادیث معتبرہ میں ہی جب مومن راجا تا ہی گنہگار ہونسی پاک جاتا  
 ہی اور گنہگار اسکی قاتل کی گردن پر لکھی جاتی ہیں اور جو طمانچہ مومن پر مارا گویا  
 مکرہ اسکی نسبت واقع کری ملائکہ اس پر لعنت کرتی ہیں جب تک کہ اوس  
 مومن کو راضی نہ کری اور توبہ استغفار نہ کری اور جو طمانچہ مومن کو ماری خدا  
 استخوان اسکی روز قیامت جدا جدا کریگا اور حضرت صادق علیہ السلام سی منقول  
 ہی کہ جو کسی مومن کو اپنی حکومت و غلبہ سی ڈرائی بقصد ایزد رسانی کی تو جگہ  
 اسکی جہنم میں ہوگی اور اگر ڈرائی و راند ہی پہونچای تو جہنم میں فرعون آل  
 فرعون کی ساتھ رہیگا اور دوسرے حدیث میں ہی کہ جو شخص اعانت کری کسی  
 مومن کی ضرر پر اگرچہ نصف کلمہ سی ہو تو قیامت کے دن جب وہی گناہ دنیا و دوزخ  
 اٹھائے گی اسکی لکھا ہوگا کہ یہ شخص ہماری رحمت ناپسند ہی اور پرہیزگاری

جہنم کی عذوب  
 جہنم کی عذوب

توبہ کی توبہ کی توبہ

اعانت کا نام نہ کریں

کہ خداوند

خداوند عالم فرماتا ہے جو میری بندہ مومن کو ذلیل کری مثل اسکی ہی عداوت  
 جنگ کری مجھ سے صحیح حضرت صادق علیہ السلام سے کہ جو شخص مال کسی براؤ  
 مومن کا بظلم تصرف میں لاوی اور واپس ندی تو اوس شخص نے اپنی لئی  
 روز قیامت کی آتش جہنم کو حاصل کیا اور جناب امام محمدؑ قبر علیہ السلام  
 سے منقول ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتی ہیں کہ جو شخص کسی  
 مومن کے مال پر متصرف ہو تو خداوند کریم ہمیشہ روی رحمت کو اوس پر پھیر لیگا  
 اور اعمال کو اوسکی دشمن کہیگا اور اوسکو اعمال خیر پر اوسکی ثواب نیکو تا وقتیکہ  
 توبہ نہ کری اور اوس مال کو طرف مالک کی روزگاری اور جناب رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وآلہ فرماتی ہیں کہ جو شخص کسی مسلمان کی حق کو جس کرے اور مالک کو  
 ندی حق تعالیٰ برکت روزیکو اوسپر حرام کرے اور فرمایا کہ جس کی پاس کسکا  
 حق ہوا اور مالک طلب کری اور یہ تاخیر کری دینی میں یا ندی تو ہر روز گناہ  
 عشار کا اوسپر لکھا جاتا ہے اور عشار اوسکو کہتی ہیں جو وہ یکی مسلمین کے مال سے  
 بظلم لیتا ہوا اور دوسر حدیث میں ہے کہ جو شخص حق مومنین کا جس کرے  
 خداوند کریم ہر روز قیامت پانسو برس اوسکو کھڑا کریگا یہاں تک کہ نہرین اوسکی  
 عرق کی جاری ہوں اور ستاوی جانب ب جلیل سی ند کریگا کہ یہ وہ ظالم  
 ہی کہ حق خدا کو جس کسی بی پس چالیس دن اوسکو ملامت کریں گی اور اوسکو جہنم  
 میں لیجا ئیں گی فصل چودہویں عقاب میں مذوری ندینی اور ہمہ سایہ کی میں

وہ کسی آدمی کو ان جہنم

جہنم کی دنیا

جہنم کی دنیا

مذہب تمام آپ کو ملے کہ نہ جنت و جہنم  
مذہب کے زمین کی لہنی

من لا یحضر من منقول ہی کہ جو ظلم کری مزدور پر اور مزدوری اوسکو ندی  
 خدا ثواب و سبکی اعمال کا جط کرتا ہی اور بوی بہشت کو اوسپر حرام کرتا ہی با  
 وجود اسکی کہ بوی بہشت پانسو برس کی راہ سی آتی ہی اور جو کہ ہم سایہ کی ایک  
 بالشت زمین خیانت کری اور دخل اپنی گہرین کر خد اوس میں کو ساکن  
 طبقہ تک طوق کرے گا اگر زمین اوس شخص کے بروز قیامت اور اوسی شکل  
 سی مقام حساب میں آئیگا اور منقول ہی حضرت رسول صلی اللہ علیہ  
 وآلہ سی چار چیزیں جسوقت داخل خانہ ہوں وہ گہرا دہنیں ہوتا خیانت  
 کرنا اور چوری کرنا اور شراب پینا اور زنا کرنا

فصل پندرہویں مذمت شراب میں خداوند عالم قرآن میں مذمت  
شراب کی فرماتا ہے اور احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بدترین معاصی ہے  
اور جو ایک جرعه شراب پی لے لے لے کر تباہی اور خیر اور لعنت کرتی ہیں ملائکہ  
و انبیاء علیہم السلام و سپرور کافی میں منقول ہے لعنت کی رسول خدا صلی اللہ  
علیہ وآلہ و سلم شراب پر اور پتھر ٹھنی والی پر اور اوس پر جسکی وسطی پنجوڑی  
جای اور اوسکی بچنی والی اور مول لینی والی اور پلانی والی اور قیمت اوسکی  
کہانی والی اور پنی والی پر اور اوس پر جو اوٹھائی شراب کو اور جسکی وسطی اوٹھا  
کر لیجائیں اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام منقول ہے جو کسی کو  
یعنی نہ کر نیوالی چہر کو قبول نہ کریگا خدا تعالیٰ نماز اوسکی چالیس دن

تک اور اگر مر جاسی چالیس دن کی اندر تو موت اسکی موت جہانیت  
 ہوگی اور اگر تو بکری تو خدا می عزوجل قبول کریگا چھت صدق علیہ  
 السلام سی منقول ہی کہ شراب خواری کلید ہی ہر شے و برائی کے  
 جو سیراب ہوتی ہیں دنیا میں کسی نشہ کرنی والی چیز سے ہوتی ہیں  
 پیاسی اور محسوس ہوتی ہیں پیاسی اور جہنم میں داخل ہوتی ہیں پیاسی اور  
 حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ  
 فی قسم بجا نہیں پہنچتی شفاعت میری اوس شخص کہ چہ پی نشہ  
 کر نیوالی چیز کو اور نہ وارد ہوگا حوض کوثر پر نہ وارد ہوگا قسم کجا اور حضرت  
 رسول صلی اللہ علیہ وآلہ شیخ کہ عادت کر نیوالا شراب پر ملاقات کریگا خدا سی جہنم  
 ملاقات کری درحالتیکہ کافر ہوگا اور دوسری حدیث میں حضرت صادق علیہ  
 سی وارد ہی کہ شراب خوار مثل بت پرست کی ہی فصل اسوہ ہو

جہنم

ذمت میں گانی اور بجانی کی عین الحیات میں جناب صادق علیہ  
 السلام سی منقول ہی کہ فرمایا حضرت فی کہ جس گہر میں غنا ہو وہ گہر نزول بلا  
 ورنہ اسکی زمین زہکا اور وعاد میں استجاب نہوگی اور نہ فرشتہ وہاں نازل  
 ہونگی اور جناب صادق علیہ السلام سی منقول ہی تفسیر میں اس آیت کی فاجتنبوا  
 الرِّجْسَ مِنْ اَلاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ یعنی اجتناب کرو رجس  
 سی کہ وہ بت ہیں اور اجتناب کرو قول زور سی اور گفتہ باطل سی فرمایا کہ او قول

اجتناب

نور سی غنا ہی اور دوسری حدیث میں فرمایا اور حضرت نبی کہ سنا لہو و غنا کا دل میں نفاق کو اور گناہی جس طرح پانی سبزہ کو اور گناہی اور حضرت صادق علیہ السلام ہی پوچھا گیا مول لینا کثیر ان غنا کنندہ کا کیسا، فرمایا خریدنا اور بیچنا حرام ہی اور تعلیم کرنا کفر ہی اور سنا خواندگی کا نفاق ہی اور حدیث میں فرمایا کہ عورت غنا کر نیوالی ملعون ہی اور جو کسب سکاکہائی ملعون ہی اور حضرت امام رضا علیہ السلام ہی بسند معتبر منقول ہی کہ جو نفس کو اپنی پاکیزہ اور دور رکھی گانی سی اور نہ سنی غنا کو پس تحقیق کہ بہشت میں ایک درخت ہی کہ خدا حکم فرمائیگا ہوا کہ اس درخت کو حرکت دی پس اس درخت سی ایسی آواز خوش سنی گا کہ کہی نہ سنی ہو اور جہنمی غنا کو سنا ہی وہ شخص اس آواز کی سنی سی محروم رہیگا۔

حق الیقین میں جناب آخوند مجلسی علیہ الرحمہ فرماتی ہیں کہ اتفاق علماء ہی حرام ہونی پر استعمال آلات لہو کی مثل طنبور اور عود و نای اور دف کی اور جو مثل اسکی ہو مگر کیرہ ہونی میں اختلاف ہی اور جو غنا کو کیرہ جانتی ہیں ان چیزوں کو البتہ کیرہ جانتی ہیں اس عبارت جناب مجلسی علیہ الرحمہ معلوم ہوتا ہی کہ استعمال ان چیزوں کا غناسی شدید تر ہی اور احادیث مذمت میں ان آلات کی بہت ہیں چنانچہ کتاب سن لایحضر میں مروی ہی کہ جب کسی گہر میں چالیس دن طنبور رہی پس تحقیق کہ سزاوار ہوا غضب الہی کا فصل سترہمین عقابین

قمار یعنی جو اکسیلانی کی اور گناہ شطرنج اور نرد و گاجان تو کہ جو اکسیلانی کی  
 سب میں حرام ہیں اور قمار نجیب میں متعدد مقام میں ذمت میسر کی ہی اور  
 احادیث میں ہی کہ جس چیز پر شرط لگائی جائی وہ سب میسر ہی اور کتاب حلیۃ  
 المتقین میں ہی کہ احادیث معتبرہ میں وارد ہو وہی کہ مسابقت اور شرط لگانا یا  
 نہیں مگر گھوڑی اور آتھر اور آلاع اور اونٹ اور بانی اور تیز اندازنی میں اور آقا  
 ذمت میں اقسام قمار کی بہت ہیں چنانچہ کافی میں ہی حضرت صادق علیہ السلام  
 سی کہ منع کیا جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ فی کہیلانی سب شطرنج اور نرد کی اور  
 حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کسی فی پونچھا اور حضرت سی حنا  
 شطرنج کا فرمایا کہ چھوڑ و وجوبیت و اہل اوسکی کی لغت کری خدا جو بیت  
 اور امام موسی کاظم علیہ السلام سی منقول ہی کہ کسی شخص نے اہل بصرو سی عرض کی  
 اور حضرت سی کہ میں فدا ہو جاؤں حضرت پرین بیہتا ہوں ایک جماعت کی ساتھ  
 کہ کہیلانی ہیں شطرنج سی اور میں نہیں کہیلتا مگر دیکھتا ہوں حضرت فی  
 فرمایا کہ کیا مطلب ہی اتھی اوس صحبت سی کہ حق تعالیٰ نظر رحمت نہیں  
 کرتا اوس صحبت کی لوگوں پر حق الیقین میں ہی کہ جسکا حاصل مضمون یہ ہے کہ  
 کہ جس قمار سی مخصوص مانعت وارد ہی مثل شطرنج و نرد و اربعہ عشر  
 کی حرام ہی اوسکا سہکنا اور سیکہنا اور کہیلنا اگرچہ بازی معین نہ کریں یعنی  
 کچھ لینا دینا قمار دین چاہی حرام ہی اور بعضی انجرا طہر سوتا ہی کہ نرد

مستند

مستند



و شطرنج کبیرہ ہی اور باقی اقسام مثل اسکی کہ دوڑنی میں یا کشتی لڑنہیں  
 یا کسی بہاری چیز کی اوٹھانی یا گیند کھیلنی میں شرط لگانے کی جائی اور بازی  
 معین ہو تو حرام ہی اور اگر بازی مقرر ہو محض کھیل کی طور سے ہو تو اسکی حرام  
 ہونی میں اختلاف ہی اور بعض علمائی تصریح کی ہی کہ اگر کشت بازی اور دریت  
 کرنا کہ ماہتہ میں جتنی باطاق ہی اور پانی کی اندر ٹھہرنیکا امتی ان کرنا کہ کون زیادہ  
 رہتا ہی یہ سب حرام ہیں اگرچہ شرط قرار دین اور حدیث صحیح میں حضرت عداوق علیہ  
 السلام سے منقول ہی کہ شطرنج بیچنا حرام ہی اور قیمت اسکی کسنا حرام ہی اور اسکی  
 حفاظت کفر ہی اور اسکا کھیلنا شرک ہی اور چونکہ شطرنج کھیلنا اسپر سلام کرنا گناہ ہی  
 اور کبیرہ مہلکہ ہی اور جو شخص اسمیں ماہتہ ڈالی جیسی گوشت خوگ میں بات ڈالا  
 اور جب تک بات نہ دھونی نماز اسکی مقبول نہیں ہی اور چونکہ اسکو دیکھی  
 جیسی اپنی مان کی فرج پر نظر کری اور چونکہ کھیلنی شطرنج کو دیکھی اور جو  
 کھیلتا ہو اسپر سلام کری دو گناہ میں برابر ہیں اور چونکہ مجلس شطرنج میں تقصید  
 کھیلنی کی بیٹھی تو اپنی جگہ چہنم میں مہیا سمجھ لے اور یہ زندگانی باعث  
 اسکی حسرت کی ہی روز قیامت میں اور ہرگز نہ بیٹھ لے لوگوں کی ساتھ جو اس  
 کھیل سے مغرور ہیں اسوجہ سے کہ مجلس شطرنج ان مجالس میں سے ہیں کہ اہل  
 اسکی ہر ساعت منتظر غضب الہی ہیں

مختصر

مختصر ذمت قدر

فصلان مہارویں مذمت غش میں اور مذمت میں لطیف یعنی

الذمت

کم تولنی کی جان تو غش حرام ہی اور معنی غش کی یہ ہیں کہ چسپا وینا  
 شئی اولیٰ کا اعلیٰ میں مثلاً ملاوینا کہری شئی کا کہوٹی میں یا ملاوینا غیر مراد  
 شئی مراد میں مثلاً داخل کرنا پانی کا دودھ میں اور احادیث اسکی ستواتر ہیں  
 کتاب مکاسب میں باسانید متعدد حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 منقول ہی لیکس من المسلمین من غشتم یعنی نہیں مسلمان ہیں وہ شخص جو غش  
 کری اور فریب دی مسلمان کو اور روایت یہ ہیں فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
 علیہ وآلہ فی نہیں ہے ہمسی جو شخص کہ غش کری مسلمان کو یا سر پر دو چوہ  
 اوسکو یا لکر کری اوسی اور عقاب الاعمال میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
 منقول ہی جو شخص کہ غش کری کسی مسلمان کو خرید یا فروخت میں پس نہیں  
 ہی وہ ہم میں سی اور محشور ہوگا ساتھ یہودی روز قیامت ہوسطی کہ تحقیق کہ جو  
 شخص غش کری اوسکو نکلوں نہیں وہ مسلمان یہاں تک کہ فرمایا اسی حدیث میں  
 جو شخص غش کری اور فریب دنی اپنی برادر مسلمان کو دور کریگا اللہ برکت کو  
 اوسکی رزق سی اور بند کریگا اوس پر دروازہ اوسکی عیش کا اور چہوڑ دیگا  
 اوسکو اوسکی نفس پر یعنی مستوجہ اوسکی امور کا ہونگا اور حضرت امام جعفر صادق  
 علیہ السلام منقول ہی کہ فرمایا حضرت فی ایک مرد اور فروش سے باز کہ تو اپنی  
 تین غش سی تحقیق کہ جو غش کریگا غش کیا جائیگا اوسکی مال میں پس اگر نہو  
 واسطی اوسکی مال غش کیا جائیگا اپنی اہل میں اور جان تو کہ طعیف حرام ہی اور معنی

جو شخص غش کری  
 اوسکو نکلوں نہیں

فصل عقاب

فصل عقاب کا آغاز

فصل عقاب کا اختتام

اسکی یہ ہیں کہ دنیا بایع کا شتمہ کیونانی میں یا تو لنی میں خداوند عالم قرآن میں  
 وکیل للمطففین فصل اونیسویں حرمت میں سحر کی سحر یعنی جاوہر  
 ہی کتاب کا سبب میں حضرت شیخ رضی بخفی روایت کرتی ہیں کہ فرمایا جناب معصوم  
 فی ضمن میں ایک حدیث کی کہ جو شخص سیکھی کوئی چیز سے تھوڑی ہو یا  
 بہت پس تحقیق کہ کافر ہی وہ شخص اور حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 سی روایت کی گئی ہے کہ تین شخص داخل ہونگی جنت میں اول شراب خوار  
 وٹھری ساجر اور تیسری قاطع رحم فصل بیسویں عقاب ترک  
 نماز میں یہ ضمن باب نماز میں گد چکا ہی کچھ مختصر سباب میں ہی کیا  
 کہا جاتا ہے کافی میں حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کہ جو کہ تحقیق کری  
 نماز کی شفاعت میری اوسکو نہ پہونچگی اور نہ وار وہوگا حوض کوثر پر میں  
 میں سعدی منقول ہے کہ گیسنی سوال کیا حضرت صادق علیہ السلام سے کیا  
 سبب کہ آپ نے ان کو کافر نہیں کہتی اور تارک الصلوٰۃ کو آپ کافر کہتی ہیں کیا  
 حجت ہے اس امر پر فرمایا حضرت نے کہ اسو علی ز اور شل زانی کی گناہ کی تکب  
 ہوتی ہیں بسبب اہش نفس کہ غالب ہوتی ہے اور تارک الصلوٰۃ ترک نہیں  
 کرتا نماز کو مگر حقیر جانی اوسکو فصل اکیسویں عقاب میں زکوٰۃ  
 و خمس مذمت کی جان تو کہ زکوٰۃ عیدینا ظلم ہی فقر و مومنین پر اور  
 احادیث مذمت ظلم کی بیان ہو چکی وہی کافی ہیں علاوہ اسکی اور

احادیث زکوٰۃ مذہبی کی عقاب میں بخت زکوٰۃ میں بیاباؤں اور حدیث میں وارد  
ہی کہ حفاظت اموال کی زکوٰۃ سی ہی اور حوال تلف ہوتا ہی زکوٰۃ مذہبی  
سی تلف ہوتا ہی اور اگر لوگ زکوٰۃ دیا کریں تو کوئی مسلمان فقیر و محتاج  
نہیں گے اور زکوٰۃ دینا باعث قبول نماز ہی اور خمس حق اہلبیت علیہم السلام  
ہی جو مساوات ہی پس خمس میں بدترین قسم ظلم ہی

فصل بابیسویں عقاب ترک حج میں ہدایۃ الائمہ میں جناب رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ فرمایا حضرت نبی کہ جو شخص مری اور  
اوس شخص نے باوجود مال داری و تندرستی کی حج نہ کیا ہو پس وہ شخص اوس  
جماعت سی ہی کہ جنکی حقین خدائی فرمایا و محشر کا کومر القیمۃ آئیں  
ہم محشر کریں گے اوسکو روز قیامت اندھا اور پہر کتاب مذکور میں منقول ہی کہ حضرت  
رسول حدیث وصیت میں فرماتی ہیں کہ یا علی جو شخص تاخیر کری بجالاتی میں  
حج کی یہاں تک کہ مجاہی اوہا یگانہ پروردگار پر روز قیامت اوس شخص کو  
یہودی یا نصرانی اور بعض حدیثیں اسمضمون کی بخت حج میں بیان ہیں

## خاتمہ

جان تو کہ دریافت کہ نامساکن حلال و حرام کا اور معرفت واجبات  
و محرمات کی اول فرائض ہی اور عمدہ عبادت یہ ہی کہ معصیت سی پھر  
کری اور فرائض خدا کو بجا لای اور جان تو کہ ہر معصیت بدی اور عقوبت

فصل عقاب ترک حج

ہر گناہ کی شدید ہی کسی گناہ کو کم نہ سمجھی خواہ صغیر ہو خواہ کبیرہ اور جس  
معصیت کو حقیر جانتی کری اوسکی عقوبت زیادہ ہو جاتی ہے اگرچہ صغیر ہو  
اور جس صغیرہ پر اصرار کریں وہ کبیرہ ہو جاتا ہے پس چاہی کہ سبب صیسی  
احتراز کری اور حقوق الناس سے ہمیشہ باحذر رہی اور توبہ و استغفار میں  
مشغول رہی مگر ساتھ اول شرائط کی کہ بحث توبہ میں بیان ہوئی اسوای  
کہ حدیث میں ہے لَا صَغِيرَةَ مَعَ الْاِصْرَارِ وَلَا كَبِيرَةَ مَعَ الْاِسْتِغْفَارِ  
حاصل اس حدیث کا یہ ہے کہ صغیرہ نہیں رہتا ساتھ اصرار و تکرار کی

یعنی کبیرہ ہو جاتا ہے اور کبیرہ نہیں رہتا ساتھ استغفار کی  
یعنی بخشتا جاتا ہے اس مقام پر تمام ہوی جلد اول  
کتاب تحفہ احمدیہ کی التماس خدمت مؤسسین  
میں یہ ہے کہ اس کتاب کو بغور ملاحظہ فرمائیں  
پابندگان احکام کی ہیں در مولف بانی کو بدعا  
خیر و برکات و اَحْمَدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ  
وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی مُحَمَّدٍ  
وَالْاٰجَمَعِیْنَ

تمت

تمام شد

